BURAQ READER

ضدی عشق میرا

تحریر: منتہا چوہان

میر ولا میں اسوقت ہو کا عالم تھا۔ سبھی سو رہے تھے۔

بلکہ یہ کہنا زیاہ۔ مناسب ہو گا۔ کہ اب کچی نیند میں ہی ہوں گے۔

لیکن سبھی اپنے اپنے روم میں تھے۔

اس سب میں ایک بندی ایسی بھی تھی جسے ایک لمحے کو سکون نہ تھا۔

اپنے کرائیم پارٹنرز کرن عزیز اور سمیر سکندر کے ساتھ فل پلاننگ کے ساتھ اپنا کام جاری رکھے ہوئے تھی۔

ہاں۔۔!! ہو گیا۔۔ یہ لاسٹ بھی۔۔۔!!

ہاتھ جھاڑتی کشش بڑے پر اعتماد انداز میں کھڑی ہوئی تھی۔

کرن اور سمیر نے ایک دوسرے کا منہ دیکھا۔

انہیں تو بخش دیتی آفت کی پر کالا۔۔۔۔!!

سمیر دبی دبی آواز میں چلایا۔

اپنی بڑی بڑی گول آنکھوں کو سمیر پے فٹ کیے اسنے بھنوئی یں بھینچیں۔

کس خوشی میں۔۔۔؟؟انداز تیکھا تھا۔

میرے لیے گھر کا ہر فرد برابر ہے۔۔۔!!اور۔۔۔یہ بھی اسی گھر کا فرد ہیں۔

بند دروازے کے باہر کھڑے مزے سے دلیل دی۔

نکلو۔۔۔یہاں سے۔۔۔میری ماں۔۔۔!!انہوں نے ہماری کھس پھس سن لی ناں۔۔۔

تو ہمارا کچومر نکال دینا ہے۔

کرن نے اسکا ہاتھ تھاما اور تینوں گارڈن تک بھاگے تھے۔

چلو۔۔۔جی۔۔اب بس۔۔۔5 منٹ اور۔۔پھر۔۔ہو گا۔۔بلاسٹ۔۔۔!!

کشش نے دونوں ہاتھوں سے خوشی سے تالیاں بجاتے کہا۔

بلاسٹ۔۔۔۔؟؟سمیر نے منہ بنا کے پوچھا۔

yes partner.. blast....

کاندھا پے زور سے دھموکا جڑا۔

تھی وہ چھوٹی سی لیکن۔۔اس کے اندر جان بڑی تھی۔

مجھے تو لگ رہا ہے۔۔آج دہشت گردی کے چکر میں جیل کے اندر ہوں گے۔۔۔!!

سمیر نے بے چارگی سی صورت بناتے کہا۔

نہ۔نہ۔۔۔اتنی جلدی نہیں۔۔۔!!ابھی تو بہت کچھ کرنا باقی ہے۔۔۔!!بس۔۔۔دو

منٹ۔۔۔رہتے ہیں۔۔۔!!تیار ہو جاؤ۔۔۔

کشش خوشی سے بولی۔

کرن کا دل لرزا۔۔!!اسے اس سب کے بعد کے حالات نظر آرہے تھے۔اسے یقین تھا۔

گھر والے پھانسی پے چڑھانے میں منٹ بھی نہیں لگائی یں گے آج۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔!!کشش نے لائی ٹر جلایا۔

پٹاخوں کی ایک لمبی قطار کا سرا اسکے ہاتھ کے سامنے ہی تھا۔جبکہ اسکے کہیں ایک سرے

گھر کے سب افراد کے روم کے دروازوں کے باہر پوری شان سے براجمان تھے۔

ریڈی۔۔۔۔اینڈ بلاسٹ۔۔۔۔۔۔!!

ساتھ ہی پٹاخے کی تار کو آگ لگا دی۔جسکا رخ اندر کی طرف تھا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ ابھی ابھی میٹنگ کی ویڈیو کانفرنس کال سے فری ہوا تھا۔کافی لمبی میٹنگ تھی۔

فارن کنٹری سے بہت اہم شخصیات آرہی تھیں۔جنھوں نے اسکے ہوٹل التاج سکندر میں

قیام کرنا تھا۔

ان کے بارے میں ڈیٹیلز وغیرہ اپنے بزنس پارٹنر حازق شمریز کے ساتھ وہ ڈسکس کرنے کے بعد اب سکون کی نیند لینے کا سوچ رہا تھا۔

وہ یونہی بڑا بزنس مین نہیں بنا تھا۔اس میں اسکی محنت اسکی شدت پسندی اور ان سب سے بڑھ کے اسکا فاتح کہلانے کا جنون۔۔۔شامل تھا۔

اور۔۔ آج وہ ایک نہیں۔بلکہ۔۔شہر کے سب سے اعلی اور معیاری چھ ہوٹلز کا مالک تھا۔

جو اپنی شان اور اپنے طرز کے پورے شہر میں جانے مانے جاتے تھے۔

اور اس سب کو کامیاب کرنے میں اسکے دوست حازق کا سب سے بڑا ہاتھ تھا۔

یہ کوئی ی اور نہیں ۔۔ میر ولا کے سب سے بڑے پوتے میر یامین سکندر ہیں۔

جو اپنے نام کے بھی ایک ہی ہیں۔

ابھی وہ نیند کی وادیوں میں کھونے ہی والا تھا۔کہ ایک دم سے باہر سے زور زور کی آوازیں آنے لگیں۔

ایک پل کو تو وہ اپنے حواس بحال کرنے میں لگا گیا۔

شاید گولیاں۔۔۔ چل رہی ہیں۔۔؟؟ ہمارے گھر میں۔۔؟؟

یامین انہی قدموں سے اٹھا۔

اور بنا جوتے پہنے وہ باہر بھاگا۔

درواہ کھولا۔ کہ منہ کے سامنے چلتے پٹاخوں نے اس کا دماغ بھک سے اڑا دیا۔

یہی حال باقی سب کا بھی تھا۔

سبھی اپنے روم سے باہر نکلے تھے۔

سب کے چہروں پے ایک ڈر تھا۔

یاخدا۔۔۔!! یہ کیا ہے۔۔۔؟؟

منجھلی چچی نے ماتھے پے ہاتھ مارتے پوچھا۔

یہ سب۔۔۔ کس نے کیا۔۔۔؟؟

نہال سکندر نے غصہ ضبط کرتے پوچھا۔

جبکہ اس گھر اس بنگلے کے مالک تاج سکندر سب کے دادا جی بڑی فرصت سے لب پے

مسکان سجائے یہ نظارہ کر رہے تھے۔

جن کا رخ اب گارڈن کی جانب تھا۔

باقی سب کا رخ بھی انہی کے پیچھے تھا۔

وہ سب گارڈن ایریا میں پہنچ گ ئ ے تھے۔

آس پڑوس بھی شاید ڈر کے مارے جاگے ہوں گے۔

لیکن یہاں پرواہ کسے تھی۔۔۔۔۔؟؟

سرپرائ ز۔۔۔۔۔

Happy new year..... dada g.....!!

کشش کی چہکتی آواز پے سب دم بخود رہ گ ئ ے۔

جبکہ کشش کی سمائ یل جو انتہا کی خوبصورت تھی۔دادا جی اسے ہی دیکھتے جا رہے تھے۔

بہت سے چہرے خوش تھے تو بہت سوں کے چہروں پے ناگواری تھی۔۔ بالخصوص یامین

سکندر کا پارہ ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا۔

دادا جی نے اپنی بانہیں واکیں اور کشش جو سب کو خاموش اور خراب موڈ می دیکھ تھوڑی

رنجیدہ ہوئ ی تھی۔

دادا کے مسکرا کے بازو پھیلانے پے ان کے سینے سے جا لگی۔

پاس کھڑے سمیر اور کرن نے صد شکر ادا کیا۔

کہ جان بچ گ ئی۔ ورنہ آج ۔۔ پکا جیل کی ہوا کھانی تھی۔

I love u you dada g....

کشش کی سریلی آواز جہاں دادا جی کے کانوں میں رس گھول رہی تھی۔ وہیں یامین کو اسکی آواز زہر لگی تھی۔

میری جان۔۔۔!! یہ کون سا طریقہ ہے۔۔۔

happy new year

کہنے کا۔۔۔؟؟

دادا جی نے اپنی لاڈلی پوتی کو دیکھا۔ جسکو دیکھ دیکھ کے ہی تو وہ جیتے تھے۔ جان بستی تھی اس کے اندر دادا جی کی۔

its pure my idea....

سارا کریڈیٹ خود لیا۔ سمیرا اور کرن کا منہ کھلا رہ گیا۔

ارے۔۔۔ صرف یہی نہیں۔۔۔ اسطرف آئیں سب۔۔۔۔!! دادا جیکھینچتے وہ گارڈن کے دوسری طرف لے گ ئی۔

جسے بہت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

اور ایک چاکلیٹ کیک جس کی بہت ساری Layers تھیں۔

سامے بہت خوبصورت انداز میں رکھا گیا تھا۔

سب کی نظروں میں ستائی ش تھی۔

واہ بھ ئی کمال کر دیا۔ بہت خوبصورت ہے یہ۔۔۔!!

سمیہ بیگم نے تعریف کی تو کشش کا سر مزید فخر سے بلند ہوا۔

آجائی یں۔۔۔ سب۔۔۔ نیو ائی یر سلیبریشن کرتے ہیں۔۔ !! سب کا اکھٹا کیے وہ دادا جی کو کیک کاٹنے کا بولتی ان کے بالکل ساتھ کھڑی ہو گ ئی۔

یامین۔۔۔پتر۔۔۔۔!!آجا۔۔۔یار۔۔۔ تیرے بغیر۔۔۔کٹ سکتا ہے کیا بھلا۔۔۔؟؟

منہ بناتا یامین واک آؤ ٹ کرنے لگا تھا کہ دادا جی کی پکار پے رکا۔

ایک نظر منہ بناتی اس چمگادڑ کو دیکھا۔جو اسے چمگادڑ ہی لگتی تھی۔

اور دوسری طرف جان سے پیارے دادا جی۔۔جن کی وہ کوئی ی بھی بات بھلا کب ٹال سکتا تھا۔۔

چلتا ہوا ان کے دائی یں طرف آن کھڑا ہوا۔

پارٹنر۔۔۔کیمرہ آن۔۔۔۔!

وہ چہکتی ہوئی ی سمیر سے بولی۔

بے شمار تالیوں اور شور کی آواز پے کیک کاٹا گیا۔

آسمان پے آتش بازی کی گ ئی۔ سب کی نظریں آسمان پے تھیں۔ایک لمحے کو ہر طرف خاموشی چھاگ ئی ی

beautiful.....

کشش زیرِ لب بڑبڑائی ی۔

یامین کی نظر آسمان سے ہٹ کر داداجی کے بائی یں طرف کھڑی اس پٹاخہ پے گ ئی۔

جو دم بخود آسمان پے دیکھے جا رہی تھی۔

اسکی آنکھوں میں ایک خاص چمک تھی۔

سنہری چمک۔۔۔ جو اسے سب سے الگ بناتی تھی۔اور جو صرف بہت زیادہ خوشی کے لمحے ہیا سکیآنکھوں میں نظر آتی تھی۔

اگر کوئی ی بھی ایک بار وہ چمک دیکھتا تو دیکھتا رہ جاتا۔

پلک جھپکنا بھول جاتا۔

ابھی یامین کا بھی یہی حال تھا۔وہ بھی بنا پلک جھپکے اسکی آنکھوں میں دیکھے جا رہا تھا۔

وہ پلٹی۔اور دادا جی کے ساتھ لگی۔خوش ہو رہی تھی۔ مسکراہٹ اسکے چہرے سے ہٹ ہی نہ رہی تھی۔

کٹ کیا ہوا کیک دادا جی کے منہ میں ڈالا۔۔

باری باری سب کو کھلاتی جا رہی تھی۔وہ۔

کھلاتے ہوئے وہ یامین کی جانب بڑھی۔

اور ہاتھ اسکے منہ کے گے کیے وہ مسکرا کے اسے کھانے کا اشارہ کر رہی تھی۔

کشش نے کیک اسکے منہکی طرف بڑھایا۔اسی لمحے یامین نے اسکی کلائی ی پکڑی ۔

کشش کی مسکراہٹ سمٹی۔

اوہ کھالے پتر۔۔۔!!بہت اچھا اور مزے کا ہے۔۔۔!!

دادا جی نے کیک کا ایک اور پیس اٹھاتے یامین کو پیار سے کہا۔

یامین نے اسکے ہاتھ سے کیک لے کے سائیڈ پلیٹ میں رکھا۔ اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

کھڑوس۔۔۔!!کشش نے ہمیشہ والا لقب اسے پھر سے دے دیا۔

اور اگنور کرتی باقی سب کی جانب مڑی۔

سیلفی ٹائم۔۔۔!! سب کو اپنے ساتھ کھڑا کیے وہ سیلفیاں لیے جا رہی تھی۔

جبکہ دور اوپر ہی اپنے روم کی ونڈو سے یامین لب بھینچے یہ منظر بڑے ضبط سے دیکھ رہا تھا۔

🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟

رات کو کافی لیٹ سونے سے سبھی کی آنکھ صبح لیٹ کھلی۔

لیکن یامین سکندر اپنے وقت پے اٹھے۔ آج کا دن اس کے لیے بہت اہم تھا۔

ناشتے سے فارغ ہوتا۔۔وہ اپنا والٹ اٹھاتا۔ گاڑی کی کیز لیے سوٹڈ بوٹڈ باہر کی جانب قدم بڑھائے۔ کہ ۔۔۔اسے ایسا لگا کوئی ی بھونچال آگیا ہو۔

مڑ کے دیکھا۔

کشش کے ہاتھ میں پانی کا پائپ تھا۔ اور سامنے داور تھا۔ جسے وہ پورا کا پورا پانی میں ڈبو چکی تھی۔

اور وہ بھی چپ چاپ بھیگے جا رہا تھا۔

ایک بل بھی نہیں آیا تھا ماتھے پے۔

اب بتاؤ کہاں تھے رات کو۔۔۔؟؟ کہا تھا وقت پے آنا۔۔ مس کر دیا تم نے سب۔۔۔!!

داور کو۔اچھے سے بھگو کے وہ ہاتھ جھاڑتی اس سے دوبدو ہوئی ی۔

یامین نفی میں سر ہلاتا وہاں سے باہر نکلا۔

یہ روز کا معمول تھا۔اب تو سبھی عادی ہو گ ئی ے تھے۔

لیکن گاڑی میں بیٹھتا یہ ان سب کا نہ کبھی حصہ بنا تھا۔اور نہ کبھی بن سکتا تھا۔

وہ یامین سکندر تھا۔

ہر ایک سے الگ۔۔۔ہر ایک سے جدا۔۔اپنی زندگی میں جینے والا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

حازق شمریز۔۔۔کافی دیر سے یامین کا انتظار کر رہا تھا۔

فارن کنٹری سے اہم شخصیات پہنچنے والی تھیں۔

انہیں ویلکم کا بھی بہت زبردست انتظام ہو چکا تھا۔

یامین کے پہنچتے ہی سب عمل الرٹ ہوا تھا۔

وہ کسی ریاست کے شہزادے کی طرح التاج ہوٹل میں داخل ہوا۔

اور حازق سے ساری ڈیٹیلز لیتا وہ اپنے آفس کی جانب بڑھتا آج کے دن کا آغاز کر چکا تھا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

پہلی قسط کیسی لگی۔۔۔

پتہ ہے چھوٹی ہے۔ لیکن۔۔آپ کے رسپانس پے ہی اسے آگے بڑھاؤں گی۔

کشش سے مل کر کیسا لگا۔۔؟؟

اسکی شرارتوں کو آپ بہت انجوائے کرنے والے ہیں۔

نت نئے تجربوں سے واقف ہوں گے آپ۔۔۔!!

دھڑنوں کا محافظ کی آخری قسط لکھ رہی ہوں جیسے مکمل ہو گی۔ پوسٹ کر دوں گی۔ آج یا کل۔۔۔۔

😜😜😜😜

جزاک اللهُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر2

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

یہ آج۔۔۔ کھانا کس نے بنایا ہے۔۔۔؟؟

رات کو کھانے کی ٹیبل پے بیٹھا یامین ایک نوالہ لیتا بھڑک اٹھا۔

حلق تک۔کڑوا ہو گیا تھا۔

جی۔۔۔جی۔۔۔ بڑی۔۔۔بی بی صاحبہ نے۔۔۔۔!! ببر نے پاس کھڑے ہوتے موؤب

لیکن ڈرے ہوئے انداز میں کہا۔

مما۔۔۔نے۔۔۔؟؟اور اس میں۔۔ یہ ڈھیر سارا نمک بھی۔۔ مما نے ہی الٹا ہو گا۔۔۔؟؟

غصہ ضبط کرتے وہ اپنی پلیٹ کو کھسکا چکا تھا۔

جیی جی۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔!! ببر کو سمجھ نہیں آئی ی۔ کیا جواب دے۔۔۔؟

آج وہ سارا دن بزی رہا تھا۔

اور کافی لیٹ گھر آیا تھا۔۔

سبھی کھانا کھا چکے تھے۔

ببر کی زمہ داری تھی۔ کہ وہ یامین کے کھانے پینے کا اچھے سے خیال۔ رکھے۔

ایک طرح سے گھر کے اندر وہ اس کا سیکرٹری تھا۔

کوئی ی بھی ملازمہ اسکے نزدیک نہیں پھڑکتی تھی۔

وہ بہت سخت مزاج ہر چیز کو پرفیکٹ کرنے والا۔۔ لڑکی زات سے خار کھاتا تھا۔

بھائی ی۔۔ کچھ اور بنا دیتے ہیں آپ کو۔۔!!

ببر نے اسے بنا کھانا کھائی ے اٹھتے دیکھا۔

تو منمناتے ہوئی ے بولا۔

نہیں۔۔۔رہنے دو۔۔۔ بھوک مر گ ئی ہے۔۔!!

دانت پیستا وہ کہتا وہاں سے اپنے روم کیجانب بڑھا۔

وہ۔ جانتا تھا۔۔ کہ یہ کس کی شرارت ہے۔۔۔

یہ۔۔۔۔ کچھ زیادہ نہیں ہو گیا۔۔۔؟؟

سمیر نے کشش سے کہا۔

جو چپ سی دیکھ رہی تھی۔

سمیر کرن اور کشش کی ملی بھگت سے وہ یامین کو تنگ کرنے میں کامیاب تو ہو گئے تھے۔ لیکن۔۔ اسکا بنا کھانا کھائے اٹھ کے جانا۔۔ ان تینوں کو ہی گہری سوچ میں ڈالتے شرمندہ کر گیا تھا۔

منہ بناتے ببر کھانا سمیٹنے لگا۔

کہ وہ جو چھپ کے بیٹھے تھے۔ سامنے وارد ہوئے۔

ہمممم۔۔ ببر۔۔۔!! تم۔۔ جاؤ۔۔۔ ہم ۔۔۔ سمیٹ لیں گے یہ۔۔۔ کھانا۔۔۔!!

کشش کی زبان چلی۔ تو ببر نے خاموش رہنا زیادہ۔ مناسب سمجھا۔۔

اسکی حرکتوں اور شرارتوں کی ذد میں تو پورا امیر ولا ہی آیا ہوا تھا۔ وہ کیا چیز تھا۔

تم۔۔۔نے سنا نہیں۔۔۔ کیا کہا میں نے۔۔۔؟

ببر کو خاموشی سے اپنا کام جاری رکھتے دیکھ کشش دانت پیستی گھوری ڈال کے بولی۔

بی بی۔۔۔!! ہم۔۔۔ سمیٹ لیں۔۔۔گے۔۔۔!!

دھیرے سے کہتا وہ نظریں جھکائے بولا تھا۔

ہم۔۔۔ تو ایسے کہہ رہے ہو۔۔ جیسے۔۔ پیچھے کوئی پوری فوج کھڑی کی ہوئی ہے۔۔۔!!

کشش نے فوراً بات اچکی۔

دیکھو۔۔۔ اگر اپنی شامت نہیں بلانا چاہتے۔۔۔ تو چپ چاپ یہاں سے نکلو۔۔۔

سمیر نے ببر کے کان کے پاس جاتے اسے سمجھایا۔

تو وہ منہ بناتا وہاں سے نکل گیا۔

وہ ان سے پنگا کیسے لے سکتا تھا۔۔۔؟

جو میر ولا کے غنڈے بنے ہوئے تھے۔۔۔

یس۔۔ باس۔۔۔ آگے کی کیا لانگ ہے۔۔۔؟

کرن نے آگے ہوتے کشش سے پوچھا۔

اس کے دماغ میں کس وقت کیا چلتا۔۔ کوئی نہیں جان سکتا تھا۔

ہممممم۔۔۔ ہم کھانا لے کے۔۔۔ اس شیر کی کھچار میں جائیں گے۔۔۔ جو بھی۔۔۔ ہے۔۔۔ کوئی ہماری وجہ سے بھوکا سوئے۔۔۔ قطعی نامنظور۔۔۔۔ اللہ ناراض ہوجائے گے۔ اور۔۔ میں تو اپنے اللہ کو کبھی نہ ناراض کروں۔۔

کشش کا اگلا پلان سن کے سمیر اور کرن نے ایک دوسرے کو دیکھتے بائیکاٹ کرنے کا ارادہ کیا۔

کیوں۔۔۔خود بھی مرنا چاہتی ہو۔۔۔اور ہمیں۔۔۔ بھی مارنے کا ارادہ ہے۔۔۔؟؟

جانتی ہو ناں۔۔ان کے غصے کو۔۔۔۔؟؟

سمیر نے ڈرایا۔

ہاہاہاہا۔۔۔غنڈہ۔۔پارٹی۔۔۔سے آج تک کوئی ی بچ پایا ہے۔۔۔ جو یہ بچیں گے۔۔۔؟؟ ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ میں ہوں ناں ساتھ۔۔۔!! کم اینڈ فالو می۔۔۔۔!!

کھانے کی ٹرے سیٹ کر کے وہ آگے آگے چلی۔ان دونوں کو پیچھے آنے کا کہتی۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کا۔منہ تکتے

جال تو جلال تو آئی ی بلا کو ٹال تو

کا ورد کرتے ساتھ ہو لیے۔

دروازے پہ ناک کرتی وہ بہت کانفیڈنس سے کھانے کی ٹرے لیے کھڑی تھی۔

وہ جو غصہ ضبط کرتا سگریٹ نکال کے اسے سلگا چکا تھا۔اوراب دھویں کے مرغولے ہوا کے سپرد کیے وہ گیلری کا رخ کر چکا تھا۔دروازے پہ ہوتی دستک نے اسے چونکایا۔

سگریٹ وہیں گراتا مسلتا وہ دروازہ کھولنے کی غرض سے آگے بڑھا۔

جیسے ہی دروازہ کھولا۔

سا انے افلاطون پارٹی کو دیکھ ماتھے پہ تیوری چڑھی۔

سمیر اور کرن پیچھے سے چپکے چپکے واک آؤٹ کر گئے۔

اور یہ بات کشش اچھے سے جانتی تھی۔کہ وہ انتہائی ڈرپوک ہیں۔

ٹن ٹناٹن۔۔۔سرپرائز۔۔۔۔!!

منہ پہ سمائیل سجاتی وہ کھانے کی ٹرے کو آگے کرتی اس وقت یامین کو انتہائی بری لگ رہی تھی۔

کیا۔۔۔مس ئی لہ ہے۔۔۔؟؟ انتہائی ی روکھے انداز میں پوچھا۔

ارے۔۔۔۔!!آپ کے لیے کھانالائی ی ہوں۔۔۔۔!!

ایک سائی یڈ سے ہو کے اندر کی طرف آتی وہ زرا بھی نہ جھجھکی۔

کھاناٹیبل کے ایک طرف رکھتے وہ مسکراتی یامین کی طرف مڑی۔

ایک چھوٹی سی شرارت ہی کی تھی آپ کے ساتھ۔۔۔!!

اس یں اتنا غصہ کرنے کی کیا بات تھی۔۔۔؟؟

بہت بزرگانہ انداز میں سمجھایا۔

تم۔۔اپنی۔۔۔بکوا۔۔۔۔۔۔

ارے۔۔۔۔!!یقین مانیں۔۔صرف ایک پلیٹ میں نمک تھا۔۔۔باقی کا سارا کھانامزے دار تھا۔

آپ نے چیک نہیں کیا۔۔۔ورنہ آپ یوں نہ اٹھ کے آتے۔۔۔۔!!

اٹھاؤ۔۔۔ کھانا ۔۔۔اور نکلو یہاں سے۔۔۔۔!

اپنے آپ کو کنٹرول کرتا وہ جارحانہ انداز میں آگے بڑھتا بولا۔

ارے۔۔۔یہ پینٹنگ۔۔۔کتنی خوبصورت ہے۔۔۔!!

مسکراتی وہ اسکی بات کو اگنور کرتی سامنے دیووا پے لگی پینٹگ کو دیکھنے لگی۔۔۔

پھر ادھر ادھر نظریں دوڑائی یں۔

ہاں۔۔۔یہ پینٹنگ ناں۔۔۔آپ۔۔وہاں۔۔لگائی یں۔۔۔سامنے دیوار پے۔۔۔

وہاں۔۔بہت جچے

گی۔۔۔سچ میں۔۔۔!!

آنکھیں جھپکاتی اس وقت وہ یامین کے صبر کو آزما رہی تھی۔

خود یہاں سے جاؤ گی۔۔ یا دھکے سے جانا پسند کرو گی۔۔۔؟؟

دانت پیستا وہ اتنا ہی بول پایا۔

ارے۔۔۔جا رہی ہوں۔۔۔!!اتنا غصہ نہ کیا کریں۔۔۔رنگ دیکھیں۔۔!جل کڑھ

کے سنولا گیا ہے۔۔۔!!خوش خوش رہا کریں۔۔۔صحت کے لیے اچھا ہوتا ہے۔۔

دروازے کی جانب بڑھتے کہتی گ ئی۔

کہ اچانک مڑی۔اور پیچھے سے آتے تیز رفتار یامین سے ٹکرا گ ئی۔

ہائے اللہ۔۔۔۔۔ میرا سر۔۔۔!

اس کا سر چکرا کے رہ گیا۔اور وہ جو دروازہ بند کرنے آرہا تھا۔اس کو دیکھنے لگا۔

ہو گیا ڈرامہ۔۔۔۔اب نکلو۔

آنکھ ے اشارے سے باہر کا راستہ دکھایا۔

میرا سر کس دیوار سے ٹکرایا تھا۔

اسکی میسینی آواز پے یامین نے اسے سخت گھوری سسے نوازا۔

اچھا اچھا گھوریں نہ۔۔۔آنکھیں۔۔ خراب ہو جائی یں گیں۔

اور ہاں۔۔ کھانا کھا لیجیے گا۔۔۔رات کو بھوکا نہیں سوتے۔۔۔اللہ ناراض ہو جاتے ہیں۔۔۔

مسکرا کے کہتی وہ جا چکی تھی۔ یامین نے آگے بڑھ کے دروازہ لاک کیا۔

اور واپس آ کے راکنگ چی ئی ر پے بیٹھا۔

وہ یامین سکندر تھا۔

اسکا پورا نام بن یامین تھا۔

بن یامین سے وہ یامین سکندر بن گیا۔۔۔

ہاں۔۔۔ایک حادثہ۔۔۔

وہ ایک حادثہ اسے۔۔۔ کیا سے کیا بنا گیا۔۔۔

وہ صفر تھا۔۔۔

لیکن اس ایک حادثے نے آج اسے چھ ہوٹلز کا مالک بنا دیا تھا۔

اور صرف بات یہیں تک نہ تھی۔اسکے ہوٹلز کی برانچیں اب دوسرے شہروں میں بھی پھیلنے لگیں تھیں۔

اور اس سب۔۔میں صرف تین سال لگے تھے۔۔

تین سال پہلے۔۔۔جب۔۔۔تاج سکندر کا ہوٹل۔۔۔التاج ایک ڈوبتی کشتی تھی۔

تین بیٹے تھے ان کے۔۔جن میں سے ایک فوت ہو گیا تھا۔ار دو حیات تھے۔اور ان دونں نے ہی باپ کے بزنس کو آگے بڑھانے کی بجائی ے اپنے بزنس کو فوقیت دی تھی۔

نتیجہ۔۔۔التاج ہوٹل پسماندگی کا شکار ہو گیا۔اور اسے بیچنے کی نوبت آگ ئی۔

ان لمحات میں بن یامین کے ساتھ ہوئی ے حادثے نے اسے کچھ کر گزرنے پے اکسایا۔

اور جس دن دادا جی نے وہ بیچنا چاہا۔اسی دن وہ کھڑا ہوا۔اور التاج ہوٹل کو دادا جی سے لے لیا۔

سب گھر والوں نے منع کیا۔

باپ نے بھی منع کیا۔۔

لیکن وہ نہ مانا۔اور خود کا آزمانے کے لیے اس نے اس ڈوبتے جہاز کو کنارے لگایا۔

اور نہ صرف کنارے لگایا بلکہ انتہا محنت اور لگن سے اسکی اور برانچیں قائم کیں۔

"کیوں۔۔۔؟؟ کیوں۔۔رخصت ہوں۔۔۔میں اس شخص کے ساتھ۔۔۔؟؟ جس کے پاس اپنا کچھ بھی نہیں۔۔۔؟؟

جو شروع سے خالی ہاتھ ہے۔۔۔وہ مجھے کیا دے گا۔۔۔؟؟ نہیں۔۔چاہیے ایک ہارا ہوا۔۔ مرد مجھے۔۔۔" !!

یہ وہ الفاظ تھے جو ہتھوڑے کی طرح آج بھی بن یامین کے دماغ پے برستے تھے۔

اور اسے سر درد شروع ہو جاتا تھا۔

اور اب بھی اسے پھر سے وہی ہوا۔۔

جتنا وہ اس باز گشت سے دور بھاگنا چاہتا تھا۔ نا چاہتے ہوئی ے بھی یہ الفاظ اسے لفظ با لفظ یاد تھے۔

اٹھ کے اپنی میڈیسن لینی چاہی۔ لیکن۔۔ بنا کچھ کھائی ے وہ نہیں لے سکتا تھا۔

مجبوراً گشش کا لایا کھانا۔۔ اسکے چند ایک نوالے لیتا وہ میڈیسن لے کے سونے کے لیے لیٹ گیا۔

اسکا سر درد بہت برا ہوتا تھا۔

جس کا آج تک اس نے کسی سے زکر نہ کیا تھا۔

وہ کسی کی بھی ہمدردیاں نہیں بٹورنا چاہتا تھا۔

اور نہ ہی اسے یہ گوارا تھا۔ کہ کسی کی آنکھ میں اسکے لیے رحم ہو۔

وہ اپنے ماغ کو بالکل خالی کرتا سونے کی طرف توجہ دینے لگا۔

اتنا غصہ نہ کیا کریں۔۔۔رنگ دیکھیں۔۔!جل کڑھ کے سنولا گیا ہے۔۔۔!!خوش خوش رہا کریں۔۔۔۔صحت کے لیے اچھا ہوتا ہے۔۔

کشش کے الفاظ کی بازگشت ہوئی ی تو۔۔ لب خود بخود ہی مسکراہٹ میں ڈھل گ ئی ے۔

اس بات سے انجان وہ نیند کی وایوں میں کھو گیا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

عنائشہ ماں کو ہاسپٹل سے گھر لے آئی ی تھی۔

جن کی حالت رات کو اچانک ہی بگڑ گ ئی تھی۔

اوراب دوائیوں کے زیرِ اثر سو رہی تھیں۔

عنائشہ باپ کی وفات کے بعد گھر کی اکلوتی بیٹی ہونے کے ناطے وقت سے پہلے ہی بڑی اور سمجھدار ہو گ ئی ی تھی۔

نہ باپ کے کسی بہن بھائی ی نے ساتھ دیا نہ ہی ماں کے۔۔

غریبوں کے تو سائے بھی ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔۔ یہ تو تھے ہی وقت کے فرعون۔۔۔

جن کی امیری نے غریب رشتہ داروں سے قطع تعلق کر لیا۔

دادا جب تک تھے تو ہر ماہ میں کچھ نہ کچھ عنائشہ کی ماں کو دے جاتے۔۔

لیکن۔۔۔انکی وفات کے بعد وہ بھی ختم ہو گیا۔

اس سب کے ساتھ عنائشہ کو اپنی تعلیم جاری رکھنا محال لگ رہا تھا۔

ایسے میں انکی ایک پڑوسن تھیں۔

زبیدہ آنٹی۔۔بہت محبت کرنے والی اور ملنسار خاتون تھیں وہ۔۔

مشکل وقت میں جہاں اپنوں نے ساتھ چھوڑا۔زبیدہ آنٹی نے ہر قدم پے ہی ان کا ساتھ دیا۔

ابھی وہ اپنی غریبی پے بیٹھی مزید اللہ سے شکوہ کناں ہوتی۔کہ دروازے کی بیل پے چونکی۔

اٹھ کے دروازہ کھولا۔ سامنے بیدہ آنٹی کو دیکھ چہرے پے مسکان آئی ی۔

گندمی رنگت تیکھے نین نقش اور مقناطیسی آنکھیں اسے سب سے الگ بناتی تھیں۔

اور جب وہ ہنستی تھی۔ اسکی آنکھیں بھی ہنستی تھیں۔

ارے بیٹا۔۔۔! تھوڑی دیر ہو گ ئی آنے میں۔۔۔!! اب کیسی ہے عابدہ۔۔۔؟؟

سلام دعا کے بعد سلسلہ کلام جوڑا۔

اب بہتر ہیں۔۔ آنٹی۔۔۔!! سو رہی ہیں۔۔۔!!

دھیرے سے کہتی ان کے پاس ہی بیٹھ گ ئی۔

اللہ صحت دے شفا دے۔۔ آمین۔۔۔۔

دعا دیتیں وہ افسردہ سی ہو گ ئی یں۔

اللہ کروٹ کروٹ جنت دے فردوس بھائی ی کو۔۔۔

ان کے ہوتے آج تک۔۔ کبھی۔۔ عابدہ کو ہلکا سا بخار بھی نہیں ہوا تھا۔ بہت محبت اور جان

چھڑکنے والا بندہ تھا۔۔۔ اپنی بیوی پے۔۔۔

بس۔۔ ایک نہ ایک فن۔۔ بھی نے چلے جانے ہے۔۔۔

عابدہ بھی تو۔۔ بہت۔۔ محبت کرتی تھی۔۔۔ اپنے شوہر سے۔۔۔ جدائی ی نے اسے

۔۔ایسا کر دیا۔۔۔

بہت دکھی لہجے میں بولیں۔

عنائی شہکی آنکھیں بھی نم ہونے لگیں۔

بہت پرانی بات تو نہ تھی۔وہ کالج میں داخل ہوئی ی تھی۔ باپ کی خواہش پے ۔۔۔

وہ اسے ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے۔

لیکن۔۔۔سب نصیبوں کے کھیل ہیں۔ایک دن اسے ہی کالج سے لینے جا رہے تھے۔اور

روڈ ایکسیڈینٹ میں انکی جان چلی گ ئ ی۔

ایک قیامت بن کے ٹوٹی تھی فردوس صاحب کی حادثاتی موت۔

کاش یہ۔۔امیر لوگ۔۔۔گاڑی سے کسی غریب کو مارنے سے پہلے اس کے گھر بار اور بچو

ں کا سوچ لیں کہ ان کا کیا ہو گا؟

امیری کے نشے میں وہ تو اللہ کو بھی بھلا بیٹھے ہیں۔۔

آنٹی۔۔۔!!آپ کے لیے چائ ے لاؤں۔۔؟؟

باتیں جو تکلیف دیں۔۔انہیں چھوڑ دیا کرتے ہیں۔۔

ارے نہیں بیٹا۔۔

یہ تھوڑا سامان لائی ی تھی۔

کچھ فروٹس ہیں اور کھانے پینے کا سامان ہے۔۔۔

اب انکار نہیں کرنا۔۔ جانتی ہوں بہت خوددرا ہو باپ کی طرح۔۔۔۔

کہتے ہی ساتھ عنائی شہ کے چہرے کے تاثرات دیکھ وہ ٹوک بھی بیٹھیں۔

عنائی شہ کو سر جھک گیا۔

فکر نہ کرو۔۔۔بیٹا۔۔۔اللہ بہت کارساز ہے۔۔۔وہ ضرور کوئی ی نہ کوئی ی حل نکال

لے گا۔۔

لے میں تو بتانا ہی بھول گ ئی۔

ماتھے پے ہاتھ مارا۔

فائی ق سے بات ہوئی ی تھی میری۔۔

جہاں وہ کام کرتا ہے۔۔۔وہاں۔۔۔پے تمہاری نوکری کا کہا تھا اسے میں نے۔۔۔

اچھا آنٹی۔۔۔۔!! کیا کہا فائی ق بھائی ی نے۔۔۔؟؟

عائی شہ پر جوش ہوئی ی۔

کہہ رہا تھا۔ آج شام میں بتائی ے گا۔

تو تم شام کو چکر لگا لینا گھر کا۔۔

اللہ بہتری لائی ے گا۔

انشاللہ۔۔۔۔ عنائی شہ نے دل سے کہا۔

اچھا میں چلتی ہوں۔

پھر آئوں گی۔۔۔ اپنا اور ماں کا خیال رکھنا کسیچیز کی ضرورت ہو تو بے جھجھک کہہ دینا بیٹا۔

پیار سے اسے کہتیں وہ چلی گ ئی یں۔

عنائیہ دروازہ بند کرتی اندر آگ ئی۔

سامان کو اٹھا کے کچن میں رکھا۔

اور بے اختیار نظریں آسمان پے چلی گ ئی یں۔

وہ کتنا بڑا کارساز ہے۔۔۔

ابی وہ اللہ سے گلے شکوے کر رہی تھی۔۔۔

لیکن نہیں جانتی تھی۔۔ کہ وہ اس کے لیے کیا سوچ کے بیٹھا ہے۔۔

واقعی۔۔۔امی صحیح کہتی ہیں۔۔

جو نصیبوں میں ہوتا ہے۔۔۔ سات بل ڈال کے اللہ ہم تک پہنچاتا ہے۔۔۔ بس فرق یہ ہوتا ہے۔۔ کہ جس سے امید ہوتی ہے۔۔ وہاں سے نہیں۔۔ وہ اوپر والا کہیں اور سے ہی بندوبست کرتا ہے۔۔ کیونکہ۔۔ نیکی کرنا بھی اللہ جس کے نصیب میں لکھتا ہے۔۔ وہی کرتا ہے۔۔ اللہ سب کے نصیبوں میں نیکی کرنے کا جزبہ پیدا کرے۔ آمین

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

صبح میڈم کشش کا موڈ بہت خراب تھا۔

کرن اور سمیر کو ایک نظر بھی دیکھ رہی تھی۔

رات کو جو انہوں نے غداری کی اسکی اچھی خاصی سزا دینے والی تھی وہ انکو۔۔۔

لیکن ابھی اسے کالج جانا تھا۔ اسکا لاسٹ سمسٹر تھا۔

ماس کمینیکیشن میں بی اے کر رہی تھی۔

آگے اسکا ارادہ جنرلسٹ بننے کا تھا۔

اور دادا جی کی پوری سپورٹ تھی اسے۔

انکی دعائیں لیتی سب سے اللہ حافظ کرتی۔

ان سے منہ بناتی وہ باہر آئی ی۔

میڈم۔۔۔گاڑی۔۔میں مس ئی لہ ہے۔۔ کوئی ی۔۔آپ۔۔۔ کسی اور کی گاڑی میں چلی جائی ے۔۔۔۔۔!!

ڈرائی یور نے ڈرتے ڈرتے فوراً سے بات کی۔

کیا مطلب۔۔آج کالج جانا ہے میں۔۔نے۔۔اور گاڑی۔۔میں کیا مس ئی لہ ہے۔۔۔؟؟

ارے۔۔۔کشش۔۔

its ok...

ہمارے ساتھ آجاؤ۔۔ تمہیں کالج چھوڑ دیں گے۔۔۔

سمیر نے کشش کو آفر کی۔

کرن اور وہ دونوں یونی جاتے تھے۔

کشش کا کالج راستے میں ہی آتا تھا۔

روز وہ ان کے ساتھ جاتی۔ جس دن ناراضگی ہوتی اس دن وہ اپنی الگ گاڑی میں جاتی۔

نو۔۔ تھینکس۔۔۔ چھوڑناتو۔۔۔ تم لوگوں کی فطرت ہے۔۔۔

مجھے۔۔۔کوئی ضرورت نہیں۔۔ بیچ راہ میں ساتھ چھوڑ جانے والں

کی۔۔۔!!

بہت سنجیدگی سے کہتے وہ ان دونں کو چپ کرا گئی۔

اتنے میں یامین باہر آتا اپنی گاڑی کی طرف جاتا دکھائی دیا۔

ان کو یکسر نظرانداز کرتا وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔ڈرائیور نے فوراً دروازہ کھولا۔

وہ اندر بیٹھا۔ کہ ساتھ ہی میڈم کشش بھی گھس گئیں۔

گئی کام سے۔۔۔۔!! سمیر نے لب بھینچے۔

چلو۔۔۔ ہم چلیں۔۔۔ دیر ہو جائے گی۔۔ پہلا پریڈ مس ہو جائے گا۔میرا۔

کرن نے اسے کہا۔اور دونں ہی گاڑی میں بیٹھے نکل گئے۔

یہ۔۔ کیا حرکت ہے۔۔۔؟؟ یامین کے ماتھے پے تیوری چڑھی۔

کیا۔۔۔ ہوا۔۔۔؟؟ لفٹ لی ہے۔۔۔۔!!

بہت آرام سے بیٹھتے وہ مسکرا کے بولی۔

واہ۔۔ آپ کی گاڑی تو بہت مزے کی ہے۔۔ کتنی نرم ملائم سیٹیں ہیں اسکی۔۔۔!!

وہ بچوں کی طرح خوش ہوتی تعریف کرنے لگی

اترو نیچے۔۔۔۔!!

یامین نے سختی سے کہا۔

کیوں۔۔۔؟؟ کشش کے ماتھے پہ تیوری چڑھی۔

پھر مقابل کا غصہ سے بھرا چہرہ دیکھ فوراً سے پینترا بدلا

پلیز۔۔۔۔مجھے کالج چھوڑ دیں۔۔میری گاڑی خراب ہو گئی ہے۔۔۔۔!!

بہت معصوم سی شکل بناتے کہا۔

کیا اور کی گاڑی میں چلی جاؤ۔۔۔ اترو۔۔ فوراً۔

بنا کسی لحاظ یامین نے اسے باہر کا راستہ دکھایا۔

دیکھیں۔۔آپ۔۔۔ایسا نہیں۔۔کر سکتے۔۔۔میں۔۔آپ کی کزن ہوں۔۔ناں۔۔

چھوٹی سی پیاری سی۔۔۔ معصوم سی۔۔۔!! کر دیں ناں۔۔ہیلپ۔۔۔

پلیز۔۔۔۔!!

آنکھیں چمکاتی وہ یامین پہ اپنا سحر پھونکنے لگی۔

اور یہی تو یامین نہیں چاہتا تھا۔

خود اترو گی یا ہاتھ پکڑ کے نیچے اتاروں۔۔؟؟

اب کی بار انتہائی ی سرد لہجے میں کہا

تو کشش کو بھی غصہ آگیا۔

نہیں۔۔اترتی۔۔۔جو کرنا ہے کرلیں۔۔۔

منہ بناتی وہ مزید گاڑی میں دبک کے بیٹھ گ ئی۔

یامین لب بھینچتا رہ گیا۔

وہ انتہا کی ضدی تھی۔یہ تو وہ بھی جانتا تھا۔

اواس وقت وہ کافی لیٹ ہو چکا تھا۔ڈرائی یور کو چلنے کا اشارہ کرتے کشش کو اگنور کیا۔

گاڑی اسٹارٹ ہوتے ہی ایک خوشی کی لہر دوڑ گ ئی تھی اسکے چہرے پے۔

اور وہ خوشی یامین نے کن اکھیوں سے دیکھی۔

اور نفی میں سر ہلاتا اپنا لیپ ٹاپ آن کیا۔

آپ پے۔۔ناں۔۔واقعی۔۔۔غرور کرنا۔۔بنتا ہے۔۔۔!!

کشش کی زبان پھر سے چلی۔

یامین نے دھیان نہ دیا۔اور بلوٹوتھ کان میں لگائی ے وہ حازق سے بات کر رہا تھا۔

جبکہ نظریں سامنے لیپ ٹاپ پے تھیں۔

جب۔۔اللہ بندے کو بے حسابہ دے دیتا ہے۔۔تو غرور آ ہی جاتا ہے۔۔۔۔

اسکے الفاظ یامین کو ہنٹر کی طرح لگے۔

بلوٹوتھ کانوں سے ہٹائی ی اور اسکی جانب ناگواری سے دیکھا۔

اپنا منہ بند رکھو۔۔۔ورنہ چلتی گاڑی سے نیچے اتارتے مجھے ایک لمحہ نہیں لگنا۔۔۔

جب غرور آتا ہے۔۔۔۔ناں۔۔تو۔۔غصہ تو۔۔بے تحاشا۔۔۔ہی آتا ہے۔۔۔۔

خیر۔۔۔۔سانو کی۔۔۔۔!!

اگلی بات کرتے ساتھ ہی منہ پھیر لیا۔

یامین مٹھیاں بھینچتا رہ گیا۔وہ بہت ڈھیٹ واقعہ ہوئی ی تھی۔ااور یہ یامین جانتا تھا۔

تھوڑی دیر گزری ہو گی۔کہ پھر سے کشش کی زبان چلی۔

یہ۔۔۔جو سامنے ٹی وی لگا یا ہے۔۔یہ چلتا بھی ہے۔۔یا بس۔۔ایویں۔۔شوشا کے لیے

لگا یا ہے۔۔۔۔!!

اسکی گاڑی کو اچھی طرح سے جانچ کر لینے کے بعد اب اگلا سوال داغا تھا۔

لیکن یامین نے اب کی بار بولنا ضروری نہ سمجھا۔

ارے بس بس۔۔۔۔۔میرا کالج آگیا۔۔۔۔!!

کشش چلائی ی۔

یامین کو لگا کان کے پردے پھاڑ دی ئے۔

اترو اب۔۔۔۔!! خود پے ضبط کرتا وہ اسے دیکھتے بولا۔

اپنے ڈرائی یور سے کہیں ناں۔۔ دروازہ کھول دے۔۔ جیسے آپ کے لیے کھولتا ہے۔۔۔!!

بہت منت والے انداز میں یامین کے قریب ہوتے وہ ریکوسٹ کر رہی تھی۔

اور یامین لب بھینچے اس افلاطون کو دیکھ رہا تھا۔

حکم ملتے ہی ڈرائی یور نے کشش کی سائی یڈ والا دروازہ کھولا۔ اور وہ بڑی شان سے قدم باہر نکالتی کھڑی ہوئی ی۔ ایک بہت خوبصورت سمائی یل سے ارد گرد دیکھا۔

جہاں کافی لڑکیاں اس کو اتنی بڑی گاڑی سے اترتا دیکھ چکی تھیں۔

پلٹ کے شکریہ ادا کرنا چاہا۔ لیکن گاڑی کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔

اور ڈرائی یور گاڑی آگے بڑھا چکا تھا۔

منہ تو بنایا۔ لیکن۔۔ گھر جا کے شکریہ کرنے کا ارادہ کرتی وہ کالج کے اندر بڑھ گ ئی۔

ارے۔۔ واہ کشش یہ کس کی گاڑی میں آئی ی ہو آج۔۔۔؟؟

مریم سے رہا نہ گیا تو پوچھ بیٹھی۔

ارے۔۔۔ اپنی ہی سمجھو۔۔۔

کشش نے فرضی کالر جھاڑے۔

کافی لڑکیاں جو اس سے چھپتی چھپاتی پھیرتی تھیں۔ اسکی شرارتوں کی وجہ سے وہ بھی آج

بہت مرعوب نظر آرہی تھیں۔

تمھیں پتہ بھی۔۔۔ ہے۔۔۔ جس گاڑی میں تم۔۔۔ بیٹھ کے آئی ی ہو۔۔۔ اسکی

مالیت کتنی ہے۔۔۔؟؟

مریم کی حیرانی ابھی بھی کم نہ ہورہی تھی۔

ہاں۔۔ جانتی ہوں۔۔ کافی۔۔ مہنگی۔۔۔ ہے۔۔۔!!

اب اصل پرائی س تو پتہ نہیں تھی۔ اسلیے ٹالتے بولی۔ اور آگے بڑھی۔

مریم بھی اسکے پیچھے ہی تھی۔

ایک کروڑ سے اوپر کی گاڑی ہے یہ۔۔!!

تم تو۔۔کافی۔۔امیر ہو بھ ئی۔۔۔۔۔!! کبھی۔۔۔بتایا نہیں۔۔۔!!۔چھپی

رستم۔۔۔۔!!!

مریم اس کے مزید قریب ہوئی ی۔

تم۔۔۔تمہیں۔۔۔کیسے پتہ۔۔۔وہ ایک کروڑ۔۔۔سے اوپر کی ہے۔۔۔؟؟

کشش کا اعتماد پہلی بار تھوڑا ڈگمگایا۔

یار نیٹ پے دیکھا تھا۔

بہت کلاس کی گاڑی ہے۔۔۔

پر تم تو اس پے بیٹھ کے آئی ی ہو۔۔۔ مزہ۔۔ آیا ہو گا۔۔۔!!!

مریم کچھ زیادہ ہی ایکسائی ٹڈ تھی۔

کشش منہ بناتی آگے بڑھ گ ئی۔

ایک اسکی گاڑی تھی۔جو شاید۔۔۔آٹھ یا نو لاکھ کی تھی۔لیکن کافی اچھی گاڑی تھی۔اسی کے لیے دادا جی نے لے دی تھی۔جو اسے کالج لانے اور لے جانے کے لیے تھی۔

سمیر اور کرن بھی بہت مہنگی گاڑی میں جاتے تھے۔

داور کی گاڑی بھی کمال کی تھی۔

اور دوسری طرف اسکا اپنا کزن تھا۔ کروڑوں کی گاڑی میں گھومتا تھا۔۔۔

اسکے دل میں دکھ سا گھرنے لگا۔

سب سے کم اور ہلکی قیمت والی گاڑی اس کے حصے میں کیوں آئی ی۔۔؟ جو آئی ے روز خراب ہوتی تھی۔

باقی کا دن برے دل سے گزار وہ اپنی گاڑی میں گھر واپس لوٹی۔

اپنی گاڑی کو دیکھ سارا راستہ وہ منہ بناتی آئی ی۔

وہ لالچی نہیں تھی۔

نہ ہی اسکی فطرت میں لالچ پن تھا۔ لیکن وہ اس فرق کو سمجھ نہ پائی ی۔۔ جو اس کے اور باقی کزنز کے درمیان تھا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَةُ اَللّٰہِ وَبَرَکاتُہُ

میرے باقی ناولز کی طرح اسے پسند کرنے کا شکریہ۔

قسط روزانہ آیا کرے گی

آپ کے اچھے رسپانس پے۔۔

کشش ایک ایسا کردار ہے جس میں ہر لڑکی خود کو محسوس کرے گی۔

لڑکیاں جو صرف سوچ کے رہ جاتی ہیں۔۔ کہ یہ کریں وہ کریں۔۔ لیکن کر نہیں پاتیں۔

کشش وہ سب کر گزرتی ہے۔۔

آگے کی اقساط اور بھی دلچسپ اور مزے سے بھرپور ہوں گی۔

اپنا بہت خیال رکھیں۔

جزاک اللہُ

ضدی_عشق_میرا

#منتہا چوہان

#قسط_نمبر 3

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

آج سارا دن وہ کمرے سے باہر نہ نکلی ایک عجیب سی بے کلی چھائی ی تھی۔

دادا جی اپنی زمینوں پے گ ئی ے تھے۔

اور سمیر اور کرن سے بھی ناراضگی تھی۔

اتنے بے مروت ہو گ ئی ے تھے کہ اسے منانے بھی نہیں آئی ے تھے۔

سارا دن سو کے گزارا۔ شام ہوئی ی تو بھوک نے ستایا۔

تو اٹھ کے باہر آگ ئی۔

کچن کا رخ کیا۔

اور وہاں ببر کو مستعدی سے ہاتھ چلاتے دیکھ اسکی آنکھیں پوری کی پوری کھل گ ئی یں۔

کیا بنا رہے ہو ببر۔۔۔۔؟؟

گاجر کو منہ میں ڈالتے بہت مسکا کے پوچھا۔

جی۔۔۔وہ۔۔۔یامین بھائی ی کے لیے۔۔۔چکن جلفریزی۔۔۔۔

بنا دیکھے صرف جواب دینے پے ہی اکتفا کیا۔

چکن جلفریزی کے نام پے تو مانو کشش کی آنکھیں چمک گ ئی یں۔

بلکہ بھوک نے اور زوروں سے شور مچانا شروع کر دیا۔

بن گیا۔۔۔ کیا۔۔۔؟؟

فوراً اٹھ کے اسکے پاس آ کے چھوٹے بچوں کی طرح خوش ہوتے پوچھا۔

آپ۔۔۔ کے لیے۔۔۔ نہیں۔۔۔ یامین بھائی ی کے لیے ۔۔ بنا رہے ہیں۔۔۔!!

اس نے سپاٹ لہجے میں پلیٹ سرو کرتے کہا۔

ارے۔۔ ہٹو۔۔۔ بھی۔۔۔ تم بھی ناں۔۔۔ اپنے یامین بھائی ی کی طرح ہر وقت

کوے کا مغز کھا کے گھومتے ہو کیا۔۔۔؟؟

ایک پلیٹ سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔

مزے سے ایک پلیٹ بھر کے لیتی وہ ساتھ میں چکھتی مزے بھی لے رہی تھی۔

آپ۔۔ کیوں۔۔۔ ہمیں۔۔ نوکری سے نکلوانا چاہتی ہیں۔۔؟؟

ان کے مہمان بھی آئی ے ہیں۔۔ ان کے لیے بھی بنایا ہے۔۔۔ اب ۔۔۔ یہ

۔۔۔ اتنا کم کیسے لے کے جائی یں ہم۔۔۔؟؟

ببر بہت پریشان ہو گیا۔

جبکہ کشش کے کان پے تو جوں بھی نہ رینگی۔

ببر اور کتنا وقت لگے گا۔۔۔؟؟

اتنے میں یامین کا کچن میں آنا ببر کو مزید کنفیوز کر گیا۔

جبکہ کشش مزے سے پلیٹ ختم کرنے والی تھی۔

یامین۔۔ بھائی ی۔۔۔ بن تو گیا۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔

اشارہ سامنے کشش کیجانب کیا۔

یامین اسکی پلیٹ دیکھتے سمجھ گیا۔

سختی سے آنکھیں موند کے کھولیں

اپنا شدید غصہ کنٹرول کیا۔

آج وہ اسپیشل حازق کر گھر لایا تھا۔

گھر کا بنا چکن جلفریزی کھلانے۔۔۔ لیکن۔۔ یہاں۔۔ معاملہ ہی سنگین صورت اختیار کر گیا تھا۔

حد ہوتی ہے۔۔۔۔ بدتمیزی کی۔۔۔!!

گھر میں۔۔۔ اور بھی بہت کچھ بنا ہوا ہے۔۔۔

لیکن۔۔۔ نہیں۔۔ تمہیں۔۔ تو بس مزا آتا ہے۔۔ ناں۔۔ دوسروں کو تنگ کرنے

میں۔۔۔؟؟

سویرا بیگم کے اچانک آجانے سے سبھی چونکے۔

انہوں نے آتے ہی کشش کو ڈانٹنا شروع کر دیا۔

بڑی۔۔امی۔۔۔۔!! یہ۔۔مجھے۔۔پسند ہے۔۔اسلیے۔۔۔!!

وہ منہ بناتی منمنائی ی۔

پسند ہے تو۔۔خود بنا لیتی اپنے لیے۔۔۔ہمیشہ دوسروں کے کھانے پے نظر رکھی ہوتی

ہے۔۔۔

سویرا بی بی آج کچھ زیادہ ہی غصے میں تھی۔

ایک پلیٹ پے آپ۔۔۔مجھے۔۔اتنا سنا رہی ہیں۔

کشش نے پلیٹ سائیڈ پے رکھتے ماتھے پے تیوری چڑھا لی۔

اب۔۔تم۔۔۔مجھ سے زبان لڑاؤ گی۔۔۔؟؟ بد تمیزی کرو گی۔۔۔؟

سویرا بی بی جارحانہ انداز میں آگے بڑھیں۔

اپنے حق کے لیے بولنا بد تمیزی نہیں ہوتا بڑی امی۔۔۔کسی کو نیچا دیکھانا بد تمیزی ہے۔۔۔

میں بھی اس گھر کی بیٹی ہوں۔۔۔!اور یہ بات آپ کو بھی پتہ ہے۔۔۔۔!!

سخت سنجیدگی سے کہتے وہ کہیں سے بھی سترہ سال کی نہیں لگ رہی تھی۔ وہ اپنی عمر سے کافی بڑی نظر آئی ی ابھی۔

سمیرا بی بی کو لاجواب کرتی وہ خاموش کھڑے یامین کیطرف آئی ی۔

اور۔۔۔آپ۔۔۔اتہبہ مننننے۔۔۔۔بڑے ہوٹل کے مالک ہیں۔۔وہاں۔۔ببر سے بھی زیادہ اچھے کک ہوں گے۔۔۔۔!!

ببر کی طرف اشارہ کرتے کہا۔ تو وہ سٹپٹایا۔

تو اپنے دوست کے ساتھ وہاں بیٹھ کے چکن جلفریزی کو انجوائے ے کرتے۔۔۔

یہاں۔۔۔کچن۔۔میں۔۔آپ نے ضرور چکن بنوانا تھا۔۔۔؟؟

وہ مزے سے کہتی ہاتھ باندھے یامین کو حیرت میں ڈال گ ئی ی۔ وہ ہمیشہ بہت پر سکون رہ کے اگلے کا سکون غارت کر دیا کرتی تھی

ایک مفت مشورہ ہے۔۔۔۔!!

پیچھے مڑ کے سویرا بی بی کو دیکھتی وہ یامین کے کان کے قریب ہوئی ی۔

اسکی سانسوں کی مہک یامین کو بہت قریب محسوس ہوئی ی۔

اپنے دوست کو پکڑیں۔۔اور۔۔یہاں سے نکل لیں۔۔۔اپنے ہوٹل میں جائیں۔۔ اور موج اڑائیں۔۔۔!!

ایک ایک لفظ کو بہت میٹھے انداز میں کہتی وہ پھر سے یامین پہ سحر پھونکنے لگی۔

بائے۔۔۔۔!!

پیچھے ہوتی مسکراتی ہاتھ سے بائے کا اشارہ کرتی وہ جا چکی تھی۔

اور حازق نے یہ سین بہت فرصت سے دیکھا تھا۔اور اس کے چہرے پہ ایک دلفریب مسکراہٹ آن سمائی تھی۔

کیا۔۔۔۔؟؟

یامین کی نظر اس پہ پڑی تو وہ ہوش میں واپس آتا اس پہ بھڑکا۔

ہوٹل چلتے ہیں۔۔۔۔!!

اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا وہ یامین کو لیے وہاں سے نکلا۔

اس لڑکی نے بہت تنگ کرر کھا ہے۔۔۔

ناک میں دم کیا ہوا ہے۔۔

نہ خود سکون سے رہتی ہے۔۔۔نہ کسی اور کو رہنے دیتی ہے۔

اپنی بھڑاس نکال سویرا بی بھی ہاں سے نکل لیں۔

اور ببر اپنا سامنہ لے کے رہ گیا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

روم میں آتے اس نے سب سے پہلے روم۔لاکڈ کیا تھا۔

دراز میں سے بابا اور مما کی تصویر نکالی۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے سب دھندلا گیا۔

آنکھیں بھیگنے لگیں تھیں۔

وہ جو ہر پل مسکراتی تھی۔۔۔

ہر لمحے کو جیتی تھی۔۔۔

کوئی دیکھتا اس پل۔۔۔

وہ کتنی اکیلی تھی۔۔۔۔۔

تصویر کو سینے سے لگائے وہ اندر ہی اندر ٹوٹ کے بکھر رہی تھی۔

آئی مس یو۔۔۔ مما۔۔ بابا۔۔۔۔

وہ رو دی تھی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

تاج سکندر کی تین اولادیں تھیں۔

بڑے بیٹے حیات سکندر

چھوٹے افضال سکندر

اور سب سے چھوٹے بیٹے عزیز سکندر۔

بڑے بیٹے کی شادی خاندان میں ہوئی ی۔

بیوی کا نام منزہ تھا۔

اور یامین سکندر کی ماں۔۔۔

لیکن یامین کی پیدائی ش کے بعد کینسر جیسے موزی مرض کا شکار ہوگ ئی یں۔

اور خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔

انکی وفات کے کچھ عرصے بعد ہی اپنی دوست سویرا کو وہ بیاہ کے گھر لے آئی ے۔

انہوں نے یامین کو ماں کا پیار تو دیا۔ لیکن۔۔اپنے بیٹے داور کی پیدائی ش کے بعد وہ

یامین کو نظرانداز کرتی آئی یں۔

لیکن دادا۔۔۔تاج سکندر۔۔

جنکے لیے یامین سے بڑھ کے کوئی ی نہ تھا۔

داور یامین سے تین سال چھوٹا تھا۔

دوسرے نمبر پے تھے افضال سکندر جن کی شادی شمائلہ سے ہوئی ی تھی۔

دونوں ہی خوش تھے اپنی زندگی میں لیکن بس اولاد کی نعمت سے محروم تھے۔

لیکن اللہ نے انکی سن لی اور شادی کے دس سال بعد انہیں ایک ننھی سی کلی سے نوازا۔ جس کے گال روئی ی کی طرح نرم اور آنکھیں بالکل کانچ کی طرح نیلی تھیں۔

چھوٹی سی وہ ہر ایک کو اٹریکٹ کرتی۔۔ نام بھی اسکا دادا جی نے کشش ہی رکھا۔

وہ سب کو بہت لبھائی ی تھی۔

اور وہ دادا کی جان بنتی چلی گ ئی ی۔

چار سال کی ننھی جان کو وہ سویرا کے پاس چھوڑ عمرہ کے لیے روانہ ہوئی ے۔ لے کے تو کشش کو بھی جانا چاہتے تھے۔

لیکن ان دنوں وہ بیمار ہو گ ئی ی تو دادا جی نے نہ بھیجا۔

واپسی پے ان کا پلین کریش ہو گیا۔ اور وہ واپس نہ لوٹ سکے

چار سال کی ننھی جان کتنے دن یونہی دروازے کو تکتے گزارتی رہی۔۔ کہ دادا جان تڑپ جاتے۔۔۔

یامین دس سال کا تھا۔

اسے بھی کشش کا یوں اداس ہونا اچھا نہ لگتا تھا۔ وہ اسکی بہت دلجوئی ی کرتا۔

اسکے لیے چاکلیٹس لاتا۔ اسے خوش رکھنے کی کوشش کرتا۔

اور وہ یامین کے ساتھ اٹیچ ہونے لگی۔

یہ بات سویرا بی بی کو ایک اکھ نہ بہائی ی۔

اور ان کے بیچ میں دوریاں بنانا شروع کر دیں۔

تیسرے نمبر پے تھے عزیز سکندر۔۔۔

انکی شادی بھی خاندان میں ہوئی ی۔

انکی بیوی کا نام عالیہ تھا۔

انکی تین اولادیں تھیں۔

سب سے بڑی جویریہ

اس سے چھوٹا سمیر

اور سب سے چھوٹی کرن تھی۔

کرن کشش سے دو سال بڑی تھی۔

غرض گھر کا ہر بڑا چھوٹا فیصلہ دادا جی ہی کرتے تھے

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

عنائی شہ یونی سے واپسی پے فائی ق کی بتائی ی ہوئی ی جگہ پر پہنچ گ ئی تھی۔

وہ بہت بڑا ہوٹل تھا۔

ریسپشنسٹ سے فائی ق کا پوچھ کے وہ اس تک پہنچ بھی گ ئی تھی۔

اس نے کافی دیر انتظار کروایا۔ وہ بہت مصروف تھا۔

لیکن نوکری لگ گ ئی تھی وہ اسیمیں خوش تھی

کل سے جوائی ن کرنا تھا۔ پارٹ ٹائی م تھا۔

اور ایکسٹرا ٹائی م لگانے سے کمیشن الگ ملنا تھا۔

وہ بہت خوش تھی اور سیلری پیکج بھی بہت اچھا تھا۔

اور ہوٹل بھی کافی بڑا تھا۔

وہ بہت خوشی سے گھر پہنچی اور عابدہ بیگم کو یہ خوش خبری سنائی ی۔

انہوں نے رب کا شکر ادا کیا۔

کھانا کھا کے وہ بھینماز پڑھ کے جلدی فارغ ہو گ ئی۔ اور ماں کو لے کے باہر آؤ ٹنگ پے چلی گ ئی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اب ناراضگی ختم بھی کر دو۔۔۔۔یار۔۔۔!!

سمیر نے کوئی ی دسویں بار ہاتھ جوڑے تھے۔

لیکن کشش کے تو مزاج ہی نہیں مل رہے تھے۔

آج تین دن بعد یاد آئی ی منانے کی۔۔

اور ضرور کوئی ی کام ہو گا اسی لیے آئی ے ہو۔۔۔!!

کشش نے پاپ کارن کھاتے ساتھ مووی دیکھتے بڑے لاپرواہ انداز میں کہا۔

سمیر تھوڑا سٹپٹا گیا۔

یار۔۔۔!!اس بار تمکچھ زیادہ ہی غصے میں تھی۔۔تو سوچا تھوڑا غصہ اتر جائی ے ۔۔پھر ہم۔۔جائی یں اپنی بوس کا منانے۔۔۔!!

کرن نے بھی مسکا لگایا۔

بس بس رہنے دو۔۔۔اور جلدی سے کام بولو کیا۔۔کام ہے۔۔۔۔؟؟بہت بزی

ہوں۔۔میں۔!!

ہاتھ جھاڑتے چینل چینج کرتے لٹھ مارنے والے انداز میں کہا۔

اف۔۔۔ناراضگی ختم کرو۔۔۔پہلے۔۔۔!!

سمیر نے شرط رکھی۔

ہمممم!!کشش سوچ مں پڑ گ ئی۔

آئی سکریم کھلاؤ گے پھر۔۔۔؟؟

کشش نے اپنی شرط رکھی۔

ڈن۔۔۔۔!!سمیر یہی تو چاہتا تھا کہ وہ واپس پہلے کی طرح ہی ہنسے مسکرائی ے۔

وہ ہنستی تی مسکراتی تھی رو پورا گھر ہی ہنستا تھا۔

وہ اداس ہوتی تو پورا گھر ویران ہو جاتا۔

اور تم میڈم۔۔۔آج۔۔۔چکن بریانی کھلاؤ گی اپنے ہاتھوں سے بنا کے

مجھے۔۔۔۔!

فوراََ سے خوش ہوتی کرن کو بھی لگے ہاتھوں پکڑا۔

ہمممم اوکے۔۔ڈن۔۔۔۔!! کرن بھی مان گ ئی۔

چلو۔۔پھر۔۔۔!!

کشش نے اٹھتے ہوئ ے کہا۔

کدھر۔۔۔؟؟ کرن نے حیرانی س پوچھا۔

پہلے آئی سکریم کھا آتے ہیں۔۔۔!!

پروگرام ترتیب دیا۔اور فریش ہونے باتھ کا رخ کیا۔

اسکی تیزی دیکھ کرم اور سمیر زیرِلب مسکرائی ے۔

تینوں تیار ہوتے اجازت لیتے اب گاڑی میں بیٹھ رہے تھے۔

ارے بھ ئی۔۔۔ یہ آفت کا ٹولہ کہاں جا رہا ہے۔۔۔؟؟

داور نے انٹر ہوتے ٹوکا۔

جبکہ کرن پے ایک بھرپور نظر ڈالانا نہ بھولا۔اور اسکی نظروں کا جھکنا کشش نے بخوبی محسوس کیا تھا۔

آجائیں۔۔ آئی سکریم کھانے جارہے ہیں۔۔۔آپ کی کمی ہے۔۔۔۔!! سیٹ بھی خالی ہے۔۔۔

پھر نہ کہنا خبر نہیں ہوئی۔۔۔۔!!

سمیر کے ساتھ فرنٹ سیٹ پے بیٹھے وہ چہکتے ہوئے بولی۔

اور کرن جو پیچھے بیٹھی تھی۔ کشش کے یوں کھلم کھلا دعوت دینے پے بری طرح سٹپٹائی۔

داور نے کرن کا جھجھکنا نوٹ کر لیا تھا۔

ارے نہیں۔۔۔ تم۔۔لوگ جاؤ۔۔۔ میں پھر کبھی۔۔۔ جوائن کروں گا۔

داور کرن کا گریز دیکھ وہاں سے مسکراتے اوک آؤٹ کر گیا تھا۔ اور سمیر نے گاڑی رن وے پے ڈالی۔

جبکہ کرن دل ہی دل میں داور کے نہ آنے پے شکر کا کلمہ پڑھتی رہی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

مما۔۔۔ تین سال ہوگئے ہیں۔۔۔ !! ابھی تک۔۔ اس بات کو آپ لوگوں نے ختم نہیں کیا۔۔۔!! کیا یہیں ۔۔ زندگی تھم آگئی

ہے۔۔۔کیا۔۔؟؟ کیا۔۔۔ یامین۔۔ آگے نہیں بڑھے گا۔۔۔؟؟

جویریہ ماں کے پاس بیٹھی یامین کی حالت پے کڑھ رہی تھی۔

اسکی شادی کو دو سال ہوگ ئی ے تھے۔ اور ایک بیٹے کی ماں تھی۔

کیا کہوں میں جویریہ۔۔۔۔!!سب سویرا بھابھی کے ہاتھ میں ہے۔۔۔!!

عالیہ بیگم بھی افسردہ ہوئی یں۔

پھر بھی مما۔۔۔!!اب یامین کو سب بھلا۔کے آگے بڑھنا چاہیے۔۔۔!!

اور سویرا مما تو کبھی نہیں چاہیں گیں کہ یامین آگے بڑھے۔آخر انکی بھتیجی تھی وہ۔۔

بھائی ی کی بیٹی۔۔۔!!

وہ۔کہاں چاہیں گیں۔۔کہ وہ۔۔اسے بھلا کے آگے بڑھیں۔؟

تو۔۔اسے یاد رکھنے کا فائی دہ بھی۔۔۔؟؟

جو لڑکی شادی کے روز گھر سے بھاگ جائی ے ۔۔ اسے کون دوبارہ اپنے گھر کی

عزت بناتا ہے۔۔۔؟

عالیہ نے سخت غصے سے کہا۔

انہیں ویسے بھی سویرا بھابھی سے منافقت کی بو آتی تھی۔اسی لیے کبھی ان سے نہیں بنی

انکی۔

بھاگ گئی وہ۔۔۔!! ایک تو زبردستی کی ۔۔ یامین کے ساتھ۔۔۔ اس وقت وہ پڑھائی ہی مکمل کر پایا تھا کہ۔۔۔۔ نکاح کر دیا۔۔۔ اور رخصتی والے۔۔ دن۔۔۔۔!!

کیا کہہ رہی ہو۔۔۔؟ کس کے ساتھ کی زبردستی۔۔۔؟؟

سویرا کے اچانک آ کے ٹوکنے پہ دونوں ماں بیٹی نے اک دوسرے کو دیکھا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

آئی سکریم کھاتے وہ ادھر ادھر سے مکمل لاپرواہ آئی سکریم سے بھرپور انصاف کر رہی تھی۔

تمہارے منہ پہ کیوں بارہ بجے ہیں۔۔؟؟

کرن کو ٹوک ہی دیا کشش نے۔۔۔

نہیں۔۔یونہی۔۔۔!!

کرن نے ٹالا۔

میں ایک ضروری کال کر کے آیا۔

سمیر کے موبائل پہ کال آرہی تھی وہ ایکسکیوز کرتا وہاں سے اٹھا۔

اب بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔؟؟

کشش اسکی طرف متوجہ ہوئی۔

لگتا ہے معاملہ دل کا ہے۔۔۔!! اب یہ بتاؤ۔۔ یکطرفہ ہے یا دوطرفہ۔۔؟؟

کشش ہمہ تن گوش ہوئی۔

وہ بھی۔۔۔!!

کرن دھیمے سے منمنائی۔

تبھی کشش کی نظر سامنے سے آتے یامین پہ پڑی جس کے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی۔

اور وہ دونوں ہی ایک ٹیبل پہ براجمان ہوئے۔

اب تو کشش کا سارا دھیان اسی طرف تھا۔

دانتوں کو کچکچاتی۔۔اور آنکھیں چھوٹی کرتی وہ انکو بہت اچھی طرح سے واچ کر رہی تھی۔۔۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

آپ کا رسپانس بہت کم ہو گیا ہے۔۔

اگر رسپانس اچھا ہوا تو روز قسط آیا کرے گی۔

شام سا سات سے آٹھ بجے تک

ورنہ۔۔۔ایک دن چھوڑ کے آیا کرے گی۔

کیا لگتا ہے۔۔۔؟؟کشش کیا کرے گی۔۔۔؟؟اور کیا راز ہے۔۔جویامین سے جڑا

ہے۔۔۔؟؟

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جزاک اللہ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر4

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اب۔۔۔تم ہی بتاؤ۔۔۔ کیا کروں۔۔۔؟؟

سویرا چچی کا تو تمہیں پتہ ہے ناں۔۔۔؟وہ کبھی بھی ہمارا رشتہ نہیں ہونے دیں گیں۔

۰۰مجھ سے زیادہ ان کا اور کیسے پتہ ہو گا۔۔؟؟

گال کے نیچے ہاتھ رکھے مسلسل سامنے دیکھتی وہ آہستگی سے بولی۔

اور داور۔۔۔وہ اپنی۔۔۔مما کے خلاف جا کے۔۔۔یہ۔۔۔رشتہ۔۔کبھی نہیں کریں گے۔۔۔!!

کرن افسردہ ہوئی ی۔

کشش نے ایک نظر اسکے اداس چہرے پے ڈالی۔

یہ عشق نہیں۔۔آساں۔۔۔

بس اتنا سمجھ لیجیے۔۔۔

اک آگ کا دریا ہے۔۔۔۔

اور ڈوب کے جانا ہے۔۔۔

بہت ادا سے اس نے شعر پڑھا۔

کرن نے نروٹھے پن سے اس دِکھا۔

ارے یار۔۔۔جب پیار کیا ہے۔۔۔تو چھوٹی موٹی آزمائشوں کے لے بندہ تیار رہتا ہے۔۔۔

اب۔۔۔پیار کوئی ی پلیٹ میں سجا کے تو آپ کو ۔۔پیش نہیں کرے

گا۔۔۔ناں۔۔؟

اس نے بہت پیار سے سمجھایا۔

تھوڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔۔

تھوڑی قربانی ینی پڑتی ہے۔۔

تھوڑی۔۔۔۔کان کے قریب ہوئی ی۔۔

سازشیں کرنی پڑتی ہیں۔۔۔۔

کرن نے آنکھیں پھیلا کے اسے دیکھا۔

اب ایسے مت دیکھو۔۔۔جسطرح کی تمہاری یہ ہونے والی ساس ہے ناں۔۔۔انہوں نے

ازشوں میں پی ایچ ڈی کی ہوئی ی ہے۔۔۔

اب ان سے ٹکر لینی ہے تو۔۔کچھ نہ کچھ تبوڑی بہت سازشی دماغ بنانا پڑے گا

ناں۔۔۔۔!!

کشش کی نظریں سامنے ٹیبل پے بیٹھی اس لڑکی کی طرف ہی تھیں۔

یامین لیپ ٹاپ پے بزی تھا۔اور وہ لڑکی یامین کو تاڑنے۔۔۔

ایسا کشش کو لگا۔

کشش پلیز۔۔یار۔۔۔!!کوئی ی حل بتاؤ۔۔۔

کرن نے زچ ہوتے کہا۔

ارے یار۔۔۔۔!!ٹینشن کیوں لے رہی ہو۔۔۔؟تم نے ناں۔۔۔بہت پرفیکٹ بندی سے انارازشی ئی ر کیا ہے۔۔۔ اب بالکل بے فکر ہو جاؤ۔۔۔۔ تماہری شادی تو داور سے ہی ہو گی۔۔۔

میرا موبائی یل دو۔۔۔!!

اسے تسلی دیتے اپنا موبائی یل لیتی یامین کو فون ملانے لگی۔

کیا کر رہی ہو؟کسے کال کر رہی ہو؟

کرن کو ایک دم اس کے کالکرنے پے اچھنبا ہوا۔

وہ سامنے۔۔۔دیکھو۔۔۔انہی کو۔۔۔!!

سامنے یامین کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

کرن کی نظر پڑی تو پوری آنکھیں کھل گ ئی یں۔

تم۔۔۔تم۔۔۔پاگل ہو گ ئی ہو۔۔۔کیا۔۔۔؟؟

وہ کوئی ی۔۔۔ ضروری کام سے آئی ے ہوں گے۔۔۔ اور۔۔۔ تم۔۔۔

انہیں۔۔۔؟؟

پہلے فیملی۔۔۔ باقی۔۔۔ دنیا بعد میں۔۔!

ابھی ہمیں ان کی ضرورت ہے۔۔۔

کہتے ہی کال ملائی ی۔

ایک کال۔۔۔

دوسری کال۔۔۔

تیسری کال۔۔۔

کشش کو غصہ آگیا۔

وہ کال نہیں اٹھا رہا تھا۔

اللہ جی۔۔یہ لڑکی۔۔۔خود بھی پٹے گی۔۔ہمیں بھی پٹوائے گی۔

کرن ڈر رہی تھی

جبکہ کشش دیکھ سکتی تھی۔موبائیل اس کے سامنے ٹیبل پے تھا۔ اور وہ لیپ ٹاپ پے لگا تھا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

ایکسکیوزمی سر۔۔۔!!آپ کی کال آرہی ہے۔۔۔!!

سیکرٹری نے یامین کو کال کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

یامین نے ایک نظر موبائی یل پے ڈالی اور اگنور کر دیا۔

ابھی اسکے کلائی نڈز نے پہنچنا تھا۔ اقر اسکی میٹنگ اسٹارٹ ہونی تھی ان کے

ساتھ۔ وہ پوائی نٹس نوٹ کر رہا تھا۔

کال دوبارہ ہوئی ی۔

بار بار ہوئی ی۔

سفینہ سیکرٹری وہ بھی ایریٹیٹ ہونے لگی۔

ناچار یامین جانتا تھا وہ ڈھیٹ ہے۔

کال پک کر ہی لی۔

کیام ئی سلہ ہے۔۔۔؟؟ دھیمی آواز میں وہ غرایا۔

بندہ کال۔پک کرلیتا ہے کوئی ی مس ئی لہ بھی ہو جاتا ہے۔۔

آگے سے کشش بھی تھوڑا ابھڑکی۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟ اسکی بات پے وہ تھوڑا چوکنا ہوا۔

وہ۔۔ناں۔۔ تھوڑا مس ئی لہ ہو گیا ہے۔۔۔۔

ساتھ میں کرن کو آنکھ ونک کی۔وہ سر پکڑ کر رہ گ ئی۔

وہ ناں۔۔آئی سکریم پارلر ہے۔۔ ناں۔۔۔

آئی سکریم پارلر کا نام۔لیتے ساتھ میں آواز میں بھی مسکینی سی آگ ئی۔

ہم۔۔ناں۔۔وہاں۔۔آئی سکریم کھانے آئے تھے۔۔لیکن۔۔۔ اب ۔۔ وہ پتہ نہیں کہاں ہیں۔۔۔؟؟ کھو گ ئے ہیں۔۔۔!!

کون۔۔کس کے ساتھ آئی ی تھی۔۔۔؟

یامین کے لہجے میں ایکدم سے پریشانی کا۔عنص نمایاں ہوا۔

وہ۔۔۔ سمیر اور کرن۔۔۔!!مزے سے بتایا۔

بس گ ئی ے کام سے۔۔۔اب۔۔۔!! کرن نے سر ٹیبل پے پٹخا۔

کہاں ہیں۔۔وہ۔۔؟؟اور۔۔۔ سمیر۔۔اتنی لاپرواہی کیسے ک سکتا ہے۔۔۔؟؟

یامین کو غصہ کنٹرول کرنا مشکل لگ رہا تھا۔

آپ۔۔انہیں۔۔ چھوڑیں۔۔پلیز۔۔مجھے پک کرلیں۔۔ناں۔۔۔!!

اب تو۔۔اندھیرا ابھی ہونے والا ہے۔۔۔!!

کشش نے مزید ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے کہا۔

سمیر کو فون کیا۔۔؟؟ وہ اٹھتے ہوئے بولا۔

کیا تھا۔۔۔بزی ہے اسکا فون۔۔۔!!

آپ۔۔پلیز۔۔۔فون مت بند کرنا۔۔۔اور مجھے پک کریں۔۔۔!!

جلد بازی میں کہا۔اور آرڈر لگایا۔

ٹھیک ہے۔۔اپنی لوکشن بتاؤ۔ میں ۔۔پک کرتا ہوں۔۔!!

ناچار۔۔یامین کو وہاں سے اٹھ کے کشش کی بتائی ی ہوئی ی جگہ پے پہنچنا پڑا۔

میں چلی۔۔۔۔!!تم بھی سمیر کے ساتھ چلی جانا۔۔۔اور ہاں۔۔۔تمہارا کام ہو جائی ے گا۔۔ فکر نہ کرنا۔۔۔!!

موبائی یل سائی یڈ پے کرتی وہ کرن کے کان میں گھستی کہہ کے باہر نکلی۔

اور مین گیٹ کے پاس پہنچی جسکی لوکیشن یامین کو دی تھی۔

یامین نے اسے گیٹ پے دیکھا۔ تو گہری سانس خارج کی۔

اور اسکی طرف بڑھا۔

حد ہوتی ہے لاپرواہی کی۔۔!! کہاں ہیں وہ دونوں۔۔؟؟

پاس آتے ہی غصے سے پوچھا۔

وہ آپ۔ گھر جا کے پوچھ لینا۔۔۔ ناں۔۔۔!! ابھی آپ۔۔۔ مجھے۔۔ گھر لے چلیں۔۔!!

مزے سے منہ بناتی وہ یامین کو زچ کر رہی تھی۔

ابھی۔۔۔ میری میٹنگ ہے۔۔۔!!

وہ اٹینڈ کرنی ہے۔۔۔!! ٹائم دیکھتا وہ متفکر ہوا۔

پھر۔۔ میں آپ کی گاڑی میں بیٹھ جاتی ہوں۔۔!! ویٹ کر لیتی ہوں۔۔۔!!

فوراً سے حل پیش کیا۔

بالکل نہیں۔۔۔ یہ۔۔ سیو نہیں ہے۔۔۔ میرے ساتھ چلو۔۔۔!!

کچھ سوچتے ہوئے وہ کشش کو لیے اندر کی جانب بڑھ گیا۔

یہ آج آپ۔۔ تیکھی مرچی ک ساتھ ٹائم سپیڈ کر رہے ہیں۔۔؟؟

کشش نے چھوٹتے ہی فوراً سے کہا۔

جبکہ سفینہ اسکا منہ دیکھنے لگی۔ یہ کیا کہہ رہی ہے۔۔؟؟

مطلب۔۔۔؟؟

یامین کو اسکی بات سمجھ نہ آئی ی۔

مطلب سمجھانے کا وقت کہاں ہے۔۔ میرے پاس۔۔۔؟؟ اب دیکھیں۔۔ ناں۔۔ کتنی دیر سے وہ آپ کو گھورے جا رہی ہے۔۔۔!

بے دھڑک کہتی وہ سفینہ کے ساتھ یامین کو بھی شرمندہ کر گ ئی۔

کشش یہاں بیٹھو۔۔۔ آرام سے۔۔۔!

یامین نے نظروں سے اسے چپ رہنے کی تنبیہہ کی۔

تو منہ بناتی وہ بیٹھ گ ئی۔

مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی۔۔۔ آپ کو اپنے ہوٹل والوں پے اعتبار نہیں۔۔ جو۔۔ ہوٹل سے باہر آ کے میٹنگ اٹینڈ کرتے ہیں۔۔۔۔؟؟

تھوڑی پے ہاتھ جمائی ے وہ بہت معصوم انداز میں کہتی یامین کو اپنے دل کے بہت قریب لگی۔

جبکہ سفینہ آج پہلی بار کسی کو یامین کے ساتھ ایسے بے دھڑک بات کرتے دیکھ ششدر رہ گ ئی تھی۔

اور اس پے مزید حیرانگی

یامین بھی خاموشی سے سنے جا رہا تھا۔

آپ۔۔۔ناں جلدی سے میٹنگ ختم کریں۔۔۔مجھے۔۔۔ناں۔۔۔آپ سے۔۔۔بہت۔۔۔

ضروری بات کرنی ہے۔۔۔!!

بہت ناز سے کہتی وہ یامین کو بچی ہی لگی۔

تھوڑی دیر میں وہاں ایک اور شخص آیا۔اور یامین سے مصافحہ کرتا وہیں براجمان ہو گیا۔

میٹنگ اسٹارٹ ہو چکی تھی۔

اور یامین اب مکمل اس شخص کے ساتھ بزی تھا۔

اس تمام دوران کشش کی نظریں یامین پے ہی ٹکیں تھیں۔گاہے بگاہے ایک گھوری سے

وہ سفینہ کبھی نواز دیتی تھی۔جس پے وہ پہلو بدل کے رہ جاتی۔

وکیا اسے بولتی جسے یامین نے کچھ نہ کہا۔

وہ کچھ کہہ کے اپنی شامت نہیں بلوانا چاہتی تھی۔

اوکے مسٹر کیف۔۔۔!!سی یو ٹومارو۔۔۔!!

اٹھتے ہوئے یامین نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ملایا۔

وائے ناٹ۔۔۔!! وہ بھی مسکرایا۔

اینڈریو۔۔۔۔

beautiful Girl...

you r very sweet...

Like barbiee

وہ شخص جو میٹنگ کے دوران کافی دفعہ کشش کو نوٹ کر چکا تھا۔

رہا نہیں گیا تو اٹھتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔

Nice to meet you..

اس نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

کشش کے ماتھے پے تیوری چڑھی۔

گردن ٹیڑھی کر کے یامین کو دیکھا۔ جو ایک ٹک اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔

منہ بناتی وہ اٹھی اور یامین کے پاس پہنچی۔ اور اسے بازو سے پکڑ کے اٹھایا۔

اب چلیں بھی۔۔۔ مجھے۔۔ بہت زوروں کی بھوک لگی ہے۔۔۔!!

بہت مان اور لاڈ سے کہتے وہ حق جتاتے ہوئے یامین سے بولی۔

وہ شخص لب بھینچ کے رہ گیا۔

جبکہ یامین کو اپنے اندر ایک سرور سا اترتا محسوس ہوا۔

اور فوراً سے پیشتر اٹھا

وہ شخص مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ جا چکا تھا۔

مس سفینہ آپ کو آفس کی طرف سے گاڑی آگئی ہے لینے آپ جا سکتی ہیں۔۔
اور کل کی میٹنگ کا شیڈیو لمجھے فارورڈ کر دیجیے گا۔

وہ سنجیدہ انداز میں کہتا کشش کا لیے لفٹ کی جانب بڑھا۔

کشش کا اس پہ سب کے سامنے استحاق جتانا نجانے کیوں یامین کو بہت سکون دے رہا

تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہ گاڑی میں تھے۔۔

اور کشش تو بے انتہا خوش تھی۔

ایک اور بار موقع مل گیا۔۔

ارے ہاں۔۔۔ یاد آیا۔۔۔ آپ سے ناں۔۔ بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ !! کشش

فوراً یامین کیجانب مڑی۔

بولو۔۔۔ !! بنا اسکی طرف دیکھے سیریس انداز میں کہا۔

آپ داور سے کتنا پیار کرتے ہیں۔۔؟؟

اس اچانک سوال پے یامین نے اسے الجھی نظروں سے دیکھا۔

کیا۔۔مطلب۔۔۔؟؟اس بات کا۔۔۔؟؟ماتھے پے بل پڑے۔

دیکھیں ناں۔۔۔وہ کسی سے پیار کرتے ہیں۔۔بلکہ۔۔۔خاموش محبت کرتے ہیں۔۔۔ لیکن۔۔۔اپنی مما کی وجہ سے خاموش ہی محبت کیے جا رہے ہیں۔۔تو۔۔کیا آپ کا فرض نہیں بنتا کہ۔۔ایک بھائی ی ہونے کے ناطے ان کی۔مدد کریں۔۔ ان کے پیار کو پانے میں۔۔؟؟

بہت تمہید کے ساتھ بات کو آگے بڑھایا۔

اور۔۔۔وہ۔۔۔خاموش۔۔محبت۔۔۔کون ہے۔۔۔؟؟

دل میں ڈر سا بیٹھا۔۔۔

آف کورس۔۔۔۔اپنی۔۔۔کزن۔۔۔کرن۔۔۔!!اور کون۔۔۔؟؟

جھٹ سے بولا۔

یامین نے گہرا سانس لیتے رخ دوسری جانب موڑ لیا۔

یہ۔۔ان کا آپس کا معاملہ ہے۔۔میں یا کر سکتا ہوں۔۔؟

یامین کے لہجے میں لاپرواہی اور کچھ حد تک اکتاہٹ بھی تھی۔جسے کشش نے صاف محسوس کیا۔

آپ۔۔ایسے نہیں ہٹ سکتے پیچھے۔۔۔وہ آپ کے بھائی ہیں۔۔۔!!

کشش نے زور دیا۔

کشش۔۔!!تم۔۔۔ان سب سے دور رہو۔۔۔!!یہ ان کی آپس کی بات ہے۔۔وہ خود سالو کرلیں گے۔۔۔!سمجھی۔

یامین نے اب کیبار ڈانٹ دیا۔تو وہ منہ بنا کے اسے دکھن لگی۔

اور دیکھے چلی گئی۔

اب کیا ہے۔۔۔؟؟اسکے یوں دیکھنے سے وہ ایری ٹیٹ ہوا۔

صاف صاف کہیں ناں۔۔۔سمیرا۔مما سے ڈرتے ہیں۔۔اس لیے۔۔۔۔!!

شٹ اپ کشش!!ہر وقت فضولمت بولا کرو۔۔!!

یامین نے لب بھینچے اسے ڈانٹ دیا۔تو وہ منہ پھیر گئی۔

سچ کڑواہی ہوتا ہے۔۔۔۔!!

دھیرے سے پھر بھی زبان ہلانا نہ بھولی۔

یامین نے اسکارخ اپنی طرف کیا۔اور اسکی آنکھوں۔میں اپنی سیاہ رنگ آنکھیں ٹکائی یں۔
ان میں اتنا غصہ تھا کہ ایک لمحے کو کشش بھی سہم گ ئی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

نوکری کیسی جارہی ہے بیٹا۔۔۔؟؟

عابدہ بیگم نے اسے آج یوں خاموش سا دیکھا تو پوچھ بیٹھیں۔

ٹھیک۔۔۔۔ بہلکہ۔۔ بہت۔۔اچھی۔۔۔!!

وہ چونکی۔۔اور مسکرا کے بولی۔

آج۔۔میری بیٹی۔۔۔بہت چپ سی ہے۔۔۔سب ٹھیک ہے ناں۔۔؟؟
عابدہ بییگم کو وہ کچھ صحیح نہ لگی۔

جی مما۔۔۔۔!!سب ٹھیک ہے۔۔آپ۔۔خواہ مخواہ پریشان نہ ہوں۔۔۔!!

اب وہ کیا بتاتی انہیں کہ۔۔وہ کیا جاب کرتی ہے۔۔ہوٹل میں۔۔۔
یوں تو وہاں کسی کی جرات نہیں کوئی ی بد تمیی کرے لیکن۔۔۔ ایک ویٹریس کی
جاب سے وہ اندر ہی اندر اپنا سارا اعتماد کھوتی جا رہی تھی۔
اس نے کبھی سوچا نہ تھا کہ ایک دن وہ یوں لوگوں کے سامنے کھانا پیش کرے گی۔اور

تب بھی بہت مشکل۔ہوتا ہے۔۔جب اندر سے انسان ٹوٹا ہو۔اور چہرے پے مسکراہٹ ہو۔۔۔

لیکن وہ پھر بھی اللہ سے ناامید نہیں ہوئی ی تھی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

کچھ نہیں بھابھی۔۔۔!!

وہ یو نہی۔۔۔!!

عالیہ بیگم نے ٹالا۔ساتھ میں جویریہ کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

کیایو نہی۔۔۔؟؟دیکھو۔۔۔عالیہ۔۔۔یامین کی میں بھی ماں۔۔ہوں۔۔مجھے بھی دکھ ہوتا ہے۔۔اس کے لیے۔۔۔!!میں تو کہتی ہوں۔۔کل کرتا ہے۔۔وہ آج شادی کرے۔۔مجھے۔۔تو خوشی ہو گی ناں۔۔۔!!

سویرا بیگم نے آنکھوں میں دکھ کے آنسولاتے کہا۔

علایہ بیگم کچھ نہ بولیں۔

ان دیکھیں ناں۔۔یامین کا ہو گا تو ہی۔۔۔داور کا بھی ہو گا ناں۔۔؟؟اور میری بہن۔۔۔کتنا میرے پیچھے پڑی ہے۔۔۔!!کہ آؤ آؤ۔۔۔ بات ہی پکی کر جاؤ۔۔۔ اب۔۔

داور جیسا۔۔ پڑھا لکھا۔۔۔ انہیں کہاں ملنا۔۔۔؟؟

جی جی بجا فرمایا آپ نے۔۔۔اور جس دن داور کی بارات جائی ے گی۔۔۔ پتہ چلے گا۔۔آپ کی بھانجی بھی آپ کی بھتیجی کی طرح بھا۔۔۔۔

جویریہ۔۔۔۔!! عالیہ بیگم نے ٹوکا۔

سویرا بی بی کا موڈ انتہائی ی خراب ہوا تھا۔

جاؤ دیکھو۔۔ حسن رو رہا ہو گا۔۔۔!!

عاالیہ بیگم۔۔نے اسے وہاں سے ہٹایا۔

تو وہ منہ بناتی اٹھ گ ئی ی۔

آج کل بچوں کی زبانیں بہت کھل گ ئی یں ہیں۔۔۔

سویرا بی بی نے دانت کچکچاتے کہا۔

آپ۔۔آئی یں ناں۔۔ کھڑی کیوں ہیں۔۔؟؟ بات کو ٹالنا چاہا۔

مانا کہ۔۔علیزہ کا یوں شادی والے روز۔۔گھر چھوڑ جانا۔۔ صحیح نہیں تھا۔۔۔لیکن۔۔۔

اس سب۔میں۔۔میرے بھائی ی کا کیا قصور۔۔۔؟؟ وہ تو یامین سے بہت پیار کرتے تھے۔۔ اس لیے اپنی بیٹی دی۔۔۔اب۔۔وہ کہاں چلی گ ئی۔۔۔؟ کوئی ی

نہیں جانتا۔۔۔

آنکھیں نم۔ تھیں۔

تین سال ہونے کو آئی ے۔۔ نہ کوئی ی بھولتا ہے۔۔۔ اور نہ کوئی ی بھولنے دیتا ہے۔۔۔۔

سخت انداز میں کہتیں وہ عالیہ بیگم کو گھورتی چلی گ ئی یں۔

عالیہ بیگم گہری سانس خارج کرتی رہ گ ئی یں۔

واقعی کوئی ی نہیں جانتا تھا۔ایک دن پہلے مہندی کی رات نکاح ہوا۔اور اگلے دن بارات اور رخصتی تھی۔کہ اچانک خبر ملی کہ۔۔۔علیزہ گھر چھوڑ کے کہیں چلیگ ئی ہے۔۔۔ بارات وہیں رہ گ ئی۔ سب کچھ وہیں رہ گیا۔

اور یامین۔۔آج بھی۔وہیں کھڑا تھا۔جہاں تین سال پہلے کھڑا تھا۔

نہ وہ زندگی میں آگے بڑھا نہ پلٹ کے دیکھا۔

نہ شکوہ کیا

نہ کوئی ی شکایت کی۔۔

بس ایک چپ کا خول تھا جو خود پے لپیٹ لیا۔

اس کے اندر کتنے راز دفن تھے۔۔یہ صرف وہی جانتا تھا۔۔اور اسکا اللہ جانتا تھا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

یامین سکندر نہ ہی کسی سے ڈرتا ہے۔۔اور نہ ہی کبھی کسی سے ڈرے گا۔۔۔اس لیے۔۔۔

میرے ساتھ زبان چلانے سے پہلے سوچ سمجھ لیا کرو۔۔!!

گہری کالی آنکھوں کو نیلی کانچ سی آنکھوں میں ڈالے وہ ڈرا بھی رہا تھا اور دھمکا بھی۔

جھٹکے سے ہاتھ چھوڑتا وہ رخ پھیر گیا تھا۔

کچھ پل خاموشی چھائی ی رہی۔ کہ یامین کو اپنے کانوں کے پاس اس کی سانسوں کی مہک محسوس ہوئی ی۔یامین نے سختی سے آنکھیں موند لیا۔

اگر۔۔آپ نے مجھے دوبارہ۔۔ڈانٹا۔۔تو۔۔۔پنفرہ دن۔۔بعد۔۔میں نے آپ سے کوئی ی گفٹ نہیں لینا۔۔ اور پکا۔۔۔ والا ناراض ہو جانا ہے۔۔۔!!

دھیمے دھیمے کہتی اس کے لب یامین کی کان کی لو کو چھو رہے تھے۔

اور یامین کے دل کی دنیا کو ہلا کے رکھ دیا تھا۔

اب وہ خاموشی سے پیچھے ہٹ گ ئی تھی۔ لیکن اپنا سحر وہ یامین کے کانوں میں پھونک گ ئی تھی۔

جس سے نکلنا یامین کے بس کی بات نہیں تھی۔

جاری ہے

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

ڈبل ایپیسوڈ 1k لائک کس۔۔۔ 🎉🎉🎉

کیا لگتا ہے۔۔؟؟ یامین داور اور کرن کی مدد کرے گا۔۔؟؟

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اور معذرت کے ساتھ۔ مجھ سے انباکس میں رابطہ کرنے کو نہ کہا جائے۔ میں انباکس نہیں یوز کرتی۔۔ کوئی بھی بات ہے آپ کومنٹ سیکشن میں بلا جھجھک کہہ سکتے ہیں۔

جزاک اللہُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہا چوہان

#قسط_نمبر 5

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

یامین ابھی تک اسکے سحر میں جکڑا ہوا تھا۔

جبکہ وہ منہ پھیرے بیٹھی گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی۔

پندرہ دن بعد کیا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا۔

کشش کی اٹھارویں سالگرہ۔۔۔ تھی۔اور جسے وہ بہت دھوم دھام سے منایا کرتی تھی۔

سب سے ناز نخروں سے وہ گفٹس بھی لیتی تھی۔

اور اس بار تو یامین پہ اچھی خاصی دھونس جما رہی تھی۔

گاڑی گھر کے پورچ میں داخل ہوئی ی۔

دیکھیں۔۔۔!! مجھے پتہ ہے۔۔آپ مجھ سے غصہ ہیں۔بہت۔۔۔۔

لیکن پلیز۔۔۔دو پیار کرنے والوں کو ملوادیں۔وہ دعائیں دیں گے۔ اور اللہ بھی تو خوش ہوتا ہے۔۔۔پیار کرنے والوں کو آپس میں ملوانے سے۔۔

تو۔۔آپ ہی ہیں۔۔جو مدد کر سکتے ہیں۔۔۔

آنکھیں چمکاتی وہ وہ بالکل باربی ڈول لگ رہی تھی۔

یامین خاموش رہا۔تو وہ بھی خاموشی سے اتر گئی۔

اندر کی جانب بڑھی تو سامنے ٹیبل پے سب ڈنر میں بزی تھے۔

یہ وقت ہے گھر آنے کا۔۔۔؟سویرا بیگم نے وہیں روکا۔

تو سب کی نظریں اس پے اٹھیں۔

کس کے ساتھ آئی ی ہو۔۔؟؟

حیات صاحب کو بھی اسکا اس وقت آنا کھٹکا۔

سمیر اور کرن نے دھل کر ایک دوسرے کو دیکھا۔

یہ میرے ساتھ آئی ی ہے۔۔۔!! اندر آتے یامین نے فوراً تیکھے چتونوں سے جواب دیا۔

وہیں سویرا بیگم نے ماتھے پے تیوری چڑھائی ی۔ اور کھا جانے والی نظروں سے کشش کو دیکھا۔

یہ۔۔۔آپ کے ساتھ کیا کر رہی ہے۔۔۔؟؟

حیات صاحب کے ماتھے پے بھی شکنیں نمودار ہوئی یں۔

آپ کو اس کے۔۔۔۔۔میرے ساتھ ہونے پے کوئی ی اعتراض ہے کیا۔۔۔؟؟

آگے یامین تھا۔اس نے بھی سخت ناگواری سے دیکھتے کہا۔

ایسی بات نہیں۔۔ یامین۔۔۔آپ جانتے ہیں۔۔! ! کیا وقت ہو گیا ہے۔۔؟؟اس لیے کہا۔۔۔ خیر چھوڑیں۔آپ۔۔آجائیں کھانا کھا لیں۔

حیات صاحب نے بات ختم کرتے یامین کو کھانے کی ٹیبل پے بلایا۔

میں۔۔۔ کھانا کھا چکا ہوں۔۔۔البتہ۔۔۔ کشش نے نہیں کھایا۔۔!!

ایکسکیوز می۔۔۔۔!

وہ دھیرے سے چلتا۔ کشش کے پاس آیا۔

کھانا کھالو۔۔۔!!

ساتھ ہی آگے بڑھ گیا۔

اس کے لہجے میں جو اپنائیت تھی۔ کشش سے چھپی نہ رہ سکی۔ بے اختیار دل بھر آیا۔

اور خاموشی سے ٹیبل پے جا بیٹھی۔خاموشی سے کھانا کھایا۔

اور اٹھ کے اپنے روم میں چلی گئی۔

تھوڑا دل پھر سے دکھی ہو گیا۔

کسی نے احساس نہیں کیا اسکی بھوک کا۔۔۔

دادا جی نہیں تھے ناں۔۔

لیکن۔۔۔آج۔۔ کسطرح یامین نے اسکا خیال کیا۔ وہ اسکی خاطر بول پڑا۔

بے اختیار اسکے لب مسکرائی ے وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

ناں۔۔۔یہ سب کیا تھا۔۔۔؟؟ کیوں جھوٹ بولا۔۔۔؟؟ سمیر نے آتے ہی دھاوا بول

دیا۔

کیا جھوٹ بولا۔۔۔؟؟ کشش حیران ہوئی ی۔

یامین بھائی ی سے اچھی خاصی ڈانٹ کھا کے آیا ہوں۔ اور انہوں نے سختی

سے منع کیا ہے۔۔ کہ آئیندہ تمہیں لے کے کہیں نہ جاؤں۔

وہ ناراضگی سے وہیں منہ پھولا کے بیٹھ گیا۔

کشش کے بے اختیار گال پھولے۔اور مسکراہٹ میں ڈھلے۔

اسکی نیلی کانچ سی آنکھیں بھی مسکرائی یں۔

دیکھو۔۔! میں بتانے والی تھی۔ان کو۔۔۔ لیکن۔۔۔۔ پھر سوچا۔۔ نیکی کے کام میں

۔۔ تمہارا بھی حصہ ہونا چاہیے۔۔۔۔!!

اتنے میں کرن اندر داخل ہوئی ی۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟

کون سا نیکی کا کام۔۔۔؟؟

ارے۔۔بھ ئی۔۔۔ ! جب پیر کرنے الوں کو آپس میں ملوایا جائی ے تو وہ نیکی

کا کام کہلاتا ہے۔۔!!

کشش نے اسکی کم عقل پے ماتم کیا۔

ایکسکیوز می۔۔۔۔!! کون پیار کرنے والے۔۔۔۔؟؟

سمیر نے اسی انداز میں پوچھا تو۔کشش کو بریک لگی۔

اچھنبے سے کرن کو دیکھا۔جسکی گھر یاب سخت گھوری میں بدل چکی تھی۔

فوراً سے نظریں پھیریں۔

دیکھو۔۔۔۔!! میں نے سوچا۔۔۔شہیدوں کی فہرست میں تمہارا نام بھی ہونا

چاہیے۔۔۔۔!! آخر بھائی ی جو ہو۔۔ تم۔۔۔!! تمہارا ھی کوئی ی نہ کوئی ی

کردار ہونا چاہیے ناں۔۔۔!!

کشش نے بنا کرن کو دیکھے اپنی بات جاری رکھی۔

پہیلیاں مت بجھوأو۔۔۔ پیار والی بات بتاؤ۔

سمیر کہاں ٹلنے والا تھا۔؟

ایک نظر کرن کو دیکھا۔ جس نے نفی میں سر ہلایا

کشش نے کندھے اچکا کے بے چارگی سے اسے دیکھا۔

کرن اور۔۔۔داور کی خاموش محبت۔۔۔۔!!

آنکھیں بن کیے فوراً سے بول دیا۔

اللہ جی۔۔۔!! کیسی دشمن کزن ملی ہے۔۔۔!!

کرن نے دہائی ی دی۔ سمر کی نظر کرن پے اٹھی۔ تو کرن کی نظریں جھک گ ئی یں۔

لیکن۔۔۔۔مجھے۔۔۔تو کبھی۔۔۔ایسا کچھ فیل نہیں ہوا۔۔۔۔

سمیر سوچتے ہوئ ے بولا۔

جانی۔۔۔۔۔۔خاموش۔۔۔محبتاں نیں۔۔۔۔!!

ڈرائی ی فروٹ سے لطف اندوز ہوتی اب کشش فل فارم میں تھی۔ اور مزے سے ساری بات اسے بتانے لگی۔

کبھی وہ سوچ میں بپڑ جاتا تو کبھی کرن کو گھوری سے نوازتا۔

سویرا مما کبھی۔۔۔ان کو ایک نہیں ہونے دیں گیں۔

سمیر کو دکھ ہوا۔

we know that..

اسی لیے تو یامین سکندر کا سہارا لیا۔

کشش نے فخر سے اپنی کارکردگی بتائی ی۔

اوہ۔۔گاڈ۔۔۔!! یامین بھائی ی۔۔۔ کیا کر لیں گے۔۔۔؟؟

آگے وہ چڑے بیٹھے ہیں ان سے۔۔۔!! بلکہ ڈسے ہوئی ے ہیں ان کے۔۔۔!!

سمیر کو یامین کے لیے الگ دکھ تھا۔

اور اسی لیے۔۔۔وہ داور کی مدد ضرور کریں گے۔۔

آئی ی نو ہم۔۔۔!! بادام منہ میں ڈالتے وہ جوش سے بولی۔

کرن منہ بنائی ے انہیں دیکھتی رہی۔

ہممم۔۔۔۔۔ چلو دیکھتے ہیں۔۔۔!!

سمیر نے اٹھتے ہوئی ے کہا۔ اور ہلکی سی ایک چپت بہن کو لگاتے وہاں سے چلا گیا۔

کرن کی جھکی نظروں نے اسے کچھ بھی کہنے سے باز رکھا۔

کشش! سمیر سے تو نہ کہتی۔۔!! دھیمے لہجے میں منمنائی ی۔

یار۔۔!! بھائی ی ہے وہ تمہارا۔۔ اور دیکھو۔۔۔وہ بھی خوش ہے۔۔۔

مطلب۔۔۔ اسکا ووٹ بھی تمہارے حق میں ہے۔۔۔!!

لیکن۔۔۔ جس کا ہونا چاہیے ان کا نہیں ہے۔۔۔!!ا

فکر نہ کرو۔اللہ سب اچھا کرے گا۔وہ ہر چیز پے قادر ہے۔!

کشش نے اسے بہت پیار سے سمجھایا۔تو وہ لب بھینچے اثبات میں سر ہلا کے رہ گ ئی۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

اتنا سب ہو رہا ہے۔۔۔اور مجھے پتہ ہی نہیں۔۔!!

آفس میں بیٹھا یامین کشش کی باتیں ہی سوچ رہا تھا

کل جو اس نے کہا۔اس پے وہ ہزار بار غور کر چکا تھا۔

لیکن دل تھا کہ وہ ہمنوا تھا۔۔۔

جبکہ دماغ ایک ہی بات کہتا تھا۔

سویرا مما کبھی یہ نہیں ہونے دیں گیں۔

مجھے۔۔۔داور سے بات کرنی ہو گی۔

اگر وہ کرن کے بارے میں سیریس ہے تو۔۔۔اسے کوئی ی مثبت اسٹیپ لینا پڑے گا۔

ایک فیصلہ لیتے وہ مطمی ئی ن ہوا۔

اتنے میں حازق اندر آیا۔

دونوں ایک دوسرے کے بغل گیر ہوئی ے۔

ہمم۔۔یہ رہیں۔۔التاج ہوٹل برانچ فور کی ڈیٹیلز۔۔۔

ایک فائی ل یامین کو تھمائی ی۔

اور وہ چیکنگ میں بزی ہو گیا۔

حازق۔۔۔!!میرا خیال ہے۔۔۔جیسے باقی برانچیز میں فی میل ویٹریس نہیں ہیں۔اسی طرح یہاں بھی ختم کر دیں۔

تم کیا کہتے۔۔۔؟؟رائی ے لی۔

تقریباً چھ لڑکیاں ہیں۔حال ہی میں ایک لڑکی چھوڑ کے گ ئی۔اور۔۔اسکی جگہ نیو ویٹریس اپائی نٹ ہوئی ی۔

اسکی ڈیٹیل اس میں ہیں۔

لیکن۔۔۔اگر۔۔۔انکی جاب ختم کرنی ہے تو انکی جگہ میلکو اپائی نٹ کرنا پڑے گا

پھر۔۔۔۔۔!!

ہمممم۔۔۔لیکن۔۔۔ان کو بھینکال نہیں سکتے۔۔۔جو بھی ہے۔۔۔ہر کوئی ی گھ سے رزقِ حلال کمانے نکلا ہوتا ہے۔۔۔ اور یہ۔۔۔لڑکیاں بھی کسی نہ کسی مجبوری کے تحت یہجاب کر رہی ہوں گیں۔۔۔۔

ایک کام کرو۔۔۔کچھ سوچتے ہوئی ے آگے ہو کے بیٹھتے حل پیش کیا۔

ان سب لڑکیوں کی ڈیٹلز انکی سی وی کے ساتھ چیک کرو۔اور ان کی کوالیفیکیشن کے حساب سے انہیں کہیں اور ایڈجسٹ کر دو۔کم اکم ایک ایسہ پیشہ۔۔۔جو لڑکیوں کے معیار کے مطابق ہو۔۔۔جس میں انکی سیلف ریسپیکٹ کو ٹھیس نہ پہنچے۔

یامین کے دل کی بات جان کے حازق اسے دیکھے چلا گیا۔

اس کے دل میں یامین کے لیے مزید عزت بڑھ گ ئی۔

جو حکم میرے باس۔۔۔۔!حازق مسکراتے ہوئی ے اسے دیکھتے بولا۔

جتنا یامین خود خوبصورت تھا۔اسکا دل اس سے بھی کہیں زیادہ خوبصورت تھا۔اور یہ بات ایک دوست ہونے کے ناطے حازق بہت اچھے سے جانتا تھا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

آج کا دن بہت بور گزرا۔

آج مسز جہانگیر آئی ی نہیں تھیں تو کشش جلدی فری ہو کے گھر آگ ئی۔

اور آتے ہی سویرا مما سے ٹاکرا ہو گیا۔

وہ کچھ کہتیں کہ دادا جی کی آواز سنتی وہ اندر کیجانب بھاگی۔

اور سامنے دادا جی کو دیکھ پھولے نہ سمائی ی۔

بھاگ کے انکے سینے سے لگی۔

میرا پتر آگیا۔۔۔ بڑھ کے اسے اپنے گلے سے لگاتے انہیں بھی قرار آگیا۔

یہ کیا۔۔۔؟؟ میرا۔۔۔پتر رو رہا ہے۔۔۔؟؟

انہوں نے کشش کی بھیگی پلکیں یکھیں تو تڑپ ہی گ ئے۔

آپ۔۔۔بہت بے وفا ہیں۔۔۔ بھلا اتنے دن لگاتا ہے کوئی ی۔۔۔؟؟ اپنی جان کو

چھوڑ کے۔۔۔؟ کتنا مس کیا میں نے آپ کو۔۔۔!!

کشش نے آنکھیں پونچھتے شکوہ کیا۔

اوہ۔۔میرا بچہ۔۔۔۔!! دادا جی نے پھر سے اسے ساتھ لگایا۔

اب۔۔جاؤں گا ناں۔۔ تو اپنے بچے کو بھی ساتھ لے جاؤں گا۔۔!! دادا جی اسے خوش کرنے کو کہا۔ تووہ واقعی خوش ہوگ ئی۔

سچی دادا جی۔۔۔۔!

You are the best dada g in thw world.

Love you so much.

دادا جی کو ہگ کرتے وہ بالکل۔بچوں کی طرح ان سے لاڈ اٹھواتی تھی ہمیشہ سے۔

میں بس ابھی فریش ہو کے آئی ی۔ پھر آپ سے ڈھیروں باتیں کروں گی۔

اٹھتے ہوئے وہ ہشاش بشاشش سی چہکی۔تو دادا جی اسکو یوں ہنستا مسکراتا دیکھ جی اٹھے۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

حازق نے تمام فائیلز نکلوائی یں تھیں۔ وہ یامین کا کہا کام آج ہی نمٹا نا چاہتا تھا۔

ان فائی لز میں وہ سب کی ڈیٹل پڑھ رہا تھا۔ کہ ایک فائی ل پے نظر رک سی گ ئی۔

ہاں۔۔۔وہ کوئی ی اور نہیں۔۔ عنائی شہ ہی تھی۔

اس کی آنکھیں دھوکہ نہیں کھا سکتی تھیں۔

اس نے بار بار دیکھا۔

الٹا پلٹ کے دیکھا۔

لیکن ہر بار وہی عنائی شہ۔۔۔۔

اسکی۔۔۔ عنائی شہ۔۔۔۔

جو اسے۔۔۔بیچ راستے چھوڑ گ ئی تھی۔۔۔

ہاں۔۔۔وہ۔۔۔اچانک اسکی زندگی میں آئی ی۔۔۔ اور اچانک ہی کہاں۔۔ چلی گ ئی۔۔۔ وہ نہیں تھا جانتا۔

بہت ڈھونڈا اس نے لیکن وہ نہیں ملی۔۔

ابھی وہ اپنی سوچوں میں گم ہی تھا۔ کہ باہر سے کچھ شور کی آوا آئی ی۔

وہ آج کافی دنوں بعد اس برانچ میں آیا تھا۔

اور گراؤنڈ فلور آفس میں بیٹھنے کا اتفاق آج ہی ہوا تھا۔ پردہ ہٹایا۔ تو

سامنے کسی کسٹمر کے ساتھ وہ بھی نظر آگ ئی۔

حازق کے دل کی ایک بیٹ مس ہوئی ی۔

بہت سے حساب اس سے باقی تھے۔

لین محبت اب بھی اپنی جگہ پے تھی۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

کیاہوا۔۔؟؟عفرا۔۔۔

روکیوں رہی ہو۔۔؟؟

عنائی شہ ایک ویٹریس کو روتا واپس آتا دیکھ اس کے پاس آئی ی۔

وہ۔۔۔سامنے ٹیبل پے۔۔۔وہ جو۔۔لڑکے ہیں۔۔۔بہت۔۔۔۔بف تمیزی کر رہے ہیں۔۔۔!!

کیاکہاانہوں نے۔۔۔؟؟عنائی شہ نے انکی طرف دیکھتے غصے سے پوچھا۔

مجھے۔۔۔۔ٹچ۔۔۔۔کیا۔۔۔!!وہ باقاعدہ رو دی۔

عنائی شہ نے غصے سے لب بھینچے

وہلڑکے ابھی بھی شوروغل۔میں مصروف تھے۔

اے ویٹرس۔۔۔۔!! کم ہئی ر۔۔۔۔۔!!

اسی بدتمیز لڑکے نے پھر جواب دیا۔

عفا جاتے ہوئے ڈر رہی تھی۔

stop...

میں جاتی ہوں۔ عنائشہ نے دانت پیسے۔

لیکن۔۔۔۔ وہ بدتمیزی کریں گے۔۔۔ عنائشہ۔۔۔!! تم نے کچھ کہا۔۔ تو نوکری چلی جائے گی۔۔۔!!

ایک اور لڑکی نے ڈرتے ہوئے روکا۔

عنائشہ نے اسے گھورا۔

کیوں۔۔۔؟ ہم غریب لڑکیاں ہیں۔۔ تو ہماری کوئی عزت نہیں۔۔۔؟؟ خود کو پلیٹ میں سجا کے پیش ردیں ان لفنگوں کو۔۔۔؟؟ غصے سے عنائشہ کا چہرہ لال ہو رہا تھا۔

لیکن۔۔۔۔۔؟؟ عفرا نے بھی روکنا چاہا۔

ویٹ۔۔۔۔!!

انہیں وہ کھڑا کیے وہ ان لڑکوں تک آئی ی۔ جو تعداد میں چار تھے۔

Yes sir...!! may i help u?

بہت احترام سے کہا۔ لیکن لہجہ کی سختی پے ابو نہ رکھ پائی ی۔۔

ہمم۔۔۔ہاں۔۔۔تم۔۔۔ بھی آسکتی۔۔۔ہو۔۔!! تم۔۔ بھی کم۔۔ خوبصورت نہیں۔۔۔

کہتے اس نے قہقہہ لگایا۔ ساتھ میں عنائی ہ کے کاندھے کو ٹچ کیا۔

وہیں عنائی شہ کا صبر ٹوٹا۔ اور پاس پڑی ٹیبل پے جوس کا گلاس اٹھایا۔ اور سارا جوس اسکے منہ پے اچھالا۔

ایک پل کو وہاں خاموشی چھاگ ئی۔

تیری اتنی جرات۔۔۔۔۔؟؟

وہ لڑکا غصے سے اٹھا۔

عنائی شہ نے اسے کوئی ی موقع دی ئی ے بغیر زور سے پیچھے دھکا دیا۔

وہ الٹتا ہوا چی ئی ر پے جا گرا۔ اس کے باقی کے دوست بھی اٹھ کھڑے ہوئ ے۔

شدتِ جزبات کی وجہ سے عنائی شہ کچھ بول نہ پا رہی تھی۔

تقریباً سبھی عملہ اکھٹا ہو گیا۔

تو جانتی ہے۔۔تو نے کسے دھکا دیا۔۔۔؟؟ تیری تو۔۔۔۔!!

خبردار! جو ایک قدم بھی آگے بڑھایا۔۔۔!! ورنہ اپنی ٹانگوں پے واپس نہیں جا سکو گے۔۔۔۔!!

حازق کی غصے سے بھری آواز سنتے سبھی وہیں تھمے۔

جبکہ عنائی شہ تو اگلا سانس لینا ہی بھول گ ئی تھی۔ پلٹنا تو دور کی بات ۔۔۔۔وہ وہیں سکتے میں آگ ئی تھی۔

وہ یہ آواز تو لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی۔

🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُاَللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ

روزانہ قسط دینا تھوڑا مشکل ہو گیا ہے۔۔۔

اگر کسی دن قسط نہ آئی ی تو باتیں نہیں سنانا۔۔۔ 😌😌😌

اگلے دن آجایا کرے گی۔۔!!

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جزاک اللہ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہا چوہان

#قسط_نمبر6

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

ایک قدم بھی آگے بڑھایا۔ تو اپنے قدموں پے چل کے نہیں جا سکو گے۔۔۔

سرد آواز میں کہتا وہ عنائشہ اور اس لڑکے کے بیچ میں جا کھڑا ہوا۔

عنائشہ کی نظر اسکی چوڑی کمر پے پڑی۔

دھوپ میں ایک گھنی چھاؤں کا احساس سا جاگا۔۔

جانتے ہو۔۔۔ایک شریف گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں۔۔اور اس نے مجھے دھکا دیا۔

وہ بھڑکا تھا حازق کے بیچ میں دیوار بن جانے سے۔

شریف ہون کے باوجود۔۔میں ہر گز اجازت۔ نہیں دوں گا۔۔کہ میرے عملے کے ساتھ

کوئی ی بھی بد تمیزی کرے ۔۔۔کمر پے ہاتھ باندھے پر سکون لیکن سخت لہجے میں

کہا۔

سیکیورٹی۔۔۔!! حازق نے اونچی آواز میں کہا۔تو ایک لمحے میں تین سیکیورٹی مین وہاں پہنچ گ ئی ے۔

ان کو باعزت طریقے سے باہر چھوڑ کے آؤ۔

آواز میں رعب واضح تھا۔

دیکھ لوں گا۔۔۔

وہ لڑکا اپنے دوستوں کے ساتھ پھکارتا باہر نکلا۔

ان کے جانے کے بعد حازق عنائ شہ کی طرف پلٹا۔۔

دونوں کی نظریں ایک دوسرے پہ اٹھیں۔

ایکی نظروں میں درد تھا۔

تو دوسرے کی نظروں میں ڈر تھا۔

گلفام۔۔۔!! فیمیل اٹاف کا حساب کتاب کل ئی یر کے کے میرے آفس میں بھیجو۔

ایک کڑی نظر عنائ شہ پے ڈالتے وہ وہاں سے ہٹ گیا۔

کہیں بھولا بسرا ایک آنسو گالپے ڈھلک آیا۔

دیکھا۔۔۔ منع کیا تھا۔۔۔نہ کچھ کہو۔۔!!

سب کی نوکری چلی گ ئی۔۔۔۔!!

ایک لڑکی نے ناگواری سے کہا۔

عنائی شہ کا سر جھکا۔

اور وہاں سے ہٹ گ ئی۔

یونیفام چینج کرتے اس کے دماغ میں بس ایک ہی بات تھی۔ کہ کسی طرح وہ باقی سب کی جاب بحال۔ کروادے۔ بھلے اسے نوکری سے نکال دیں۔

یہی سوچتی ہوئ ی وہ باہر آئ ی۔

مس عنائی شہ ۔۔! سر آپ کو آفس میں بلا رہے ہیں۔

عنائ چہ کے دل کی دھڑکن میں انتشار برپا ہوا۔

لیکن ہمت کرتی حازق کے آف میں انٹر ہوئ ی۔

وہ سامنے چی ئ ر پے ٹانگ پے ٹانگ جمائ ے بیٹھا۔ چہرے کو ہاتھوں کی مٹھی پے ٹکائ ے اسی کا ویٹ کر رہا تھا۔

دھیرے دھیرے چلتی وہ سر جھکائی ے اندر داخل ہوئی ی۔

مس عنائی شہ۔۔۔۔!!

سر۔۔۔۔!!حازق کچھ کہتا کہ عنائی شہ بول دی۔

سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

اس سے پہلے۔۔کہ۔۔۔آپ۔۔کچھ۔۔۔ کہیں۔۔میں۔۔اپنی غلطی۔۔۔۔ تسلیم کرتی ہوں۔۔۔!!ہونٹوں پے زبان پھیرتی نظریں اٹھاتی گراتی وہ حازق کو میمرائی ز کر رہی تھی۔

لیکن۔۔۔میں۔۔چاہتی ہوں۔۔۔کہ۔۔۔سزا۔۔ بھی مجھے۔۔۔ہی۔۔ملے۔۔۔میری وجہ سے باقی اسٹاف ک جاب سے نہ نکالا جائی ے۔۔۔۔!!

کہنے کے ساتھ ہی امید بھری نظروں سے حازق ک دیکھا۔

ہممممم۔۔۔۔کیا سزا ملنی چاہیے آپ کو۔۔۔آپ کی غلطی کی۔۔۔؟؟

حازق جو اسے اچھی خبر ہی سنانے والا تھا۔۔اسکی اس بات پے اسے ایک ن ئی بات مل گ ئی۔

آپپپپ۔۔۔۔مجھے۔۔جاب۔۔۔سے نکال سکتے ہیں۔۔۔۔۔!!

لہجہ مضبوط تھا۔۔لین آواز کی لغزش حازق باآسانی محسوس کر سکتا تھا۔

یہ وہ تو نہیں تھی۔۔۔

پر اعتماد سے عنائی شہ۔۔۔۔۔!!

یہ تو۔۔۔کوئی ی اور ہی تھی۔۔۔

ان آٹھ ماہ میں وہ کتنا بدل گ ئی تھی۔۔۔۔!!

حازق سوچ کے ہی رہ گیا۔

گری سانس خارج کرتے وہ اٹھتا ہوا اسکے قریب آیا۔

بالکل سامنے کھڑا وہ عنائی شہ کی سانسوں کا ارتعاش محسوس کر سکتا تھا۔

دل تو چاہتا ہے۔۔۔کہ تمہاری۔۔غلطی۔۔۔کی تمہیں۔۔۔ایسی سزا دوں۔۔کہ

دوبارہ۔۔۔پھر سے وہ غلطی۔۔نہ دہرا سکو۔۔۔۔!!

اس کے الفاظ عنائی شہ کی سماعت سے ٹکرائی ے۔ تو اس نے پتھرائی ی

نظروں سے اسے دیکھا۔

اتنے نزدیک ہو کے بھی وہ بہت دور تھا۔۔۔

پاس وہ آ نہیں سکتا تھا۔۔۔

قریب وہ جا نہیں سکتی تھی۔

آنکھوں کی نمی حازق کے پتھر دل کو کمزور کرنے لگی۔

اس سے پہلے کے وہ پھر سے اسکے سحر میں جکڑا جاتا۔ فوراً سے پیچھے ہٹا۔

مس عنائشہ۔۔۔!! وہ کیا ہے۔۔ ناں۔۔۔ مجھے۔۔۔ لوگوں کو نہ ید رکھنے کی عادت ہے۔۔ نہ انکی غلطیوں کو۔۔۔!!

لاپرواہی سے کہتا وہ اپنی سیٹ کی جانب بڑھا۔

ویٹریس کی جاب کو ہم۔۔اس ہوٹل سے ختم کر رہے ہیں۔

اس لیے۔۔۔جو بھی یہاں موجود تھیں۔۔۔لڑکیاں۔۔ان سب کو باقی برانچز میں ایڈجسٹ کر دیا جائی ے گا۔

اور رہی آپ ک بات۔۔۔ مس عنائشہ۔۔۔!!

آپ کی آج سے جاب یہ ہو گی۔۔۔ کہ آپ۔۔۔ میری پرسنل سیکرٹری کا کام سرانجام دیں گیں۔

حازق نے بہت سوچ سمجھ کے اسکے چہرے کو فوکس کرتے اپنی بات مکمل کی۔

عنائشہ نے سر جھکا لیا۔

وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔۔کہ وہ خوش ہو۔۔۔ویٹریس کی جاب سے جان چھٹنے

پے۔۔۔؟یا۔۔حازق۔۔کے اب ہر پل کے ساتھ۔۔۔۔ہونے پے۔۔اپنے حال پے

رحم کھائے۔۔۔؟؟

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

دادا جی۔۔۔۔۔۔!!میں جیت گئی۔۔۔۔!!

کشش کی خوشی سے بھرپور آواز پے وہ دادا جی مسکرا دیئے۔

شطرنج کی بازی وہ ہمیشہ ہی اس سے ہار جایا کرتے تھے۔

میرا بچہ خوش ہو گیا۔۔۔؟؟

بہت۔۔۔۔۔۔زیادہ۔۔۔۔!!

بانہیں پھیلا کے کہتی وہ دادا کو اپنی چڑیا لگی۔

دادا جی۔۔۔آپ کو یاد ہے۔۔۔آج۔۔سے پندرہ دن بعد کیا ہے۔۔۔؟؟

پاس بیٹھتے لاڈ والے انداز میں پوچھا۔تو وہ ہنس دیئے۔

جی۔۔۔بالکل۔۔۔ہمیں بہت۔۔۔۔۔۔اچھی طرح یاد ہے۔

دادا جی نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

پھت۔۔ میرا گفٹ۔۔۔ میں اپنی مرضی سے لوں گی۔۔۔!!

بہت نخرے اور مان سے کہا۔

جی۔۔ میرا بچہ کہے گا۔۔۔ ملجائی ے گا۔۔۔!!

اور کچھ۔۔۔؟؟ دادا جی اسکے چہرے کی مسکراہٹ کو واپس آتے دیکھا۔

یاہو۔۔۔۔۔!! میرے سب سے اچھے دادا جی۔۔۔ آپ کو پتہ ہے۔۔۔ آپ ہوتے ہیں۔۔ تو۔۔ مجھے۔۔ ایسا لگتا ہے۔۔ میں اکیلی نہیں۔۔ آپ۔۔ ہیں۔۔ میرا سب ۔۔ کچھ۔۔!!

اسکی آنکھیں جھلملا گ ئی یں۔

میرا بچہ کبھی اداس نہیں ہونا۔۔۔ میں اپنے بچے کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ ہی جیتا ہوں۔۔۔!!

دادا جی نے اسکے ماتھے پے بوسہ دیا۔

دادا جی تھوڑا سا پیار ہمارے لیے بھی بچا لیں۔۔۔!!

سمیرا نے آتے مسکینی شکل بناتے کہا۔ تو کشش نے انگوٹھا دکھایا۔

تم سب۔۔۔میرے بچے ہو۔۔۔میرے گھر کی رونق۔۔۔!!تم۔۔سب کو دیکھ ہی تو جیتا ہوں۔۔۔بلکہ۔۔۔خو کو جوان محسوس کرتا ہوں۔۔۔

دادا جی کہتے ہوئے سمیر کو پیار سے دیکھا۔ تو وہ بھی ہنس دیا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

بھائی ی ! آپ کی ۔ہر بات صحیح ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔ مما کو جانتے ہیں ناں۔۔ آپ۔۔۔؟؟ وہ کبھی نہیں۔۔ہونے دیں گیں۔۔ یہ رشتہ۔۔۔!! بلکہ۔۔ الٹا فساد کھڑا کر دیں گیں ایک۔۔۔

داور اس وقت یامین کے آفس میں بیٹھا تھا۔

یامین نے اس سے ساری بات کرنے کے بعد اسے اسٹینڈ لینے کا کہا تھا۔

داور۔۔۔!!یہ تو کوئی ی بات نہ ہوئی ی۔۔۔ اگر۔۔ اتنی ہمت ہے نہیں۔۔ تو ۔۔ کسی کو محبت دے کے اسے آس نہیں دلانی چاہیے۔۔۔ کرن۔۔۔ میرے لیے میری بہن ہے۔۔۔ اور میں ہر گز نہیں چاہوں گا۔۔ کہ اس کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی ہو۔۔۔۔!!

یامین نے بنا کسی لگی لپٹی کے داور سے بات کی۔

بھائی۔۔۔! کرن میرے لیے بھی۔۔ بہت اہم ہے۔۔۔! اور میں نہیں۔۔ چاہتا وہ۔۔ مما کی کسی بات کا نشانہ بنے۔۔۔ آپ۔۔ بتائیں۔۔۔ میں کیا کروں۔۔۔؟؟

داور نے گہرا سانس خارج کرتے یامین سے مدد کرنے کا کہا۔

یامین سوچتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔

بہت سارے آپشنز ہیں۔ لیکن۔۔ میرا پہلا مشورہ یہی ہے۔۔ کہ گھر والوں سے بات کرو۔۔۔ اور اپنے فیصلے سے انہیں آگاہ کرو۔۔۔ اگر کوئی ی مسلہ کری ایٹ ہوتا ہے۔۔ تو سیکنڈ آپشن بھی ہے۔۔۔

لیکن۔۔ میری ایک بات یاد رکھنا۔۔ اگر ایک بار یہ فیصلہ لے لیا کہ اپنی محبت کو اپنانا ہے تو پیچھے نہیں ہٹنا۔

باقی رب تمہارا ساتھ دے گا۔

یامین نے اسے حوصلہ دیا۔ تو وہ اثبات میں سر ہلاتا مسکرا دیا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

عنائشہ گھر آچکی تھی۔

بات بات پے اسکی آنکھوں میں آج پانی جمع ہوتا جا رہا تھا۔

کچن میں کام۔ کرتے وہ دو بار چہرہ دھو چکی تھی۔

آٹھ ماہ بعد وہ آج یوں ٹکرا جائی ے گا۔ اسے کیا خبر تھی۔۔؟؟

دیکھو۔۔۔! بہتر ہو گا۔۔ تم حازق کی زندگی سے نکل جاؤ۔۔۔ اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو۔۔ دو گھر برباد ہو جائی یں گے۔۔۔

اسکی بہن کا بھی۔۔اور اسکا اپنا بھی۔۔۔

تم جانتی ہو ناں۔۔۔ جب وٹہ سٹہ ہو تو۔۔ایک کے ساتھ دوسرے کا بھی گھر خراب ہوتا ہے۔۔۔

وہ بہت رسان سے عنائی شہ کو سمجھا رہی تھیں۔

اور عنائی شہ کا دل کسطرح ٹوٹ کے بکھر رہا تھا۔ یہ وہی جانتی تھی۔

آپ۔۔۔ بے فکر رہیں۔ آپ کے۔۔۔ بیٹے کی زندگی سے۔۔۔ میں نکل جاؤں گی۔۔۔

عنائی شہ نے کھڑے ہوتے مضبوط لہجے میں کہا۔

جبکہ وہ اندر سے کتنا ٹوٹ چکی تھی۔۔ وہ ظاہر نہیں کیا۔

بیٹا۔۔۔!! میں جانتی ہوں۔ تمہارے دل پے کیا بیت رہی ہو گی۔۔۔ لیکن۔۔۔ میری

مجبوری سمجھنا۔۔۔مجھے اپنے دونوں بچے بہت عزیز ہیں۔امید کرتی ہوں۔۔حازق سے اس بات کا زکر نہیں نہیں کرو گی۔۔!!

آخر میں بھی انہوں نے اپنے ہی مطلب کی بات کر کے عنائی شہ کو چپ ہی کرا دیا۔ وہ جس ٹوٹے دل سے وہاں سے گھر پہنچی تی۔یہ وہی جانتی تھی۔

عنائی شہ !! بیٹا۔۔۔!! کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟؟

عابدہ بیگم نے دودھ کو ابلتے چولہے پے گرتے دیکھا۔تو چولہا بند کرتے خیالوں کی دنیا میں کھوئی ی عنائی شہ کو چونکایا۔

اوہ۔۔۔مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔!!

عنائی شہ شرمندہ ہوئی ی۔

بیٹا۔۔۔!کوئی ی بات پریشان کر رہی ہے کیا۔۔۔؟

عابدہ بیگم نے پیار سے دیکھا۔

نہیں۔۔۔امی۔۔۔!!کچھ بھی نہیں۔۔۔!

آپ!کیوں آگ ئی یں کچن میں۔۔ ؟ چلیں۔۔ میں چائی ے لے کے آتی ہوں۔

عنائی شہ خود کو سنبھال چکی تھی۔

اور عابدہ بیگمکو لیے باہر آئی ی۔

بیٹا۔۔!خوش خوش رہا کرو۔۔۔!!

تم اداس ہوتی ہو تو۔۔۔میرا دل بھی اداس ہو جاتا ہے۔۔۔

ارے۔۔امی۔۔۔آپ نہ اداس ہوں۔۔۔میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔آپ پریشان نہ

ہوں۔

وہ ہنستی مسکراتی ماں کو باتوں میں لگا چکی تھی۔

جبکہ دل آج بھی اسی کے لیے ہمکتا تھا۔جسے وہ پا نہیں سکتی تھی۔

🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟

بس۔۔۔!!بہت ہو گیا۔۔۔!!ہر بات کی ایک حد ہوتی ہے۔۔۔اس دن کے لیے۔۔

تمہیں بڑا کیا۔کہ تم۔۔اپنی مرضیاں کرتے پھر و گے۔۔۔؟؟

حیات صاحب داور کی بات سن کے بھڑک ہی تو گ ئ ے تھے۔

ساتھ میں بیٹھیں سویرا بیگم بھی سخت بھڑکیں تھیں۔

بابا۔۔۔! پلیز

try to uderstand ...

داور بے بس سا ہوا۔

You need to understand me .

تمہارا رشتہ ہو گیا ہے۔۔۔ تمہاری خالہ کے گھر۔

اور میں کسی قسم کا کوئی ی اعتراض نہیں سنوں گا۔

ہاتھ اٹھا کے وارن کیا۔

بابا۔۔۔!! میں اپنی محبت سے دستبر دار نہیں ہوں گا۔

داور بھی سخت لہجے میں بولا۔

تم۔۔۔ مجھ سے اب زبان لڑاؤ گے۔۔۔؟؟

حیات صاحب جارحانہ انداز میں آگے بڑھے۔

نہیں۔۔ بابا۔۔۔!! سب کچھ کر سکتا ہوں۔۔ آپ کے خلاف کبھی نہیں جا سکتا۔

لیکن۔۔۔ یہ بھی سچ ہے۔۔۔ کرنسے دستبر دار کسی صورت نہیں ہوں گا۔

داور کے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں چھپا باغی پن حیات صاحب اچھے سے محسوس کر سکتے تھے۔

داور اپنی کہہ کے جا چکا تھا۔

غلطی اسکی نہیں۔۔آپ کی بھابھی صاحبہ کی ہے۔۔۔جھنوں نے اپنی بیٹی کی پرورش ایسی کی کہ۔۔گھر کے لڑکوں کو ہی پھنسالو۔۔۔لیکن۔۔میں آپ کو بتا رہی ہوں۔۔۔میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گی۔۔۔

میں اپنی بہن کے گھر ہی رشتہ جوڑوں گی۔

اچھا۔۔۔!!اور داور۔۔۔اسکو۔۔کیسے مناؤ گی۔۔؟

حیات صاحب غصہ ضبط کرتے بولے۔

ہمممم۔۔۔اکا بھی میں نے سوچ لیا ہے۔۔۔کیسے لائن پے لانا ہے۔۔۔

اپنے حرافاتی دماغ میں پلان ترتیب دیتیں وہ حیات صاحب کو بھی چونکا گئیں۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

ہائے۔۔۔۔!کیسے ہیں آپ۔۔؟؟

یامین کے روم میں داخل ہوتے ہی وہ بھی پیچھے پیچھے آئی ی۔

کیا۔۔۔ہو گیا اب۔۔۔؟؟ یامین نے اسے آتے دیکھ گہرا سانس خارج کرتے پوچھا۔

آپ نے۔۔۔میرا کام کیا؟

بہت مان سے پوچھا۔

میں نے کہا تھا۔۔ کہ میں تمہارا کام کروں گا۔۔۔؟؟

اسی انداز میں سوال کیا۔

آپ۔۔۔۔آپ۔۔ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔!!

نروٹھے پن سے کہا۔

کشش۔۔! میں آخری بار کہہ رہا ہوں۔اس معاملے سے دور رہو۔۔۔!!

یامین نے اسے تنبیہہ کی۔۔

اور تھکے ہوئے نداز میں صوفے پے براجمان ہوا۔

آپ۔۔۔ناں۔۔مشورہ۔۔نہ دیں۔۔میرا کام کریں۔۔!!

اور ان کی مدد کریں۔۔!! اس کے پاس صوفے پے ٹکتے اپنی بات پے زور دیا۔

اس کے یوں قریب بیٹھنے پے وہ اسے دیکھے گیا۔

کیا چیز تھی یہ لڑکی۔۔۔! دھیرے دھیرے ہی اس کے حواسوں پے چھائی سی جا رہی

تھی۔۔

جتنا وہ اس سے دور ہوتا۔۔ وہ اتنا ہی قریب آتی تھی۔

ابھی جاؤ۔۔۔!! مجھے آرام کرنا ہے۔۔۔!!

رخ موڑتے وہ صوفے سے ٹیک لگاتے آنکھیں موند گیا۔

جی نہیں۔۔۔! آپ میری مدد کریں گے لازمی۔۔۔!!

اسکو بازو سے پکڑ کے اپنی طرف موڑا۔

اور یہی ایک لمحہ یامین کو بے بس کر گیا۔

کشش۔۔۔ابھی جاؤ۔۔ بعد میں بات کرتا ہوں۔۔ ابھی سر میں درد ہے۔

اس کے معصوم اور حسین سراپے سے بمشکل نظریں ہٹاتے وہ آنکھیں پھر سے موندتے سر واپس ٹکا گیا۔

کہ اسی اثنا میں اسے اپنے سر پہ اسکے مخملی ہاتھوں کی نرماہٹ کو محسوس کرتا فوراً سے آنکھیں کھول گیا۔

یہ۔۔ کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟ فوراً سے پیچھے ہوا۔

آپ کے سر میں درد ہے۔۔ وہی دبا رہی ہوں۔۔

مزے سے کہتی وہ معصومیت کی انتہا پے تھی۔

نن۔۔ نہیں۔۔! تم جاؤ۔۔ میں آرام کروں گا ۔۔ تو خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔

اپنے دل کی ہوتی بے ترتیب دھڑکنوں کو سنبھالتے وہ نظریں چراتا وہاں سے اٹھا۔

پھر وعدہ۔۔۔ آپ۔۔۔ کریں گے۔۔ ناں۔۔ مدد۔۔۔؟؟

وہ بھی سامنے اس کا صبر آزماتی پھر سے امتحان بنی کھڑی تھی۔

ہممم۔ سوچوں گا۔۔۔!!

بنا اس کی طرف دیکھے ہامی بھری۔

Thank you so much...

وہ خوشی سے چہکی۔

مجھے پتہ تھا۔ آپ۔۔۔ مجھے انکار کر ہی نہیں سکتے۔۔۔!! وہ یامین کا ہاتھ بولی۔

اسکا یہ قریب آنا۔۔۔

ہاتھ پکڑنا۔

یامین کو جزبوں کو ہوا دے رہا تھا۔

وہ کب کی اپنی کہہ کی جا چکی تھی۔

جبکہ یامین اپنے ہاتھ اور ماتھے کو چھوتا ابھی تک اسکے لمس کو محسوس کر رہا تھا۔

جاری ہے۔

🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

اب آگے ہونے جارہا ہے ایک نیا معرکہ۔۔

داور اور کرن کی محبت کا....

جس کا اثر ہوگا کشش کی زندگی پے۔۔

اور

اپنے ہونے کا احساس دلایا کریں۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جزاک اللہُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر7

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

آپ کو ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا۔

اب سویرا مما۔۔کتنا طوفان لائی یں گیں دیکھنا آپ۔۔۔۔

کرن نے پریشانی سے داور سے کہا۔

دونوں اس وقت چھت پے بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

کرن۔۔!!میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔۔!!اگر۔۔مما یا بابا نے۔۔۔میرے ساتھ زبردستی کی۔۔تو۔۔میں یہ گھر چھوڑ دوں گا۔۔لیکن۔۔۔مجھے۔۔تمہارا ساتھ چاہیے۔۔۔!!

داور نے پکا ارادہ کر لیا تھا۔

اسکی بات پے کرن کا دل بے اختیار دھڑکا۔

داور۔۔!!آپ۔۔جانتے ہیں۔۔بہت۔۔چاہتی ہوں۔۔میں آپ کو۔۔۔لیکن۔۔گھر والوں کے خلاف کبھی نہیں جاؤ ں گی۔

کرن نے ڈرتے ہوئی ے مضبوط لہجے میں کہا۔

تو۔۔۔کیا۔۔۔الگ ہو جاؤ گی مجھ سے۔۔۔؟؟ داور کو دکھ ہوا۔

وہ رو دی۔۔۔!!اسکی آنکھوں کے آنسو داور کے دل پے گرے تھے۔

پاگل۔۔۔!!کچھ نہیں ہو گا۔۔ایسا۔۔۔سب ٹھیک ہو جائی ے گا۔

داور نے اسکا ہاتھ تھام کے اسکے آنسو صاف کرتے کہا۔

چھت پے۔۔۔کوئی ی ۔۔۔ نہ آسکے۔۔۔

چھت سے۔۔۔کوئی ی نہ جا سکے۔۔۔

آتے ہی کشش گنگنائی ی۔۔

سوچو۔۔ کبھی۔۔ایسا ہو تو کیا ہو۔۔؟

ہم۔۔تم۔۔۔۔ہم۔۔تم۔۔ایک چھت پے ہوں۔۔۔

اور شام ہو جائی ے۔۔۔۔!!

اسکے گاے کے طرز کو ان دونوں نے ہی خوب انجوائے کیا۔

معافی چاہتی ہوں۔۔!ڈسٹرب کرنا نہیں چاہتی تھی۔لیکن نیچے آپ کو بلا رہے ہیں۔۔

چلیے۔۔۔۔!!

کشش نے سیڑھیوں کی طراف اشارہ کیا۔

داور نے کرن کو آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دی۔

عشق کے امتحاں اور بھی ہیں۔۔میری جان۔۔۔۔

ابھی سے ہمت ہار گئی ے۔۔۔؟؟

کشش نے کرن کو کندھے پے ٹھوکا مارا۔

تو وہ سر جھکا کے مسکرا دی۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

نوٹ کر لیں۔۔۔ساری میٹنگز۔۔۔؟

کافی دیر سے حازق عنائشہ کو سامنے بٹھائے آج کی میٹنگز کے بارے میں بریف کر رہا تھا۔

جی سر۔۔۔!

سر جھکائے وہ سب نوٹ کیے جا رہی تھی۔

اوکے۔۔۔گو۔۔اینڈ ٹیک آ کپ آف کافی۔۔۔!!

بیاآرڈرلگایا۔

رنائی شہ نے ایک لفظ بگی جواب میں نہ کہااور کافی بنانے چلی گ ئی۔

اور کچھ ہی دیر بعد لوٹ آئی ی۔

کافی کامگ ٹیبل پے رکھا۔اور واپس سر جھکا کے بیٹھ گ ئی۔

حازق نے اسے دیکھتے کافی کامگ اٹھایا۔

لیکن پہلے گھونٹ پے ہی چھوڑ دیا۔

کافی بالکل بھی صیح نہیں بنی تھی۔

حازق کو غصہ آگیا۔

مس عنائی شہ فردوس۔۔۔!! کیا آپ نے فرسٹ ٹائی م کافی بنائی یہے۔۔؟

طنزیا پوچھا۔

عنائی شہ نے سر اٹھایا۔

جی۔۔۔جی۔۔آئی ی مین۔۔۔ جی۔۔۔سر۔۔۔!! صیح نہیں بنی۔۔؟؟ میں اور بنالاتی۔۔۔۔؟؟

کہتے وہ عجلت میں اٹھی۔

اسٹاپ اٹ۔۔۔!! حازق دبے دبے غصے سے چلایا۔

اب۔۔آپ بار۔۔بار کاف بنائی یں گیں۔اور کافی کے مگ میرے ٹیبل پے اکھٹے کرتی جائی یں گیں۔۔؟

نو سر۔۔۔!!میں۔۔آئی ندہ۔۔۔ دھیان۔۔۔؟؟

وہ منمنائی ی۔

پی ئی یں اسے۔۔۔!!سخت لہجے میں کہا۔ عنائی شہ کو لگا اسے سننے میں غلطی تو نہیں ہوئی ی۔

سنا نہیں آپ نے مس عنائی شہ۔۔۔؟؟ حازق نے اب کے اونچی آواز میں کہا۔ تو عنائی شہ نے ہڑبڑاتے کافی کا مگ اٹھا لیا۔

پی ئی ں اسے۔۔۔۔! زور دیا۔

عنائی شہ کو کافی پسند نہیں تھی۔ نہ کبی اس نے پی۔ کہ اسکا ٹیسٹ پتہ ہو۔۔۔ لیکن ۔۔ وہ یہ جانتی تھی۔کہ کافی کڑوی ہوتی ہے۔۔۔۔ اور کڑوے لگ ہی اسے پیتے ہیں۔

عنائشہ نے مرتی کیا نہ کرتی۔۔۔ کافی کا مگ لبو ں سے لگایا۔

لیکن۔۔۔ایک گھونٹ ہی پی سکی۔وہ انتہائی کڑوی تھی۔

finish it.

اے رکتا دیکھ حازق نے اونچی آواز میں کہا تو وہ پھر سے کڑوی کافی کو لبوں سے لگا گئی۔

لیکن۔۔اس بار کافی نے اندر جانے سے ہی انکار کر دیا۔۔

مدد طلب نظروں سے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا۔جس نے اس کے لیے اچھی سزا سوچی تھی۔

جلدی ختم کریں اسے۔۔۔!!اور بھی کام ہیں۔کہنے کا انداز ایسا تھا۔کہ جیسے کوئی بہت بڑی بات نہ ہو۔

لیکن۔۔عنائشہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔

اس نے بھی کافی کو منہ میں ہی رکھا۔اور واش روم کی جانب بھاگی۔

حاق نے ماتھے پے تیوری ڈالے اسکی جانب دیکھا۔

کچھ دیر بعد وہ باہر آئی۔

جیس کوئی بہت بڑا معرکہ سرانجام دیا ہو۔

مس عنائی شہ۔۔۔!! کافی ابھی وہیں موجود ہے۔

حازق نے دھیان ڈلوایا۔

سوری سر۔۔۔!!

I cant....

وہ دانت پیستی بولی۔

?۔۔۔۔What do you mean

بانا آتا نہیں تھا۔ تو کسی سے پوچھ لینا تھا۔

سب کچھ خراب کرنا ضروری تھا۔۔؟؟

حازق نے اٹھتے سخت لہجے میں اسے کہا۔

عنائی چہ گھبرا سی گ ئی۔ حازق نے کافیکا مگ اٹھایا اور اسکے قریب آیا۔

پیو اسے۔۔۔!! زبرداتی اسکے ہنٹوں سے لگایا۔

عنائی شہ نے ایک شکوہ۔کناں نظر اس پے ڈالی اور منہ کھول دیا۔حازق نے اسکی آنکھوں کی نمی کی پرواہ کیے بنا ساری کافی اسکے منہمیں انڈیل دی۔

ایک زور کی ابکائی ی آئی ی۔ اور وہ پھر سے واش روم کی طرف بھاگی۔

حازق نے دانت پیسے۔

اور کافی دیر گزرنے کے بعد بھی جب وہ واپس نہ آئی ی۔ تو اسکے پیچھے گیا۔ وہ زمین پے گری ہوئی ی تھی۔

حزق کا دل بری طرح دھڑکا۔

جھٹ سے آگے بڑھ کے اسے اٹھایا۔

عنائیشہ۔۔۔!! اٹھو۔۔۔!! آنکھیں کھولو۔۔۔!! وہ پریشان ہو گیا۔

اس کے گال تھپکے۔ لیکن وہ نہ اٹھی۔

اسی پریشانی میں اسے اٹھائے باہر آیا۔ اور آفس سے متعلقہ رومیں اسے لے جا کے بیڈ پے لٹایا۔

جو اسکا پنا پرسنل تھا۔

عنائیشہ۔۔۔!! آنکھیں کھولو۔۔۔!!

اس پے پانیکے چند قطرے ڈالے۔ تو وہ ہڑبڑائی ی اور دھیرے سے آنکھیں وا کیں۔

حازق نے لمبا سانس خارج کیا۔۔

آنکھیں کھولتے حازق کو اپنے اوپر جھکے پایا تو وہ بری طرح کرنٹ کھا کے پیچھے ہٹی۔

اواس بات نے حازق کو مزید غصہ دلایا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

توآگ ئی۔۔۔ تمہاری سازشی تربیت۔۔۔ سامنے۔۔۔۔۔!

سویرا بھابھی نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔ آپ۔۔۔؟

عالیہ بی بی یوں سویرا بیگم کے کچن میں آ کے چلانے پے بری طرح چونکیں۔

زیادہ بنو مت۔۔۔!! ایک تو بیٹی کو میرے بیٹے کے پیچھے لگا دیا۔اوپر سے انجان بننے کی

ایکٹنگ ہو رہی ہے۔۔؟؟

واہ۔۔۔؟؟ کافی اونچی آواز میں انہوں نے اپنے اندر کی بھڑاس نکالی۔

وہیں اندر آتیں کرن اور کشش بھی ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔

کیسی۔۔۔؟؟ باتیں کر رہی ہیں۔۔۔؟؟ میری بیٹیاں ایسی نہیں ہیں۔۔۔!!

عالیہ بیگم کا درزیدہ لہجہ میں کہا۔

ہاں۔۔۔ کیسی۔۔۔ماں ہو تم۔۔۔؟؟ جو تمہیں ہی اپنی بیٹی کے کرتوتوں کا پتہ ہی

نہیں۔۔۔؟؟

ہاتھ لہرا کے بولتیں وہ کوئی ی جاہل عورت ہی لگ رہی تھیں۔

کیا ہو گیا ہے۔۔؟سویرا مما۔۔۔!! اتنا چال کیوں رہی ہیں۔۔؟

کرن کے لاکھ روکنے کے باوجو بھی کشش اندر جاتے پانی کا گلاس بھرتے منہ سے لگاتی بولی پڑی۔

تم۔۔تو اپنا منہ بند ہی رکھو۔۔اور اس بات میں نہ پڑو۔۔تو تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔

کشش کو کہتیں وہ پھر سے عالیہ بیگم کی طرف مڑیں۔

اور تم۔۔۔ایک بات میری یاد رکھنا۔۔داور میرا بیٹا ہے۔۔اور جہاں میں چاہوں گی۔۔ اسکی شادی وہیں ہو گی۔۔اسلیے۔۔نہ ہی کوئی ی خود خواب دیکھو۔ اور نہ ہی اپنی بیٹی کو دیکھاؤ۔۔۔! ورنہ بہت پچھتاؤ گے۔

غصے سے کہیتی وہ وہاں سے باہر نکل گ ئی یں۔

جبکہ دروازے میں کھڑی آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لیے کرن کو انھوں نے نفرت اور حقارت سے دیکھا۔۔

مما۔۔۔!! کرن مرے ہوئ ے قدموں سے اندر داخل ہوئی ی۔

آنسو بے اختیار بہتے جا رہے تھے۔

مما۔۔۔ایسی۔۔ بات نہیں۔۔۔ سویرا۔۔۔ مما۔۔۔!! کرن سے بات ہی نہ بن پائی ی۔

عالیہ بیگم کرن کو بے یقینی سے دیکھے جا رہی تھیں۔

اور کشش کو رہ رہ کے سویرا بی بی پے غصہ آ رہا تھا۔ جو محبت کے بیچ ظالم دیوار بن گ ئی تھیں۔

عالیہ بیگم بنا کرن سے کچھ کہے ہاں سے نکل گ ئی یں۔

اور کرن پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔

dont be cry....

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ !! کشش نے دکھی دل سے کرن کو تسلی دی۔

پتتتھ۔۔ نہیں۔۔۔اب۔۔ مما کیا۔۔۔ کریں۔۔ گیں۔۔؟؟

کرن کو فکر ستائے جا رہی تھی۔

کچھ۔۔ بھی نہیں ہوتا۔۔۔ اللہ پے بھروسہ رکھو۔۔۔اور یہ۔۔۔ سویرا۔۔ مما۔۔ان کا تو کچھ کرنا ہی پڑے۔۔ گا۔۔۔!!

اپنے ماغ میں ترکیب لڑاتے وہ بہت دھیمی آواز میں بولی۔

کیا مسلہ ہے۔۔ تمہارا۔۔؟؟ ایک تو تمہاری مدد کی۔۔اوپر سے ایسے بی ہیو کر رہی ہو۔۔

جیسے۔۔۔پتہ نہیں کیا کر دیا۔۔۔میں نے۔۔؟؟

حازق نے اسے خوب غصے میں سنا دیں۔

یہ۔۔سب۔۔۔ہوا۔۔ بھی آپ کی وجہ سے۔۔ہے۔۔۔!! آپ کو پتہ ہے۔۔۔ کہ مجھے

کافی نہیں پسند۔۔۔!! آپ نے جان بوجھ کے۔۔۔۔!!

عنائیشہ کی آنکھیں جھلملا گئی یں۔ لیکن لہجہ سخت تھا۔

حازق نے ماتھے پہ بل ڈال کے اسے دیکھا۔

کسی کی پسند ناپسند یاد رکھنے کے لیے اسے بندے کو بھی یاد رکھنا ضروری ہوتا ہے۔۔۔!

حازق کے لہجے کی جلن عنائیشہ سے چھپی نہ رہ سکی۔

لب بھینچے وہ وہاں سے باہر نکلی۔اور آفس کی جانب بڑھی۔

حازق بھی سر جھٹک کے آفس آیا۔

لیکن وہ وہاں نہیں تھی۔

حازق اگنور کرتا اپنے کام نمٹانے لگا

لیکن۔۔۔اپنا دھیان ایک لمحے کے لیے بھی اس سے ہٹا نہ پایا۔

اور وہ اپنے ضبط کو آزماتی اپنی سیٹ پے بیٹھی حازق کے لفظوں پے غور کرتی رہ گ ئی۔

واقعی صیحیح ہی تو کہا ہے۔۔۔میں اسے کونسا یاد ہوں گی۔۔؟جو میری پسند نا پسند کو وہ یاد رکھے گا۔۔؟؟

آنسو بہہ کے گالوں پے آگ ئے ے۔

غریب کو تو محبت کرنے کی بھی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

رات کو سبھیکھانے کی ٹیبلپے ایک ساتھ بیٹھے تھے۔لیکن سبھی کی خاموشی غیر معمولی تھی۔

اس سب میں اک کشش تھی جسکی نظریں دادا جی پے ٹکیں تھیں۔جو کام وہ کر چکی تھی۔

اب اسکے ایکشن کا انتظار کر رہی تھی۔

کھانے تقریباً سبھی کا اختتام پزیر ہو چکا تھا۔

اتنے میں یامین نے ٹیبل چھوڑا۔کہ دادا جی کی آواز آئی ی۔

ایک منٹ۔۔۔!!مجھے سب سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔!!

دادا جی کے کہنے پے یامین دوبارہ بیٹھ گیا۔

جیسا کہ آپ سب ہی جانتے ہیں۔۔ کہ ماشاءاللہ سے اب سب بچے ہی بڑے ہوگ ئی ے ہیں۔ تو۔۔ اب انکی شادی خانہ آبادی کر دی جائی ے۔

دادا جی کی بات پے کشش کے چہرے پے مسکراہٹ آئی ی۔ وہیں سویرا بی بی کے کان کھڑے ہوئی ے۔

اس لیے اس بارے میں ہمنے ایک فیصلہ لیا ہے۔

یامین اس گھر کا بڑا بیٹا ہے۔اصولاً سب سے پہلے۔۔۔تو یامین کی شادی ہونی چاہیے۔۔ لیکن۔۔۔ہماری۔۔یامین سے بات ہوگ ئی ہے۔۔۔ وہ بہت جلد اس بارے میں فیصلہ لے لے گا۔

دادا جی نے تمہید باندھی۔تو سبھی کی سانسیں اٹکیں۔

اسی طرح۔۔دوسرے نمبر پے ہیں۔۔داور بیٹا۔۔۔!!انکا رشتہ بھی ہو جانا چاہیے۔

داور اور یامین کی شادی ایک ساتھ کر دیں گے۔۔

دادا جی۔۔۔!!آپ کے منہ میں گھی شکر۔۔۔۔!!

کشش دل ہی دل میں داداجی سے مخاطب ہوئی ی۔

دوار بیٹا۔۔۔!! داداجی نے اسے پکارا۔

جی داداجی۔۔۔!! داور نے فوراً لبیک کہا۔

بیٹا۔۔۔!! اگر۔۔ کوئی ی پسند ہے تو آپ بتا سکتے ہیں۔۔ ہم۔۔ کسی طرح کی زور زبردستی نہیں کرنا چاہتے۔۔ آپ سب سمجھدار ہیں۔۔ اور ہماری یہی مرضی ہے۔۔ کہ آپ سب کی زندگیوں کا فیصلہ آپ سب کی رائے کے مطابق ہونا چاہیے۔

داداجی کے رعب ودبدبے والے لہجے میں کی گ ئی بات کے آگے کسی کی جرات نہ ہوئی ی کہ کوئی ی کچھ بول سکے۔ البتہ سویرا بیگم پہلو بدل کے رہ گ ئی یں۔

داور نے ایک نظر کرن کو ڈھونڈنا چاہا۔ لیکن وہ کہیں نہیں تھی۔

نہیں۔۔ داداجی۔۔۔!! جو آپ کا فیصلہ ہے۔۔۔ مجھے۔۔ منظور ہے۔

داور نے سر تسلیم خم کیا۔

تو ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔!! ہم نے۔۔ سوچا ہے۔۔ اسی گھر کی بیٹی کے ساتھ آپ کا رشتہ کر دیا جائی ے۔

داور کا دل دھڑکا۔

سبھی کی سوالیہ نظریں دادا جی پے اٹھیں۔

جبکہ کشش مطمیئن آنکھوں میں چمک لیے بیٹھی دادا جی کو دیکھ رہی تھی۔

عزیز بیٹا۔۔۔۔۔! پاس بیٹھے عزیز کو پکارا۔

جی۔۔۔ بابا۔۔؟؟ وہ بھی فوراً لبیک کہتے آگے ہوئے۔

ہم آپ کی بیٹی ہماری پوتی کرن کا رشتہ دار سے طے کرتے ہیں۔۔ کیا آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں۔۔؟

عزیز صاحب نے ایک نظر عالیہ کو دیکھا۔

جہنوں نے نفی میں سر ہلایا۔

نہیں بابا جی۔۔۔!! کرن مجھ سے زیادہ آپ کی بیٹی ہے۔۔ آپ اس کے لیے جو بھی فیصلہ کریں گے۔ درست ہو گا۔

دھیمے دھیرے کہتے وہ اپنے باپ کا مان بڑھا گئے۔

لیکن۔۔۔۔۔!! سویرا بی بی کچھ کہنے لگیں کہ حیات صاحب نے انہیں ٹوک دیا۔

کیا ہوا۔۔ بہو۔۔؟؟ کچھ کہنا چاہتی ہو۔۔؟؟

انہوں نے کچھ تیکھے انداز میں پوچھا۔

نن۔۔ نہیں۔۔۔۔!! شوہر کا اشارہ سمجھتے وہ خاموش ہو گئی یں۔

اس گھر کا بڑا میں ہوں اور یقیناً ہر فیصلہ میری ہی من منشا سے ہوتا آیا ہے اب تک۔۔

سوائے ایک فیصلے کے۔۔۔!! جس میں میری رضامنفی شامل نہیں تھی۔ وہی فیصلہ۔۔ اس گھر۔۔ اور اس گھر کے بچے کے لیے اچھا ثابت نہ ہوا۔ اور وہ سب جانتے ہیں۔۔

بہت ٹھہر ٹھہر کے انہوں نے سویرا بی بی کو بہت کچھ باور کرا دیا۔ وہ منہ بناتی سر جھکا گئی یں۔

تو ٹھیک ہے۔۔۔ اس جمعہ کو دونوں کا باقاعدہ رشتہ طے کر لیا جائے۔ اور یامین کی شای کے ساتھ انکی بھی شای کر دی جائے گی۔

مبارک ہو۔۔۔۔!! کشش کی چہکتی ہوئی آواز آئی ی۔

سویرا بیگم۔۔ نے لب بھینچے۔

داور کی خوشی کا کوئی ی ٹھکانہ نہیں تھا۔

اٹھ کے دادا جی کے گلے لگا۔ یامین نے بھی گلے لگا کے مبارک باد دی۔۔

کشش فوراً سے فریج سے کیک نکال لائی ی اور سب کا۔منہ میٹھا کرانے لگی۔

سویرابی بی کشش کا ہاتھ پیچھے کر دیا۔

اور منہ بناتیں وہاں سے واک آؤٹ کر گ ئی یں۔

عالیہ جانتی تھیں۔اب سویرابی بیبنے نیا تماشا لگانا ہے۔لیکن دادا جیکے آگے سبھی خاموش تھے۔

عزیز صاحب نے بھی داور کو گلے سے لگایا۔عالیہ نے بھی پیار کیا۔

حیات صاحب کندھے پے تھپکتے اندر بڑھ گ ئی ے۔

کچھ بھی کر لیتے باپ کے سامنے کھڑے نہیں ہو سکتے تھے۔

یامین !پتر۔۔!!اب تُو بھی آگے بڑھ اپنی زندگی میں بیٹا۔۔۔!!مجھے آپ کی اور داور کی خوشی ایک ساتھ دیکھنی ہے۔۔

دادا جی نے بہت پیار سے اپنے پیارے پوتے سے کہا۔

جی۔۔۔!!یامین نے کن اکھیوں سے کشش کو دیکھا۔جو داور کو بار بار چھیڑے جا رہی تھی۔اور سمیر بھی اسکا خوب ساتھ دے رہا تھا۔

دادا جی کو یامین کچھ چپ سا لگا۔

اچھا۔۔!اب سب۔۔ متوجہ ہوں۔رشتہ تو طے ہو جائے گا۔۔ لیکن شادی۔۔یامین اور داور کی ایک ساتھ ہی ہو گی۔اس میں کوئی ردوبدل نہیں ہوگا۔۔ اس لیے۔۔ اس بارے میں کوئی بات کسی کی نہیں سنی جائے گی۔

دوسرے لفظوں میں آپ سب ملکے۔۔میرے یامین پتر کے لیے لڑکی ڈھونڈیں۔۔۔!!

ہرا۔۔۔۔!!

دادا جی نے ہنسی مزاق میں بات کی۔تو کشش نے نعرہ لگایا۔یہ تو اسکا فیورٹ کام تھا۔

نہیں دادا جی۔۔۔!!میں فی الحال ایسا کچھ پلان کر کے نہیں بیٹھا۔اس لیے اس ٹاپک کو نہ چھیڑیں۔

یامین نے سنجیدہ انداز میں کہا۔تو کشش نے منہ پھولایا۔

پتر جی۔۔۔!!ایسے کب تک چلے گا۔۔؟؟

دادا جی اداس ہوئے۔

دادا جی آپ فکر نہ کریں۔۔۔ہم۔۔مل کے ڈھونڈیں گے۔۔ان کے لیے بہت ہی اچھی اور پیاری لڑکی۔۔۔!!

یامن نے سختی سے ٹوکا۔

تو سبھی خاموشی سے اسکی سخت آواز پے اسے دیکھنے لگے۔

اس ٹاپک پے دوبارہ کوئی ی بات نہیں ہو گی۔۔۔!!

اور۔۔کوئی ی بھی کچھ نہ سوچے۔۔۔ اس بارے میں۔۔۔!!

یامین انگلی اٹھاتا کشش کو وارن کرتا وہاں سے چلا گیا۔

داداجی نے مسکرا کے کشش کو دیکھا تو وہ بھی مسکرادی۔

اسے داداجی کی پوری سپورٹ تھی۔تو اسے فکر کاہے کی۔۔۔۔؟؟

بے فکر رہو۔۔۔۔!!تمہاری محبت میں میں کسی کو ظالم سناج نہیں بننے دوں گی۔۔۔چاہے مجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے۔۔۔پر۔۔۔تم دونوں وعدہ کرو۔۔۔میرا ساتھ دو گے۔۔۔۔!!

کشش نے انکی تسلی کراتے دھیرے سے سرگوشی کرتے کہا۔توان دونوں نے یس باس کا اشارہ کرتے اپنے ساتھ ہونے کا یقین دلایا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

سر۔۔۔!! میں کرلوں۔۔گی۔۔۔!! آپ پلیز۔۔جائی یں۔

سر کاشف نے اسے کافی شیادہ کام دے دیا تھا۔اکاؤ نٹ کا جتنا کام پینڈ نگ تھا۔وہ سارا اسے دے دیا۔

لیکن ساتھ میں وہ اس ک ساتھ ٹائی م بھی سپینڈ کرنا چاہا۔

اور کام کرتے لیپ ٹاپ پے اس کے ہاتھ پے اپناہاتھ رکھا۔

توعنائی شہ بدک کے پیچھے ہٹی۔

ارے مس عنائی شہ اتنا گھبرا کیوں رہی ہیں۔۔؟؟

مل کے کریں گے تو جلدی ہو جائے گا کام۔۔۔!!

تھوڑاقریب ہوتے محبت بھرے انداز میں کہا۔

نہیں۔۔۔!! آپ جائی یں۔۔۔!! میں کر لوں گی۔

اب کی بار تھوڑا سختی سے کہا۔تو وہ لب بھینچے باہر نکل گیا۔

عنائی شہ نے سکھ کا سانس لیا۔

اور واپس سیٹ پے بیٹھی۔اور کام شروع کیا۔

اور اتنا بزی ہو گ ئی۔ کہ وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوا۔

ٹائم دیکھا۔ تو احساس ہوا کہ آج تو افی لیٹ ہوگئی۔ فوراً کام سمیٹا۔ اور باہر نکلی۔ تقریباً سبھی جا چکے تھے۔

پیون نے بھی دو دفعہ آ کے اسے جانے کا کہا تھا۔ لیکن ای نے کام کی وجہ سے ٹال دیا۔ اب رات کے نو بج رہے تھے تو احساس ہوا کہ غلط کیا جو اتنی دیر رکی رہی۔ آٹو کا ویٹ کرتی وہ سڑک پے کھڑی تھی۔ کہ ایک گاڑی آ کے پاس رکی۔

جاری ہے۔

⭐⭐⭐🎉🎉⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اَللہِ وَبَرَکاتُہ

کیا خیال ہے۔۔؟ کون ہو گا۔۔؟؟ گاڑی میں۔؟

اور کشش کیا اسکیم کرے گی۔۔۔؟؟

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جزاک اللہُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر8

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

کافی دیر ہوگ ئی تھی۔ٹائ م دیکھتا وہ اٹھا۔اور عنائ شہ کے کیبن کی طرف

بڑھا۔

لیک وہ وہاں نہیں تھی۔

یہ۔کہاں چلی گ ئی۔۔؟؟

حازق پریشان ہوا۔

پیون کو بلا کے پوچھا۔

سر۔۔!میم دس منٹ ہوئ ے نکلی ہیں۔۔!!

بہت مودب انداز میں جواب دیا۔

حد ہوتی ہے۔۔۔!اسکی وجہ سے میں یہاں بیٹھا ہوں۔اور یہ محترم نکل

گ ئ یں۔۔۔!!

حازق غصہ ضبط کرتے اپنے آفس کی طرف بڑھا اور گاڑی کی کیز اور موبائ یل اٹھاتا وہ

باہر نکلا ۔

جبکہ چہرہ پے انتہا کی سختی تھی۔

گاڑی گیراج سے نکالتے وہ روڈ پے آیا۔

🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟

وہ موبائل کو چیک کر رہی تھی۔جسکی چارجنگ بھی ختم ہوگئی تھی۔کہ اتنے میں گاڑی پاس آکے رکی۔تو وہ چونکی۔

کیاہوا۔۔مس عنائشہ۔۔۔؟؟ کوئی پرابلم ہے۔۔؟؟

مسٹر کاشف نے گاڑی روکتے فکرمندی سے پوچھا۔

نو۔۔۔سر۔۔۔!!نو پرابلم۔۔۔!

حتی الامکان عنائشہ نے اپنا لہجہ نارمل رکھا۔

ادھر ادھر نظریں دوڑائیں۔ لیکن سڑک پوری سنسان تھی۔اکادکا گاڑیاں ہی تھیں۔

عنائشہ نے وہاں سے آگے جانا مناسب سمجھا۔ جہاں تھوڑے لوگوں کا رش تھا۔

ارے کہاں جارہی ہیں۔۔؟آئیں میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔؟

کاشف نے خدمات پیش کیں۔

شکریہ۔۔۔سر۔۔۔!!میں چلی جاؤں گی۔۔ عنائی شہ نے بنا رکے ہی جواب دیا۔

اتنا بھی کیاایٹیٹیوڈ مس عنائی شہ۔۔؟

کاشف کو کافی یادہ غصہ آگیا۔تواسی غصے میں بازو سے پکڑا۔

کیا۔۔کررہے۔۔ہیں۔۔؟؟ہاتھ چھوڑیں میرا۔

عنائی شہ کو سخت غصہ آگیا۔

چلو میرے ساتھ۔۔۔!!

غصے سے کھینچا۔۔

توعنائی شہ کھینچی چلی گ ئی۔

ہاتھ چھوڑیں میرا۔وہ چلائی ی۔

لیکن کاشف نے پرواہ نہ کی۔۔اورایک تھپڑ کھ کے اسے دیا۔جس سے اسکا ہونٹ پھٹ گیا۔وہ حیران اورڈری ہوئی ی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔ سارا اعتماد ایک دم سے ڈھے گیا۔

تیرا تو آج میں بندوبست کرتا ہوں۔

کہتے ساتھ گاڑی میں دھکا دیا۔

کہ ایک اور گاڑی پاس سے گزری۔ عنائی شہ کی نظر بے اختیار ادھر اٹھی۔ وہ اس کی گاڑی کو پہچانتی تھی۔ ایک مغموم سی امید جاگی۔

گاذی آگے جاکے ریورس ہوئی ی۔

عنائی شہ نے کاشف کو پے دھکا دیا۔ اور وہاں سے اس گاڑی کی طرف بھاگی۔

کاشف کی نظر بھی اس گاڑی پے پڑ چکی تھی۔

گاڑی سے حازق اتر کے باہر آیا۔

عنائی شہ اسکی جانب بھاگتی۔ اس کے سینے سے جا لگی۔ اور ضبط کے باوجود زور سے آنکھیں میچے رو دی۔

یہ احساس کے وہ نہ آتا تو۔۔۔!! اس کے ساتھ کیا ہوتا۔۔۔؟

حازق نے اسے اپنی بانہوں میں بھرا۔ وہ بھی تو اس کے لیے اتنا تڑپا تھا۔ لیکن اسے یوں پھوٹ کے روتا دیکھ وہ بھی سخت پریشان ہوا۔ کاشف موقع غنیمت جانتے وہاں سے نکل

گیا تھا۔ وہ حازق کی نظروں میں آ کے اپنی نوکری نہیں گنوانا چاہتا تھا۔

عنائی شہ۔۔۔۔!! دھیرے سے اسے پکارا۔

لیکن اس نے مزید سختی سے اسکی شرٹ کو دبوچ لیا۔

عنائی شہ۔۔۔۔!! بہت پیار سے اسے پکارا۔ وہ اس کے سینے سے لگی اب جھٹکوں سے رو رہی تھی۔

ادھر دیکھو۔۔ میری طرف۔۔!! اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

لیکن اس نے آنکھیں نہ کھولیں۔ اور نہ ہی اسکی شرٹ کو چھوڑا۔

کچھ بھی نہیں۔۔ ہوا۔۔!! جسٹ ریلکس۔۔۔!

اسے سنبھالتا وہ کہیں سے بھی ناراض نہیں لگ رہا تھا۔ وہی کی ئر۔۔۔۔ وہی محبت۔۔۔ وہی چاہت۔۔۔

عنائی شہ کو وہ آج بھی ویسا ہی لگا۔

عنائی شہ کو لیے وہ گاڑی کی جانب بڑھا۔ اور اسے بٹھایا۔

خود ڈرائیونگ سیٹ پے بیٹھتے اس نے گاڑی اسٹارٹ کی۔

عنائی شہ نے گال پے آئے آنسو صاف کیے۔ اور اپنی گود میں رکھے

ہاتھوں پے نظر پڑی۔ اس کے ہاتھ ابھی بھی لرز رہے تھے۔۔
آنکھیں بند کرتے وہ پھر سے خود پے ضبط کھونے لگی۔

عنائی شہ۔۔۔۔!! پلیز خاموش ہو جاؤ۔۔۔!! کچھ بھی نہیں ہوا۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔! گاڑی کا موڑ کاٹتے اس نے عنائی شہ پے نظر ڈالی جو اب باہر کی طرف دیکھ رہی تھی۔

اچانک سے حازق کی نظر اس کے گال پے جا ٹھہری۔

جہاں اسکا گال سوجھا ہوا تھا۔

گاڑی جھٹکے سے روکی۔اور اسکا چہرہ اپنی طرف موڑا۔

یہ۔۔۔یہ۔۔کیا ہوا۔۔؟؟

جارحانہ انداز میں پوچھا۔۔

عنائی شہ کی آنکھیں پھر سے نم ہونے لگیں۔

کون تھا۔۔۔؟؟تم۔۔جانتی ہو۔۔۔؟؟

حازق کے سوال ہی ختم نہیں ہو رہے تھے۔

عنائی شہ کو سمجھ نہ آیا کہ اسے کاشف کے بارے میں بتائے یا نہ۔۔؟؟

بتاؤ۔۔ مجھے۔۔۔! حازق غصے سے بولا۔

تو رنائی شہ نے گھبراتے نفی میں سر ہلایا۔

حازق نے دانت پیستے گاڑی آگے بڑھادی۔

گھر کا ایڈریس بتاؤ۔

سپاٹ لہجے میں کہتا وہ عنائی شہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑا گیا تھا۔

گھبراتے اسے ایڈریس بتایا۔۔گھر کے دروازے پے گاڑی روکی۔تو بے اختیار نظریں

حازق پے جاٹھہریں۔جو سپاٹ انداز میں سامنے دیکھے جارہا تھا۔

عنائی شہ نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔

آئندہ احتیاط کرنا۔۔ اور ٹائم سے گھر جانا ۔

بنا اسکی طرف دیکھے سنجیدہ انداز میں کہا۔

عنائی شہ نے سر جھکایا اور باہر نکل گئی۔

اسکے گھر میں انٹر ہوتے ہی حازق نے گاڑی آگے بڑھادی۔

وہ عنائی شہ کے جھوٹ بولنے پے سخت غصہ ہوا تھا۔ جبکہ اس نے کاشف کو دیکھ لیا تھا۔

مبارک ہو! تمہارے دادا جی نے۔۔ تمہاراا ور داور کا رشتہ طے کر دیا ہے۔۔

عالیہ بیگم نے اندر آتے کرن سے کہا تو وہ ماں کے گلے جا لگی۔

مما پلیز۔۔۔!! ایم سوری۔۔۔۔ آپ مجھ سے ناراض نہ ہوں۔۔۔!

اسکی آنکھوں میں ڈھیروں آنسو تھے۔

عالہ بیگم نے انہیں صاف کیا۔

بیٹا۔۔۔! ماں باپ اولاد کی خوشیوں سے کب ناراض ہوئے ہیں۔۔۔م؟ لیکن

مجھے۔۔۔ نہیں لگتا۔۔۔ سویرا ابھی یہ رشتہ توڑ چڑھنے دیں گیں۔

عالیہبیگمنے اپنے دلکاڈر زبان پے لایا۔

مما۔۔۔! انہں آپ چھوڑیں۔۔

آپ۔۔ مجھ سے خفا نہیں ہونا۔۔۔۔۔!!

کرن نے ان کے گرد بانہیں پھیلائی یں۔

بیٹا۔۔۔!! میں تو ماں ہوں۔۔ تمہارے لیے اچھے نصیبوں کی دعا ہی کر سکتی ہوں۔۔۔

عالیہ بیگمنے مسکرا کے کہا تو کرن نے سکھ کا سانس لیا۔

اسے ماں کی ناراضگی مول لے کے کوئی ی کام نہیں کرنا تھا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

داور سے پیسے نکلوا پیزا آرڈر کر چکے تھے۔اور اب داور کے ہی روم میں بیٹھے پیزا کھاتے وہ سبھی انجوائے کررہے تھے۔ اور کرن کو بھی کشش گھسیٹ لائی ی تھی۔

ہم نے صرف پیزا پے نہیں ٹکنا۔۔۔یاد رکھنا۔۔پیزا کا ایک بائٹ لیتی وہ دوار سے بولی۔جبکہ کرن نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔

سب کچھ ہو جائے گا۔۔ نہیں ہو گا۔۔ تو ۔۔ یامین بھائی ی کا رشتہ نہیں ہو گا۔۔۔۔

سمیر کی زبان ہلی۔

منہ اچھا نہیں تو بات اچھی کر لو۔۔۔

کشش نے ٹوکا۔

ہاں تو پھر۔۔۔۔! دیکھا نہیں کسطرح ڈانٹا تھا انہوں نے تمہیں۔

سمیر نے یاد کروایا۔

وہ۔۔۔وہ۔۔تو چلتا رہتا ہے۔۔۔ فکر۔نہ کرو۔۔۔ ہم سب مل کے کوئی نہ کوئی جگاڑ لگا لیں گے۔۔ لیکن۔۔ میں آپ دونوں کی شادی جلد کرواؤں گی۔۔ مجھے سویرا مما پہ بالکل بھروسہ نہیں۔وہ کچھ بھی کرسکتی ہیں۔۔۔

کشش نے سوچتے ہوئے کہا۔

مما۔۔۔!!اور بابا۔۔دونوں ہی نہیں راضی۔

داور بھی اداس ہوا۔

ٹینشن نہ لو۔۔۔ابھی کونسی شادی ہوگئی ہے۔۔۔؟ جو انہوں نے اٹینڈ نہیں کی۔ اور تم اداس ہو رہے ہو۔۔۔!

کشش نے اسے ٹوکا۔

تو تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔؟ادی ہو جائے گی کیا۔۔؟؟یامین بھائی کی ہو گی تو ہی داور کی نیاّ بھی پر لگے گی۔

سمیر نے پھر سے زبان ہلائی۔

اس کا بھی حل سوچا ہے میں نے۔۔۔۔!!آنکھیں چھوٹی کرتی وہ کوئی نہ کوئی پلان بنا چکی تھی۔۔

ان سب نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا

کل بتاؤں گی۔

مشن شادی کل شروع ہوگا۔۔۔کل ٹھیک چار بجے چھت پے ملنا سب۔۔۔!!

رازداری سے کہتی وہ سب کو ہی لاجواب کر گئی۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

میں آپ کو بتا رہی ہوں۔ میں داو کی شادی اپنی بہن کے گھر ہی کروں گی۔۔وہ میرا بیٹا ہے ورا سکی زندگی کا فیصلہ بھی میں ہی کروں گی۔

سویرا بی بی بھڑکی ہوئی یں تھیں۔

جبکہ حیات صاحب ابھی بھی خاموش بیٹھے تھے۔

اور آپ۔۔۔!!ابا حضور کے سامنے نہ خود بولے نہ مجھے بولنے دیا۔۔

وہ بہت غصے سے بولیں۔

سویرا۔۔۔!!ایک بات آج میری کان کھول کے سن لو۔۔۔ساری جائیداد اور زمینیں گھر اور بزنس سب بابا کے نام ہے۔۔۔

اور اگر کوئی ی بھی فیصلہ ان کے خلاف تم نے یا میں نے کیا۔۔ تو سوچ

لو۔۔سب۔۔ہاتھ سے گیا۔۔۔

وہ اٹھتے ہوئی ے منہ بنا کے بولے۔

پھر۔۔کیا داور کی شادی اس۔۔کرن سے ہونے دوں۔۔؟؟

نروٹھے پن سے کہا۔

تو ہونے دو۔۔۔!دوسری شادی بھی تو ہو سکتی ہے۔۔ناں۔۔۔!

حیات صاحب نے مس ئی لے کا دوسار حل بتایا۔

تو سویرا بیگم کے دماغ میں ایک دم سے جھپاکا ہوا۔۔

ہاں۔۔۔یہ تو۔۔میں نے سوچا ہی نہیں۔۔۔!!

سویرا بیگم کی آنکھیں چمک گ ئی یں۔

ہمم۔۔ہو جانے دو شادی۔۔۔

داور جب اپنے دادا کی بات مانے گا۔۔تو انکا لاڈلا بن جائی ے گا۔۔جائیداد کا بہت سارا حصہ داور کے نام کریں گے یقیناً۔۔ اسکے بعد۔۔۔اسکی دوسری شادی کروا دینا ایموشنل طریقے سے۔۔۔

اور اس سب سے۔۔بابا بھی خوش۔۔داور بھی خوش۔۔ہم بھی خوش۔۔۔

حیات صاحب نے مسکراتے ہوئے مستقبل کا نقشہ کھینچا۔

بس۔۔تم۔۔اپنی بہن کو قابو میں رکھنا۔۔۔!!

اوراسے تسلی دی ئے رکھنا۔

حیات صاحب سویرا بی بی کو باور کرانا نہ بھولے۔

وہ آپ فکر ہی نہ کریں۔۔

سویرا بی بی خوش ہوتے چہکیں۔

🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟

اب لکھو بھی۔۔۔!!

کشش نے سمیر سے کہا۔

کشش کیا یہ سب صحیح ہے۔۔؟؟یا مین بھائی کو پتہ چلا ناں۔۔۔تو۔۔۔خیر نہیں۔۔۔

سمیر نے ڈرانا چاہا۔

تم چپ رہو۔۔۔!اور جو کہا ہے وہ کرو۔۔

کشش نے اسے ٹوکا۔

اس وقت وہ چھت پہ بیٹھے یامین کے رشتے کا نیوز پیپر میں ایڈ دے رہے تھے۔

اور سمیر کو ڈر لگ رہا تھا جبکہ کشش پورے کانفیڈینس سے ریڈی تھی۔ہر چیز کے لیے۔

لکھو۔۔۔بھی۔۔۔!!

کشش نے اسے گھر کا۔

کھواؤ گی کچھ تو لکھوں گا ناں۔۔۔!!

سمیر بھی چڑا۔

لکھو۔۔۔!ضرورتِ رشتہ۔۔۔۔!

بہت سوچتے ہوئے وہ بولی۔

کرن ک چہرے پہ سمائیل آئی ی۔

داوراس وقت اپنے کام سے واپس نہیں آیا تھا۔ورنہ وہ بھی اس ٹیم کا حصہ ہوتا۔

آگے بولو۔۔۔!!

سمیر نے لکھتے ہوئے کہا۔

سوچنے تو دو۔۔۔۔!ادھر سے ادھر چکر لگاتی وہ ماغ لڑا رہی تھی۔

ایک ہینڈسم پڑھے لکھے رئیس زادے۔۔۔۔

واہ۔واہ۔۔۔۔کیا بات ہے۔۔۔۔!! مقرر۔۔آگے۔۔۔؟

سمیر نے تعریف کی۔

کشش نے اسے گھورا۔اور بات کو جاری رکھا۔

جو کہ دیکھنے میں سالار سکندر۔۔۔

سوچتے ہوئے لفظوں کو جوڑا۔

چلنے میں جہان سکندر۔۔۔

یہ۔۔۔کیا لکھوا رہی ہو۔۔؟؟

ایڈ لکھواؤ۔۔ تم تو اپنا خاندانی شجرہ نسب لکھوانے لگی۔

یہ سکندر وہ سکندر۔۔۔۔۔۔!!

سمیر نے منہ بناتے کہا۔

تم۔وہ سب لکھو جو کہہ رہی رہی ہوں۔

اور درمیان میں مت بولو۔۔میں بھول۔جاؤں گی

کشش نے اسے بری طرح ڈانٹا۔

چلو آگے لکھو۔
ہممممممم۔۔۔۔

اٹھے تو فارس غازی۔۔۔۔

بیٹھے تو کارل۔۔۔۔۔!!

دوڑے تو عمر جہانگیر۔۔۔۔!!

ایک منٹ۔۔۔ایک منٹ۔۔۔۔! یہ۔۔سب کون ہیں۔۔۔؟؟
سمیر لکھتے ہوئے حیرت سے کشش کو دیکھتے پوچھا۔

جس نے دانت پیستے اسے دیکھا۔

ہیروززززز۔۔۔۔۔ہیں۔۔۔۔!! کافی لمبا کرتے کہا۔

اچھھا۔۔۔۔اچھا۔۔۔کس فلم کے۔۔۔۔؟؟

بہت برجستہ سوال تھا۔

جس پے کرن کا قہقہہ اُمڈا جو اتنی دیر سے وہ رو کے بیٹھی تھی۔

کشش نے خون خوار نظروں سے سمیر اور کرن دونوں کو دیکھا۔

ناولز کے ہیروز۔۔۔ہیں۔۔۔یہ۔۔۔۔!!

بتاتے ہوئے ساتھ ناراضگی سے دیکھا۔

سمیر کو لگا شاید اسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔۔۔

واٹ۔۔۔؟؟تمہارے۔۔کہنے کا مطلب۔۔۔ہے۔۔۔یہ۔۔وہ لوگ۔۔ہیں۔۔۔

جن کا کوئی۔۔۔ وجود ہی نہیں۔۔۔ اور۔۔۔ تم۔۔۔ انکی کو الٹیز لکھوا رہی

ہو۔۔۔۔ مطلب۔۔۔ یہ لوگ۔۔۔ exiSt ہی نہیں کرتے۔۔۔اور۔۔۔!!!اللہ

کا خوف کھاؤ۔۔ یار۔۔۔!!

کیا لکھوا رہی ہو۔۔۔؟؟میں نہیں لکھتا یہ سب۔۔۔۔!!سمیر نے پنسل اور ڈائری

سائیڈ پہ رکھی۔

کشش کا غصے سے برا حال تھا۔

اپنے فیورٹ ہیروز کے بارے مں یوں کسی کی رائے سننا اسے بہت ناگوار گزرا

تھا۔

سمیر کے بچے۔۔۔جان سے مار ڈالوں گی۔۔اگر کسی ہیرو کے بارے میں کچھ بھی غلط کہا

تو۔۔۔یہ سارے۔۔۔میرے۔۔کرش ہیں۔۔ سمجھے۔!!

کشش نے ہاتھ اٹھاتے وارن کیا۔

عجیب ہی کرش ہیں۔۔۔جو۔اسدیامیں ہیں ہی نہیں۔۔۔!!

سمیر بھی ہار نہیں مان رہا تھا۔

یہ تمہارا مس ئی لہ نہیں۔

تم بس لکھتے جاؤ۔ اور کمال۔دیکھنا۔۔ اس ایڈ کا۔

کشش نے اب کی بار لہجہ نارمل رکھا۔

کوئی ی لکھوائے والی چی لکھواؤ تو لکھوں ناں۔۔۔!!۔بندہ پڑھے تو سمجھ بھی آئی ے۔۔۔

سمیرا ابھی بھی راضی نہ ہوا۔

دیکھو۔سمیر۔۔۔!آج کل ہر لڑکی کو ہی ایسالائی ف پارٹنر چاہیے۔۔۔ اس سے یامین سکندر کا رشتہ بہت آسانی سے ہو جائی ے گا۔۔۔ سمجھو یار۔۔۔۔!!

کشش نے اسے سمجھایا وہ مانا تو نہیں لیکن لکھنا پھر سے اسٹارٹ کردیا۔

کشش اسے لکھواتی گ ئی اور وہ منہ بنا کے لکھتا گیا۔

ہممم دکھاؤ تو۔۔۔۔!!

سارا لکھوا لینے کے بعد اب وہ ایک بار سارا مضمون چیک کر رہی تھی۔

گڈ ہوگیا۔۔۔۔!!اب ہم۔۔کل ہی جائیں گے۔۔۔ ضرورتِ رشتہ کا یہ ایڈ نیوز پیپر میں دینے۔۔۔تاکہ۔۔۔جتنی جلدی ہوسکے۔۔لگے ہاتھ یہ کام بھی نمٹ جائے۔۔۔۔

دیکھ لینا یہ نہ ہو۔۔یامین بھائی ی لگے ہاتھ۔۔۔ تمہارا ہی کام نمٹا دیں۔۔۔اور تم خود کو ڈھونڈتی رہ جاؤ۔۔۔

سمیر نے لقمہ دیا تو کشش نے اسے پاس پڑا کشن دے مارا۔

وہ بھی بر وقت نیچے ہوتا خود کو بچا گیا۔

🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟

عنائشہ بیٹا۔۔۔!! تمہاری طبعیت ٹھیک ہے ناں۔۔۔؟؟ تمہارا چہرہ کیوں اتنا لال ہو رہا ہے۔۔؟؟ ماتھے کو چھونے لگیں۔

ارے بیٹا۔۔۔! تمہیں تو بخار ہے۔۔۔!!آج۔۔۔رہنے دو۔۔یونی ورسٹی مت جاؤ۔

ارے مما۔۔!میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔اور۔۔آگے نئے کام کی وجہ سے دو

دن ہوگئی ے یونی نہیں جاپائی ی۔ آج کچھ ضروری نوٹس بنانے ہیں۔

جلدی آجاؤں گی۔

ماں کو تسلی دیتی وہ مسکراتی یونی کے لیے نکل گئی۔

آفھادن یونیگزار وہ اب ہوٹل آئی ی تھی۔

اسکا سر کافی دکھ رہا تھا۔

آتے ہی سیدھی اپنے کیبن کی جانب بڑھی۔

کہ کاشف بھی نظر بچا کے پیچھے ہی آیا۔

سر۔۔۔آپ۔۔۔۔! عنائی شہ گھبرا گئی۔

ہاں۔۔میں۔۔۔ خبردار۔۔جو۔۔ سر کو کچھ بھی بتانے کی جرات کی۔۔ورنہ۔۔۔ایسڈ

پھینک کے چہرہ بگاڑدوں گا تمہارا۔۔ سمجھی۔۔۔۔!!

غصے سے غراتے وہ عنائی شہ کو اچھا خاصہ ڈرا گیا۔

اسے شدت سے آج اپنا باپ یاد آیا۔

دھمکی دے کے وہ جانے لگا کہ اسی لمحے حازق آفس میں داخل ہوا۔

وہ۔۔۔ سر۔۔۔!! میں۔۔عنائی شہ کو کام سمجھانے آیا تھا۔۔۔

کاشف گڑبڑا گیا۔

حازق نے کھینچ کے ایک مکا اس کے منہ پے رسید کیا۔

عنائی شہ منہ پے ہاتھ رکھے اپنی تیخ کا گلا گھونٹا۔

اتنے میں پولیس کے دو اہلکار بھی اندر آئی ے۔

لے جائی یں اسے۔۔۔!! اور ڈالیں حوالات کے پیچھے اسے۔

کاشف جو منہ سے خون صاف کر رہا تھا۔اس بات پے بپھر ہی گیا۔

میں۔۔۔میں۔۔۔نے کیا کیا ہے۔۔ سر۔۔۔؟؟

اس نے خود کو چھڑایا۔

کاشف کو لگا عنائی شہ نے رات کو حازق کو سب بتا دیا۔

سر۔۔۔۔!! یہ۔۔۔لڑکی جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔!! میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔۔!!

کاشف تڑپ کے بولا۔

حازق دانت پیستا عنائی شہ کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

جو ایک ہی دن میں مرجھا گ ئی ی تھی۔

پولیس والے کاشف کو لے گ ئی ے۔

وہ چلاتا رہا لیکن کسی نے نہ سنا۔

کیا بولا تھا تم نے۔۔۔۔؟؟ تم۔۔۔ نہیں جانتی۔۔۔۔!!

حازق کو بے انتہا کا غصہ تھا۔

عنائی شہ کا سر جھک گیا۔

ضبط کے باوجود آنسو بہہ کے گالوں پے آگ ئے۔

جھوٹ بولنے کی عادت۔۔۔ تمہاری گ ئی نہیں۔۔۔!

غصے سے اسکی کلائی ی کو جکڑا۔ تو وہ ہل کے رہ گ ئی۔

ایک دم سے حازق کو لگا اس نے کسی گرم چیز و ہاتھ میں پکڑ لیا ہو۔

تم۔۔۔!! بے اختیار ہاتھ اسکے ماتھے پے گیا۔ جو تپ رہا تھا۔

حازق کے ماتھا چھو کے دیکھنے پے بے اختیار ہی عنائی شہ نے آنکھیں بند کیں۔ اسکے ٹھنڈے ہاتھوں کا لمس اسے سکون سا بخش گیا تھا۔

تمھیں۔۔تو بہت تیز بخار ہے۔۔۔!!

تم۔۔۔پاگل ہو۔۔۔!اتنے بخار میں کام پے آگ ئی۔۔۔؟

ابکی بار ڈانٹ میں فکر تھی۔

میں۔۔۔میں۔۔۔ٹھیک ہوں۔۔۔!بمشکل الفاظ ادا ہوئ ے۔

دیکھ کے لگ رہا ہے۔۔۔!چلو میرے ساتھ۔۔۔۔!حازق نے اسے اچانک سے کہا تو اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

کہا۔۔۔ں۔۔۔؟؟

حازق اسے بنا جواب دیے اپنے ساتھ لے کے باہر آیا۔گاڑی میں بٹھاتا اسے ڈاکٹر کے پاس لے گیا۔

وہ بس خاموشی سے اسے دیکھے گ ئی۔

ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد میڈیسن لکھ دیں اور ڈائ یٹ کا خاص خیال رکھنے کا کہا۔ حازق اسے میڈیسن اور کچھ فروٹس اور کھانے پینے کا سامان لے کے دیتا گھر چھوڑنے چلا گیا۔

عنائ شہ اسے یہ سب کرتا دیکھتی رہی۔

اکی اتنی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ اسے روکتی یا کچھ کہتی۔ بخار نے اسے نیم بے ہوش سا کر دیا تھا۔

اب کچھ دن آفس آنے کی ضرورت نہیں۔ گھر پے ہی رہو۔۔۔!! بنا اسکی طرف دیکھے کھانے پینے کا سامان اٹھاتا اس کے گھر کے دروازے پے دستک دے چکا تھا۔

ہاں۔۔ وہ گھر۔۔ جس کا اس نے کبھی بھی نہیں بتایا تھا۔۔

ہزار بار پوچھنے پے بھی وہ ٹال گ ئی تھی۔ لیکن۔۔ رات کو خود ہی بتا دیا۔

دروازہ کھلا۔ حازق نے سامان عابدہ بیگم کو تھمایا۔ عنائی شہ کی طبعیت کے بارے میں بتایا۔

عابدہ بیگم نے فوراً آگے بڑھ کے عنائی شہ ک سہارا دیا۔ اور اسے اندر لے جانے لگیں۔

بیٹا۔۔۔! آپ کا۔۔۔ بہت شکریہ۔۔۔ آپ نے۔۔ بہت۔۔ مدد کی۔۔! تشکر سے دیکھتے کہا۔

حازق اثبات مس سر ہلاتا وہاں سے گاڑی میں بیٹھتا جا چکا تھا۔

اس نے عنائی شہ سے بات بھی نہیں کی۔ اور یہی بات عنائی شہ کو تکلیف

دے گئی۔

اس کا یوں اگنور کرنا۔۔ کہاں۔۔اچھا لگتا تھا۔۔

وہ ملا تو۔۔یوں مل جائے گا۔۔۔

کہ نصیبوں میں پھر سے۔۔ لکھوانے کا جی چاہے گا۔۔۔

کیا جانتی تھی وہ۔۔۔کہ اس محبت نے۔۔اسے اور کتنا آزمائش میں ڈالنا تھا۔۔؟؟

جاری ہے۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

بارش کے موسم کو انجوائے کریں۔۔ قسط پڑھتے ہوئے۔

دعاؤں۔میں یاد رکھیں۔

قسط نو بجے تک پوسٹ ہوا کرے گی۔

کوئی لکھنے میں غلطی ہو۔۔ تو درگزر کریں۔

جزاک اللہ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر9

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

سمیر اور کشش دونوں نیوز پیپر کے ایڈیٹر سے مل کے اسے ایڈ دے کے باہر نکلے تھے۔

کشش ابھی بھی وقت ہے۔ایڈ واپس لے لو۔۔۔

یامین بھائی ی کو پتہ چلا تو۔۔۔ ہمیں چھوڑیں گیں نہیں۔

سمیر نے گاڑی کی طرف جاتے کہا۔

ارے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔دعائی یں دیں گے دعائی یں۔ کسی کا گھر بسانے سے اللہ بہت خوش ہوتا ہے۔

ایک منٹ۔۔۔!تم یہیں رکو۔ ابھی آئی ی۔

بنا سمیر کی طرف دیکھے وہ دوسری طرف بڑھ گ ئی۔ سمیر کی نظر بھی اسکی طرف اٹھی۔

ہائے سمرین۔۔۔؟؟ کیسی ہو۔۔۔؟؟

what a pleasent surprize...

ارے۔۔ کشش۔۔!! تم۔ کیسی ہو۔۔۔؟؟

سمرین کشش کی اسکول فرینڈ تھی۔ آج اتنے عرصے بعد بھی وہ پہچان گ ئی۔

دونوں ایک دوسرے سے گلے ملیں۔

دنیا کتنی گول ہے۔۔۔ ہے ناں۔۔۔!! ہم پھر مل ہی گ ئے۔۔۔

کشش مسکرائ ی۔

واقعی۔۔۔!! تم۔۔ یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟

یار۔۔۔ کچھ کام تھا ایڈیٹر صاحب سے۔۔۔ اسی سلسلے میں آئے تھے۔

کشش نے سرسری انداز میں بتایا۔

اچھا۔۔۔ اور وہ ایڈیٹر صاحب۔۔۔ میرے پاپا ہیں۔۔

سمرین نے انکشاف کیا تو کشش کے چہرے کی سمائ یل پھیکی پڑی۔

مطلب۔۔۔ اسکے پاپا۔۔۔ تو گ ئے کام سے۔۔۔!! منہ ہی منہ میں بیڑ بڑائ ی۔

اچھا۔۔۔ میں چلتی ہوں۔۔ پھر ملاقات ہو گی۔۔

کشش نے وہاں سے فوراً نکلنا چاہا۔

ارے یار۔۔۔اپنا فون نمبر تو دے دو۔۔۔!!

سمرین نے روکا۔ناچار کشش کو۔اپنا نمبر دینا پڑا۔

وہ۔۔لڑکا۔۔۔تمہارا کزن ہے۔۔۔؟؟

سمرین نے سمیر کی طرف اشارہ کرتے بڑے اشتیاق سے پوچھا۔جو انہی کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔

وہ۔۔۔ہاں۔۔۔وہ۔۔۔کزن ہی ہے۔۔۔!کشش نے نمبر دیتے انداز سرسری سا اپنایا۔

ملواؤ گی نہیں۔۔۔؟؟ سمرین تھوڑی ایڈوانس قسم کی لڑکی تھی۔ اور کشش یہ بات بہت اچھے سے جانتی تھی۔

کشش نے مڑ کے سمیر کو ایک نظر دیکھا۔

اس نے ایک مسکراہٹ کشش کی طرف اچھالی۔

ہممممم۔۔۔ملوا تو دوں۔۔لیکن۔۔کیا فائدہ۔۔۔؟؟ شادی شدہ ہے۔۔۔ اور دو بچے بھی ہیں۔۔۔

کشش نے منہ بناتے بظاہر مسکرا کے کہا۔

رئیلی۔۔۔؟؟ سمرین نے پھر سے مڑ کے دیکھا۔

لیکن ہینڈ سم ہے بہت۔۔۔۔!!

سمرین نے ستائی شی نظروں سے دیکھتے کہا۔

ہاں۔۔وہی تو۔۔۔۔اسی لیے کم عمر۔میں ہی شادی کروادی۔۔کہ لڑکیوں سے دور رہے۔۔ورنہ ہر دوسری لڑکی اسکی گرل فرینڈ ہوتی۔۔۔

کشش نے بات سے بات نکالی۔

اچھا۔۔۔میں چلتی ہوں۔۔ سمرین نے وہاں سے نکلنے میں ہی عافیت جانی۔

وہ سمیر کے پاس سے گزرتی اپنی گاڑی کی طرف بڑھی۔

ہائے۔۔۔۔!! سمیر نے ہاتھ کے اشارے سے سمرین کو کہا۔

بائے۔۔۔۔۔!! سمرین بھی فوراً سے جواب دیتی گاڑی میں بیٹھ جا چکی تھی۔

جبکہ سمیر اس ری ایکشن پے شاکڈ رہ گیا تھا۔

یہ۔۔۔کون تھی۔۔۔؟

سمیر نے منہ بناتے پوچھا۔

تھی کوئی۔۔۔ چھوڑو۔۔ چلو۔۔۔!!

کشش نے ٹالا۔۔

لیکن۔۔بہت ایٹیٹیوڈ والی تھی۔۔۔میری طرف دیکھا تک نہیں۔

سمیر کو دکھ ہوا۔

ہمممم۔۔۔۔کشش نے ٹالا۔

اور گاڑی میں بیٹھے سمیر نے گاڑی گھر کی طرف موڑ دی۔

🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟

دو دن ریسٹ لینے سے عنائشہ کی طبعیت کافی بہتر ہو گئی تھی۔

اور آج وہ کام پے جانے کا سوچ رہی تھی۔کہ حازق کا فون آ گیا۔

اسکا نمبر بدل چکا تھا۔اور وہ پہچان نہ پائی۔

بدل تو اس نے بھی لیا تھا۔

لیکن سی وی میں موجود تھا۔جہاں سے حازق نے لیا تھا۔

فون کان سے لگائے کتنی دیر وہ خاموشی سنتی رہی مقابل کی سانسوں کو محسوس کرتی رہی۔

وہ پہچان گئی تھی۔کہ وہی ہے۔۔۔دل کی دھڑکنوں نے اچانک سے سپیڈ

پکڑی۔

کیسی ہو۔۔؟کان میں آواز پڑی تو بے اختیار آنکھیں موند لیں۔

ٹھیک ہوں۔۔۔! مختصر جواب آیا۔

آفس کیوں نہیں آئی ی۔۔۔؟؟

اگلا سوال داغا۔

آ۔۔۔آج۔۔آؤں گی۔۔۔!!

دھڑکنوں کو قابو کرتی وہ جھٹ سے بولی۔

اوکے۔۔۔میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔!!میٹنگ کے لیے جانا ہے۔

اور تم نے بھی ساتھ جانا ہے۔

اللہ حافظ

فون بند ہو چکا تھا۔

عنائشہ کو وہ پل جو ساتھ گزرے تھے۔ پھر سے یاد آنے لگے۔

انکی مما نے تو کہا تھا۔۔۔۔کہ انکی شادی۔۔۔؟؟تو کیا۔۔۔؟؟حازق کی شادی نہیں

ہوئی ی۔۔۔؟

خود ہی تانے بانے بنتی وہ تیار ہونے چلی گ ئی۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

گاڑی گھر کے پورچ میں داخل ہوئی ی۔ سمیر کو کشش کی خاموشی کھٹک رہی

تھی اس سے زیادہ اس لڑکی کا اسے اگنور کرنا۔

ویسے حیرت ہے۔۔۔اس لڑکی میں ایٹیٹیوڈ بہت تھا۔

پھر سے زبان چلی۔

کششنے اترت ہوئی ے اسکی طرف مڑ کے دیکھا۔

یہ کوئی ی تم۔۔ تیسری بار کہہ رہے ہو۔۔۔!!

تو۔۔۔

for Your kind information.

شادی شدہ اور دو بچوں کے باپ کو وہ اگنور ہی کرے گی۔۔ ناں۔۔۔۔!!

مزے سے کہتی وہ نیچے اتر گ ئی۔

جبکہ سمیر پے حیرتوں کے پہاڑ توڑ گ ئی۔

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔؟

دلِ امید توڑا ہے۔۔۔۔کسی نے۔۔۔۔۔!!

سمیر نے سر اسٹی ئی رنگ پے رکھا۔

اسے کشش سے یہ امید نہ تھی۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

دادا جی!! کدھر جا رہے ہیں۔۔۔؟؟

کشش نے دادا جی کو باہر نکلتے دیکھا تو روک لیا۔

بیٹا دوست کی طرف جا رہے ہیں۔کچھ دیر میں آتے ہیں۔۔

دادا جی نے اسے پیار کیا۔

آپ کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا ہے۔۔۔ پلیز جلدی آنا۔۔۔

لاڈ والے انداز میں کہتی وہ دادا کو مسکرانے پے مجبور کر گئی۔

تبھی دروازے سے اندر آتے نظر یامین پے پڑی۔

فوراً سے منہ پھیرا۔زبان دانتوں تلے دباتی وہ وہاں سے غائب ہوئی

پھر۔۔۔کیا سوچا۔۔۔پتر۔۔۔؟؟ یامین کے سلام کرنے پے دادا جی نے پھر سے وہی

ٹاپک چھیڑا۔

دادا جی! میرا جواب آپ کو پتہ ہے۔

ادب سے کہتا وہ بھی دادا جی کے ساتھ باہر گارڈن میں آگیا۔

پتر! زندگی کے تلخ واقعات سے زندگی رکتی نہیں۔ ہمیں تو ان واقعات سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔اور آگے بڑھنا چاہیے۔

سمجھانے کا انداز بہت پیارا تھا۔

دادا جی! کبھی کبھار۔۔انسان کے اختیار میں کچھ نہیں ہوتا۔میں چاہ کے بھی بے بس ہوں۔۔۔

یامین کا لہجہ نم ہوا۔

کوئی ی نہیں پتر۔۔۔! حوصلہ رکھ۔۔۔ اللہ نے ضرور بہت اچھا بَر سوچا ہوگا تیرے لیے۔

فکر نہ کر۔۔۔۔!! اسے تھپکی دیتے وہ باہر نکل گ ئ ے۔

اور وہ انہیں جاتا دیکھ اپنے روم میں آگیا۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

🌹اللہ نے ضرور بہت اچھا بَر سوچا ہوگا تیرے لیے۔

شاور لے کے نکلا تو بے اختیار دادا جی کی بات یاد آگ ئی۔

تو آنکھیں موند کے وہیں صوفے پے باہیں پھیلائی ے بیٹھ گیا۔

اچانک سے ہنستی مسکراتی وہ اسکی آنکھوں کے سامنے آگ ئی۔

یامین نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔

یہ۔۔۔مجھے کیا ہوا۔ہے۔۔؟؟میں کیوں۔۔اسے سوچ رہا ہوں۔۔۔وہ تو۔۔۔بہت چھوٹی ہے۔۔بہت معصوم۔۔۔۔

تو۔۔یہ دل کیوں۔۔بے اختیار ہونے لگا ہے۔۔۔؟؟

جانے دل تُو۔۔۔۔

کس طرف ہے لے چلا۔۔۔۔

ہم۔تم بھٹکے۔۔۔

مل رہا نہ راستہ۔۔۔۔

وہ اپنے دل سے گھبراتا اٹھ کے باہر نکل آیا۔

ببر بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا۔

بھائی ی۔۔۔! کچھ کھائی یں گے۔۔ بنا لاؤں۔۔ آپ کے لیے۔؟

فوراً سے سلام کرتے وہ بولا۔

نہیں۔۔ موڈ نہیں۔۔۔!

نظریں ادھر ادھر دوڑائی یں۔ لیکن وہ کہیں نظر نہ آئی ی۔

کسی کو۔۔ڈھونڈ رہے ہیں؟

ببر یامین کی ہر حرکت ہر اشارہ سمجھتا تھا۔

نہیں۔۔۔! ایک کپ کافی بنادو۔۔

کہتے وہ پلٹا ہی تھا۔ کہ ناک کی سیدھ میں وہ کھڑی نظر آئی ی۔

لبوں نے مسکراہٹ کو چھوا۔

لیکن یامین مسکراہٹ چھپانے کا فن جانتا تھا۔

کیسے ہیں؟

کشش کے برجستہ سوال پے وہ اسے دیکھے گیا۔

ببر جاچکا تھا۔

سنا ہے۔۔۔ آپ۔۔ شادی کر رہے ہیں۔۔۔!!

اچانک کشش کے یوں بولنے پے یامین کے کان کھڑے ہوئے

کیا۔۔۔ مطلب۔۔۔؟؟ماتھے پے تیوری چڑھی۔

نہیں ۔۔۔وہ مجھے۔۔ایسا۔۔ سننے کو ملا۔۔۔۔!

کشش نے زبان کو قابو میں رکھنے کی بہت کوشش کی لیکن۔۔۔اسکی زبان رک جائے۔۔۔ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

کشش۔۔۔۔!!

i am telling you..

اگرکوئی ی بھی شرارت کی۔۔۔اس بار۔۔بہت براپیش آؤں گا۔

انگلی اٹھاتے وارن کیا

کیا۔۔۔۔میریامین سکندر۔۔۔۔!!آپ۔۔ کبھی تو۔۔۔ مجھ سے اچھے کی امید کرلیاکریں۔۔۔

منہ بناتے کہا۔

یامین سر نفی میں ہلاتااپنے روم کی جانب بڑھا۔

کہ اس نے راستہ روکا۔

کیاہو جائے گا۔۔۔ اگر۔۔آپ شادی کر لیں گے تو۔۔۔۔داوراور کرن کاگھر

بس جائی ے گا۔۔۔

بہت پیار سے سمجھایا۔

یامین نے دانت پیستے اسے دیکھا۔

ہٹو۔۔آگے سے۔۔۔۔!!

آپ۔۔پھر سے مجھے ڈانٹ رہے ہیں۔۔۔

منہ بنایا۔

تمہارے کام بھی ایسے ہی ہیں۔۔۔بنا ڈانٹ کھائی ے تمہارا کھانا ہضم نہیں ہوتا۔

یامین اسے آئی ینہ دکھاتا اندر یکجانب بڑھا۔

آپکو۔۔شادی سے م ئی سلہ کیا ہے۔۔۔؟ آخر۔۔۔؟؟

تھک ہار کے وہ سوال پوچھ بیٹھی جو شاید نہیں پوچھنا چاہیے تھا۔

غصے سے اسے دیکھا۔

اس وقت سب سے بڑا م ئی سلہ تم ہو۔ کشش افضال سکندر۔۔۔! اور اگر ایک منٹ سے پہلے تم یہاں سے غائی ب نہ ہوئی ی تو ۔۔

I swear...

قتل ہو جاؤ گی میرے ہاتھوں۔

یامین کا غصہ ساتویں آسمان کو چھونے لگا۔

ایک ہی بات تھی جو اسے تکلیف دیتی تھی۔ماضی یاد کرواتی تھی۔

وہ زبردستی یاد کرواتی تھی۔۔

ہاں۔۔زور زبردستی ہی تو کی تھی۔حیات سکندر نے اس کے ساتھ اپنی بیوی کی باتوں میں آکے۔۔۔اور انہوں نے بنا سوچے سمجھے بیٹے کو قربان کر دیا۔

آپ۔۔۔نے آج لنچ نہیں کیا۔۔۔جو۔۔مجھے۔۔۔ قتل کر کے کھانا چاہتے ہیں۔۔؟؟

کشش نے منہ بناتے مسکینی آواز میں کہا۔

بہت ڈھیٹ واقع ہوئی ی تھی۔

یامین نے مزید بات کرنا مناسب نہ سمجھا۔

ایک دم سے سر درد شروع ہو گیا۔دراز سے ٹیبلٹ نکالی۔اور خالی پیٹ ہی لینے لگا۔

یہ کونسی دوائی ی لے رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟ کوئی ی۔۔۔ بیماری۔۔۔ ہے آپ کو۔۔۔ کیا۔۔۔۔؟؟

قریب بیٹھتے بہت فکر اور رازداری سے پوچھا۔

ببر نے دروازے پے ناک کی۔اور کافی لیے اندر آیا۔

سائی یڈ ٹیبل پی کافی رکھتا وہ خاموشی سے جا چکا تھا۔

چھی۔۔۔۔۔یہ بھی کوئی ی پینے کی چیز ہے۔۔؟؟ کڑوی۔ ۔کافی پی پی کے خود بھی کڑوے ہو گ ئی ے ہیں۔

منہ کے الٹے سیدھے اینگل بناتی وہ یامین کو بچی ہی لگی۔

بنا اس کی بات کا جواب دی ئی ے کافی پینے لگا۔

آپ۔۔۔مجھے اگنور کر رہے ہیں۔۔۔میر یامین سکندر۔۔۔۔!!

اب کی بار گلہ کیا۔

وہ جب جب اسکا پورا نام لیتی تھی۔یامین کے دل کے تار چھیڑ دیتی تھی۔

یامین کو اسکے لبوں سے ادا ہوا اپنا نام بہت حسین لگنے لگتا تھا۔

ایک بات بتاؤ۔۔۔ کشش افضال سکندر۔۔۔۔!! اتنا بولنے کے کوئی ی پیسے چارج کرتی ہو۔۔؟؟ یا مفت میں ہی سب کو اپنی عقل و راست سے نوازتی رہتی ہو۔۔۔؟؟

اب کی بار یامین نے اسے آڑے ہاتھوں لیا۔

جس پے وہ منہ بناتی اٹھی۔

آپ سے تو بندہ بات بھی نہ کرے۔۔۔!

ناراض سی ہوتی وہ وہاں سے جانے لگی۔

یامین کے لبوں پے مسکراہٹ رینگ گئی۔

کہ وہ پلٹی۔اور یامین کی مسکراہٹ دیکھتی رہ گئی۔

واؤ۔۔۔۔۔۔

Amazing smile.....

پھر سے مسکرانا۔۔۔!!

پاس آتی وہ فرمائش کرنے لگی۔

یامین نے لب بھینچے۔

میں کب مسکریا۔۔۔؟؟

انجان بنا۔

جھوٹ نہ بولیں۔۔۔میں نے ابھی آپ کو مسکراتے دیکھا۔

کشش نے انگلی اٹھاتے کہا۔

اور اپنی انگلی اس کے گال پے رکھی۔

یہاں۔۔۔یہاں۔۔گھڑا بنا تھا۔۔۔۔

وہ یامین کو میمرائی ز کرنے لگی۔

اسکی انگلی کا لمس اسے گال کی بجائے دل پے محسوس ہوا۔

فوراً سے کافی کا مگ سائیڈ پے رکھتا وہ کھڑا ہوا۔

کشش۔۔۔!! اپنے روم میں جاؤ۔

اپنے دل کی دھڑکنوں کے شور کو۔ کم کرتا وہ بہت روڈلی بولا تھا۔

آپ۔۔۔ مسکراتے بہت۔۔۔پیارے لگتے ہیں۔۔۔ مسکراتے رہا کریں۔۔ مسکرانا صحت کے لیے اچھا ہوتا ہے۔۔۔۔

بہت میٹھی اور دھیمی آواز میں کہتی وہ جا چکی تھی۔

کسی بھی ریا سے پاک وہ وجود دھیرے دھیرے یامین کو اپنے سحر میں جکڑ رہا تھا۔

اور یہی وہ نہیں چاہتا تھا۔

وہ اندر سے کتنا دکھی تھا۔ یہ وہ کسی پے ظاہر نہیں کر سکتا تھا۔ اور۔۔ کشش اسے بھی عزیز تھی۔ ایک دوست کی طرح ایک کزن کی طرح۔۔۔ یا شاید۔۔۔ بہت بڑھ کے تھی۔۔ وہ

اپنے اس جزبے سے ابھی انجان تھا یا جان بوجھ کے انجان بن رہا تھا۔وہ نہیں سمجھ پا رہا تھا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

میٹنگ کے لیے وہ دونوں نکل چکے تھے۔

میٹنگ کے لیے حازق اسے لیے فرقان کے آفس میں آیا تھا۔

میٹنگ شروع ہوتے ہی عنائی شہ کو بے چینی سی ہوئی ی۔

وہ وہاں سے ایکسکیوز کرتی اٹھ گ ئی۔

اور باہر تازہ ہوا میں آگ ئی۔

وہ ویو بہت پیارا تھا۔سامنے ہی پانی کی لہریں شور مچا رہی تھیں۔

کراچی کا یہ منظر بہت سے لوگوں کو وہاں اپنی طرف کشش کرتا تھا۔

اوراس سی سائیڈ کا منظر وہ پہلے بھی حازق کے ساتھ انجوائے کر چکی تھی۔

حازق۔۔۔!بس کریں۔۔۔اور آگے نہیں جانا۔۔۔

عنائی شہ نے روکا۔

کیوں کیاہوا۔۔؟ڈرگ ئی۔۔؟؟ حازق شمریز کے ساتھ ہوتے تم ڈر

گ ئی۔۔۔؟؟

حازق نے اسے خود سے قریب کیا۔

تو عنائشہ کی دل کی دھڑکنوں میں ارتعاش پیدا ہوا۔

دیر۔۔۔ہو رہی ہے۔۔۔ چلیں۔۔۔؟؟

نظریں جھکاتی وہ حازق کو بہت دل کے قریب لگی

ہممم۔۔۔چلتے ہیں۔

کچھ۔۔یادیں۔۔۔بس تکلیف دینے کے لیے آتی ہیں۔

وہ پل عنائشہ کی زندگی کے یادگار پل تھے۔

جن کے سہارے وہ پوری زندگی گزار سکتی تھی۔

آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے۔

بیتا سکھ بھی دکھ لگتا ہے۔۔

جب یادیں آتی ہیں۔

بھولی بسری اپنی ساری باتیں دہراتی ہیں۔۔۔

ایک بے وفا کی یاد میں ان کا شور کچھ زیادہ ہو گیا ہے۔۔۔ہے ناں۔۔۔!!

اچانک پیچھے سے آ کے کہتے وہ عناشہ کو چونکا گیا۔

مطلب۔۔ وہ بھی نہیں بھولا تھا۔

وقت۔۔۔ بہت بڑا مرہم ہے۔۔۔۔!! دھیرے سے کہتی وہ حازق کو تپتے صحرا میں کھڑا کر گ ئی۔

جانے لگی کہ کھینچ کے اپنے قریب کیا۔

وقت۔۔۔ بہت بے رحم ہے۔۔۔ عنائی شہ فردوس۔۔۔۔!! اور بہت جلد۔۔ تمہیں اس بات کا پتہ چلے گا۔۔۔۔

کہ کسی کو بیچ راستے چھوڑنا۔۔۔ کیا ہوتا ہے۔۔۔۔؟؟

جھٹکے سے چھوڑتا وہ پیچھے ہٹا۔

نم آنکھوں کے گوشوں سے وہ اسے دیکھے گ ئ ی۔

جہاں اس کے لیے کبھی محبت نظر آتی تھی۔۔۔ وہاں۔۔ آج۔۔ صرف نفرت نظر آ رہی تھی۔

حازق۔۔۔۔۔۔!

بے اختیار ہی اسے پکارا۔

چپ۔۔۔!!ایکدم چپ۔۔۔!!کسی بھی خوشفہمی میں۔نہ رہنا۔۔اگر تمہیں بچایا تو صرف اسلیے۔۔۔کہ تمہیں۔۔سزا۔دینے کا حق صرف میرا ہے۔۔۔

زہر۔میں بجھا ہر تیر عنائی شہ کے دل۔کے پار ہوا۔

تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے کے گیا۔۔اسلیے نہیں کہ۔۔تمہاری پرواہ ہے۔۔۔اسلیے۔۔۔ کہ۔۔جو زخم تمنے ی ئے اب سود سمیت واپس لوٹانے کا وقت ہے۔۔۔

اتنی شدت۔۔۔تو محبت میں بھی نہیں۔۔۔تھی۔۔۔جتنی شدت اب تم۔۔۔میری نفرت میں دیکھو گی۔۔۔

نفرت بھرا لہجہ۔۔۔

عنائی شہ اندر سے کٹ کے ہی تو رہ گ ئی۔

جو دل۔میں بھرا ہے تو نے

دیکھے گی اس زہر کو۔۔۔

بھگتے گی میرے غم کو۔۔۔

میری آنکھ کے زہر کو

اپنی خود غرضی کا

اب انجام دیکھے گی۔۔

ٹھکرا کے میرا پیار۔۔۔

میرا انتقام دیکھے گی۔

چاہت کا صلہ ظالم۔۔۔

مطلب ہی دیا تُو نے۔۔

مجبور نہ تھی۔۔۔ پھر بھی۔۔۔

دھوکا کیا تُو نے۔۔۔

نفرت کو میری تُو صبح شام دیکھے گی

ٹھکرا کے میرا پیار۔۔۔

میرا انتقام دیکھے گی۔

just wait and watch....

سخت انداز میں کہتا وہ جا چکا تھا۔

عنائشہ وہیں بیٹھتی چلی گئی۔

آپ کا ایڈ پڑھا۔۔۔

اس سلسلے میں آپ سے ملنا ہے۔۔۔

ایک اور لڑکی کی کال آئی ی۔ یامین زچ آگیا۔

کونسا ایڈ۔۔۔؟؟

آپ کی شادی کا۔۔۔!! دیکھیں۔۔۔آپ کو جسطرح کی لڑکی چاہیے۔۔وہ ساری

کوالٹیز ہیں مجھ میں۔۔۔

یامین نے فون آف کیا۔

اور سر پکڑ کے بیٹھ گیا۔

کال پھر سے آرہی تھی۔

اب کوئی ی اور نمبر تھا۔

ہیلو۔۔۔!! کال۔پک کی۔

یامین سکندر۔۔۔!! تمہارے خوابوں۔۔کی ملکہ۔۔۔میں ہوں۔۔مجھے

تم۔۔۔قبول۔ہو۔۔کہو۔۔۔کہاں ملیں۔۔۔؟

جہنم۔میں۔۔۔۔

دانت پیس کے کہتا وہ موبائیل کو سائیڈ پے پھینک گیا۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟؟

یامین۔۔۔یار۔۔۔!!یہ کیا۔۔۔ہے۔۔۔؟؟مجھ سے چھپ چھپا کے۔۔۔؟؟شادی کی پلاننگ۔۔۔؟؟

نیوز۔پیپر۔ہاتھ میں اٹھائے حازق اندر داخل۔ہوا۔

دماغ سیٹ ہے۔۔۔؟؟یامین بھڑکا۔

یہ۔میں۔نہیں۔۔۔یہ۔خبر کہہ رہی ہے۔۔۔!

حازق۔نے فوراً اسے نیوز پیپر۔تھمایا

جس پے لکھی خبر پڑھ کے یامین نے غصے سے لب بھینچے۔

مجھے یہ نیوز پیپر کا ایڈیٹر دس منٹ میں یہاں چاہیے۔۔!!

اپنے اندر۔کا ابال وہ نیوز پیپر کو ٹیبل پے پھینک کے اتارنے لگا۔

اوکے باس۔۔۔!!جسٹ ٹیک اٹ ایزی۔۔!!

حازق اسے پانی کا گلاس تھماتا باہر نکلا۔

اور نیوز پیپر کے ایڈیٹر کو یامین کے آفس میں بلوانے کا بندوبست کیا۔

کچھ ہی دیر میں وہ ایڈیٹر یامین کے سامنے مجرموں کی طرح بیٹھا تھا۔

کس کے کہنے پے یہ خبر چھاپی۔۔۔؟؟

سرد لہجے میں کہتا وہ سامنے والے کو بہت سخت ڈرا گیا۔

جی۔۔۔جی۔۔وہ۔۔۔آپ۔۔۔کے ہی۔۔گھر۔۔۔سے۔۔۔آئی ے تھے۔۔۔

منمناتے ہوئی ے کہا۔

یامین سمجھ گیا۔کہ یہ کس کی کارستانی ہے۔۔

کل ہی۔۔۔اس نیوز کی تردید ہونی چاہیے۔۔ورنہ۔۔۔تمہارا۔کیا حشر کروں گا۔۔تم سوچ بھی نہیں سکتے۔

غصہ ضبط کرتا وہ نیوز پیپر لیے باہر آیا۔گاڑی نکالی۔اور خود ڈرائی یو کرتا گھر پہنچا۔

اندر کیجانب قدم بڑھائے۔ سامنے ہی وہ نظر آگ ئی۔

جال تو جلال تو آئی ی بلا۔کو ٹال۔تو۔۔۔

کا ورد کرتی وہ وہاں سے بھاگنے لگی۔جبکہ پاس بیٹھے سمیر کی پیٹھ تھی۔

ایک۔منٹ۔۔۔رکو۔۔یہیں۔۔۔!!

سرد آواز میں کہتا وہ کشش کے دل۔ کو دھڑکا گیا۔

درد اور تیز ہو گیا۔

سمیر بھی پلٹتا فوراً کھڑا ہوا۔

یہ۔۔۔یہ۔۔۔سب کیا۔۔ہے۔۔۔؟؟ داور یوں یامین کو غصے میں دیکھ باہر سے آتا وہیں

ان کے پاس ٹھہر گیا۔

پتہ تو اسے بھی چل گیا تھ۔لیکن۔۔وہ اس سب میں شامل۔ نہیں تھا۔

ککلکیا۔۔۔ہو۔ا۔۔۔؟؟ کس بارے میں بات۔۔۔۔کر رہے ہیں۔۔۔؟؟

کشش بمشکل بولی۔

زیادہ اوور سمارٹ بننے کی ضرورت نہیں۔۔۔اور جو پوچھا وہ بتاؤ۔

جارحانہ تیور دیکھتے کشش کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی ی۔

ضرورتِ رشتہ

ایک ہینڈسم پڑھے لکھے رئیس زادے۔جو کہ دیکھنے میں سالار سکندر۔۔۔چلنے

میں جہان سکندر۔۔۔ اٹھے تو فارس غازی ۔۔۔۔بیٹھے تو کارل۔۔۔۔۔!!

دوڑے تو عمر جہانگیر۔۔۔۔!!

اخبار میں یہ سب پڑھتے یامین کا اتنا دماغ نہیں گھوما جتنا نیچے دیے گ ئ ے نام اور فون نمبر اور ایڈریس پے غصہ آیا تھا۔

میر یامین سکندر۔۔۔۔۔جو ایک نہیں دو نہیں۔۔بلکہ پورے چھ ہو ٹلز کا مالک۔۔۔

خواہش مند دوشیزئ یں فوری رابطہ کریں۔

لب بھینچے وہ ان تینوں کو قطار میں سامنے کھڑا کیے خشمگیں نگاہوں سے دیکھے جا رہا تھا۔

کس کی حرکت ہے یہ۔۔۔؟؟ سرد آواز۔۔۔

مانو ان تینوں کے کان میں جیسے کسی نے سیسہ پگھلا کے ڈال دیا ہو۔

تینوں خاموش رہے۔

میں نے پوچھا کس نے کی یہ حرکت۔۔۔؟؟ اب کی بار آواز اونچی تھی۔

ڈر کے مارے سمیر کی انگلی کشش کی جانب اٹھی۔ساتھ کھڑے داور نے بھی سیدھی انگلی کشش کی طرف اٹھائ ی۔

جبکہ کشش اپنی ہرنی جیسی آنکھیں اب چھوٹی کیے سامنے کھڑے یامین کو ماتھے پے تیوری

ڈالے گھور رہی تھی۔اس بات سے انجان کے اسکے کرائی م پارٹنرز اسے دھوکا دے

گ ئ ے تھے۔

شرم نام کی کوئ ی چیز ہے۔۔۔ تم تینوں میں۔۔؟؟

یامین کا بس نہیں چل رہا تھا۔اس چھٹانک بھر کی لڑکی کو قتل کر دے۔

بھائ ی۔۔۔!! یہ سب ان دونوں کا سوچا اور مشترکہ پلان تھا۔۔مجھے تو

ابھی ابھی آپ کے سامنے آنے سے پہلے پتہ چلا۔

داور نے صاف اپنا دامن بچایا۔

سمیر اور کشش نے گردن موڑ کے پہلے اسے دیکھا۔

اور آنکھوں ہی آنکھوں میں کھا جانے کا ارادہ کیا۔جبکہ دوسری نظر سامنے دھاڑتے شیر

کو۔۔۔

حد ہوتی ہے۔۔۔احمق پن کی۔۔۔ صبح سے کوئ ی بیس کالز اٹینڈ کر چکا

ہوں۔۔۔۔!!

یامین کی غصے بھری آواز پہ وہ تینوں یکدم سیدھے ہوئ ے۔

یہ خبر ایڈیٹر تک کس نے پہنچائ ی۔۔۔؟؟ وہ شیر کی طرح غراتے آگے بڑھا۔

ان تینوں کا سانس رکا۔

یقیناتم گ ئی ے ہو گے۔۔۔؟؟ سمیر اپنےاوپر لگنے والے اس الزام پے دم بخود رہ گیا۔

جبکہ پاس کھڑی کشش نے فوراًدوسری طرف رخ موڑا۔

دیکھوایڈیٹر صاحب۔۔۔!!اگر یہ خبر تمہارے نیوز پیپر میں چھپ گ ئی ناں۔۔ تو سوچو۔۔۔ کیا ہی یفمس ہوجائ ے گا تمہارا نیوز پیپر۔۔ وارے نیارے ہو جائ ںی گے۔۔۔ تمہارے۔۔۔!!

کشش نے ایڈیٹر کو سبز باغ دکھاتے کہا۔

لیکن۔۔۔اگر۔۔۔یہ خبر جھوٹی ہوئ ِ۔۔۔ تو۔۔۔ میر صاحب مجھے قتل کردیں گے۔۔۔!!

کشش نے مڑ کے سمیر کو گھور کے دیکھا۔جو کھسیانی ہنسی ہنسا۔

ارے ایسے تھوڑی نا قتل کریں گے۔۔۔؟ہم۔ان کے گھر سے آئے ہیں۔۔انکی اجازت سے۔۔۔

یہ دیکھیں۔۔۔انہوں نے اپناایڈریس فون نمبر سب دیاہے۔۔۔ہم۔۔کیوں۔۔ جھوٹ

بولنے لگے بھلا۔۔۔؟؟ کیوں سمیر۔۔۔؟؟

وہ شرارتوں کی نانی معصوم شکل بنا کے سمیر سے تائید مانگ رہی تھی۔ سمیر نے ہاں میں ہاں ملائی۔

میں۔۔یہ۔۔۔ چھاپ دیتا ہوں۔۔۔ لیکن۔۔۔انعام ملے گا ناں؟؟

وہ ایڈیٹر لالچ میں آگیا۔

بالکل۔۔۔بہت عزت واحترام کے ساتھ نوازا جائے گا انعام سے۔۔۔۔

کشش نے خوش ہوتے ایڈیٹر کو مطمئن کیا۔

کچھ پوچھا ہے جواب دو۔۔۔؟

غصیلی آواز میں پوچھتے یامین نے سمیر کے رونگٹے کھڑے کر دیے۔

تھوک نگلتا اب کی بار بھی انگلی اٹھاتا جھٹ سے اشارہ کشش کی طرف کیا۔

اسے اپنی جان بہت پیاری تھی۔

کشش کی تو صدمے سے مر جانے والی حالت ہو گئی تھی۔

اب توپوں کا رخ کشش کی طرف تھا۔

تمہیں۔۔ سکون نہیں۔۔اپنی زندگی میں۔۔؟؟

پیدا ہوئی ہے جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے اور رشتے والی ماسی بن گئی ہو۔۔؟؟

یامین نے اچھا خاصا لتاڑ کے رکھ دیا تھا۔

ماسی کا نام۔ سن کے تو کشش کے پاؤں لگی سر بجھی۔

آپ۔۔۔ کے بھلے کے لیے۔۔۔۔!! منہ بناتی وہ منمنائی ی۔

میرا بھلا۔۔۔؟؟ تم ہوتی کون ہو۔ میرا بھلا کرنے والی۔۔۔؟؟

یامین کا پارہ ہائی ی ہوا۔ تو داور اور سمیر خاموشی سے وہاں سے ناک آؤٹ ہو گئے۔

آپ۔۔۔ مجھے یوں۔۔ نہیں ڈانٹ سکتے۔۔۔ میر یامین سکندر۔۔۔!! وہ بھی اب بنا ڈرے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بولی۔

جب کہ آنکھوں کے چھوٹے چھوٹے موتی یامین کی زیرک نظر سے چھپے نہ رہ سکے۔

میں کیا کر سکتا ہوں۔۔ تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔

بہت شوق ہے ناں۔۔ میری شادی کروانے کا تمہیں۔۔ تو ٹھیک ہے۔۔۔ اب۔۔ میری شادی۔۔ ہو گی۔۔۔ اور وہ بھی۔۔ تم سے۔۔۔!!

یامین کے منہ سے غصے میں جو آیا نکلتا چلا گیا۔

کیا۔۔۔۔۔؟؟ کشش کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔

میں۔۔میں کیوں کرنے لگی آپ سے شادی۔۔۔؟؟ پتہ بھی ہے آپ کو۔۔۔

پورے۔۔۔پورے۔۔۔ساتھ سال چھوٹی ہوں میں آپ سے۔۔۔!!

انگلیوں پے گنوایا۔اور منہ بگاڑا۔

یہ تو اب وقت بتائے گا۔۔۔

میرا جینا حرام کیا ہوا ہے تم نے۔۔۔اب۔۔جینا کیسے حرام کرتے ہیں کسی کا۔۔۔یہ اب میں تمہیں بتاؤں گا۔۔

میر یامین سکندر۔۔۔!!

اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے غصے سے غراتے وہ اسے صم بکم چھوڑ جا چکا تھا۔

اور وہ مٹھیاں بھینچتی وہیں منہ بناتی اگلا لائحہ عمل تیار کرنے لگی۔

ہار ماننا تو اس نے سیکھا ہی نہ تھا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

کل۔قسط نہ دے سکنے پے معزرت۔۔بہت ٹھنڈ کی وجہ سے طبعیت ناساز تھی۔اور لکھنے کا بالکل دل نہیں کیا۔۔

اب ہو گا۔۔ٹاکرا۔۔۔

yameen v/s kashsh

Haziq.v/s anaisha.

ایکسائیٹڈ ہیں۔۔۔؟؟اپنی رائے ضرور دیں۔

دعاؤں۔میں یاد۔رکھیں۔

جزاک اللہُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر10

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

حازق کے کہے جملوں کی بازگشت نے اسے ساری رات انگاروں پے جلائے رکھا۔

دل تھا کہ بس کسی نے مٹھی میں لے لیا تھا۔

وہ اس کے لیے بے وفا تھی۔

اور یہ جاب اس نے اس سے انتقام کے لیے دی تھی۔

اب عنائی شہ کو سب سمجھ آنے لگا تھا۔

عنائی شہ کو حازق کی آنکھوں میں جو آج نفرت نظر آئی ی۔ وہ اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

اور اسکی نفرت کو وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

یہ وہ دکھ تھا جو وہ اکیلے سہہ رہی تھی۔

صرف ایک وعدے کے پیچھے۔ جو اس نے حازق کی ماں سے کیا تھا۔

وہ اس وعدے کا پاس رکھے ہوئے تھی۔

اگر حازق نے مجھ سے بدلہ لینے کے لیے یہ سب کیا ہے تو۔۔ میں کل ہی ریزائن کر دوں گی۔

مجھے یہ جاب کرنی ہی نہیں۔۔

وہ ایک فیصلہ کرتے مطمئن ہوتی بستر پے لیٹی۔

آج کافی دنوں بعد عابدہ بیگم کو پھر سے کھانسی کا بہت برا دورہ پڑا تھا۔ اور عنائی شہ نے

بہت مشکل سے انہیں کھانا کھلا کے میڈیسن دے کے سلایا تھا۔

اور کل انہیں دوبارہ ہاسپٹل لے کے جانے کا ارادہ کیا ہوا تھا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

یہ سمجھتے کیا ہیں ۔۔خود۔۔کو۔۔؟؟

میں کیوں کرنے لگی ان سے شادی۔۔۔؟؟

کشش ادھر سے ادھر چکر لگاتی غصے سے بھری ہوئی تھی۔

یامین کے غصے میں کہے الفاظ کو وہ یاد کرتی خود کو باور کروا رہی تھی۔

کہ وہ اب بدلے کے لیے یہ سب کرنے والے ہیں۔

ایسا تو میں ہونے نہیں دوں گی۔۔۔

دیکھتی ہوں۔۔کیسے۔۔کرتے ہیں۔۔مجھ سے شادی۔۔۔؟؟

منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی وہ یامین کے روم کی جانب بڑھی۔۔

وہ ابھی ابھی شاور لے کے نکلا تھا۔کہ دروازے پہ ناک کرتی وہ اندر داخل ہوئی۔

بالوں کو ٹاول سے خشک کرتا وہ شرٹ لیس تھا۔

آئی ینے میں اسے اندر آتا دیکھ یامین نے لب بھینچے۔ اور آگے بڑھ کے

سائیڈ سے اپنی شرٹ اٹھائی ی۔ اور پہننے لگا۔

ناک کرنے کے ساتھ اجازت بھی لیتے ہیں۔۔اندر آنے کی

گھرک کے کہتا وہ کشش کو شرمندہ کر گیا۔

بندہ۔۔۔ایسے کام باتھ روم میں کر لے جس سے آپ کو کسی کے سامنے شرمندگی اٹھانی

پڑے۔

وہ کہاں شرمندہ ہونے والی تھی۔الٹا یامین کو ہی شرمندہ کر گ ئی

کیوں آئی ی ہو۔۔۔؟؟ اسکی بات نظر انداز کرتا وہ اس کے یوں صبح صبح

آنے کی وجہ پوچھنے لگا۔

میں آپ سے صاف اور شفاف لفظوں میں یہی کہنے آئی ی ہوں۔۔ کہ۔۔ مجھ سے

شادی کے خواب نہ ہی دیکھیں تو آپ کے لیے بہتر ہو گا۔۔

دھمکی دیتی وہ یامین کو آگ ہی لگا گ ئی۔

اس نے کل۔غصے میں وہ سب کہا۔جبکہ اسکا ایسا بالکل کوئی ی ارادہ نہ تھا۔

تمہارا دماغ سیٹ ہے۔۔۔؟؟جو۔۔یہ بات کرنے آ پہنچی ہو۔۔۔ صبح ہی صبح۔۔۔؟؟

ہاں تو۔۔۔؟؟آپ بھی تو حد کرتے ہیں۔۔۔!!

کتنی چھوٹی ہوں۔۔میں آپ سے۔۔۔۔!

منہ بناتے وہ یامین کو پاگل۔کر دینے کے درپے تھی۔

ہاں۔۔۔دودھ پیتی بچی ہوناں۔۔۔! جسے شادی کا۔مطلب بھی نہیں پتہ۔۔۔۔جبکہ۔۔۔

اوروں کی شادی کروانے میں بہت ماہر ہو۔۔

لاپرواہ انداز میں بالوں کو سنوارتے وہ کشش کو آج صحیح معنوں میں زچ کر رہا تھا۔

دیکھیں۔۔۔آپ۔۔۔غلط کر رہے ہیں۔نروٹھے پن سے کہتی وہ اس کے سامنے آئی ی۔

میں نے تو۔۔ابھی کچھ کیا بھی نہیں۔۔۔!!

یامین نے اپنا لیب ٹاپ چیک کرتے مزے سے کہا۔

اگر۔۔۔آپ۔۔۔۔نے۔۔۔کچھ بھی ایسا ویسا کیا۔ناں۔۔۔تو۔۔میں نے دادا جی کو آپ کی

شکایت لگا دینی ہے۔۔۔

دھمکی دی۔

ہمممم۔۔۔میں ڈر گیا۔۔۔۔!اب کی بار مذاق اڑایا۔

میں۔۔آپ۔۔۔سے شادی نہیں کرنے والی۔۔۔!

لڑائی ی والے انداز میں کہا۔

خود کو دیکھا ہے آپ نے۔۔۔ کتنے موٹے ہیں آپ۔۔۔!!اور میں کتنی سمارٹ ہوں۔۔۔

ایک اور اعتراض اٹھایا۔

واٹ۔۔۔۔؟؟یامین نے حیرت سے خود کو دیکھا۔

میں۔۔کب سے تمہیں موٹا لگنے لگا۔۔۔؟؟

یہ۔۔دیکھیں۔۔۔زرا۔۔اپنی بازو۔۔۔اور۔۔۔میری۔۔دیکھیں ہیں۔۔۔؟؟

کشش نے بھنوئی یں اچکائی یں۔

یامین نے اپنے مسلز دیکھے۔جہنیں دیکھ لڑکیاں آہیں بھرتی تھیں۔ایک یہ میڈم اسے موٹا کہہ رہی تھی۔

ناں۔۔۔حد ہی ہو گ ئی ی۔۔۔۔

جیلس مت ہو۔۔۔اور۔۔۔میرے لیے ایک کپ کافی کا بنا کے لاؤ۔۔۔

یامین نے اسکی بات کو نظر انداز کرتے آرڈر لگایا۔

کیا۔۔۔۔؟؟میں کافی۔۔لاؤں۔۔۔ آپ کے لیے۔۔۔؟؟

کشش کو جھٹکا ہی تو لگا۔

ہمممم۔۔۔۔لیب ٹاپ پہ نظریں جمائی ے کہا۔

ہر گز نہیں۔۔۔!! بالکل بھی نہیں۔۔۔میں کالج جارہی ہوں۔۔اور آپ ناں۔۔ مجھ پے۔۔۔شوہروں والے رعب نہ جمائی یں۔۔ سمجھے آپ۔۔۔!!

انگلی اٹھا کے غصے سے وارن کرتی وہ منہ بنا کے کہتی باہر نکل۔گ ئی۔

بے اختیار ہی یامین کے لبوں نے مسکراہٹ کو چھوا۔

بہت مشکل ہے۔۔چہرے سے دل کا راز پڑھ لینا۔۔

جو گہرے ہوتے ہیں وہ پہچانے نہیں جاتے۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

عمارہ۔۔!!اتم ہی بتاؤ۔۔۔ کیا کروں۔۔؟؟ میرا اپنا دل تھا کہ طوبیٰ ہی میری بہو بنے۔ لیکن۔۔ داور کے آگے مجبور ہوگ ئی ہوں۔۔۔ لیکن۔۔ تم۔۔فکر نہ کرو۔۔۔میں طوبیٰ کو ہی اپنی بہو بناؤ ں گی۔۔۔

سویرا بی بی نے بہن کو دلاسا دیا۔

میں کیا سوچ رہی تھی۔۔باجی۔۔۔کیوں ناں۔۔یامین سے طوبیٰ کا رشتہ کردیں۔۔؟؟

ہے تو وہ بھی آپ ہی کا بیٹا ناں۔۔!!

عمارہ کے یوں اچانک کہنے پے سویرا بیگم کی آنکھیں حیرت سے کھلی رہ گئی یں۔

یہ کیا کہہ رہی ہو۔۔؟

دیکھیں باجی۔۔۔!!داور اگر کرنسے شادی کرنا چاہتا ہے تو کرنے دیں۔زور زبردستیکی میں قائل نہیں۔ آپ۔۔ یامین کے لیے بات کریں۔ ویسے بھی اسکی زندگی میں کوئی ی نہیں۔ میری طوبٰی کسی پے سوتن بن کے جائے۔۔ میرا دل نہیں مانتا۔

منہ بنا کے بولا۔

ناں۔۔تو علیزہ کو بھول گئی ہو۔۔؟؟ دانت پیستے کہا۔

باجی۔۔!!اس نے پورے خاندان میں ہم سب کی ناک کٹوادی ہے۔۔۔بھائی ی کو تو ۔۔کسی کو۔منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔۔ اور تین سال پہلے۔۔ کی بات ہے۔۔۔

ناجانے کہاں۔۔دفع ہو گئی ہے۔۔۔؟

ایسی اولاف سے تو بندہ بے اولاد ہی اچھا۔

نہیں۔۔کل۔کو وہ اگر واپس آجاتی ہے۔۔تو۔۔۔؟؟کیا تب۔۔۔سوتن نہیں ہو گی

تمہاری بیٹی۔۔اسکی۔۔۔؟؟

سویرا بی بی اپنی مطلب کی بات کی۔

کیا یامین اسے اپنائے گا۔۔؟؟

عمارہ نے بھی آگے سے سوال داغا۔جس کا جواب خود سویرا بی بی کے پاس بھی نہ تھا۔

یہاں تو ایک رات باہر رہنے والی کو کوئی ی نہیں اپناتا۔۔ تو وہ تو۔۔ تین سال سے۔۔ غائی ب ہے۔۔۔ اور جو ۔۔اب تک نہیں آئی ی۔۔۔ وہ آگے کیا آئی ے گی۔۔؟؟

اور ویسے بھی یامین کتنے ہوٹلز کا مالک ہے۔۔۔اتنا پیسے والا ہے۔۔۔اور کیا چاہیے۔۔۔؟؟ میری طوبیٰ تمہاری بہو بھی بن جائی ے گی۔ اور یامین بھی طوبیٰ جیسی لڑکی کو پا کے خوش رہے گا۔۔

عمارہ اپنی ہی کہے جا رہی تھی۔

جبکہ سویرا بی بی کے دماغ میں جکڑ چل رہے تھے۔

اتنے ہوٹلز کا مالک۔۔۔۔!!یہ سچ تھا۔۔وہ واقعی اس وقت پیسوں میس کھیل رہا تھا۔

ایک وقت تھا جب علیزہ اسے صرف اسلیے چھوڑ گ ئی کہ یامین کے پاس اپنا کچھ نہیں۔ اور آج وہ کروڑوں کا مالک ہے۔۔۔

جبکہ ان کا اپنا بیٹا ایک وکیل۔۔۔بس۔۔۔!!

ان کے دل میں لالچ پھر سے جاگا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

یہ کیا ہے۔۔۔؟

عنائی شہ نے حازق کے سامنے اپنا ریزائن لیٹر رکھا۔

میں۔۔یہ جاب چھوڑ رہی ہوں۔۔۔

بنا حازق کی طرف دیکھے سنجیدگی سے کہا۔

آنکھوں کے لال ڈورے رت جگے کا پتہ دے رہے تھے۔

حازق نے لیٹر اٹھا کے پڑھا۔اور ایک قہر کی نظر عنائی شہ پے ڈالی۔

اور لیٹر پھاڑ دیا۔

عنائی شہ ہونقوں کی طرح حازق کو دیکھے گ ئی۔

اس ہوٹل میں جاب شروع کرنے سے پہلے یہاں کے رولز لگتا ہے۔۔ تم نے پڑھے

نہیں۔۔۔؟؟

پیپر ویٹ کو گھماتا وہ پر اسرار انداز میں بولا۔

کلک۔۔ کیا مطلب۔۔؟؟ عنائی شہ کو کچھ ٹھیک نہ لگا۔

تم۔۔ یہ جاب۔۔۔ چھے ماہ دے پہلے نہیں چھوڑ سکتی۔

کس صورت بھی۔۔اور اگر چھوڑو۔۔ گی۔۔ تو رولز کے مطابق تمہیں۔۔ دو لاکھ جمع

کروانے ہوں گے۔۔! اٹھ کے اس کے پاس آتا وہ اس پے صور ہی پھونک رہا تھا۔

ایسا۔۔۔ نہیں۔۔ لکھا۔۔۔ تھا۔۔ کانٹریکٹ میں۔۔۔!

عنائی شہ کو وہ کنٹریکٹ یاد آیا۔ حلق تر کرتی وہ بولی۔

انٹر کام پے مسٹر جمیل۔ کو اندر بلایا۔

اور کانٹرینکٹ کے پیپرز منگوائی ے۔

جنہیں پڑھ کے عنائی شہ کے چودہ طبق روشن ہو گ ئی ے۔

وہ۔۔ سب دھوکہ تھا۔ وہ جان گ ئی تھی۔ حازق اسے پھسا رہا تھا۔

آپ۔۔ صحیح نہیں کر رہے۔۔ آپ نے۔۔ یہ جھوٹے پیپرز۔۔!!

لہجہ نم۔ ہوا۔

ہاں۔۔جانتا ہوں۔۔لیکن۔۔۔تم پروف نہیں کر سکو گی۔

بہت پر سکون انداز میں کہا

بدلے۔۔کے لیے۔۔آپ اتنا گر جائیں گے سوچا نہ تھا۔۔۔

گرے ہوئے لوگوں کے لیے اگر تھوڑا سا گرنا پڑ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔۔۔

اسی کے انداز میں جواب دیا۔

عنائشہ نے سخت نظروں سے حازق کو دیکھا۔

ٹھیک ہے۔۔چھے ماہ کی بات ہی ہے ناں۔۔۔میں کروں گی۔۔۔! آپ کرلیں جو کرنا ہے۔۔۔اپنی انا کی تسکین کے لیے۔۔۔آپ کو جو مجھے تکلیف پہنچانی ہی پہنچالیں۔ آپ کے اندر کے مرد کو سکون آجائے گا۔

سکون کی بات تو تم کرو ہی مت عنائشہ فردوس۔۔۔!!

غصے سے اسکے پاس آتا اس کے بازو کو جکڑے دانت پیستے وہ بولا۔

میرا سکون برباد کر کے۔۔جس طرح تم۔۔سکون سے رہ رہی تھی۔

i swear..

بر د باد نہ کر دیا تمہیں تو کہنا۔۔۔!!

اس کے لفظوں میں کتنا زہر بھرا تھا۔ عنائی شہ تو بس دیکھتی ہی رہ گئی۔

آج وہ ایک نئے حازق سے مل رہی تھی۔۔

جو صرف نفرت کرنا جانتا تھا۔

انٹر کام بجا تو نظروں کے حصار میں اسے لیے انٹر کام کی طرف بڑھا۔

سر۔۔۔! مس فروا آئی ہیں آپ سے ملنے۔

اوکے بھیج دو۔

کہتے ساتھ ہی عنائی شہ کیجانب مڑا۔

آؤٹ فرام مائی روم۔۔

سختی سے کہتا وہ عنائی شہ کی انسلٹ کر گیا۔

اتنے میں فروا اندر داخل ہوئی ہیں۔

hay... haziq how r you..?

بہت ماڈرن ڈریس اور انداز میں کہتی وہ حازق کی جانب بڑھی۔ اور حازق سے گلے ملی۔

حازق بھی اس سے مسکرا کے ملا۔

how are you dear....?

wait a second...

فرواکو۔ایکسکیوزکرتاوہ عنائی شہ کی جانب مڑا۔

Mis anaisha.! go ad take two cup of coffee.

عنائی شہ کو کہتا وہ فروا کیجانب مڑا۔

عنائی شہ کا ہتک کے مارے چہرہ لال ہو گیا۔

اور جھٹکے سے مڑتی روم سے باہر نکل گ ئی۔

اس کے جاتے ہی جو سمائی یل حازق کے لبوں پے تھی وہ یکدم کہیں جا سوئی ی۔

فروا۔۔!آئی یندہ اپنی لمٹ میں رہنا۔۔۔!

This is last warning for you.

انتہائی ی سپاٹ لہجے میں کہتا وہ فروا کو ٹھٹھکا گیا۔

لیکن فروانے کوئی ی آرگیو نہ کیا ۔

حازق جیسافاسٹ بندہ کب کس مقام پے کس کیاانسلٹ کرکے رکھ دے کوئی ی پچھ

نہیں کہہ سکتا تھا۔

کچھ ہی دیر میں عنائی شہ کافی کے دو مگ لے آئی ی۔ اور انہیں پیش کیا۔

اسکی آنکھوں کی نمی حازق کی آنکھوں سے چھپی نہ رہ سکی۔

کافی کا مگ رکھتے وہ پلٹنے لگی تھی۔ کہ اسکا ہاتھ کافی کے مگ کو لگا۔اور کافی چھلکی اور فروا کے

ڈریس کو خراب کر گیا۔

اوہ۔۔۔یہ کیا کیا تم۔نے۔۔۔؟؟ایڈیٹ گرل۔۔۔؟؟

فروا نے اٹھتے ہوئے غصے سے ڈریس کو صاف کرتے کہا۔

ایم۔۔۔ایم سوری۔۔۔ غلطی سے۔۔۔ہاتھ لگ گیا۔۔۔

عنائی شہ گھبرائی ی۔

ایڈیٹ یو۔۔۔!

Useless girl...

میری ساری ڈریس خراب کر دی۔

ایم سوری۔۔۔میم۔۔۔!عنائی شہ نے روندھے لہجے سے پھر معافی مانگی۔

واٹ۔۔سوری۔۔۔؟؟جانتی بھی ہو۔۔کتنے کی ڈریس ہے۔۔یہ۔۔؟؟کبھی دیکھی ہو

تو۔۔۔پتہ ہوناں۔۔۔!!

فروانے عنائی شہ کی اچھی خاصی انسلٹ کر دی۔

عنائی شہ نے ایک شکوہ کناں نظر خاموش بیٹھے حازق پے ڈالی جو ایک ٹک اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔

سور۔۔ی۔۔۔ایک بار پھر سے کہتے وہ پلٹی۔

اندھی کہیں کی۔۔۔!چیپ گرل۔۔۔!

فروانے دانت پیسے۔

فروا۔۔۔یہ جو چھوٹے لوگ ہوتے ہیں ناں۔۔انکا کام ہی یہی ہوتا ہے۔۔۔ان کے منہ نہیں لگنا چاہیے۔

حازق کے الفاظ عنائی شہ کو کسی تیر کی طرح لگے۔

اسکے جاتے قدم تھمے۔

اور گہرا سانس خارج کرتی وہ واپس پلٹی۔

یورائی یٹ۔۔۔ گھٹیا لوگوں کی نشانی ہی یہی ہے۔۔۔

فائی ر دس۔۔ یوز لیس گرل

فروا نے بھی ٹیڑھے میڑھے منہ بناتے کہا۔

ایک منٹ۔۔۔۔!!عنائی شہ کی غصے سے بھری آواز سنائی دی۔

اور آگے بڑھتی وہ فروا کے پاس آئی۔

ایک قہر آلود نظر حازق پہ ڈالی جو بنا کسی تاثر کے ابھی بھی چیئر سے ٹیک لگائے

اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

پاس پڑی کافی کا مگ اٹھایا۔

اور جو کافی بچی تھی مگ میں۔۔وہ بھی فروا کے منہ پہ زور سے اچھالی۔

وہ تو کافی کچھ حد تک ٹھنڈہ ہوگئی تھی ورنہ اسکا منہ ہی سوجھ جانا تھا۔

حازق کو اس دن والا سین یاد آگیا۔

جب عنائی شہ سے آٹھ ماہ بعد ویٹریس کے روپ میں ملا ملاقات ہوئی

تھی۔

واٹ دا ہیل اس دس۔۔۔۔؟؟یو۔۔۔۔ب۔۔۔۔

خبر دار۔۔۔!جو گالی نکالی۔۔۔۔منہ توڑ دوں گی تمہارا۔۔۔

ہاں۔۔ہم غریب ہیں۔۔لیکن۔۔۔عزت والے ہیں۔

آپ امیر ہیں۔۔ لیکن۔۔ عزت راس نہیں آئی ی آپ کو۔۔۔! جو زبان کے جوہر دکھا رہی ہیں۔

عنائی شہ نے اچھا خاصا ذلیل ک کے رکھ دیا۔

جبکہ حازق کے اطمینان میں زرا برابر فرق نہ آیا۔

حازق۔۔۔! دیکھا۔۔۔کیسے۔۔اس لڑکی نے۔۔میرے ساتھ بدتمیزی کی۔۔۔

اسے۔۔ابھی کے ابھی جاب سے نکالو۔۔۔

فروا نے حازق سے بہت مان سے کہا۔

یہ۔۔۔۔مجھے۔۔ نہیں نکال سکتے۔۔۔۔!

اب کی بار بہت اطمینان سے جواب دیا۔

حازق۔۔۔۔!!

Fire this girl.

فروا نے اونچی آواز میں کہا۔

جبکہ عنائی شہ کے چہرے پے کرختگی دیکھ حازق کے ماتھے پے تیوری چڑھی۔

آپ کچھ بولیں گے نہیں۔۔۔؟؟ سر۔۔۔۔۔!!

بہت دانت پیستے حازق کو دیکھتے آئی ی برو چڑھائی ی۔

حازق کچھ کہتا کہ وہ جھٹکے سے مڑتی باہر نکل گ ئی۔

اف۔۔ کتنی بد تمیزی کر کے گ ئی ہے۔۔۔یہ۔۔۔اور۔۔۔ تم نے۔۔ اسے کچھ بھی نہیں۔۔۔ کہا۔۔۔؟؟

Even a word...???

فروا نے دکھ سے کہا۔

تم۔۔۔اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔۔۔کچھ زیادہ ہی چلنے لگی ہے۔۔۔آئندہ ایسی زبان استعمال کی ناں۔۔۔ اچھا نہیں ہو گا۔۔ تمہارے لیے۔۔

ناؤ۔۔جسٹ گو۔۔۔!

حازق نے اپنا غصہ ضبط کرتے فروا کو ہی لتاڑ کے رکھ دیا۔۔

وہ منہ بناتی باہر نکل گ ئی۔

عنائی شہ فردوس۔۔۔!

welcome back to the war...

ایک مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا۔

کوئی ی نہیں جانتا تھا۔ کہ اس کے دل و دماغ میں کیا چل رہا تھا۔۔؟؟

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

گھر لوٹا تو پتہ چلا کہ دادا جی گھر ہی نہیں۔ اسلام آباد نکل گ ئ ے ہیں۔ وہ بھی یوں اچانک۔۔۔؟؟

کال ملائی ی۔

دوسری کال پے فون رسیو کر لیا۔

ہاں۔۔جی بیٹا جی۔۔۔؟؟ دادا جی کی کھنکتی ہوئی ی آواز سنائی ی دی۔ یامین کے لبوں نے مسکراہٹ کو چھوا۔

کدھر نکل گ ئ ے آپ۔۔؟؟ یوں اچانک۔۔؟؟

ارے۔۔پتر۔۔۔!! میرے مرحوم دوست کے پوتے کی شادی تھی۔۔تو یہیں۔۔ اسلام۔ آباد آئ ے ہیں۔

آئ ے ہیں۔۔ مطلب۔۔؟؟ کوئی ی اور بھی ساتھ ہے کیا آپ کے۔۔۔؟؟

بیگ ایک طرف رکھتے یو ہی پوچھ بیٹھا۔

جی۔۔۔ہماری رونق بھی ساتھ ہے ہمارے۔۔۔ کشش بھی ساتھ آئی ی ہے۔۔۔

بہت خوش ہوتے کہا۔

وہ۔۔۔وہ۔کیوں گ ئی ساتھ۔۔۔؟؟ اس کا کیا کام۔۔۔؟؟

یامین کو برالگا۔

ارے پتر۔۔۔ضد کر رہی تھی۔کہ یہاں کااپنا ہوٹل دیکھنا ہے۔۔ان کے بیٹے کی شادی

یہیں۔۔اپنے التاج ہوٹل میں ہی ہے۔۔۔تو لے آیا ساتھ۔

اچھاتم فکرنہ کرو۔۔ہم کل ہی نکل آئی یں گے۔۔ صحیح ہے۔۔۔ اپنا خیال رکھنا۔۔۔

اللہ حافظ

فون بند ہو چکا تھا۔

اور یامین موبائی یل۔کو گھور رہا تھا۔

کوئی ی حال نہیں دادا پوتی کا۔۔۔ نفی میں سر ہلاتا۔وہ باتھ لینے چلا گیا۔

نہیں جانتا تھا کہ آنے والے وقت میں اس کے لیے اللہ کتنی بڑی آزمائی ش کھڑی

کرنے والا تھا۔

جاری ہے

🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُاللہِ وَبَرَکاتُہُ

اگلی قسط کل آئی ے گی۔

سرپرائی ز قسط چاہیے۔۔۔؟؟ تو 1 kلائی یکس پے۔۔۔۔ 😜

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جزاک اللہُ

ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر11

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

آج کا دن۔ ٹینشن فری وہ گزار کے گھر آئی ی تھی۔
لیکن آگے ایک بہت بڑی ٹینشن بیٹھی دیکھ وہ ٹھٹھکی۔

عنائی شہ۔۔۔۔!! میری بچی۔۔۔؟؟

کیسی ہو تم۔۔۔؟؟

اس عورت نے بڑھ کے عنائشہ کو گلے لگایا۔۔

آپ کون۔۔۔؟؟عنائشہ نے حیرت سے پوچھا۔

میں۔۔۔میں۔۔تمہاری۔۔بدنصیب ماں۔۔۔!!

وہ روتے ہوئے پھر سے عنائشہ کو گلے لگا گئیں۔

عنائشہ نے بے یقینی سے عابدہ بیگم کو دیکھا۔

جن کی نظریں جھک گئیں تھیں۔

🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟

حیات صاحب بہت بڑی غلطی کر دی آپ نے۔۔۔جو التاج ہوٹل کو اپنے ہاتھوں سے گنوا دیا۔۔۔آج وہی ہوٹل۔۔۔۔ہے۔۔اور کہاں سے کہاں۔۔ پہنچ گیا۔۔۔ صرف یامین کی ملکیت میں ہے وہ۔۔اور صرف وہی نہیں۔۔۔اس کے ساتھ ساتھ پانچ ہوٹل اور بن۔گئے۔۔۔ اور وہ شادی ہال بھی۔۔۔۔؟؟ اتنی ترقی۔۔۔؟؟ میں کہتی ہوں۔۔ کیوں۔۔ آپ نے۔۔۔ التاج ہوٹل پے قبضہ نہ کیا۔۔۔؟؟

کیا کرتا قبضہ کر کے۔۔۔؟؟ تیکھے ستونوں سے بیوی سے ہمکلام ہوئے۔

ڈوب رہی تھی وہ کشتی۔۔۔ اچھا خاصا بیچ رہے تھے بابا۔۔۔ لیکن۔۔ عین وقت پے اس یامین۔۔۔نے۔۔۔؟؟ لب بھینچے۔

خیر۔۔۔ ہے تو وہ بھی میرا ہی بیٹا۔۔۔!! وہ امیر ہے۔۔ اس کے پاس۔۔ پیسہ ہے۔۔ تو ۔۔۔ میرا بھی حق ہے اس پے۔۔۔۔!! لیکن۔۔ تمہیں آج۔۔۔ یہ سب کچھ کیوں کھٹک رہا ہے۔۔؟؟

ایک آئی ی برو چڑھاتے بیوی کو دیکھتے انہوں نے پوچھا۔

کیونکہ۔۔ میری بہن نے۔۔۔ طوبیٰ کا رشتہ۔۔ داور سے کرنے سے انکار کر دیا ہے۔۔۔۔

لیکن۔۔ وہ کیوں۔۔۔؟؟ تم۔۔نے اسے سمجھایا نہیں۔۔؟؟

حیات صاحب کو بھی شاک لگا۔

کیونکہ وہ۔۔چاہتی ہے۔۔۔کہ طوبیٰ کا رشتہ یامین سے ہو جائے۔۔ اس کے پسوں کی وجہ سے ۔۔۔۔!!

سن لیا آپ نے۔۔۔؟؟ سویرا بیگم اچھا خاصا بھڑکی ہوئیں تھیں۔

حیات صاحب کو تو چپ ہی لگ گئی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

1lac75 thousand bill.

یہ۔۔کیا ہے۔۔۔؟؟

یامین نے حیرت سے اکاؤنٹ چیک کرتے بل دیکھ رمیز سے پوچھا۔

سر۔۔۔یہ۔۔اسلام آباد میں شادی ہال کا بل ہے سر۔۔۔شاہ صاحب کے بیٹے کی شادی تھی کل۔۔۔۔اسی کا۔۔۔!

لیکن اس کا بل۔۔۔میرے اکاؤنٹ میں کیوں ڈالا جا رہا ہے۔۔۔؟م وجہ جان سکتا

ہوں۔۔۔؟؟

سر۔۔۔وہ۔۔۔میم۔۔۔نے بولا۔۔ہے۔۔۔کہ 175000 کا۔بلآپ کے اکاؤنٹ میں ڈال دیا جائے۔ سر جھکائے وہ بولا۔

اچھاا۔۔۔اور یہ میم کون ہیں۔۔؟؟

آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا۔

جی۔۔۔میم۔۔۔کشش۔۔۔۔!!

زمیر۔کی بات پے یامین نفی میں سر ہلانے لگا۔

اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا۔

اس نے 175000 کا کیا کیا۔۔۔؟م

یامین حیران۔ہوا۔

جی۔۔وہ۔۔بوتلز۔منگوائی یں۔۔۔سب بچوں کے لیے۔۔۔ اور کہا گیا کہ ایک

ایک بچہ کو ڈھونڈ کے اس دی جائی ے۔ اور کوئی ی زیادہ ڈیمانڈ کرے تو اس کے گھر میں بھی پورے کریٹ پہنچائی یں جائی یں۔

زمیر نے پوری سٹوری سنادی۔

یامین نے آنکھیں بند کرتے گہرا سانس لیتے اپنا غصہ کنٹرول۔ کیا۔

یہ لڑکی اس کی سمجھ سے بالاتر تھی۔

سر۔۔۔! بڑے میر صاحب نے بھی کہا تھا۔ کہ بل۔ آ کے اکاؤنٹ میں ہی ڈالا جائی ے۔

زمر نے مزید وضاحت دی۔

ہمممممم۔۔۔اگر داداجی نے کہا ہے۔۔تو۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔!! کہتے ساتھ ہی وہ لیب ٹاپ کی طرف متوجہ ہوا۔

جسکا مطلب تھا کہ زمیر اب تم جاسکتے ہو۔۔

اور وہ خاموشی سے نکل گیا۔

یامین گھڑی پے ٹائم دیکھتا دادا جی کو کال۔ملائی ی۔ آج انہوں نے واپس آنا تھا۔

اور وہ کراچی ائیر پورٹ پے لینڈ کر چکے تھے۔

یامین نے دادا جی کے نمبر پے کال۔ملائی ی۔

کہاں۔۔۔پہنچے ہیں دادا جی۔۔۔؟؟

سلامدعا کے بعد فوراً پوچھا۔

بس پتر جی۔۔۔!ائیر پورٹ سے نکل آئے ہیں۔

دادا جی نے ساتھ بیٹھی شرارتیں کرتی کشش کو ایک پیار بھری نظر سے دیکھا۔

دادا جی۔۔۔!لوکیشن آن کر دیں۔آپ کو پتہ ہے ناں۔۔۔دوست کم اور دشمن زیادہ ہیں۔۔۔فکر رہتی ہے

یامین نے ہمیشہ کی طرح لوکیشن آن کرنے کا کہا۔ وہ داداجی کی ہمیشہ یونہی کئیر کیا کرتا تھا۔ بنا کسی کو بتائے بنا کسی پہ احسان جتائے۔
ایک بار ان پہ قاتلانہ حملہ بھی ہو چکا تھا۔ اس لیے یامین انکی زیادہ کئیر کرتا تھا۔

لیکن اس بات کو بھی بہت عرصہ بیت گیا تھا۔۔ داداجی تو پرواہ نہ کرتے البتہ یامین رسک نہیں لیتا تھا۔ اور دو گارڈز کو ہمیشہ داداجی کے ساتھ رکھتا تھا۔
ہاں پتر کر دی ہے۔۔۔ تمہارے کہنے سے پہلے ہی کر دی تھی۔

پ

بس تھوڑی دیر میں گھر پہ ہوں گے۔۔

داداجی۔۔۔! میری بات کروائیں۔

ساتھ بیٹھی کشش نے دادا جی سے فون لیا۔ اور اپنے کان سے لگالیا۔

کیسے ہیں۔ مسٹر سویٹ اینڈ کڑوے کزن۔۔۔!

داداجی کو آنکھ ونک کرتی وہ یامین سے بولی۔

بہت زبان چلنے لگی ہے۔۔واپس آؤ۔۔تمہارا بندوبست کتا ہوں۔

یامین نے اسے ڈرانا چاہا۔

ہاہاہاہ۔۔۔میں ڈر گئ۔۔۔!

اسی کے انداز میں کہا۔

بل پہچ گیا تھاناں۔۔؟خیر خیریت سے۔۔؟

زبان دانتوں تلے دباتی وہ پوچھ بیٹھی۔

اس بل۔کو سود سمیت واپس لوں گا۔۔۔کشش افضال سکندر۔۔۔!

یامین نے بھی دانت پیستے کہا۔

توبہ توبہ۔۔آپ کو پتہ ہونا چاہیے۔۔سود کھانا حرام ہے۔۔۔آپ۔۔اتنے بڑے ہوگئے آپ کو پتہ ہی نہیں۔۔۔چار جماعتیں پڑھ لیتے تو یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔

وہ یامین کو دور بیٹھے بھی اچھا خاصا تپا چکی تھی۔

کشش افضال سکندر۔۔! ایک بار میرے ہاتھ لگو۔۔پھر بتاؤں گا۔۔۔ مجھے کیا کیا حلال ہے۔۔۔ ؟

معنی خیزی سے کہتا وہ پہلی بار کشش کا دل دھڑکا گیا۔

کشش نے موبائیل کو اچھے سے گھورا۔ اور کان کے ساتھ لگایا۔ کہ تبھی گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔

ارے۔۔۔ڈرائیور کیا ہوا۔۔۔؟؟ کشش بھی اس طرف متوجہ ہوئی۔

میر صاحب۔۔۔! لگتا ہے ٹائر پنکچر ہو گیا۔

میں دیکھتا ہوں۔۔

ڈرائیور گاڑی کا بونٹ اٹھاتا چیک کرنے لگا۔

دو گارڈز جن کی گاڑی ساتھ اس وقت وہ بھی گاڑی سمیت غائب تھے۔

ہیلو۔۔۔ہیلو۔۔آواز نہیں آرہی۔۔۔! کشش نے شرارت کی اور گاڑی سے نیچے اتری۔

بیٹا۔۔! کہاں جارہی ہو۔۔؟؟

دادا جی نے روکا۔

دادا جی سگنل۔ نہیں آرہے۔۔ایک منٹ ابھی آئی ی۔

کشش ہنستی ہوئی ے سڑک کے ایک طرف لگے درختوں کی طرف چلی گ ئی۔

کیا ہوا۔۔؟؟ کشش۔۔؟؟ دادا جیکیا کہہ رہے تھے۔۔؟؟

یامین کو کچھ صحیح نہیں لگا۔

آپ۔۔بہت بڑے فلرٹی سے ہو گ ئی ے ہیں۔۔۔ پتہ ہے آپ کو۔۔۔!

یامین کی بات اگنور کرتی وہ اپنی بات جاری رکھے ہوئی ے تھی۔ وہ یہ بات دادا جی کے سامنے نہیں کر سکتی تھی۔اس لیے بہانہ بنا کے نیچے اتری تھی۔

ابھی یامین اسکی بات کا جواب دیتا کہ پیچھے سے اسے بہت شور سنائی ی دیا۔

جیسے دھماکا ہوا ہو۔

جھٹ سے پلٹ کے دیکھا۔

گاڑی کا ایک ٹریلا ٹکر مارتا اچھال کے لے جاہا تھا۔

اور گاڑی نے آگے جا کے تین چار قلبازیاں کھائی یں۔

اور الٹ گ ئی۔

ڈرائی یور بھی گاڑيی کی زد میں آگیا۔

دادا جی بھی گاڑی میں تھے۔اور انکا سوچتے کشش کا دل بری طرح کانپا۔

موبائیل ہاتھ سے چھوٹا۔

دادا۔۔۔جی۔۔۔۔! ایک چینخ بلند ہوئی ی۔

وقت جیسے وہیں تھم۔ گیا ہو۔۔

سانس بھی رک گ ئی ی ہو۔۔

ہوا نے اپنا رخ بدل۔ لیا ہو۔۔

کشش گاڑی کی طرف بھاگی۔

دوسری طرف یامین کو بھی اس کے چیخنے پے کچھ غلط کا احساس ہوا۔ وہ کشش کو پکارتا رہ گیا۔ لوکیشن موبائیل پے دیکھتا وہ باہر نکلا۔۔

بس ایک ہی دعا تھی وہ ٹھیک ہو۔

دادا جی ٹھیک ہوں۔

دونوں گارڈز کی گاڑی بھی اسی وقت وہاں پہنچی۔۔

ٹریلا مار کے جا چکا تھا۔

گارڈز فوراً آگے بڑھے۔

ایکنے ڈرائی یور کو اٹھایا۔ تو دوسرے نے دادا جی کو گاڑی سے نکالنے کی کوشش کی۔ گاڑی لٹنے کی وجہ سے دادا جیکا سر گاڑی سے ٹکرایا تھا۔ خون بہت زیادہ بہہ گیا تھا۔ اور وہ بے ہوش ہوگ ئے تھے۔

دادا۔۔۔جی۔۔۔۔!!

help....

Plz.... help.

میرے دادا جی۔۔۔۔!

کشش کے آنسو نکلے جارہے تھے۔ گارڈ کو کہتی وہ خود بھی گاڑی کو سیدھا کرنے کی ناکام کوشش کیے جارہی تھی۔

گارڈ نے بمشکل انکو گھسیٹ کے باہر نکالا۔

ان کے کپڑے خون آلود ہو چکے تھے۔

کش نے ان کا سر اپنی گود میں رکھا۔

ان کے گال۔ کو پیار سے تھپکا۔

آنسو کی روانی مزید بڑھ گ ئی۔

دا۔۔دا۔۔ جھنجھوڑا۔

آنکھ۔۔۔یں۔۔۔ کھوولیں۔۔

وہ آنسو ضبط کرتے بمشکل بولی۔

لیکن دادا جی کی آنکھیں بند تھیں۔

گارڈز بھاگتے آئے۔ اور انہیں اٹھا کے اپنی گاڑی میں ڈالا۔

یامین کی گارڈ کے نمبر پے کال آنے پے اس نے ساری بات بتادی۔اور یامین کے بتائے

گ ئے ہاسپٹل کا رخ کیا۔

میم۔۔۔پلیز۔۔ چلیں۔۔۔۔گارڈز جو دونں ہی چوکنا تھے۔ہوش وحواص کھوئی ہوئی کشش کو بولا۔ تو وہ چونکی اور بھاگتی دادا جی کے پاس گاڑی میں بیٹھی۔

دادا۔۔جی۔۔!!اس کی درد بھری آواز سنائی ی دی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

آپ کیا۔۔ کہہ رہی ہیں۔۔؟؟امی۔۔۔؟؟یہ کون ہیں۔۔؟؟

عنائی شہ نے انہیں خود سے دور کیا۔

بیٹا۔۔میں جمیلہ۔۔۔تمہار۔ی۔۔۔ماں۔۔۔!!کتنے عرصے سے ڈھونڈ رہے ہیں۔۔ تمہیں۔۔۔!آج ملی ہو۔۔۔!!

ان کے آنسو عنائی شہ کو سچے لگے۔

لیکن اسکا دل نہیں مانا۔

اپنی ماں کے قدموں میں جا بیٹھی۔

آنکھوں کے گوشے بھیگے۔

امی۔۔۔بتائی یں۔۔؟؟ یہ کون ہیں۔۔۔؟؟ جھھوٹ۔۔ بول رہی ہیں۔۔ ناں۔۔۔؟؟

بہت ہی امید سے پوچھا۔

عباہ بیگم کی آنکھیں چھلک گ ئی یں۔

یہ۔۔۔ سسچ ہے۔۔۔عنائی شہ۔۔۔۔!!

عنائی شہ کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا۔

ہاتھ کانپنے لگے۔

امی۔۔۔! یہ۔۔ جھوٹ۔۔۔۔ہے۔۔۔!!

اس نے جیسے خود کو یقین دلانا چاہا۔

نہیں بیٹا۔۔۔!!

یہی سچ ہے۔۔۔ہاں۔۔کڑوا ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔اب۔۔اور نہیں اس راز کے بوجھ کے تلے جی سکتی۔۔۔

جمیلہ۔۔۔!بہن ہے۔۔میری۔۔۔!

عابدہ بی بی نے ساری سچائی ی بتانے کا فیصلہ کیا۔

ہم۔۔دونوں کی ایک ساتھ۔۔۔اولاد ہوئی ی تھی۔۔۔ ہاسپٹل میں۔۔۔! دونوں کی بیٹی ہوئی ی۔۔۔ لیکن۔۔۔۔میری بیٹی۔۔۔ فوت ہوئی ی تھی۔۔۔

دوسری طرف جمیلہ کی بیٹی ہوئی ی جو تم تھی۔۔

تمہارے بابا۔۔۔۔آنسو صاف کیے۔

بہت روئی ے۔۔۔ اور جب ڈاکٹر نے یہ کہا۔ کہ میں ۔۔دوبادرہ ماں۔۔ نہیں بن سکتی۔۔۔تو۔۔تمہارے بابا کے دل۔۔میں۔۔شیطان آگیا۔۔۔انہوں

نے۔۔وہاں کی نرس کو پیسے دی ئے۔ اور تمہیں ۔۔ اپنی بیٹی سے بدل دیا۔۔

۔

جمیلہ کو بتایا کہ اسکی بیٹی۔۔مری ہوئی پیدا ہوئی ہے۔۔۔

اس کے بعد تمہارے بابا۔۔۔ہمیں لے کے شہر بدل لیا۔
انہیں ڈر تھا۔کہ کہیں۔۔راز کھل نہ جائے۔۔
لیکن۔۔۔جو۔۔۔رب کو منظور ہوتا ہے۔۔وہ ہو کے رہتا ہے۔۔۔
آخر مٹس آواز دھیمی ہو گئی۔

عنائشہ کے خاموش آنسو بہے چلے جا رہے تھے۔
میں جانتی تھی۔۔میری بیٹی۔۔۔زندہ پیدا ہوئی ہے۔۔۔ میں نے۔۔۔ رونے کی آواز سنی تھی۔۔۔

لیکن۔۔کسی نے میرا یقین نہیں کیا۔۔۔سب نے مجھے وہمی قرار دے دیا۔میرا علاج

کروانا شروع کر دیا۔

کوئی ی بھی میرا یقین نہیں کرتا تھا۔

یہاں تک کے۔۔۔ حسین بھی۔۔۔ میرے شوہر۔۔۔انہیں بھی لگتا۔۔۔میں پاگل ہوگ ئی ہوں۔۔

جمیلہ بیگم نے روتے ہوئ ے اپنے پے بیتی کہانی سنائی ی۔

لیکن۔۔ پھر ایک دن مجھے۔۔ وہ نرس ملی۔۔۔ جس نے یہ کام کیا۔۔!! نہیں بتا سکتی کتنے واسطے دے کے۔۔ کتنی مشکل سے میں نے۔۔۔اس سے سچ نکلوایا۔۔۔

اور جب۔۔۔مجھے یہ پتہ چلا کہ۔۔ میری اپنی بہن ہی۔۔ میری کوکھ کی دشمن ہے۔۔ تو میرا۔۔نروس بریک ڈاؤن ہو گیا۔

کتنے عرصہ مجھے لگا واپس ٹھیک ہونے میں۔۔

انکے لہجے کا دکھ ان کے اندر کے درد کو بیان کر رہا تھا۔ عابدہ بیگم سر جھکائی ے مجرموں

کی طرح بیٹھی تھیں۔

اور پھر۔۔۔میں نے ڈھونڈا۔۔بہت ڈھونڈا۔۔اور مجھے۔۔آخر پتہ چل ہی گیا۔۔۔کہ۔۔

میری بیٹی۔۔۔کہاں۔۔ہے۔۔۔۔!!

انہوں نے عنائشہ کو پیار سے دیکھا۔

جس نے سختی سے آنکھیں موند کے دو گرم سیال مادے آنسوؤں کی صورت میں

گالوں پے گرا دی ئے۔

بیٹا۔۔۔مجھے۔۔۔معاف کر دو۔۔۔!

عابدہ بیگم نے ہاتھ جوڑے۔

اور۔۔۔اپنے۔۔بابا کو بھی معاف کر دو۔۔بیٹا۔۔۔!

اولاد کی محبت میں۔۔وہ۔۔گناہ کر بیٹھے۔۔۔۔۔

روتے ہوئے وہ زمین پے بیٹھتی چلیں گ ئیں۔

عنائشہ کا بس نہیں چل رہا تھا۔ وہ کہیں غائب کر لے خود کو۔

وہ وہاں سے منہ پھیر کے اندر جانے لگی۔

کہ عبادہ بیگم نے ایک ہچکی لی۔

عابدہ۔۔۔۔۔۔۔۔!!

جمیلہ بیگم فوراً چلاتی ہوئی یں بہن کی طرف لپکیں۔

عنائی شہ نے بھی پلٹ کر دیکھا۔

عابدہ بیگم کا سانس رک رہا تھا۔

اور ایک ٹکٹکی باندھے وہ عنائی شہ کو حسرت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔

عنائی شہ کے دل کو جیسے ہاتھ پڑ۔ا وہ فوراً بھاگی ماں کے پاس آئی ی۔

امی۔۔۔امی۔۔۔! پلیز۔۔۔نہیں۔۔میں۔۔صرف آپ کی بیٹی ہوں۔۔۔امی۔۔۔۔!!

عنائی شہ چلاتے ہوئی ے بولی۔

عابد بیگم کے چہرے پے ایک سکون کی لہر دوڑ گ ئی۔

انہوں نے ہاتھ بڑھا کے اسکے گال پے ہاتھ پھیرا۔

امید بھری نظروں سے بہن کو دیکھا۔

وہ بھی بے تحاشا رو رہی تھیں۔

ان کی زبان سے کچھ ادا نہ ہو پایا۔

امی۔۔۔اٹھیں۔۔ہاسپٹل۔۔۔۔۔!!

عنائی شہ چلائی ی۔

لیکن۔۔ایک آخری ہچکی لیتے وہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔

جمیلہ بیگم نے روتے ہوئے ے انکی آنکھیں بند کیں۔

امی۔۔۔۔۔!عنائی شہ کی چینخ پورے گھر میں گونجی۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥 بھانت بھانت کی

آوازیں۔۔

ہاسپٹل میں لوگ ادھر سے ادھر بھاگتے۔۔

وہ بس سب کو گھوم۔گھوم کے دیکھے جاری تھی۔

میر تاج صاحب کو آئی ی سی یو میں لے گ ئے تھے۔

کشش کے ہاتھ خون سے لت پت تھے۔کبھی اپنے ہاتھوں کو یکھتی۔کبھی خالی نظروں

سے ادھر ادھر گھوم کے دیکھتی۔

دادا جی کے بنا۔۔ کیا تھی وہ۔۔۔؟؟

کچھ بھی تو نہیں۔۔۔

وہ اکیلی تھی۔۔۔

اس بھیڑ میں اکیلی تھی۔۔۔

اس کا تو کوئی ی بھی نہیں تھا اس فنیا میں سوائے دادا جی کے۔۔۔!!

کوئی ی ایسا نہیں۔۔۔ جسے اپنا کہہ سکے۔۔۔

اسکی آنکھیں دھندلا گ ئی یں۔

آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے ہر منظر دھندلا گیا۔

وہ کچھ بھی صیحح سے نہیں دیکھ پا رہی تھی۔

ہاں۔۔ وہ دور سے آتے یامین کو دیکھ گ ئی۔۔

ہاں۔۔ وہ آرہا تھا۔۔۔

اسکی طرف بڑھ رہا تھا۔

ایک پل۔۔۔

وہ ایک لمحہ

اسے یوں لگا۔۔ کوئی ی ہے اپنا اسکا ۔۔۔۔

بے اختیار ہی قدم آگے کی طرف بڑھے۔ سامنے سے آتے یامین کے چہرے کی فکر مندی صاف واضح تھی۔

اسے دور سے ہی کشش نظر آگ ئی تھی۔

اسے صحیح سلامت دیکھ اس نے شکر کا گہرا سانس خارج کیا۔ اور اسکی جانب بڑھا۔

کشش دیوانہ وار اسکی طرف بڑھی۔ اور اسکے سینے سے جا لگی۔

اس کے ساتھ لگے وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔

کسی اپنے کو بھیڑ میں دیکھ جو احساس ہوتا ہے اسکو آج کشش نے دل سے محسوس کیا تھا۔

کشش۔! کچھ نہیں ہوا۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔!

یامین نے اسے سر پہ ہاتھ پھیرتے پیار سے کہا۔

وہ۔۔۔ دادا جی۔۔۔۔! وہ۔۔۔ خون۔۔۔۔۔۔ وہ اس کی شرٹ کو مٹھی میں دبوچے گھٹی گھٹی آواز میں بولی۔

گارڈ بھی یامین کو دیکھ اس کے پاس فوراً بھگتا ہوا آیا۔

دادا جی۔۔ کہاں ہیں۔۔۔؟؟

فوراً سے پوچھا۔

جی وہ آئی سی یو میں ہیں۔ ۔۔۔ اس طرف۔۔

اشارہ کرتے کہا

یامین کشش کو وہیں ایک سائیڈ بینچ پے بٹھاتا خود آئی سی یو کی جانب بڑھا۔

دروازے کے باہر سے اندر کی طرف نگاہ اٹھی۔

جہاں دادا جی کو آکسیجن ماسک لگا تھا۔

ایک آنسو چپکے سے گال پے گرا۔

سر۔۔۔۔!!

گارڈ کچھ کہتا کہ ڈاکٹر باہر آتا دکھائی دیا۔

انکل۔۔۔۔دادا جی۔۔۔؟؟

یامین نے امی بھرے لہجے میں پوچھا۔

یامین۔۔۔!!

میر صاحب کی کنڈیشن بہت کرٹیکل ہے۔۔۔ان کے سر سے بہت سارا خون بہہ چکا

ہے۔۔۔

ہم۔۔اپنی پوری۔۔۔کوشش کر رہے ہیں۔۔آپ۔۔دعا کریں۔۔

ڈاکٹر عرفان کہتے یامین کو تھپکی دیتے واپس اندر کی جانب بڑھے۔

یامین لب بھینچے گارڈ کی جانب مڑا۔

کیسے ہوا یہ۔۔۔سب۔۔؟؟

گارڈ کا رنگ پھیکا پڑا۔

سر۔۔۔ہماری۔۔گاڑی میر صاحب کی گاڑی کے ساتھ ساتھ ہی تھی۔

لین۔۔اچانک ان کی گاڑی آگے نکل گ ئی۔ ہماری گاڑی کا ٹائ ر پنکچر ہو گیا۔

اور جتنی دیر میں ہم۔۔ان تک پہنچے۔ان کے ساتھ۔۔۔یہ حادثہ ہو۔۔چکا تھا۔۔۔

سر جھکائ ے دکھ سے کہا۔

یامین کشش کی طرف بڑھا۔جو ابھی تک روئ ے جا رہی تھی۔

یامین۔۔۔!آپ کے دادا جی کو ہوش آگیا ہے۔وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔ ڈاکٹر

عرفان نے فوراً باہر آتے کہا۔

یامین انہی قدموں پہ اندر کی جانب بڑھا۔

یامین۔۔۔! ان کے پاس وقت بہت کم ہے۔۔۔!!

ڈاکٹر عرفان نے یامین کو روکتے نم لہجے میں کہا۔

یامین نے بے یقینی سے انہیں دیکھا اور فوراً اندر کی طرف بڑھا۔

آکسیجن ماسک میں بھی یامین محسوس کر سکتا تھا۔ وہ اسے ہی پکار رہے تھے۔

دادا جی۔۔۔!

یامین نے بے اختیار آگے بڑھ کے ان کا ہاتھ تھامتے انہیں پکارا۔

دادا جی نے اپنا آکسیجن ماسک ہٹایا۔

کش۔۔۔۔ شش۔۔۔۔

اور ادھ کھلی آنکھوں سے لمبا سانس لیتے ان کے لبوں سے ادا ہوا۔

وہ۔۔ ٹھیک ہے۔۔ دادا جی۔۔۔! یامین نے ان کے ہاتھوں کو لبوں سے لگایا۔

آنسو تھے کہ گرتے چلے جارہے تھے۔

انہوں نے اشارے سے یامین کو اپنے پاس بلایا۔ یامین ان کے قریب ہوا۔

انہوں نے جو اسے کہا۔ اس پہ اسکی آنکھیں حیرت سے کھلی رہ گ ئی یں۔

دادا جی۔۔۔! آپ کو کچھ۔۔۔ نہیں۔۔ ہو گا۔۔۔ میں۔۔ کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔

یامین نے یقین دلاتے کہا۔

پتت۔۔۔ر!! کششش۔۔۔۔ اکیلی۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔؟؟

انہیں بس کشش کی فکر کھائے جا رہی تھی۔

آپ فکر۔ نہ کریں۔۔ کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ میں ہوں ناں۔۔۔ مجھ پے بھروسہ رکھیں۔

ڈاکٹر۔۔۔۔! یامین نے پکارا۔

تو دادا جی اسکا ہاتھ پکڑ کے اپنی طرف کھینچا۔

ان کے کھینچنے میں کوئی ی طاقت نہ تھی۔

آنکھوں کے آنسو گر کے تکیے میں جذب ہوئے۔

ان کی آنکھوں کی تحریر پڑھتے یامین نے سر جھکا لیا اسکی اپنی آنکھوں کے آنسو اب نہیں رک رہے تھے۔

کششششش۔ ککلکو۔۔۔ بلااؤ۔۔۔۔!

یامین کو حامی بھرتے دیکھ انہوں نے نخیف آواز میں کہا۔ان کا سانس اکھڑا۔

تو یامین نے آکسیجن ماسک انہیں واپس لگایا۔

ڈاکٹر کے آنے سے پہلے دروازہ زور سے کھولتی بھاگتی کشش دادا جی کے پاس پہنچی۔

دادا جی۔۔۔!! آپ۔۔۔ ٹھیک ہیں۔۔ ناں۔۔۔!! آپ۔۔۔ آپپپ کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ آپ۔۔ میرے۔۔ دادا جی۔۔ ہیں۔۔۔ ناں۔۔۔ میرے۔۔۔ ساتھ۔۔۔ رہیں گے۔۔۔!!

روتے ہوئے ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا کیے۔

اپنے دادا۔۔۔۔سے پیار۔۔ کرتی۔۔۔۔ہو۔۔۔ناں۔۔؟؟

دادا جی نے آکسیجن ماسک ہٹاتے بہت مان سے پوچھا۔

بہت۔۔۔۔زیادہ۔۔۔۔سب سے زیادہ۔۔۔۔۔آپ۔۔ میرا سب۔۔ کچھ ہیں۔۔۔ پتہ ہے ناں۔۔آپ کو۔۔۔!! دادا جی کے ہاتھ تھامتے کہا۔

پھر۔۔۔دادا کی بات مانو گی ناں۔۔۔؟؟

اب کی بار پھر بہت مان سے پوچھا۔

میری زندگی۔۔۔آپ پے قربان۔۔دادا جی۔۔۔آپ کے لیے اپنی جان بھی دے دوں۔۔آپ۔۔بس ٹھیک ہو جائیں۔

وہ روتے ہوئے بچوں کی طرح بولے جا رہی تھی۔

دادا جی نے یامین کو آنکھوں سے اشارہ کیا۔۔تو وہ دل پے پتھر رکھتا باہر نکلا۔

باہر آتے وہ آنسو صاف کرتے ڈاکٹر عرفان سے بات کرنے لگا۔

جھنوں نے یہی کہا۔ کہ وہ جانبر ہو سکیں کوئی ی معجزہ ہی ہو سکتا ہے۔ خون بہت بہہ چکا تھا۔ اور ابھی بھی اللہ کی ہی رضا تھی جو انکی سانسیں چل رہی تھیں۔

ڈاکٹر عرفان میر تاج اور یامین کو بہت اچھے سے جانتے تھے۔

اسی لیے یامین نے گارڈ کو داداجی کو ڈاکٹر عرفان کے ہاسپٹل لانے کا کہا۔

یامین نے داداجی کی کہی ساری بات ان کے گوش گزار دی۔

یامین۔۔۔! سوچتے ہوئے بولے۔

انکی آخری خواہش پوری کردو۔۔۔!

وہ چشمہ اتارے آنکھوں کے نم گوشے صاف کرتے دھیمے لہجے میں بولے۔

یامین کو لگا۔۔ جیسے اس کے سر کا سایہ اٹھنے جا رہا ہے۔۔۔۔

جاری ہے۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اَللہِ وَبَرَکاتُہُ

کیا لگتا ہے۔۔۔؟؟ کیا ہونے جا رہا ہے۔۔۔؟؟

کشش اور عنائی شہ کے ساتھ۔۔۔؟؟

خوش رہیں سلامت رہیں۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جزاک اللہُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہا چوہان

#قسط_نمبر 12

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

کشش افضال ولد میر افضال سکندر آپ کا نکاح میر یامین سکندر ولد میر حیات سکندر کے ساتھ بعوض پچاس لاکھ حق مہر طے کیا جاتا ہے۔۔۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔؟؟ مولوی صاحب کے الفاظ ہاسپٹل کے آئی سی یو میں گونجے۔ تو ایک لمحے کے لیے کشش کی آنکھیں بند ہو گئی یں۔

دل نے دھڑکنے سے انکار کر دیا۔

وہ یہ سب یوں قبول نہیں کر پا رہی تھی۔

یہ سب حقیقت ہے۔۔؟ یا خواب۔۔۔؟؟ اسے کچھ سمجھ نہ آ رہا تھا۔

اپنے ہی آنچل کے ہالے میں چہرہ ڈھانپے وہ آنسو ضبط کیے بیٹھی تھی۔

مولوی صاحب نے پھر سے پوچھا۔

یامین کی نظریں اسی پے ٹکی تھیں وہ جانتا تھا یہ مرحلہ کشش کے لیے سب سے مشکل ہے۔۔۔

لیکن وہ بھی دادا جی کی خواہش پے سرِ تسلیم خم کر گیا تھا۔

جس نے شادی نہ کرنے کا خود سے عہد کیا تھا۔

قبول ہے۔۔۔

کشش کے الفاظ نے دادا جی کے چہرے پے خوشی کی لہر دوڑا دی۔

انہوں نے فوراً آنکھیں موندتے رب کا شکر ادا کیا۔

انہیں سب سے زیادہ فکر کشش ہی کی تھی۔ کہ ان کے بعد اس کا کیا ہو گا۔۔؟؟

یامین کے بھی قبول کر لینے کے بعد ڈاکٹر عرفان اور مولوی صاحب نے یامین کو گلے لگایا۔

اور تسلی بھری تھپکی دی۔

وقت اور حالات ایسے نہیں تھے۔ کہ کوئی ی خوشی کا اظہار کرتا۔

دادا جی کی نبض کی رفتار تیز ہوئی ی۔

انکی سانسیں اکھڑنے لگیں۔

سبھی ان کی طرف متوجہ ہوئی ے۔

کشش فوراً ان کے سرہانے کے پاس جا کھڑی ہوئی ی۔

دادا جی۔۔۔! آپ کی۔۔۔۔۔۔مجھے ضرورت ہے۔۔۔پلیز۔۔ایسا۔۔مت کرنا۔۔۔

مجھے۔۔چھوڑ کے نہیں۔۔جانا۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔ آپ کی کشش مر

جائی ے گی۔۔ دادا جی۔۔۔!!

روتے ہوئی ے وہ دادا جی کے ساتھ لگی بولے جا رہی تھی۔

نرس۔۔! فوراً آپریشن کی تیاری کریں۔۔ دادا جی کی نبض دیکھتے وہ فوراً بولے۔

آپ سب باہر چلے جائی یں۔ پلیز۔۔۔! یامین کی طرف درخواست والے لہجے

میں کہتے ڈاکٹر عرفان آپریشن کی تیاری کرنے لگے۔

کشش کو بمشکل یامین کندھوں سے تھام کے باہر لایا۔

میرے۔۔دادا جی۔۔۔!! وہ۔۔میرے۔۔۔دادا جی۔۔۔۔انہیں۔۔۔ بچالیں۔۔۔

پلیز۔۔۔!! کشش نے یامین کے آگے ہاتھ جوڑے۔۔

یامین کا دل اسکی اس حرکت پے بہت دکھا۔

اس کے ہاتھ تھامے۔ لیکن شدتِ ضبط سے کچھ کہہ نہ سکا۔

وہ خود کو نہیں سنبھال پا رہا تھا۔ تو کشش کو کیسے سنبھالتا۔

میں۔۔آپ کو۔۔ کبھی۔۔ تنگ۔۔۔ نہیں کروں۔۔ گی۔۔۔

پلیز۔۔۔مجھے۔۔دادا جی واپس لادیں۔۔۔

پلیز۔۔۔۔!!

روتے ہوئے وہ ہاتھ جوڑے یامین سے کہے جا رہی تھی۔

یامین کے دل کے پار ہو رہی تھیں اسکی باتیں۔

اسکے ہاتھ تھامے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

اور چپکے سے اپنی آنکھ میں آئے آنسوؤں کو صاف کیا۔

کچھ۔۔ کچھ۔۔۔ نہیں ہوگا۔۔ دادا جی۔۔ کو۔۔۔ اللہ سے دعا کرو۔۔۔ وہ ہم سے ہمارا سایہ۔۔ نہیں چھینے گے۔۔۔

دھیمے دھیمے کہتا وہ کشش کو پر سکون کر رہا تھا۔

میں۔۔ میں اللہ سے دعا۔۔ کروں۔۔؟؟ وہ۔۔ مجھے دادا جی واپس کر دیں گے۔۔۔ ناں۔۔۔!!؟

چہرہ اوپر اٹھاتے پوچھتے وہ بہت چھوٹی بچی لگ رہی تھی۔

یامین نے اثبات میں سر ہلایا۔

اسی اثنا میں ڈاکٹر عرفان نے یامین کو بلوایا۔ تو وہ کشش کو اپنا خیال رکھنے کا کہتا اندر بڑھا۔

جبکہ کشش وہاں سے prayer room کی جانب بڑھی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

عادہ بیگم کے اچانک داغِ مفارقت پے عنائشہ چپ سی ہوگئی تھی۔

ان کے ساتھ بیتے لمحے ایک فلم کی طرح آنکھوں میں گھوم رہے تھے۔

کوئی لمحہ کوئی پل ایسا نہ گزرا تھا جب انہوں نے اسے کسی چیز کی کمی دی ہوتی۔

بس پیار ہی پیار نچھاور کیا تھا۔

آج عابدہ بیگم کو گ ئی ے دو دن ہو گ ئی ے تھے۔

جمیلہ بیگم ان دو دنوں میں اس کے ساتھ ساتھ ہی رہیں تھیں۔

انہیں بس ایک ہی ڈر تھا اب ان سے انکی بیٹی جدا نہ ہو جائی ے۔

وہ اسی کے ساتھ لگیں اسی کا خیال رلھ رہی تھیں۔

ان دو دنوں میں وہ انہیں خود سے بھی زیافہ عزیز ہو گ ئی تھی۔

زبیدہ خالہبھی ہر لمحہ ساتھ تھیں۔

اب بھی وہ بار بار آتیں اور اسکی پوچھ تاچھکرتی رہتیں۔

انہیں بھی جمیلہ بیگم کا عنائ ہ سے کیا رشتہ ہے۔ پتہ چل چکا تھا۔

بیٹا۔۔۔! کھانا کھالو۔

زبیدہ خالہ نے کوئ ی چوتھی بار اسے کہا۔

دو دن سے وہ خاموش ماں کے کمرے میں بیٹھی تھی۔

کسی سے کوئ ی بات نہ کرتی تھی۔

زور زبردستی ہی سہی زبیدہ خالہ اسے دن میں ایک دفعہ کھلا ہی یتیں تھیں۔

وہ زبیدہ خالہ سے پھر بات کر لیتی یا ان کی بات مان جاتی۔

جمیلہ

بیٹا۔۔۔! یوں چپ نہ رہو۔۔ کچھ تو بولو۔۔۔۔اور کچھ نہ سہی۔۔ کچھ کھا ہی لو۔۔۔

زبیدہ خالہ نے روندھے لہجے میں کہا۔

جمیلہ بیگم نے اس کے کاندھے پے تسلی بھری تھپکی دی۔

بیٹا۔۔۔!!خود کو سنبھالو۔۔۔۔!!

عنائی شہ نے انہیں عجیب سی نظروں سے دیکھا۔

آپ کے لیے کہنا آسان ہے۔۔۔ میرے لیے۔۔۔۔بہت۔۔ مشکل۔۔۔ماں تھیں۔۔وہ میری۔۔۔

عنائی شہ کے لب کہتے ہوئے لرزے۔

عنائی شہ۔۔۔ بیٹا۔۔۔!عابدہ کے جانے کا دکھ مجھے بھی ہے۔

بہن تھی وہ میری۔۔۔۔!

جمیلہ بیگم کو اسکی بات سے دکھ ہوا۔

اگر۔۔بہن مانتیں تو۔۔۔آپ کبھی یہاں نہ آتیں۔۔۔اٹھتے ہوئے تیز لہجے میں

کہا۔

اور۔۔۔آج۔۔۔میری۔۔ماں۔۔۔زندہ ہوتی۔۔۔

کہتے وہ رو دی۔۔

جمیلہ بیگم حیرت سے اسے دیکھتے کھڑی ہوئی یں۔

عنائی شہ۔۔۔ ! ماں ہوں میں تمہاری بیٹا۔۔ لہجہ روندھ سا گیا۔

میری۔۔ایک ہی ماں۔۔ تھی۔۔اور وہ اب۔۔اس دنیا میں نہیں۔۔رہی۔۔۔!!

سپاٹ لہجہ میں کہتی وہ جمیلہ بیگم کا دل۔ چھلنی کر گ ئی۔

یہ۔۔۔یہ۔۔۔کیا۔۔۔؟؟میں۔۔اس کی ماں۔۔۔!!

رونے سے ان کے الفاظ ان کے اندر ہی دم توڑ گ ئے۔

آپ۔۔پریشان نہ ہوں۔ وہ دکھی ہے ابھی۔۔۔!!کچھ دنوں تک خود ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔

آپ کے اور خود کے رشتے کو سمجھے گی بھی اور تسلیم بھی کرے گی۔۔۔

عنائی شہ کے اسطرح کہہ کے جانے پے زبیدہ خالہ بھی دکھی ہوئی یں۔

لیکن جمیلہ بیگم کو تسلی لازمی دی۔

انہیں یہ عورت ہی عنائشہ کی محافظ لگ رہی تھی۔

اور ماں سے بڑھ کر بیٹی کے لیے بھلا کون محافظ ہو سکتا ہے۔۔۔؟؟

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

دوار! جو تمنے چاہا ہو گیا۔۔ناں۔۔!

اب کیا چاہتے ہو۔۔۔؟؟سویرا بیگم نے منہ بناتے پوچھا۔

مما۔۔۔! آپ کی دل سے رضامندی۔۔۔اس رشتے میں۔۔!

داور نے لاڈ سے کہا۔

کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔؟؟اب۔۔۔؟؟ہو تو گیا جو ہونا تھا۔۔۔ہمارا کیا حق تم پے۔۔۔؟؟

نروٹھے لہجے میں کہا۔

آپ۔۔کا سارا حق ہے مما۔۔۔! آپ۔۔میری جنت ہیں۔۔آپ۔۔مجھ سے ناراض

ہوں۔۔تو میری خوشی ادھوری رہ جائے گی۔۔۔ آپ جانتی ہیں ناں۔۔۔!!

داور نے ماں کو گلے لگاتے کہا۔

سویرا بی بی بھی ماں تھیں۔داور کی باتوں پے انکا دل پگھلنے لگا۔

دوار۔۔۔! میرے بہت ارمان تھے۔۔۔طوبیٰ کو لے کے۔۔اسے اپنی بہو بنانے

کے۔۔۔اپنی بہن کے ساتھ۔۔رشتی جوڑنا چاہتی تھی۔۔۔۔پر۔تم نے۔۔۔سارے ارمانوں پے پانی پھیر دیا۔

منہ بناتے دکھی انداز میں کہا۔

مما۔۔۔!معاف کر دیں۔۔آپ کا دل دکھا کے۔۔۔میں کبھی خوش نہیں رہ پاؤں گا۔۔ ! اور دادا جی۔۔ کا فیصلہ تھا یہ۔۔ آپ کو پتہ ہے۔ناں۔۔۔!

داور نے اپنا دامن بچانا چاہا۔

بس کرو۔۔۔رہنے دو۔۔جیسے مجھے پتہ نہ ہو۔۔۔!!

ایک دن پہلے تمنے اپنی پسند کا اظہار کیا۔اگلے دن تمہارے دادا جی نے تمہاری پسند پے آمین کہا۔۔۔

تم کیوں انکار کرتے۔۔؟تمہارے تو دل کی مراد بر آئی ی تھی ناں۔۔۔

پیار اور غصے بھرے اور لہجے میں ڈانٹا۔

اچھا۔۔۔ناں۔۔آپ۔۔توماں۔۔ہیں۔۔ناں۔۔۔۔!مان جائیں ناں۔۔۔!

داور نے سویرا بیگمکے گلے۔میں بانہیں ڈالتے کہا۔

اچھا اچھا۔۔بس۔۔مسکے نہ لگاؤ۔۔۔ لیکن ۔۔ایک بات یاد رکھنا۔۔۔ ایک وقت

آئے گا۔۔ جب۔میں تم سے کوئی بات کہوں گی۔۔ اور تمہیں وہ ماننی پڑے گی۔۔ بنا کسی سوال و جواب کے۔۔ سمجھے۔۔؟

انگلی اٹھاتے وارن کیا۔

میری جان قربان آپ پے۔۔۔!! آپ کی ہ بات سر آنکھوں پے۔۔۔

بنا ان کے دل کا راز جانے۔وہ ہامی بھر گیا۔

اور سویرا بیگم اسی میں خوش ہو گئی یں۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

کتنے گھنٹے گزر گئے تھے وہ نہیں جانتا تھا۔

بس دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے دادا جی کے لیے ہی دعا گو تھا۔

اسی اثنا میں ڈاکٹر عرفان آئی سی یو سے باہر آئے۔

وہ فوراً سے پہلے ان تک پہنچا۔

کیسے ہیں۔۔۔؟؟ دادا جی۔۔؟

یامین نے ڈاکٹر عرفان کے باہر آتے ہی پوچھا۔

اس نے گھر میں کسی کو کوئی ی اطلاع نہیں دی تھی ابھی تک۔ وہ کسی کو بھی پرشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

جبکہ ہاسپٹل کی سیکیورٹی اس نے بہت سخت کر دی تھی۔اور اپنے بندے اس نے جو ٹائی ر کیے تھے۔ وہ اس حادثے کا سراغ لگانے میں مصروف تھے۔

اس کے نکاح کا بندوبست بھی ڈاکٹر عرفان نے ہی کیا تھا۔

اپنے جانے والے مولوی صاحب کو بلوایا تھا۔

ڈاکٹر عرفان سے ان کے پرانے مراسم تھے۔

ڈاکٹر عرفان نے گہرا سانس خارج کیا۔

سنا تھا دعائی یں معجزے دکھا دیتیں ہیں۔۔ آج دیکھ بھی لیا۔۔.

آپریشن کامیاب رہا۔۔۔24 گھنٹےِ ان کے لیے بہت اہم ہیں۔۔! دعا کرو۔۔ کہ انہیں ہوش آجائی ے۔۔۔!

تسلی بھری تھپکی دی۔

یامین نے بے اختیار آنکھیں بند کرتے اللہ کا شکر ادا کیا۔

دادا جی کے بنا جینے کا تصور بھی محال تھا۔

یامین کے قدم آئی سی یو کی جانب بڑھے جہاں دادا جی بے ہوش مشینوں میں جکڑے تھے۔انہیں اس حال۔میں دیکھ اسکا دل کٹ سا گیا تھا۔

ان لمحوں میں وہ ہزاروں پل مرا تھا۔

دادا جی کے بنا جینا ایک سوہانِ روح لگ رہا تھا۔۔

لیکن شکر تھا اللہ کا۔۔اس نے دعائیں سن لیں تھیں۔

پلٹ کے۔۔۔۔

نظروں نے اس دشمنِ جاں کو ڈھونڈا۔

لیکن وہ نظر نہ آئی۔

پھر یاد آیا وہ prayer room میں گئی تھی۔ اور وہاں ابھی تک وہیں تھیں۔

قدم۔بے اختیار اس جانب اٹھے۔

دروازے پے جا کے رک گیا۔

وہ جو جائے نماز بچھائے بیٹھی تھی۔دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے آنکھیں بند

کیسے روئے جا رہی تھی۔

یامین کو اس پے بہت دل کو کچھ ہوا۔

دادا جی کے سب سے زیادہ قریب بھی تو یہی تھی۔

دادا جی کو اگر کچھ بھی ہو جاتا تو سب سے زیادہ تو اسی نے تکلیف اٹھانی تھی۔

اس وقت اور کوئی ی نہیں تھا۔

یامین خاموشی سے جوتے اتارتا اس کے پاس دو زانوں جا بیٹھا۔

وہ پری پیکر چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

یامین نے ہاتھ بڑھا کے اس کے آنسو پونچھے تو اس لمحے اپنے گالوں پے کسی کے ہاتھ اک لمس محسوس کرتے اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔

امید اور حسرت کے ملے جلے تاثرات سے یامین کو دیکھا۔

پوچھنے کی ہمت نہیں جٹا پا رہی تھی۔

ٹھیک ہیں دادا جی۔۔۔! اللہ نے تمہاری دعا سن لی۔۔۔

یامین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جبکہ آنکھیں نم تھیں۔

کشش نے بے اختیار زور سے آنکھیں میچیں۔ اور سجدے میں سر جھک گیا۔

اللہ دلوں کے کتنا قریب ہوتا ہے آج۔۔اسے احساس ہوا تھا۔۔

اور ٹوٹ کے اپنے اللہ پے پیار آیا تھا۔

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

کس نے مس عنائی شہ کی لیو اپروو کی۔۔۔؟؟

تین دن کے لیے حازق آؤٹ آف کنٹری گیا ہوا تھا۔

اور عنائی شہ تین دن سے کام پے نہیں جا رہی تھی۔

وہ آج ہی لوٹا تھا۔

اور اسے عنائی شہ کی غیر حاضری کا علم ہوا تھا۔اور سخت غصے میں بھرا بیٹھا تھا۔۔

سر۔۔۔!فائق سر نے فون کیا تھا۔ اور بتایا تھا کہ وہ کچھ دنوں کے لیے آفس نہیں آئیں گیں۔

ماجد نے فوراً وضاحت دی۔

اب۔۔کسی بھی ورکر کو چھٹی اسے دی جائے گی۔۔؟؟

تیکھے انداز میں پوچھا۔

سر۔۔۔!ان کی والدہ کی ڈیتھ ہو گ ئی تھی۔

دھیمے لہجے میں کہا۔

واٹ۔۔۔؟؟یہ کب ہوا۔۔؟حازق ایک دم اٹھتے ہوئ ے بولا۔

سر تین دن ہی ہوئ ے ہیں۔

ٹھیک ہے۔۔۔تم۔جاؤ۔۔۔!

ماجد کو بھیج کے وہ عنائ شہ کے لیے سوچنے لگا۔

اس کے لیے اسے برا لگ رہا تھا۔

دو بار ملا تھا ان سے۔۔

ایک دفعہ تن۔۔جب وہ نائ شہ کو چھوڑنے گیا تھا۔

اور دوسری دفعہ۔۔عنائ شہ کو بنا پتہ لگے۔۔ وہ اس کے یونی ٹائ م میں اس کے گھر گیا تھا۔

جواب تک راز ہی تھا۔

فون اٹھایا اسے فون کرنے کے لیے۔لیکن کچھ سوچ کے اٹھا اور کیز اٹھاتا باہر نکلا۔

اسے جانا زیادہ بہتر لگا نا کہ فون کرنا مناسب نہ لگا۔

💘💘💘💘💘💘💘💘💘💘💘💘💘💘

آپ۔۔یہاں سے چلی جائیں۔۔ میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی۔۔!

عنائشہ نے مضبوط لہجے میں کہا۔

اگر آپ کو ایسا لگتا ہے۔۔کہ ہاں رہ کے آپ۔۔مجھے اپنے ساتھ لے جانے میں کامیاب ہو جائیں گیں۔۔تو یہ آپ کہ بھول ہے۔۔ مسز شہریار آفریدی۔۔۔

میں اپنے ماں باپ کا گھر چھوڑ کے آپ کے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گی۔

اٹل لہجے میں کہتے وہ جمیلہ بیگم کو سکتے میں ڈال گئی۔

زبیدہ خالہ نے اسے اتنا سمجھایا لیکن وہ ایک ہی ضد لگا کے بیٹھی تھی۔

کہ وہ جمیلہ بیگم سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی تھی۔

عنائشہ۔۔۔! میں۔۔ تمہاری ماں۔۔ہوں۔۔تم۔۔ایسے کیسے کر سکتی ہو میرے ساتھ۔۔؟؟

جمیلہ بیگم نے دکھی انداز میں کہا۔

مجھ سے امیدیں نہ لگائیں۔۔ پلیز۔۔۔ میں آپ کی کسی امید پے۔۔پورا نہیں اتروں گی اس لیے مہربانی کریں اور جائیں یہاں سے۔۔۔

کرخت لہجے میں کہا۔اور اندر کی جانب بڑھ گ ئی۔

سنبھالیں خود کو۔۔۔!

کہ پیچھے سے زبیدہ خالہ کی آواز آئی ی۔

بے اختیار ہی پیچھے پلٹی۔ جمیلہ بیگم۔ کو بے ہوش ہوتا گرتا دیکھ فوراً سے پہلے ان تک پہنچی۔۔

آنکھیں۔۔ کھولیں۔۔! کیا ہوا آپ کو۔۔؟؟

عنائی شہ بہت سخت گھبرا گ ئی۔

عنائی شہ۔۔! سب تمہاری فضول ضد کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ سگھی ماں ہے یہ تمہاری۔۔ کتنا تڑپی ہو گی۔۔۔اور تم۔۔ آج بھی انہیں خود سے محروم رکھ رہی ہو۔۔؟

ایک ماں کو تو کھو چکی ہو۔۔۔ کیا اب۔۔ ان کو بھی کھونا چاہتی ہو۔۔۔؟؟

زبیدہ خالہ نے نم۔ لہجہ میں اس کے ضمیر کو جھنجوڑا۔

ننہں۔۔۔! انہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔

فوراً زبیدہ خالہ کے سہارے انہیں اٹھاتی بمشکل باہر گاڑی تک لے کے گ ئی۔

یہ انکی ہی گاڑی تھی۔جب سے وہ یہاں تھیں۔وہ ڈرائیور گاڑی سمیت یہیں تھا۔

شاید اسے آرڈر تھا۔اس لیے وہ بہت مسعدی سے ڈیوٹی دے رہا تھا۔

کیا ہوا۔۔۔میڈم کو۔۔۔؟؟

جمیلہ بیگم کو یوں ان کے سہارے باہر آتا دیکھ وہ فوراً لپکا۔

یہ۔۔بے ہوش ہو گئی ہیں۔۔ ہاسپٹل لے کے جانا ہے۔۔ جلدی کریں۔

عنائشہ نے بعجلت کہا تو وہ انکی مدد کرتے جمیلہ بیگم کو گاڑی میں ڈالا۔

اور گاڑی کو ہاسپٹل کی جانب موڑا۔

عنائشہ بھی ساتھ تھی۔ جبکہ زبیدہ خالہ ساتھ نہ گئیں۔

گاڑی کے جانے کے بعد وہ عنائشہ کے گھر کو تالا لگا رہی تھیں۔کہ اسی وقت

حازق وہاں پہنچا۔

یہ۔۔یہاں۔۔تالا کیوں لگا رہی ہیں۔۔؟؟عنائشہ کہاں ہے۔۔؟؟

گاڑی سے اترتے کسی ڈر کے تحت بنا سلام دعا کے فوراً پوچھا۔

بیٹا۔۔!عنائشہ۔۔ ماں کو لے کے ہاسپٹل گئی ہے۔۔!

زبیدہ خالہ دھیمے لہجے میں بولیں۔

ہاسپٹل۔۔۔؟؟ماں کو لے کے۔۔؟؟اگر میں غلط نہیں۔۔تو۔۔مجھے ت یہ بتایا گیا

ہے۔۔کہ انکی مدر کی ڈیتھ ہو گ ئی ہے۔؟؟

حازق نے حیرانی سے پوچھا۔

ہاں۔۔بیٹا۔۔۔!عابدہ بہن کی ڈیتھ ہو گ ئی ہے۔ بہت اچھی خاتن تھیں۔

لیکن۔۔ وہ عنائشہ کی۔۔ سگھی ماں نہیں تھیں۔۔خالہ تھیں۔۔۔

اتنا کہتے انہیں احساس ہوا۔ساری انفارمیشن دیتی جارہی ہیں۔پوچھ تولیں آخر یہ ہے

کون۔۔؟؟

وہ کچھ پوچھتیں کہ حازق کا موبائیل بجنے لگا۔ وہ کال اٹھاتا سائیڈ پے ہوا۔

کہاں ہو یار۔۔؟کب سے کال کر رہا تھا۔فون نہیں اٹھارہے تھے۔۔۔؟؟

حازق نے فوراً سے یامین کو کہا۔

واٹ۔۔کیا۔۔کہہ رہے ہو۔۔۔؟داداجی کا ایکسیڈینٹ۔۔؟؟لیکن کیسے۔۔؟؟

یامین کی بات سن اس کا دماغ صحیح معنوں میں گھوما۔

کونسے ہاسپٹل میں۔۔؟

اوکے۔۔میں۔۔ابھی آتا ہوں۔۔۔! کہتے ہی کال بند کرتا وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔

وہ یہ تک بھول گیا تھا۔کہ وہ عنائی شہ سے ملنے آیا تھا۔

اسے یامین اپنے بھائی یوں سے بھی بڑھ کے تھا۔

اپنی زات سے بھی زیادہ عزیز تھا۔

زبیدہ خالہ حازق کو جاتا دیکھتی رہ گ ئی یں۔

جاری ہے۔

🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

آج تو بس اسنیک دینی تھی قسط لکھنے کا بہت مشکل سے ٹائی م ملا۔ لیکن لکھ لی۔ 😉

اگر رسپانس بہت زیادہ اچھا ہوا تو۔۔۔اس ویک اینڈ پے ڈبل اپیسوڈ کا پکا وعدہ۔۔

👍👍

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جزاک اللهُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر13

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

تیز تیز قدم اٹھاتے وہ سامنے آرہے تھے۔ڈاکٹر کے لباس میں وہ ایک بارعب شخصیت کے حامل انسان لگ رہے تھے۔

آنکھوں پے نظر کا چمشہ تھا۔ماتھے پے دو بل۔

کانوں کے پاس کنپٹی پے چند ایک سفید بال۔۔

دیکھنے والے کو مرعوب کرتی انکی پرسنیلٹی عنائشہ بھی انہیں دیکھتی دنگ رہ گئی۔

عنائشہ کے دل کی دھڑکن یکدم تیز ہوئی۔

ایک انوکھا سا احساس جاگا۔

وہ سب کو نظرانداز کرتے آئی سی یو میں داخل ہوئے ۔

پاس کھڑا ڈرائیور سخت گھبرایا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

عنائشہ اسے دیکھتی پھر سے آئی سی یو کے دروازے پے نظریں

ٹکائی یں جہاں جمیلہ بیگم کا چیک اپ کیا جا رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہی شخص باہر آیا۔

کیا ہوا تھا۔۔؟؟

ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا۔

سر۔۔۔! میڈم۔۔۔بے ہوش۔۔۔ہو گ ئی یں تھیں۔

ہکلاتے ہوئ ے جواب دیا۔ہ

کیسے۔۔۔؟؟ کیا ہوا تھا۔۔۔؟؟

آپ کو کس لیے ان کے ساتھ بھیجا تھا۔۔؟؟ آپ نے کیوں لاپرواہی کی۔۔؟

اس شخص نے دبے لیکن سخت لہجے میں بات کی عنائ شہ تو بس دیکھتی رہ گ ئی۔

کہ اس شخص کا کیا رشتہ ہو سکتا ہے۔۔۔ اسکی ماں سے۔۔؟؟

سر۔۔۔۔! وہ ان کے ساتھ ہی۔۔۔ باہر۔۔۔!

گردن موڑ کے عنائ شہ کو ایک نظر دیکھا۔

ماتھے کے بل مزید بڑھے۔

منع بھی کیا تھا۔۔۔ لیکن۔۔۔ نہیں مانی میری بات۔۔۔!

گردن نفی میں ہلاتے وہ پھر سے آئی سی یو کی جانب بڑھے۔

نائی شہ نے جھر جھری لی۔

یہ کون ہیں؟

ڈرائی یور سے ہی پوچھ لیا۔

یہ۔۔ بڑے صاحب ہیں۔ شہریار آفریدی۔۔ میڈم کے شوہر۔۔۔!

دھیمے لہجے میں کہتا وہ نائی شہ کو چپ ہی کرا گیا۔

فوراً رخ بدلا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

دادا جی کو ہوش کیوں نہیں آرہا۔۔۔؟؟

کشش جو یامین کے ساتھ آئی سی یو کے دوازے پے کھڑی اندر دادا جی کو دیکھ رہی تھی۔

لہجے میں یاسیت لیے پوچھا۔

یامین نے بہت میٹھی نظروں سے اسے دیکھا۔

آجائی ے گا ہوش۔۔۔! تمہاری دعائی یں انہیں واپس لے آئی ی ہیں۔ اللہ

انہیں واپس ہمیں لوٹادے گا۔۔

کشش نے ایک نظراس مہرباں کو دیکھا۔

آپ کو پتہ ہے۔۔۔آج۔۔میرا۔۔اللہ پے یقین اور زیادہ مضبوط ہو گیا ہے۔۔اللہ نے میری دعائیں سنیں۔۔۔

مجھے۔۔۔میرے دادا جی سب سے عزیز ہیں۔۔اور اللہ نے مجھے ان کو واپس لوٹادیا۔۔۔

واقعی۔۔۔۔اللہ سنتا ہے۔۔۔وہ بہت مہرباں ہے۔۔رحیم ہے۔۔

لہجہ نم ہوا۔تو آنکھوں کے گوشے بھیب بھیگ گئے۔

میرا اللہ بہت پیارا ہے۔۔۔میرے ماں۔باپ۔۔نہیں۔۔لیکن۔۔وہ اللہ ہے ناں۔۔جو ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔۔ وہ میرا ربّ کریم ہے۔۔۔۔۔ میرا اللہ بہت پیارا ہے۔۔

دل سے کہتی وہ یامین کو اپنی عمر سے زیادہ بڑی لگی آج۔

کشش! اللہ ربّ العزت بھی تم سے بہت پیار کرتا ہے۔۔۔!

جانتی ہو۔۔۔جس کو کوئی بھی تکلیف نہ پہنچے۔۔۔ اللہ اس سے لاپرواہ ہو جاتا ہے۔۔۔

اللہ سے آزمائش مانگو۔۔۔

اس پہ صبر کرو۔۔

نیک گماں رکھو۔۔

جو اللہ کے نزدیک ہوتا ہے۔۔۔

آزمائش بھی اسی کے لیے ہوتی ہے۔۔

یہ بھیایک آزمائش تھی۔۔ بہت بڑی۔۔

لیکن۔۔اللہ سے نیک گمان اور صبر کادامن ہمیشہ تھامے رکھو۔

وہ کبھی بھی اپنے بندے کو اکیلا نہیں چھوڑتا۔۔

کشش ایکٹکٹکی باندھے اسے سنے جارہی تھی۔وہ بولتا بہت پیار الگ رہا تھا۔

یہ۔۔دنیاآزمائش کی جگہ ہے۔۔۔ کشش۔۔۔

اگر دنیامیں سب پالیاتو آخرت کے لیے کیابچایا۔۔۔؟؟

دنیامیں آزمائش دیں گے تو اللہ آخرت میں اپنے کرم سے نوازے گا

ناں۔۔ وہی تو زندگی لافانی ہے۔۔۔

اس کی جانب دیکھاجو بناپلک جھپکے اسے سنے جارہی تھی۔

اس فانی دنیا کی محبتاور حرص انسان کو ختم کر دیتی ہے۔۔۔اس لیے اللہ سے ہمیشہ دعا کرو۔۔وہ ہمیں اس دنیا کی طلب سے بچائی ے۔

آمین۔۔۔ کشش نے دل سے کہا۔

یامین بھائی ی۔۔۔!!

داور کی آواز پے وہ دونوں پلٹے۔

داور کے ساتھ سمیر بھی تھا۔

کیسے۔۔۔ ہوا۔ یہ سب۔۔؟؟

دادا جی ٹھیک ہیں ناں۔۔؟؟

دونوں کے چہرے پے پریشانی رقم تھی۔

یامین نے ہی داور کو فون کر کے اطلاع دی تھی۔اور ہاسپٹل پہنچنے کو کہا تھا۔

ہاں۔۔الحمدُ للہ اب ٹھیک ہیں۔آپریٹ ہو گیا ہے۔۔۔ہوش میں آئی یں گے تو پتہ چلے گا۔۔ لیکن اللہ سے بہتری کی امید رکھو۔۔۔

یامین نے انہیں تسلی دی۔

یامین۔۔۔!ڈاکٹر عرفان کی آواز پے وہ سبھی ان کی طرف متوجہ ہوئی ے۔

ڈرائی یور کی ڈیتھ ہوگ ئی ہے۔۔ بہت کوشش کے باوجود بھی ہم۔۔۔

اسے نہیں بچا پائی ے۔

اِنّاللّٰہِ وَاِنّا اِلَیۡہِ رَاجِعون

یامین کے لبوں سے دکھ سے ادا ہوا۔

کشش نے بے اختیار منہ پہ ہاتھ رکھتے اپنے آنسوؤں کا گلا گھونٹا۔

راستے میں وہ کتنا اسے تنگ کرتی آئی ی۔

اور وہ بھی ہنستا مسکراتا رہا۔

اسکی اپنی بیٹی بھی کشش کی ہم عمر ہی تھی۔اتنا اس نے بی بتایا تھا۔

اور دو چھوٹے بیٹے بھی تھے۔

اب ان کا کیا ہو گا۔۔۔؟

یامین داور کے ساتھ جا چکا تھا سمیر وہیں تھا۔کشش کے پاس۔

وہ۔وہ۔۔مر۔۔۔گ ئی ے۔؟؟ ان کے ۔۔ بچوں کا کیا

۔۔ہو۔۔گا۔۔سمیر۔۔۔؟؟ وہ تو۔۔یتیم ہو گ ئی ے۔۔۔؟؟

کشش ہچکیوں سے رو دی۔

سمیر نے اسے حوصلہ دیا۔

خود کو سنبھالو۔۔۔

میں ۔۔۔نے۔۔ان کے لیے۔۔دعا نہیں۔۔کی سمیر۔۔۔!

اگر کرتی۔۔تو اللہ نے وہ بھی سن لینی تھی ناں۔۔۔میں۔۔۔خود غرض ہو گئی۔۔۔

کشش کو رہ رہ کے خود پے غصہ آ رہا تھا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اکرم کی ڈیڈ باڈی کو ان کے گھ پہنچانا تھا۔

یہ کام یامیج نے داور کے سپرد کیا۔

داور۔۔سب انتظام کرنا ہے۔۔تم نے خود۔۔۔اور ان کے گھر والوں کو کسی چیز کی کمی نہیں ہونی چاہیے۔۔سب سنبھالنا ہے۔۔۔!

یامین نے ہدایت دیتے کہا۔

جی بھائی ی۔۔! میں سب سنبھال لوں گا۔۔

کاش۔۔۔میں۔۔۔اس وقت وہاں ہوتا۔۔۔!

یامین نے دل کا درد چھپاتے کہا۔

داور نے اسے تسلی بھری تھپکی دی۔

بھائی یہ حادثات زندگی کا حصہ ہوتے ہیں۔۔ کب کہاں ۔۔ کس وقت موت آجائے۔۔۔ یہ صرف اللہ جانتا ہے۔۔۔

انسان۔۔۔۔ بے بس ہے۔۔۔!!

یامین نے ایک نظر داور کو دیکھا۔

اور اثبات میں سر ہلاتا گارڈز کی جانب بڑھا۔

جنہیں اس وقت ساتھ ہونا چاہیے تھا۔

لیکن وہ نہیں تھے۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

جمیلہ بیگم کو ہوش آگیا تھا۔

عنائشہ باہر ہی بیٹھی تھی۔

نہ شہریار نے اسے بلایا نہ وہ اندر گئی۔

لیکن۔۔ وہ وہاں سے جا بھی نہ سکی۔ جو بھی تھا۔ وہ اسکی ماں تھی۔۔۔ سگھی ماں۔۔ اور۔۔

اس حال میں پہچانے والی بھی وہ خود تھی۔

لیکن۔۔کیا۔وہ شخص۔۔میرا۔۔باپ ہے۔۔۔؟؟

خود سے سوال کیا۔۔۔

ایک عجیب سا احساس جاگا۔

لیکن۔۔۔انھوں نے مجھے۔۔اگنور کیا۔۔۔

مجھ سے۔۔۔بات نہیں کی۔۔۔

بلکہ۔۔۔انکی نظروں میں مجھے۔۔اپنے لیے وہ چاہت نظر نہیں آئی ی۔۔۔!

دلمیں ایک کسک سی جاگی۔

ایکسکیوزمی! آپ کا نام عنائی شہ ہے۔۔۔؟؟

نرس نے اسے مخاطب کیا تو وہ چونکی۔

جی۔۔۔! کہتے وہ اٹھی۔

آپ کو اندر میم جمیلہ بلا رہی ہیں۔۔

کہتے ہی وہ واپس پلٹ گ ئی۔

عنائی شہ مرے قدموں سے دروازہ دھکیلتی اندر کی جانب بڑھی۔

سامنے ہی تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ے جمیلہ بیگم پے نظریں اٹھیں۔ جو اسی کی

راہ دیکھ رہی تھیں۔

یہاں آؤ۔۔۔ عنائی شہ۔۔۔ میرے پاس۔۔۔!

ان کا لہجہ بہت شیریں تھا۔

عنائی شہ نے ایک نظر پاس کھڑے شہریار صاحب پے ڈالی۔

جو بظاہر تو فائی لچیک کر رہے تھے۔ لیکن ھیان سارا ان کی طرف ہی تھا۔

عنائی شہ ان کے پاس جا کھڑی ہوئی ی۔

بیٹا۔۔۔! جمیلہ بیگم نے اس کے ہاتھ تھامے۔

اپنی ماں سے ناراض ہو کیا۔۔؟؟ان کے ہر ہر لفظ میں عنائی شہ کے لیے چاہت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا۔

عنائی شہ نے نفی میں سر ہلایا۔

پھر۔۔۔اپنی ماں۔۔۔کے ساتھ چلو گی ناں۔۔؟؟

بہت امید سے پوچھا۔

یہاں عنائی شہ کی بس ہو گ ئی۔

اس کے پاس کوئی ی جواب نہ تھا۔

وہانکار کر کے انہیں مزید تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی۔ جبکہ ایک باران کا نروس بریک ڈاؤن بھی ہو چکا تھا۔

آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

لیکن وہ نہ ناں کر سکی۔اور اثبات میں سر ہلایا۔

جمیلہ بیگم نے باہیں وا کیں۔اور عنائی شہ کو گلے سے لگایا۔

ان کی آنکھوں میں تشکر۔کے آنسو تھے۔

آج اتنے عرصے بعدان کی ممتا کو سکون آیا تھا۔

شہریار آفریدی ایک نظران پہ ڈالتے وہاں سے واک آؤٹ کر گئے۔

جبکہ عنائی شہ اس سب کی وجہ نہ سمجھ پائی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

گارڈز کو حازق کے حوالے کرتا وہ واپس اندر آچکا تھا۔

اسے گارڈز بی کہیں نہ کہیں۔۔اس سارے معاملے میں قصوروار نظر آرہے تھے۔

جو بھی تھا۔۔یہ اتفاقیہ حادثہ نہیں تھا۔

ااتنا تو وہ بھی سمجھ گیا تھا۔

دادا جی کو ہوش آگیا تھا۔

وہ سیدھا اکے پاس ہی گیا تھا۔

سمیر اور کشش انہی کے پاس تھے۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

میں کیسے کروں بات۔۔۔؟؟میں نے داو کے بابا سے بات کی تھی۔۔۔لیکن وہ وچپ ہی کر گ ئی ے۔۔۔

یامین سے کون بات کرے۔۔۔؟

عمارہ سے فون پے بات کرتیں وہ تھوڑا غصے میں لگیں۔

باجی۔۔۔! میں ناں۔۔طوبیٰ کو ناں۔۔آپ کی طرف بھیجتی ہوں۔جیسے ہی وہ اپنی پھو پھو کے گھر سے آتی ہے۔۔۔آپ۔۔دیکھنا! کیسے۔۔میری طوبیٰ کا بھولا پن اور معصومیت دیکھ یامین خود فدا ہو جائی ے گا اس پے۔۔ اور خود کہے گا کہ اسے طوبیٰ سے شادی کرنی ہے۔

عمارہ نے پلاننگ بتائی ی۔

سویرا بی بی نے فون کو گھورا۔

آج انہیں احساس ہوا انکی بہن ان سے بھی زیادہ چال باز ہے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔! یہ بھی کر کے دیکھ لو۔۔۔!

سویرا بی بیمنے ہامی بھرتے کہا اور کال۔ کاٹ کردی۔

موبائیل سائیڈ پے رکھتیں برا سا منہ بناتیں باہر آئی یں۔

جہاں انہوں نے عالیہ کو پریشان حال دیکھا۔

کیا ہوا۔۔؟؟ تم کیوں اتنی پریشان ہو۔؟؟

عالیہ نے انہیں دادا جی کے ایکسیڈینٹ کے بارے میں بتایا۔۔

اللہ خیر۔۔! اب کیسے ہیں وہ۔۔؟؟ سویرا بی بی کا دل لرز اٹھا۔

سمیر کا کافی دیر پہلے فون آیا تھا۔ کہہ رہا تھا کہ دعا کریں۔۔ انہیں ہوش آجائے۔۔

دوبارہ کال کی۔ لگ ہی نہیں رہا۔

یہ لیں امی۔۔۔! کال مل گئی ہے۔۔!

کرن نے جھٹ سے ماں کو فون تھمایا۔

ہاں بیٹا۔۔۔ کیسے۔۔ ہیں۔۔ اب تمہارے دادا جی۔۔؟

چھوٹتے ہی پوچھا۔

چلو۔۔۔ شکر ہے۔۔۔!

دادا جی کو گھر لانا ہے۔۔۔؟؟ یا۔۔ ہم آ جائیں۔۔؟؟

سویرا بی بی کی طرف دیکھتے پوچھا۔

مما۔۔! آپ لوگ نہ آئیں۔۔

سب یہیں۔۔ ہیں۔۔ یامین بھائی ڈاکٹر سے بات کریں گے پھر ہی پتہ چلے گا۔۔

سمیر نے دھیمے لہجے میں بات کی۔

مما۔۔۔ بابا نہیں آئے ابھی تک۔۔۔؟؟ اور بڑے بابا؟

سمیر کے دل میں آئی بات وہ پوچھ بیٹھا۔

بیٹا۔۔! وہ گھر نہیں آئے۔۔۔

پتہ ہے ناں۔۔ وہ پنجاب گئے ہیں اور پتہ نہیں کتنے دن لگ جائیں واپس آتے ۔۔۔۔ لیکن۔۔

لیکن۔۔ انہیں اطلاع دی نہیں آپ لوگوں نے کیا۔۔؟؟

اعالیہ نے بھیا لٹا اسی سے سوال کیا۔

مما۔۔! یامین بھائی ی بلا رہے ہیں۔۔ میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں

سمیر نے کال کاٹ دی۔

کیا مطلب۔۔؟؟حیات صاحب کو نہیں بتایا انہوں نے۔۔؟؟ تھوڑا تیز لہجے میں پوچھا۔

عالیہ بیگم۔نے نفی میں سر ہلایا۔

حد ہوتی ہے لاپرواہی کی۔۔

پاؤں پٹخ کے کہتیں وہ اندر کیجانب حیات صاحب کو کال۔کرنے چلیں

گ ئی یں۔

کتنا غصہ بھرا ہے ان میں۔۔۔

کرن نے جھر جھری لی۔

برداشت کرنا سیکھو۔۔اب ساری زندگی ہی سہنا پڑے گا۔۔۔

عالیہ بیگمنے حقیقت سے روشناس کرایا۔تو وہ ماں کو دیکھتی رہ گ ئی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

عنائی شہ جمیلہ بیگم کے اصرار پے ان کے ساتھ ان کے گھر جانے کے لیے

راضی ہو گ ئی۔

وہ نہیں جانتی تھی وہاں کون کون رہتا ہے۔۔اور۔۔اسکا کوئی ی اور بھی۔۔ بہن بھائی ی ہے۔۔؟؟

گاڑی میں خاموشی چھائی ی ہوئی ی تھی۔

وہ اور جمیلہ بیگم ڈرائی یور کے ساتھ آفریدی منشن جا رہی تھی۔

سارے راستے جمیلہ بیگمنے اسکا ہاتھ تھامے رکھا۔

ایک الوہی سی خوشی نے احاطہ کیا ہوا تھا ان کے چہرے پے۔

لیکن عنائی شہ شہریار آفریدی کا رویہ ہی سوچتی رہی

وہ ایسے کیوں ہیں۔۔؟؟

جسطرح ایک ماں کو تڑپ تھی اپنی بیٹی سے ملنے کی۔۔

انہیں کیوں نہیں تھی۔۔۔؟

جسطرح مما نے مجھے گلے لگایا۔۔

انہوں نے کیوں نہیں لگایا۔۔۔؟؟

کیا۔۔وہ مجھ سے مل کے خوش نہیں۔۔؟

یا۔۔۔ مجھ سے ملنے کی چاہت ہی نہیں تھی۔۔؟

آخر۔۔ کیا بات۔۔۔ ہے۔۔۔؟؟

وہ بس سوچتی جارہی تھی۔

الیکن کچھ بول نہ سکی۔

کہ گاڑی بڑے ے گیٹ کے اندر داخل ہوئی ی۔

وہ بہت بڑا گھر تھا۔ایک محل جیسا۔۔

عنائی شہ تو دیکھتی رہ گ ئی۔

حیرت سے جمیلہ بیگم کو دیکھا۔انہوں نے مسکرا کے اس کا ہاتھ تھاما اور گاڑی کے روکتے ہی

ڈرائیور کے دروازہ کھولنے پے اسے لیے نیچے اتریں۔

عنائی شہ کی تا حد نگاہ وہ پورا منشن ہی تھا۔

اسکے دل کی حالت بہت عجیب ہوئی ی۔

🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟

دو دن بعد ہی دادا جی کو گھر لے آئی ے تھے۔

سب نے ان کو صحیح سلامت دیکھ شکر ادا کیا تھا۔

کشش تو بے انتہا خوش تھی۔اور دن رات دادا جی خدمت میں لگی رہتی۔

اپنا نہ کھانے کا ہوش نہ پینے کا۔۔

حیات صاحب بھی باپ کے لیے پریشان ہوئے لیکن ان کے اندر باپ کے لیے وہ تڑپ نہیں تھی۔ جو ان کے پوتوں میں تھی۔

یامین بھی اپنا فرض ادا کرنے میں کوئی کوتا ہی نہ کرتا۔

دونوں گارڈز کو آزاد کر دیا گیا تھا۔

کیونکہ وہ اس حادثے کے زمہ دار تو نہ تھے۔لیکن اب دونوں گارڈ کے عہدے سے بھی ہٹا دیئے گئے تھے۔

یامین نے جہاں نئے سیکیورٹی گارڈز ہائر کیے تھے۔

وہیں میر ولا کی سکیکیورٹی بھی ڈبل۔کر دی گئی تھی۔

جو بھی تھا۔۔اب وہ مزید کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا۔

اس کا اپنوں کو سیکیور کرنا ہی اس کا اولین مقصد تھا۔

جاری ہے۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

اَلسَلامُ عَلَيكُم وَرَحمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

اگلی قسط ہو گی بہت ہی جاندار اور دھمکے دار۔

دادا جی کے واپس آنے پے سب ہی خوش ہوں گے۔ یقیناً۔

اب دادا جی کیا کریں گے۔۔۔؟ بلکہ کیا کیا کرنے والے ہیں۔۔۔! سوچتے رہ جاؤ گے۔۔۔ 😜

کشش کو واپس پہلے جیسا دیکھنے کا سب کا ارمان اگلی قسط میں پورا ہو جائی ے گا.

اپنا بہت سارا خیال۔ رکھیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں

جزاک اللہ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہا چوہان

#قسط_نمبر14

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اندر آؤ بیٹا۔۔۔! رک کیوں گ ئی۔؟

جمیلہ بیگم نے ہاتھ تھامے عنائی شہ کو اندر کی طرف لے جاتے محبت سے کہا۔

عنائی شہ میکانکی انداز میں ساتھ ہی چلتی گ ئی۔

اندر داخل ہوئے ۔ ملازموں کی ایک فوج تھی گھر کے اندر۔

گل۔۔۔! انہوں نے کسی کو پکارا۔اور وہ فوراً بھاگتی آئی ی۔

جی بڑی بی بی۔۔۔!

سب کو بلا کے لاؤ۔۔ گھر کی بیٹی واپس آئی ی ہے۔

انہوں نے عنائی شہ کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے گل سے کہا۔

چھوٹی بی بی! ماشاءاللہ۔۔ کتنی پیاری ہیں۔۔۔!

گل نے بہت اشتیاق سے عنائی شہ کو دیکھتے کہا۔

عنائی شہ نے دھیمی سی مسکان دی۔

آؤ ۔۔ عنائی شہ۔۔۔!

وہ اسے لیے بڑے سے ڈائی ننگ ہال۔میں آگ ئی یں۔

عنائی شہ۔۔۔! آج۔۔ آپ اپنے سگھے بہن بھائیوں اور رشتہ داروں سے ملیں گیں۔ اور یقیناً آپ کو بہت اچھا لگے گا۔

وہ دھیمے لہجے کی خاتون تھیں۔

جیسے۔۔آپ کے شوہر سے مل کے اچھا لگا۔۔۔

دل ہی دل میں وہ بڑ بڑائی ی۔

لیکن زبان خاموش رہی۔

کچھ ہی دیر میں وہاں ایک لڑکا اور لڑکی آتے دکھائی ی دی ئی ے۔

لڑکی کی عمر کوئی ی 16 یا 17 سال تھی شاید۔۔

اور لڑکا بھی اسی کی ایج کا تھا۔

االسَلامُ عَلَیکُم. آتے ہی انہوں نے یک زبان سلام کیا۔

وَعَلَیکُم السَّلام وَرَحمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہُ

کیسے ہو بیٹا۔۔۔؟

ان سے پوچھتے وہ عنائی شہ کی جانب مڑیں۔

یہ دانیال ہیں۔۔اور یہ۔۔ہماری گڑیا۔۔ہانیہ۔۔

اور بچو! یہ ہیں۔۔۔عنائی شہ۔۔! عنائی شہ شہریار۔۔ آپ کی بہن ۔۔ ہماری بیٹی۔

بہت فخر سے بتایا۔

ان دونوں نے کوئی ی خاص رسپانس نہیں دیا۔

ہائی ے۔۔۔! ہانیہ نے آگے بڑھ کے عنائیشہ سے ہاتھ ملایا۔

دانیال نے بھی دور سے سلام کیا۔

مما۔۔۔!آپ۔۔۔!!

No seriously....

بھلا۔۔کیا بات ہوئی ی یہ بھی۔۔۔؟؟

ایک شخص نے آتے ہوئے کافی اونچی میں جمیلہ بیگم کو پکارا وہ پلٹیں ان کے چہرے پے ایک جاندار مسکان تھی۔

اوہ۔۔۔میرا۔۔بیٹا۔۔جمیلہ بیگم نے اپنی بانہیں وا کیں۔

اور وہ ان کے گلے لگا ان کا ماتھا چوم گیا۔

پتہ ہے آپ کو کتنا مس کیا۔۔۔

اس نے جمیلہ بیگم کو بہت لاڈ سے کہا۔

جبکہ عنائیشہ بس دیکھتی رہ گئی۔

وہ شخص۔۔۔ہاں۔۔وہ۔۔ شخص کوئی ی۔۔۔ اور نہیں۔ ۔۔

حازق شمریز تھا۔۔

اسکا دل جیسے دھڑکنا بھول گیا۔

ان سے ملو۔۔۔ میری بیٹی۔۔۔ عنائی شہ۔۔۔۔!

انہوں نے عنائی شہ کی طرف اشارہ کیا۔

اور اس نے پلٹ کے صرف ایک نظر ہی دیکھا۔

اور گنگ رہ گیا۔

زبان تالو کے ساتھ چپک گ ئی۔

جیسے وقت تھم سا گیا۔

عنائی شہ۔۔۔۔! زیرِ لب کہا

آپ جانتے ہو ایک دوسرے کو۔۔؟؟

جمیلہ بیگم نے دونں کی طرف باری باری دیکھتے کہا۔

جبکہ دانیال اور ہانیہ اب صوفہ سنبھال کے مزے سے حازق اور جمیلہ بیگم کے پیار کو

انجوائے کر رہے تھے۔

جی۔۔!شاید۔۔۔ایک بھرم تھا۔۔۔جو ٹوٹ گیا۔۔۔

حزق کے لہجے میں درد تھا۔

عنائی شہ تو کچھ کہہ ہی نہ سکی۔ وہ چلتا ہوا دھیرے دھیرے اس کے پاس آیا۔

آنٹی کی ڈیتھ کا افسوس ہوا۔۔۔بہت۔۔۔۔!

کہتے وہ پھر سے جمیلہ بیگم کی طرف مڑا۔

مجھے نہیں تھا اندازہ۔۔۔یہ آپ کی گم شدہ بیٹی ہیں۔۔۔۔ورنہ۔۔۔کب سے آپ سے ملوا دیتا۔۔۔۔!

اب کی بار لہجہ میں اجنبی پن تھا۔عنائی شہ کو اس کا انداز دل پے لگا۔ آنکھیں نم ہوئی یں لیکن وہ چھپا گ ئی۔

💘💘💘💘💘💘💘💘💘💘💘💘💘💘

دادا جی۔۔۔آپ نے تو اچھا خاصا ڈرا دیا تھا۔

دادا جی کو میڈیس دیتے وہ بولی۔

بیٹا۔۔!اللہ کی آزمائی ش تھی۔۔

اللہ سب کو اپنی امان میں رکھے۔

پانی کا گلاس کشش کو تھماتے ہوئے وہ بہت دھیمے لہجے میں بولے۔

ابھی بھی وہ ریسٹ پے تھے۔

آمین۔۔

کشش نے دل سے کہا۔

کیا ہوا۔۔؟ کیا سوچنے لگے دادا جی؟

ان کے پاس بیٹھتے ان کی ٹانگیں دباتے وہ انہیں چپ دیکھ بولی۔

بشیر کے لیے بہت دکھ ہوا۔۔وہ بیچارہ اس حادثے کی نظر ہو گیا۔

ڈرائیور کے بارے میں دکھ سے کہتے وہ افسردہ ہوئے.

واقعی دادا جی۔۔۔! ان کا بہت دکھ ہوا۔وہ بہت اچھے انسان تھے۔۔۔

کشش بھی افسردہ ہو گئی۔

بس۔۔۔! اللہ کی رضا ہے سب۔۔اللہ اسے جنت میں جگہ عطا کرے۔آمین۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَيُكُم وَرَحمَةُ اَللہِ وَبَرَکاتُہُ

کیسے ہیں اب۔۔۔آپ۔۔۔؟؟

یامین گھر آتے سیدھا پہلے ادھر ہی آیا تھا۔

اللہ کا کرم ہے بیٹا۔۔پہلے سے بہت۔بہتر ہوں۔۔

اور جہاں تم سب جیسے اللہ نے بچے دی ئی ے ہوں۔ وہاں کے بڑوں کو کبھی کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔؟؟نیک اولاد بھی۔اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔۔۔اور۔۔میں اللہ پاک کا شکرادا کرتا ہوں۔۔جس نے مجھے اسے نعمت سے نوازا۔

دادا جی بہت خوشی سے بولے۔

آپ کو پتہ ہے۔۔ڈاکٹر نے آپ کو زیادہ بولنے سے منع کیا ہے۔۔۔

اک نظر کشش پے ڈالتا وہ دادا جی سے بہت پیار اور نرم۔لہجے میں بوا۔

ارے بیٹا۔۔۔میں ٹھیک ہوں اب۔۔۔!فکر نہ کرو۔۔۔اور یہ۔۔۔ہے ناں۔جند جان۔۔۔جو صبح شام میرے سرہانے بیٹھی ہوتی ہے۔۔۔میرا خیال رکھنے کے لیے۔۔

لہجے میں ڈھیر سارا پیار بھرا تھا۔

اسی لیے بتو زیادہ فکر ہو رہی ہے۔۔۔۔!

یامین نے بظھر سنجید گی سے کہا۔لیکن اسکی آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔

کیا۔۔۔۔ کیا مطلب ہے۔۔اس بات کا۔۔۔؟؟آپ۔۔مجھے۔۔ان ڈائی ریکٹلی کیا

کہنا چاہ رہے ہیں۔۔۔؟؟

کشش نے مڑ کے اس خوبصورت بندے کو دیکھا۔

جسے اب دیکھنے سے بھی وہ گریز کرنے لگی تھی۔

کشش کو اسے دیکھ دلمیں عجیب سی گدگدی ہوتی تھی۔

جسے سمجھنے سے وہ ابھی تک قاصر تھی۔

کچھ غلط کہا کیا میں نے۔۔۔؟؟

یامین نے انجان بنتے کہا۔

دادا جی۔۔! دیکھ لیں۔۔کیا کہہ رہے ہیں۔۔یہ۔۔۔؟؟

نروٹھے پن سے کہا۔

یامین! میری بچی کو تنگ نہیں کرو۔۔اور اب تو ویسے بھی تم دونوں کا زندگی بھر کا

ساتھ ہے۔۔۔

دادا جی نے برجستہ کہا۔

تو ایک پل کے لیے دونوں کی نظریں ملیں۔

لیکن کشش نے فوراً ہی ہٹا لیں۔

جس بات سے وہ زیادہ بچ رہی تھی۔ دادا جی نے وہی بات یامین کے سامنے چھیڑ دی۔

اسکا دل عجیب ہی لے پے دھڑکا۔

کشش بیٹا۔۔۔! آج دادا جی کے لیے گرین ٹی نہیں لائی ی۔۔۔؟؟

دادا جی نے ایک دم سے ٹاپک بدلا۔

جی۔۔۔! ابھی لے کے آئی ی ۔ بس پانچ منٹ میں۔۔۔!

کشش نے وہاں سے فوراً نکلنے پے شکر ادا کیا۔

وہ یامین کی نظروں کی تپش محسوس کر سکتی تھی۔ وہ اس ن ئ ے جزبے سے پہلی بار آشکار ہ رہی تھی۔ اور نہیں جانتی تھی۔ یہی جذبے بہت جلد جنون میں بدلنے والا ہے۔

یامین پتر۔۔۔! جن حالا میں بھی نکاح ہوا ہے۔۔۔۔ بے شک وہ وقت۔۔۔ مناسب نہیں تھا۔

دادا جی نے یامین سے بات شروع کی۔

لیکن۔۔ تم نے۔۔ اور کشش نے۔۔ دونوں نے میر امان رکھا۔

وہ لمحہ مجھے۔۔۔ کشش کے آگے بے بس کر گیا۔

میں۔۔ صرف۔۔اسے محفوظ کرنا چاہتا تھا۔۔

بخدا۔۔نہ تمہارے ساتھ کوئی ی زیادتی کرنا چاہتا تھا۔ نہ ہی کشش کے ساتھ۔

دادا جی۔۔! کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔آپ۔۔؟؟

کیسی زیادتی۔۔۔؟ یامین نے انہیں ٹوکا۔

آپ ہمارے بڑے ہیں۔آپ کا ہر حکم سر آنکھوں پے۔۔۔!

دادا جیکے ہاتھ تھامے وہ ایک جذب کے عالم میں بولا۔

پتر۔۔۔! تم دونوں نے ہی ہمیشہ میرا مان بڑھایا ہے۔اور مجھے یقین ہے۔۔مجھے آگے بھی کبھی شکایت کا موقع نہیں دو گے۔

دادا جی نے اپنی بات جاری رکھی۔

ان شاءاللہ دادا جی۔۔۔!

یامین نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

تو ٹھیک ہے۔۔پرسوں۔۔ کشش کی اٹھارویں سالگرہ ہے۔

تو میں چاہتا ہوں۔۔کہ اسکی سالگرہ کے دن کو ہی یادگار بنادیں۔

مطلب۔۔۔؟؟ یامین سمجھا نہیں۔

مطلب۔۔۔اسکی سالگرہ کے دن ہی۔۔داور اور کرن کے نکاح کے ساتھ۔۔ کشش کی رخصتی کردی جائی ے۔۔۔

دادا جی نے تو آرام سے کہہ دیا۔ لیکن یامین تو سُن ہی ہو گیا۔

لیکن۔۔۔دادا جی۔۔۔! کشش تو ابھی پڑھ رہی ہے۔۔۔اسکی تعلم ابھی ادھوری ہے۔۔!

یامین کے اس جواب پے جہاں دادا جی کے چہرے پے مسکراہٹ ابھری۔

وہیں باہر دروازے کے ساتھ کان لگائی ے کھڑی کشش بھی چونکی۔

اور دل ہی دل میں یامین کی بات سے بہت خوش ہوئی ی۔

پتر جی۔۔! کیا آپ۔۔۔ کشش کی پڑھائی ی کے خلاف ہیں۔؟

نہیں دادا جی۔۔۔! یامین فوراً بولا۔

پھر۔۔شادی کے بعد مکمل کر لے گی۔

پر سکون ہو کے تکیے سے ٹیک لگاتے کہا۔

لیکن۔۔۔دادا جی۔۔! وہ۔۔ابھی بہت۔۔ چھوٹی ہے۔۔۔!

یامین ان کو اپنی بات سمجھا نہیں پا رہا تھا۔

مجھے اپنے پتر پے پورا یقین ہے۔۔ وہ میری شہزادی کو سنبھال لے گا۔۔۔ اور خود سے زادہ اس کا خیال رکھے گا۔

داداجی یہ اعتراض بھی ختم کر دیا۔

یامین سر جھکائے لب بھینچے الفاظ سوچنے لگا۔

وہ کشش کی مرضی کے بنا اتنا بڑا فیصلہ نہیں لے سکتا تھا۔

وہ جانتا تھا۔ وہ چپ ہے۔۔ تو اسکے پیچھے بھیکوئی ی وجہ ہے۔۔

وہ ھوٹے پیکٹ میں بڑا پٹائخہ تھا۔ اس بات سے وہ بخوبی واقف تھا۔

داداجی۔۔! گھر میں ابھی کسی کو نہیں پتہ۔۔ اور یوں۔۔ اچانک سے یہ۔۔ سب۔۔۔!!

ایک اور اعتراض گڑا۔

گھر والوں کی فکر نہ کر پتر۔۔۔! سب کو میں دیکھ لوں گا۔۔۔ تم شادی کی تیاری کرو۔۔۔ اور ہاں۔۔ یاف رکھنا میری کشش کی شادی ہے۔۔۔ کسی چیز کی کوئی ی کمی نہیں ہونی چاہیے۔۔

داداجی۔۔۔۔!! یامین منمنایا۔

کیا ہوا۔۔اب۔۔؟ابھی کوئی ی اور اعتراض بھی باقی ہے۔۔۔؟؟

دادا جی نے بھنئی یں اچکائی یں۔

عجیب بندہ ہے۔۔کوئی ی بھی اعتراض صحیح سے نہیں رکھ سکا۔۔۔

کشش منہ بناتی کچن میں چلی گ ئی۔

اب مجھے ہی کچھ کرنا ہو گا۔

میں کشش افضال۔۔۔اتنی آسانی سے کسی کے ہاتھ آجاؤ ں۔۔ سوچ ہے انکی۔۔۔!

گرین ٹی تیار کرتے وہ اونچی آواز میں بڑبڑائی ی۔

مجھ سے مخاطب ہو۔۔؟؟

اچانک یامین کے پیچھے سے آ کے بولنے پ وہ بری طرح اچھلی۔

کوئی ی حال نہیں آپ کا۔۔۔! ایسے کرتا ہے کوئی ی۔۔؟؟

منہ بناتی وہ غصہ کررنے لگی۔

لو میں نے کیا کیا۔۔۔؟؟ یامین نے حیرت سے پوچھا۔

یوں پیچھے سے آ کے۔۔۔ڈرانا کی کیا تک بنتی ہے۔۔؟؟

کمر پے ہاتھ ٹکائی ے وہ صحیح معنوں میں یامن کو ایک لڑاکا طیارہ ہی لگی۔

تیرا۔۔ کیا ہو گا۔۔ یامین سکندر۔۔۔! اس آفت کو پوری زندگی جھیلنا پڑے گا۔۔۔!

یامین اتنی اونچی آواز میں بڑبڑایا۔ کہ کشش باآسانی سن لے۔

آپ۔۔۔ آپ۔۔۔نے مجھے۔۔۔ آفت کہا۔۔۔؟؟

وہ لڑنے مرنے کو تیار ہو گئی۔

آفت کو آفت ہی کہتے ہیں۔۔ اور ویسے۔۔ تم نے آفت پے دھیان دیا۔۔ باقی بات۔۔ کو اگنور کر دیا۔۔؟؟ وہ نہیں سنی۔۔؟؟

سینے پے ہاتھ باندھے وہ اب کشش کو تپا رہا تھا۔۔

جاگتے میں دیکھیں خواب۔۔۔ کوئی ی پابندی نہیں ہے۔۔۔

گرین ٹی وہ کپ میں انڈیلتے بولی۔

کشش۔۔ افضال سکندر نام ہے میرا۔۔ مجھے تسخیر کرنا۔۔ اتنا آسان نہیں۔۔ میر یامین سکندر۔۔۔۔!

مزے سے کہتی وہ یامین کے ہوش ٹھکانے لگا گئی۔

وہ جو اسے چھوٹا سمجھ کے ٹریٹ کر رہا تھا۔ اس سے اتنی بڑی بڑی باتیں ایکسپکٹ نہیں کر رہا تھا۔

ہممممم۔۔۔تو اتنا میں بھی بتا دوں۔۔میں بھی میر یامین سکندر ہوں۔آسان کام میں بھی نہیں کرتا۔۔۔

اور کون کس کو تسخیر کرتا ہے۔۔۔اب یہ پرسوں ہی پتہ چلے گا۔۔۔!

بہت سنجیدہ انداز میں جواب دیا۔

آپ۔۔دادا جی سے کہہ دیں۔۔کہ۔۔کشش راضی نہیں۔۔۔!

وہ جو کہتا جانے لگا تھا اس کی اس بات نے اس کے پاؤں میں زنجیر ڈال دی۔

انہی قدموں پے پلٹا۔

وہ جو مزے سے ٹرے لے کے پاس سے گزرنے والی تھی

یامین نے ٹرے سے مگ اچک لیا۔

اور اسے ٹیسٹ کیا۔

ہممم۔۔۔گرین ٹی تو اچھی بنا لیتی ہو۔۔۔اب کافی بنانا بھی سیکھ لو۔۔۔مجھے روز رات کو کافی پی کے سونے کی عادت ہے۔۔

شادی کے بعد ببر کی چھٹی اور تمہاری ڈیوٹی شروع۔۔۔

اسکی بات کو نظر انداز کرتا وہ گرین ٹی انجوائے کرتا بولا۔

یہ۔۔دادا جی کے لیے تھی۔۔۔!

کشش کی مرنے والی حالت ہو گئی تھی۔ یہ سوچ کے ۔۔ اسے دوبارہ بنانا پڑے گی اب۔

دوبارہ بنالو۔۔۔بائی دا وے۔۔۔ گرین ٹی تھی بہت مزے کی۔۔

ایک مسکراہٹ اچھالتا وہ آنکھوں میں شرارت لیے وہاں سے اپنے روم کی جانب بڑھ گیا۔

کشش نے ٹرے شیلف پے غصہ سے رکھا۔

پتہ نہیں۔۔کیا سمجھتے ہیں۔۔خود کو۔۔! بدلہ تو میں ضرور لوں گی۔۔۔چھوڑوں گی نہیں۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

آپ کا حازق سے کیا رشتہ ہے۔۔۔؟

جمیلہ بیگم اسے لیے ایک بہت بڑے روم میں آئی یں۔ ۔جہاں اسکی ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔

کبرڈ میں ہر طرح کے ڈریسز شوز۔۔۔الغرض ہر چیز وہاں موجود تھی۔

دل میں آیا سوال پوچھ ہی لیا۔

حازق۔۔۔ شہریار کے بڑے بھائی ی کی اولاد ہیں۔۔

ان کے فادر شمریز کی ڈیتھ حازق کی پیدائی ش سے پہلے ہو گ ئی تھی

ان کی ڈیتھ کے دو ماہ بعد حازق اس دنیا میں آئی ے۔

اور میرب۔۔ حازق کی مما کی بھی ڈیتھ ہو گ ئی۔

حازق کو میں نے اور شہریار نے ماں باپ بن کے ہی پالا ہے۔۔۔ اسی لیے وہ مجھے مما اور

شہریار کو بابا کہتے ہیں۔

ہمیں وہ اپنی اولاد سے بھی بڑھ کے ہے۔ اور۔ وہ بھی۔۔ ہمیں بہت مان دیتا ہے۔۔۔
جمیلہبیگم کے لہجے میں بے تحاشا پیار تھا۔

عنائی شہ کے تو چودہ طبق روشن ہو گ ئی ے۔۔

اگر۔۔ حازق کے والدین کی ڈیتھ ہو گ ئی ی تھی۔۔ تو وہ خاتون کون تھیں جو

مجھ سے ملیں تھیں۔۔۔؟؟

عنائی شہ کا ماغ چکرا کے رہ گیا۔

بیٹا۔۔! آپ فریش ہو جاؤ۔۔ پھر مل کے کھانا کھاتے ہیں۔

جمیلہ بیگم اسے پیار کرتے کہتیں باہر نکل گ ئی یں۔

عنائشہ اپنی ہی سوچوں کے بھنور میں پھستی چلی گ ئی۔

اسکا مطلب۔۔۔؟؟وہ کوئی ی۔۔ بہروپیہ تھی ۔۔۔ جس نے ۔۔ مجھ سے

جھوٹ بولا۔۔۔وہ سب۔۔۔؟؟

اوہ۔۔میرے خدا۔۔۔! یہ مجھ سے کیا ہو گیا۔۔؟؟

میں جھوٹ وفریب میں آگ ئی۔۔۔

وہ۔۔سازش تھی۔۔مجھے اور حازق کو الگ کرنے کی۔۔۔؟؟

منہ پے ہاتھ رکھے وہ اپنے دل کو سنبھال رہی تھی۔

میں۔۔۔میں۔۔کیا کروں۔۔میرے اللہ۔۔۔؟؟حازق۔۔۔مجھے۔۔غلط۔۔ سمجھتا

ہے۔۔۔

میں۔۔میں حازق کو۔۔سب کچھ۔۔۔سچ سچ بتادوں گی۔۔۔ایک عزم سے وہ اٹھی تھی۔

کہ تبھی حازق درواہ کھولے اندر داخل ہوا۔

اس کے چہرے پے بے انتہا غصہ تھا۔

تم۔۔۔! سمجھتی کیا ہو خود کو ہاں۔۔؟؟

بازو سے پکڑے جھنجھوڑا۔

حازق۔۔۔۔!!

وہ ہکلاتے بولی۔

چپ۔۔اک دم چپ۔۔۔!کوئی ی جھوٹ نہیں سننا تم سے۔۔!

حازق نفرت سے بولا۔

حازق۔۔۔ایک بار۔۔۔؟؟

عنائی شہ نے پھر بھی بولنا چاہا۔

تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔؟؟تم۔اپنے مکر و فریب سے مما کو بھی میری طرح دھوکا دے دو گی۔

اور انکا دل بھی دکھاؤ گی۔۔۔

اور میں۔۔ایسا ہونے دوں گا۔۔۔؟

حازق کی باتیں عنائی شہ کے دل پے ٹھیس پہچا گ ئی یں۔

کیا۔۔مطلب۔۔۔؟؟میں کیوں انہیں۔۔دھوکا دینے لگی۔۔؟؟

دھوکا۔۔دیناتوتمہاری فطرت ہے۔۔۔عنائی شہ۔۔ فردوس۔۔

تم۔۔۔مماکی بیٹی نہیں ہو۔۔۔! جھوٹ بول کے تم ان کے ساتھ آئی ی ہو۔۔ سب

جانتا ہوں۔۔ تمہاری دھوکے باز فطرت کو۔۔۔!

اتنے بڑے الزام پے عنائی شہ گنگ رہ گ ئی ی۔

ائیسا۔۔۔ کچھ۔۔۔نہں۔۔۔۔!

اپنی صفائی ی دینی چاہی۔

منہ بند۔۔۔تم جیسی۔۔۔دھوکے باز کو۔۔میں۔اس گھر میں رہنے نہیں دوں گا۔اور بہت

جلد۔۔تمہاراا صل چہرہ سب کے سامنے لاؤں گا۔۔

اس دن۔مماخود تمہیں اس گھر سے دھکے دے کے نکالیں گیں۔

حازق پھنکارتا اسکا بازو جھٹکے سے چھوڑتا دور ہوا۔

عنائی شہ نے اپنی بے اختکار اپن نازو کو پکڑا۔ اور اس پے دوسرے ہاتھ کا

دباؤ ڈالا۔

حازق اسے یوں تکلیف پہنچائی ے گا۔ا س نے کبھی سوچا نہ تھا۔

وہ جا چکا تھا۔

عنائی شہ کو آنسو دے کر۔۔۔

وہ وہیں زمین پے بیٹھتی چلی گئی۔

وہ اتنا زیادہ ناراض ہو جائی ے گا۔ اسے خبر کہاں تھی۔۔۔؟؟

اک چھوٹی سی غلطی پر وہ مجھے چھوڑ گیا

جیسے صدیوں سے۔ میری غلطی کی تلاش میں تھا

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

ایک منٹ رکیں۔۔ میری بات سنیں۔۔۔!

کشش نے یامین کو گاڑی میں بیٹھتے دیکھ فوراً سے روکا۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟

یامین نے پلٹ کے اسے دیکھا۔

جو کالج جانے کے لیے تیار کھڑی تھی۔

مجھے آپ کے ساتھ ایک ڈیل کرنی ہے۔۔

سوچتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتے رازداری سے بولی۔

امین اسکی اس حرکت پے چونکا۔

جاری ہے۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَةُ اَللّٰہِ وَبَرَکاتُہُ

دیر کے لیے معزرت۔

مجھے بی انتظار کرانا اچھا نہیں لگتا۔

لیکن مجبوری ہو جاتی ہے۔

اپنا خیال رکھیں۔

جزاک اللّٰہُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہا چوہان

#قسط_نمبر 15

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

کیسی ڈیل۔۔؟؟

یامین نے اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے بھنوئیں اچکائیں۔

ہمم۔۔۔راستے میں بات کریں۔۔۔؟؟آپ کو دیرہ ہوجائے ناں۔۔؟؟

شیریں زبان۔۔۔یامین کو اس کے انداز سے گڑ بڑ لگی۔

اوکے۔۔۔آجاؤ۔۔۔! خود گاڑی میں بیٹھتے اسے بھی دعوت دی۔

تو جھٹ سے مسکراتی ساتھ بیٹھ گئی۔

واہ۔۔ایک اور چانس۔۔۔!

مزے سے بیٹھتی گاڑی کو سراہتے وہ زیرِلب بولی۔گاڑی۔۔۔تو بڑی ہی فٹ رکھی ہے

آپ نے۔۔۔!

تعریف کر ہی دی۔

یامین کو محسوس ہوا وہ۔۔آج کچھ مسکا لگا کے کوئی بات منوانے کے چکر میں ہے۔

ڈرائیور نے گاڑی روڈ پے ڈال دی۔

تھوڑی دیر خاموشی کے بعد یامین نے خاموشی توڑی

کیا ڈیل لے کے آئی تھی۔۔۔میرے پاس۔۔۔؟؟

کشش کی جانب مڑتے بہت سہولت سے دریافت کیا۔

دیکھیں۔۔۔! یہ شادی۔۔نہ آپ چاہتے ہیں۔نہ میں۔۔۔تو کیوں نہ ہم۔۔۔ہاتھ ملا لیں۔۔۔؟؟

ایک آئی ی بر اچکاتے وہ بہت سمجھداری کا ثبوت دے رہی تھی۔

تم سے کس نے کہا۔۔کہ۔۔میں یہ شادی نہیں چاہتا۔۔۔؟؟

یامین نے بھرپور سنجیدہ انداز میں پوچھا۔

میں نے آپ کی اور داداجی کی باتیں سن لیں تھیں۔۔۔

کشش نے ایسے بتایا جیسے بہت بڑا معرکہ سرانجام دیا ہو۔

ہممم۔۔۔۔مجھے پہلے ہی آئیڈیا تھا۔۔۔

یامین بڑبڑایا۔

اب بتائیں ناں۔۔۔! مل کے کوئی چکر چلاتے ہیں۔۔کہ Snake بھی مرجائے اور axe بھی نہ ٹوٹے۔

بہت خوشی اور امید سے کہا۔

مسز۔۔۔کشش یامین سکندر۔۔!ایک بات آج آپ غور سے سن لیں۔رخصتی تو آپ کی

کل ہی ہو گی۔۔۔

اور وہ بھی دادا جی کی خواہش کے مطابق بہت دھوم دھام سے۔۔اس لیے۔۔اپنے دماغ سے یہ فتور نکال دیں۔۔اور۔۔تیاری کریں۔۔

یامین نے اکا۔دماغ بہت اچھے سے ٹھکانے لگایا۔

آ۔۔۔آپ۔۔۔مذاق کر رہے ہیں۔۔۔ناں۔۔۔؟؟

منمناتے ہوئے پوچھا۔

ہر گز نہیں۔۔۔۔!رخصتی دادا جی کی خواہش ہے۔۔اور انکی خواہش میرے لیے محترم۔۔۔!

بہت سنجیدہ انداز میں کہا۔

یہ۔۔تو۔۔۔زیادتی ہے۔ناں۔۔۔!!میں تو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئی۔۔۔۔اور شادی۔۔۔!

ماتھے کے چھوٹے چھوٹے بل یامین کو بہت بھائے۔

کیا مطلب۔۔۔اس بات کا۔۔۔؟؟

یامین کو اسکی بات بالکل۔سمجھ نہیں آئی۔

دیکھیں ناں۔۔سیانے کہتے ہیں ناں۔۔

کہ جنے لاہور نہی دیکھیا۔۔۔اوہ۔۔جمیا نہیں۔۔۔

تو میں نے بھی تو نہیں دیکھا۔۔۔اور۔۔۔ابھی مجھے۔۔۔ورلڈ ٹور پے جانا ہے۔۔۔

میرے اتنے زہادہ خواب ہیں۔۔ان کا کیا ہو گا۔۔؟؟

بہت دکھ سمویا تھا لہجے میں۔۔۔

گاڑی کشش کے گیٹ کے سامنے رکی۔

تمہارے چھوٹے بڑے سب۔۔۔۔چاہ۔۔اب میں پورے کروں گا۔۔۔!تم۔۔

بس۔۔کالج سے چھٹیاں لے لو۔۔

آرڈر دیتے وہ سامنے دیکھنے لگا۔

ایویں چھٹیاں لے لو۔۔۔!کاپی کیا۔

تو یامین نے اسے گھورا۔

پلیز۔۔۔!بات کو سمجھیں ناں۔۔۔!میں نے۔۔ابھیشادی نہیں کرنی۔۔۔اب کی بار منت کی۔

کشش۔۔۔!شادی ہو چکی ہے۔

اب بس رخصتی ہے۔۔۔اور کوئی ی بکھیڑا کھڑا مت کرنا۔۔۔ یامین اسکی طرف جھلکے قریب ہوتا سرگوشی میں بولا۔۔

کہ اسکی دھڑکنوں نے شور مچایا۔

آپ۔۔۔ناں۔۔بہت۔ برے ہیں۔۔۔میں ناں۔۔۔دیکھنا۔۔۔اب کیا کرتی ہوں۔۔!!

گاڑی کا دروازہ کھولتے وہ منہ بنا کے بولتی نیچے اترگ ئی۔

یامین مسکراتے اسے جاتا دیکھتا رہ گیا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

کھانے کی ٹیبل پے سبھی موجود تھے۔اور ہلکی پھلکی اتیں کر رہے تھے۔

عنائی شہ سیڑھیاں اترتی نیچے آئی ی۔

اسے دیکھتے ہی سبھی خاموش ہوگ ئی ے۔

اس بات کو نائی شہ نے دل سے محسوس کیا۔

ارے عنائی شہ۔۔۔! بیٹا۔۔۔! کھانا کھاؤ۔۔۔ یہ رائی س لو۔۔۔! جمیلہبیگم۔۔نے بہت پیار سے پیش کیا۔

عنائی شہ نے دھیمی مسکان سے ٹرے لی۔

شہریار صاحب کھانا ختم۔ کرتے اٹھ کھڑے ہوئی ے۔

اور سب کو گڈ نائی یٹ کہتے اندر کی جانب بڑھ گ ئی ے۔

دانی اور ہانیہ نے بھی آ کھوں ہیا آنکھوں میں ایک دوسرے کو اشارہ کیا۔اور وہ بھی دونوں

اٹھ کے چلے گ ئی ے۔

اور اس بات کو کھانا کھاتے حازق نے بھی نوٹ کیا۔لیکن خاموش رہا۔

لگتا ہے۔۔۔میرا یہاں آنا۔۔کسی کو ا۔۔۔اچھا۔۔نہیں لگا۔۔۔!

عنائی شہ کا لہجہ روندھ گیا۔

ارے۔۔نہیں۔۔بیٹا۔۔۔!ایسی بات نہیں۔۔۔خوامخواہ وہم۔نہ پالو۔۔۔۔۔ان کا کھانا

فنش ہو گیا تھا۔۔اس لیے۔۔۔۔

جمیلہ بیگم نے کھوکلی دلیل دی۔

تم۔ کھانا کھاؤ۔۔۔!

اس کے آگے پلیٹ رکھی۔

نائی شہ ے ایک نظر نیپکن سے منہ صاف کرتے حازق کو دیکھا۔

جس نے اسکی موجودگی کو یکس نظرانداز کر دیا تھا۔اتنی دیر میں وہ بھی اٹھ کے چلا گیا۔

عنائی شہ کو لگا جیسے اسکا دل کہیں اس سے دغا کر گیا ہو۔۔۔

آپ کو مجے۔۔ یہاں نہیں لانا چاہیے تھا۔۔۔!

پلیٹ میں چمچ ہلاتے وہ دھیمے اور دکھی لہجے میں بولی۔

عنائی شہ۔۔۔! سب کو تمہیں۔۔ ایکسپکٹ کرتے۔۔ تھوڑا وقت لگے گا۔۔۔! لیکن یقینمانو۔۔ بیٹا۔۔۔! یہاں سب۔۔ہی بہت اچھے ہیں۔۔ اور آپ کے اپنے۔۔۔!

اسے بہت پیار سے سمجھایا۔

ایک بات پوچھوں آپ سے۔۔۔؟

ان کی طرف دیکھتے کہا۔تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

جتنیتڑپ آپ میں تھی۔۔۔مجھے پانے کی۔۔۔اتنی۔۔۔ان۔۔۔میں نظر نہیں آئی ی۔۔۔؟؟

وہ چاہ کے بھی شہریار کے لیے باپ کا لفظ استعمال نہ کر سکی۔

اس بات پے جمیلہ بیگمکی نظریں جھک گی ئی ں۔

کیونکہ یہی تو سچ تھا۔۔۔

وہ کبھی بھی نہیں تڑپے تھے۔۔۔

بیٹا۔۔۔! وقت پے چھوڑ دو سب۔۔۔سب وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جائی ے گا۔۔۔

انہوں نے بات کو ٹالا۔۔۔

آپ کھانا کھائی یں۔۔۔!

انہوں نے بات کو پس پشت ڈال دیا۔

عنائی شہنے بھی زیادہ زور نہ دیا۔

اسکاارادو بھی یہاں مسلسل رہنے کا نہیں تھا۔۔

اس نے سوچ لیا تھا۔۔کہ بہت جلد یہاں سے چلی جائی ے گی۔

بھلے۔۔یہ اسکے حقیقی ماں باپ ہیں۔۔لیکن۔۔وہ محبت جو ایک بچے کو چاہیے ہوتی ہے۔وہ

اسے اپنے امی ابو سے ہی ملی تھی۔

اور اسے وہ کبھی فراموش نہیں کر سکتی تھی۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

آپ سب کو یہاں اس لیے اکھٹا کیا۔ کہ ایک ضروری بات آپ سب کے گوش گزارنی تھی۔

دادا جی نے سبھی کو رات کے کھانے کے بعد ہالمیں اکھٹا ہونے کو کہا۔

عزیز صاحب ابھیتک واپس نہیں لوٹے تھے۔ انکا کام پنجاب میں زیافہ بڑھ گیا تھا۔

حیات صاحب بھی ان دنوں اپنے کام میں بزی تھے۔ گھر بھر سے انکا دھیان بھی ہٹا ہوا تھا۔

لیکن آج دادا جی کے یوں بلاوے پہ ان کے کان بھی کھڑے ہوئی ے۔

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں۔۔ کل۔۔ ہماری شہزادی۔۔ کی سالگرہ ہے۔۔۔ کشش جو پاس ہی بیٹھی تھی اسے پیار کیا۔ اس کا سر جھک گیا۔ اور چہرہ پے مصنوعی مسکراہٹ سجالی۔

تو ہم۔۔ اسے یادگار بنانا چاہتے ہیں۔۔

اس لیے۔۔ کل ہی۔۔ داور اور کرن کا نکاح ہو گا۔۔۔

اور۔۔۔ ہمارے یامین کی شادی بھی ہو گی۔۔۔!!

کیا۔۔۔؟؟ یہ۔ کیا کہہ۔۔۔ رہے آپ۔۔؟؟

سویرا بیگم کو جیسے پتنگے لگ گ ئی ے۔

کیا ہوا بہو۔۔؟؟ کس بات پے اعتراض ہے۔۔۔؟؟

تھوڑا تیکھے انداز میں پوچھا۔۔

نہیں۔۔۔ مرا مطلب۔۔۔ اتنی جلدی۔۔۔ سب۔۔۔؟؟ کیسے ہو گا۔۔؟؟

کن اکھیوں سے حیات صاحب کو دیکھا۔ کہ وہ بھی کچھ بولیں۔

انتظامات کی فکر کوئ ی نہ کرے۔۔

سارا فنکشن التاج ہوٹل میں ہو گا۔۔اور یامین پتر دیکھ لے گا۔

آپ سب اپنے اپنے گیسٹ کی لسٹ بنالیں۔اور انوئ یٹکر دیں۔

دادا جی مس ئ لہ سالو کیا۔

لیکن۔۔۔ یامین کی شادی کا آپ نے بتادیا۔۔۔ لگے ہاتھ۔۔ لڑکی بھی بتادیں۔۔؟؟ حیات صاحب نے تھوڑا اکھر درے انداز میں۔ کبولے

بے فکر رہو۔۔ برخوردار۔۔۔! لڑکی بہت نیک اور شریف ہے۔۔۔ اور یہ۔۔۔ سب کے لیے سرپرائ ز ہے۔۔۔!

نیک تو ہے۔۔۔ لیکن شریف۔۔۔؟؟ دادا جی سوچ کے بولیں۔۔۔

یامین دل ہی دل میں بولا۔

جبکہ کشش منہ بسور کے بیٹھی تھی۔

چلو۔۔۔جی۔۔اب تیاریاں شروع کرو۔۔اور ہاں۔۔عالیہ بہو۔۔عزیز کو کہہ دو۔۔ بیٹی۔۔کے نکاح میں شامل ہونا ہے تو کل شادی ہال پہنچ جائے۔

ورنہ بعد میں وئی ی گلہ شکوہ نہ کرے۔

دادا جی نے لگے ہاتھ ان کی بھی کلاس لے لی۔

بابا جی۔۔۔!ایک بات نہیں سمجھ آئی پی۔۔! یہ۔۔۔ سب اتنی جلدی جلدی۔۔۔کیوں کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟ ابھیآپ کی طبعیت بھی نہیں سنبھلی اور آپ۔۔۔۔؟؟

حیات صاحب نے پینترا بدلا۔

برخوردار۔۔۔!میں۔۔اب اور رسک نہیں لے سکتا۔۔اپنی جان کا۔۔۔!!کیا بھروسہ۔۔۔آج بچ گیا ہوں۔۔۔کل کو نہ بچوں۔۔؟؟

دادا جی۔۔۔!کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔؟؟

کشش تڑپ ہی تو گئی۔۔۔! یامی بھی ان کے پاس آ کے گھٹنوں کے بل بیٹھ

گیا۔

دائیں طرف داور اور بائیں طرف سمیر کھڑے ہوئے۔

دادا جی۔۔۔! میرے ہوتے آپ کو کبھی کچھ نہیں ہو گا۔۔۔! یقین بھرے لہجے میں کہا۔

یامین کے لہجے میں عزم اور دکھ دونوں تھے۔

دادا جی۔۔! اللہ نے آپ کو ہمیں واپس لوٹایا۔۔ہے۔۔آپ۔۔ اسی باتیں نہ کریں ناں۔۔ پلیز۔۔۔!

داون بھی ان کے ہاتھ تھامے۔۔

دادا جی کی آنکھیں نم۔ہوگئیں۔

جس دادا کے تم جیسے پوتے پوتیاں ہوں۔۔وہ ساری زندگی جوان ہی رہتے ہیں۔۔۔

انہوں نے مسکراتے بات کو ہنس کے ٹالا۔

کشش نے اپنی بانہیں ان کے گرد حائل۔کیں۔

اپنے داد جی کے لیے وہ تو جان بھی دے سکتی تھی۔تو رخصتی کیا چیز تھی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اسٹاف کے اہم ممبرز کو اکھٹا کرتے حازق یامین کے گھر کے فنکشن کے بارے میں بریفنگ

دے رہا تھا۔

اور عنائی شہ کا پن سپیڈ سے چلتا جا رہا تھا۔ وہ سارے اہم پوائی نٹ نوٹ کر رہی تھی۔

فنکشن بہت بڑے پیمانے پے تھا۔

عنائی شہ کی غیر حاضری میں ہی کافی کام ہو چکا تھا۔

بس اس کے حصے کا کچھ کام پینڈ نگ تھا۔

جو اسے دیکھنا تھا۔

لکھتے لکھتے عنائی شہ رکی۔ اس کے پن کی اینک ختم ہو گ ئی۔ لیکن حازق کا بولنا جاری رہا۔

عنائی شہ نے ادھر ادھر پن کی تلاش میں نظریں دوڑائی یں۔

کہیں نظر نہ آیا۔ سوائی ے ایک جگہ کے۔۔۔

اور فوراً آگے بڑھ کے حازق کی فرنٹ پاکٹ سے پن نکال لکھنا شروع کیا۔

حازق کیا سبھیکینظریں اسکی اس حرکت پے اسکی طرف اٹھیں۔ لیکن اس نے بنا کسی کی طرف دیکھے لکھنا جاری رکھا۔

حازق بریگنگ مکمل۔ کر کے سب کو جانے کا بولا۔

مس عنائی شہ یو سٹے ہی ئی ر۔۔

عنائی شہ کے جاتے قدم رکے۔

جی سر۔۔۔! بہت معصوم انداز تھا۔

حازق ایک آئی ی برو اوپر اٹھاتا ادکا انداز ملاحظہ کر رہا تھا۔

آپ کو پتہ ہے۔۔آپ نے ابھی کیا حرکت کی ہے۔۔۔؟

تیکھے انداز سے طنز کیا۔۔

جی۔۔۔پن میں۔۔انک ختم ہوگ ئی ی تھی۔۔ تو۔۔۔؟؟

دھیمے لہجے میں جواب دیا۔

وہ میرا مس ئی لہ نہیں۔۔

لیکن۔۔آپ کو کس نے حق دیا۔۔؟ یہاں تک پہنچنے کا۔۔؟؟

وہ غصے سے کھڑا ہوا۔

عنائی شہ نے لب بھینچے اور خاموش رہی۔

کچھ پوچھا ہے آپ سے۔۔؟؟

وہ اس کے قریب آیا۔ تو عنائشہ اتنے قدم پیچھے ہٹی۔ بنا اسکی طرف دیکھے۔

آپپپ۔۔۔ہی لکھوا رہے۔۔تھے۔۔آپ کا۔۔ہی م ئی سلہ ۔۔۔ ہے۔۔یہ۔۔

بھی۔۔۔!ادھر ادھر نظرتس گھماتے اسے جو منہ میں آیا بول دیا۔

لگتا ہے دماغ ٹھکانے نہیں۔۔!ٹھکانے لگانا پڑے گا۔

جارحانہ انداز مشں اسکے مزید قریب ہوا۔

کہ اسکے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی یں۔

دماغ تو ٹھکانے۔۔ہے۔۔۔دل۔۔ٹھکانے پے نہیں۔۔۔

اسکی آنکھوں میں دیکھتے دھیمے لہجے میں کہا۔

وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کیا بول گ ئی ہے۔ حازق اسکی اس بات پے بری طرح چونکا اور بے اختیار اسے دیکھے گیا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

بہت غلط ہو رہا ہے یہ سب۔۔!

می پپ سے کہہ رہی ہوں۔۔ابھی بھی وقت ہے کچھ بول لیں۔۔

سویرا بیگم نے اکسایا۔

جبکہ وہ ابھی بھی چپ ہی بیٹھے تھے۔

ان کا بزنس ڈوب رہا تھا۔وہ خالی ہاتھ ہو رہے تھے۔اور یہ بات وہ کسی سے نہیں کہہ پار ہے تھے۔

انہیں پیسوں کی اشد ضرورت تھی۔

اور کوئی ی نہیں تھا۔ جو ان کی مدد کرتا۔ انہیں۔۔ دادا جی کے کسی فیصلے سے کوئی ی غرض نہیں تھی۔ وہ بس بزنس کو دوبارہ اسٹیبلش کرنا چاہتے تھے۔ اور اسی کی پلاننگ کر رہے تھے۔

حیات صاحب کی خاموشی پے سویرا بیگم۔پاؤں پٹختی باہر نکل گ ئی یں۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

کیا ہوا امی۔۔۔؟آپ کیوں پریشان ہیں۔۔؟؟

صبح سے وہ کوئی ی بس کالز کر چکی تھیں۔ لین عزیز صاحب ہر بار بزی ہوں۔۔ بعد میں بات کرتا ہوں کہہ کے ٹال رہتے۔

کچھ نہیں۔۔ تمہارے بابا کو کال کر رہی ہوں۔۔

کل۔نکاح ہے۔۔تمہارا۔۔اور وہی نہیں۔ہوں گے۔۔

عالیہ بیگم دکھی ہوئی یں۔

مما پریشان نہ ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔وہ بزی ہوں۔۔ گے۔۔!

کرن نے دلاسہ دیا۔عالی بیگم خاموش ہو گئی یں۔لیکن دل کسی انہونی سے ڈر

رہا تھا۔ ✨✨✨✨✨✨✨✨✨

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

میرے لیے سب نے دعا کرنی ہے۔۔چیکنگ ٹیم آرہی ہے اسکول۔۔دعا کریں۔میرا

بیسٹ ہو۔۔۔اتنے ٹف ٹائم میں بھی قسط دی ہے میں نے۔۔۔!

آگے سے لمبی قسط دوں گی اور ڈبل۔قسط کا دھماکہ بھی ہوگا۔

جزاک اللہُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہا چوہان

#قسط_نمبر 16

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

حازق اسکی بات پے سن ہو گیا۔لیکن چہرے پے کرختگی نے جگہ لے لی۔

عنائشہ فردوس۔۔ ! اپنی ان باتوں کا جادو کسی اور پے چلانا۔ جو تمہیں جانتا نہ ہو۔۔۔!

تھوڑا سا اس کے چہرے کی طرف جھکتا وہ اسکی بھوری آنکھوں کو نم کر گیا۔

آنکھیں دل کا آئینہ ہوتی ہیں۔۔ ! حازق۔۔۔ سر۔۔۔!

وہ بھی اسکی آنکھوں میں جھانکتی دھیمے لہجے میں بولی۔

ہمممم۔۔۔ جن کے دل ہی داغ دار ہوں۔۔ انکی آنکھیں بھی دھوکہ باز ہوتی ہیں۔۔۔

طنزیہ انداز میں کہتا وہ پیچھے ہٹا۔

اگر آپ کسی کو پہچان نہ سکیں۔۔ تو۔۔۔ اس میں سامنے والے کا کیا قصور۔۔۔؟؟

عنائشہ نے اپنے حق میں بولنا چاہا۔۔

پہچان میں ہی تو چوک گیا تھا۔۔

لیکن۔ اب نہیں۔۔ ! ! اب بہت اچھی طرح جان بھی گیا ہوں۔ اور سمجھ بھی۔

کام ختم کر کے مدیحہ سے کل کی ڈیٹلز چیک کر لو۔۔۔

کل شادی ہال میں ہونے والے فنکشن میں دلہن کی ساری زمہ داری تم دونوں کی ہے۔ اور میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔

اپنی سیٹ پے بیٹھتے روکھے انداز میں کہتا وہ لیپ ٹاپ کھول چکا تھا۔

عنائی شہ منہ بناتی باہر آئی ی۔

میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔

اسکی نقل اتارتی وہ باہر آگ ئی۔

اور سر اٹھا کے وہ بہت فخر سے اپنے کیبن کی جانب بڑھی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

عروسی لباس میں وہ ایک شہزادی لگ ہی تھی۔

اس پے روپ ہی کچھ الگ آیا تھا۔

کتنی دیر تو وہ خوک آئی ینے میں دیکھتی رہ گ ئی۔

داداجی نے اسے شادی ہال میں پہلے ہی بجھوادیا تھا۔ گھر میں کوئی ی نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے۔۔ نہ ہی کسی کوئی ی خاص توجہ بھینہ دی تھی۔ ساری توجہ کے حامل آج کرن اور داور تھے۔ اور انکی ہی خصوصی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔

کشش کے ساتھ مدیحہ اور عنائی شہ موجود تھے۔

حازق نے اسپیشل انہی کی ڈیوٹی لگائی ی تھی۔

کل جو اچھی خاصی عزت افزائی ی وہ کروا چکی تھی اس لیے آج وہ کسی بھی

شکایت کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔

یامین! یار ٹینشن نہ لو۔۔۔سب بیسٹ ہو گا۔

حازق نے اسے پریشان سب مہمانوں کو اٹینڈ کرتے دیکھا۔

یامین دھیرے سے مسکرا دیا۔

ویسے بائی دا وے۔۔۔! ہماری بھابھی کہاں ہیں۔۔؟؟

حازق نے اسکا دھیان بٹایا۔

یامین نے اسے پیار والی گھوری سے نوازا۔

ایسے نہ دیکھو۔۔۔مجھے۔۔ڈر۔۔لگ رہا ہے۔۔۔

حازق نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی۔

یامین نے دادا جی کو آتے دیکھا تو انکی طرف بڑھا۔

او ان کا ہاتھ تھام لیا۔

کیسی تیاریاں ہیں۔۔۔؟؟

دادا جی سب کچھ بہت چاؤ سے دیکھتے یامین سے بہت محبت سے پوچھا

آپ دیکھ کے بتائی یں ۔۔۔ کیسا لگ رہا ہے سب۔۔؟؟

یامین نے انہی سے پوچھ لیا۔

میرے یامین پتر نے کیا ہے سب۔۔تو کمال ہی ہو گا۔۔

دادا جی مسکرائی ے۔

ویسے پتر۔۔۔اماں ابا کہاں ہے۔آپ کے۔۔۔؟آنا ہے۔یا بائی یکٹ کر کے بیٹھے

ہیں۔؟؟

دادا جی نے مزاقاً کہا۔

تو یامین ن مسکرتے نفی میں سر ہلایا۔

نہیں جانتا۔۔کیا ارادہ ہے انکا۔۔۔رات کو آئی ے تھے میرے پاس۔۔۔! پریشان

سے تھے۔۔۔کچھ۔۔ کہنا چاہ رہے تھے۔۔لیکن۔۔کہہ نہیں پائی ے۔۔

یامین بھی تھوڑا افسردہ ہوا۔

بیٹا۔۔!جو بھی ہے۔۔۔!ہے تو آپ کے والد صاحب۔۔۔!ان سے ملو۔۔۔اور انکی

پریشانی جانو۔اور ایک اچھی اولاد ہونے ک ناطے اپنی زمہ داری اور فرض اچھ سے ادا کرو۔

اور بدلے کی امید اللہ سے رکھو۔۔۔

انہوں نے رسان سے سمجھایا۔

جو بھی تھا وہ اپنی ساری اولاد سے بہت محبت کرتے تھے۔

جی۔۔۔۔! یامین نے دل سے اس بات پہ عمل کرنے کی یقین دہانی کرائی ی۔

اور میری شہزادی نظر نہیں آ رہی۔۔۔؟؟

دادا جی نے کشش کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھا۔

آپ کی شہزادی بھی آجائی ے گی۔ فکر نہ کریں۔۔ لیکن یہ سوچیں جو دھماکہ آپ کرنے جا رہے ہیں۔۔ اسکا کیا اثر ہونے والا ہے۔۔۔!

دادا جیسے ہنس کے کہتا وہ وہاں سے اٹھا اور حازق کے پاس آیا۔ جو کسی ویٹر کو کوئی ی ضروری ہدایات دے رہا تھا۔

حازق سیکیورٹی کے کیا انتظامات ہیں۔۔۔؟؟

ڈونٹ وری سخت سیکیورٹی ہے۔۔۔ بنا اجازت کے پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔۔۔

حازق نے یقین دلایا۔

یامین سر اثبات میں ہلاتا اندر کیجانب بڑھ گیا۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا۔ کہ جب اپنے ہی دشمن نکل آئی یں تو غیروں سے کا ڈرنا۔۔۔؟؟

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔

جالی دار گھونگھٹ اوڑھاتے عنائی شہ نے اسکی تعریف کی۔

تو وہ صرف مسکرا کے ہی رہ گ ئی۔

کیا ہوا۔۔؟؟اتی چپ کیوں ہیں۔۔۔؟عنائی شہنے ٹائی م پاس کرنے کے لیے کشش سے یونہی سوال کیا۔

جبکہ مدیحہ کسی سے ضروری کال کرنے باہر نکلی تھی۔

چپ نہ ہوں تو کیا ہوں۔۔؟؟ناچوں۔۔۔؟؟بھنگڑا ڈالوں۔۔؟

ایک تو۔۔۔انہوں نے میری بات نہیں مانی۔۔۔رخصتی کروا کے دم لیا۔اوپر سے۔۔ نواب صاحب کے نخرے بھی ساتویں آسمان پے ہیں۔۔۔!

کشش شروع ہو چکی تھی۔جبکہ عنائی شہ اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھتی رہ گ ئی۔ اسے تو یقین ہی نہیں آرہا تھا۔ کہ وہ اسطرح کھلم کھلا اظہار کردے گی۔

آپ۔۔۔کی مرضی شامل نہیں ہے۔۔۔؟؟

عنائی شہ کو یہی سمجھ لگی۔

مرضی۔۔۔؟مجھے توسب بچہ سمجھتے ہیں۔۔۔میری توکوئی ی کسی بات کو سیریس ہی نہیں لیتا ۔۔۔۔! کشش نے دکھ سے کہا۔

آپ کو۔۔۔اپنے لیے اسٹنڈ لیناچاہیے۔۔۔ آج کل توہر جگہ ہی۔۔یہی حال ہے۔۔لڑکی کی چھوٹی عمرمیں شادی کردو۔۔۔اورپھروہی ظلم۔وستم۔۔۔!

عنائی شہ کو اسکی باتوں سے دکھ ہوا۔

ہیں۔۔۔ناں۔۔۔!میں بہت چھوٹی ہوں ناں۔۔۔!

جانتی ہو۔۔وہمجھ سے کتنا بڑے ہیں۔۔۔۔؟؟

کشش نے بڑے پے خاص زوردیا۔

کتنا۔۔۔؟؟رنائی شہ نے بھنوئیں اچکائیں۔

پورے سات سال۔۔۔۔انگلیوں پے بتایا۔

عنائی شہ کا رکا سانس بحال ہوا۔

یہتوکوئی ی خاص فرق نہیں۔۔۔!

عنائی شہ نے سوچتے کہا۔

ملی نہیں ناں۔۔ان کھڑوس سے۔۔۔!بس ہر وقت کافی کافی۔۔کافی۔۔۔۔!کوئی ی

بتائی ے۔۔۔ بھلا۔۔۔ اچھی بھلی چائی ے بنا کے پی ئی ے بندہ۔۔۔۔!

اوپر سے۔۔۔ چھ ہوٹلز کا مالک۔۔۔۔!

ساتھ ساتھ خوبیاں بھی گنوانے لگی۔

عنائی شہ کو اسکی آخری بات پے بے اختیار کھانسی آئی ی۔

اسے آئی یڈیا نہیں تھا۔۔ کہ وہ اس ہوٹل کے مالک کی بات کر رہی ہے۔۔

لیکن اب اسے صحیح میں انداز ہ ہو گیا تھا۔۔

آپ۔۔۔۔میریامین ۔۔۔۔سکندر کی وائی ف ہیں۔۔؟؟

جھجکتے ہوئی ے پوچھا۔

جی یس۔۔۔۔!بڑے فخر سے بتایا۔

اور اپنی ہی چوڑیوں سے کھیلنے لگی۔

ااسکے جواب کے بعد عنائی شہ نے کچھ بھی پھر نہ پوچھا۔

لیکن یامن کے حق میں دعا کرنا نہ بھولی۔

وہ حازق کا ویٹ کر رہی تھی۔

اس نے کہا تھا کہ وہ خود آئی ے گا۔ انہیں لینے۔۔

یہ برائیڈل روم تھا۔ اور گراؤنڈ فلور پے تھا۔ اور کوئی ی نہیں جانتا تھا۔

کشش یہیں تیار ہوئی ی ہے۔

جبکہ فنکشن تھرڈ فلور پے تھا۔

چلو۔۔بھ ئی آجاؤ۔۔۔!

مدیحہ نے آتے ہی عجلت سے کہا۔

سر حازق آگ ئی ے۔۔۔؟؟

نائی شہ نے فوراً پوچھا۔ جبکہ کشش جانے کے لیے ریڈی تھی۔

نہیں۔۔انہوں نے کسی کو بھیجا ہے۔۔ باقی سوال بعد میں۔۔اب چلو۔۔۔۔! مدیحہ نے عجلت میں کہا۔

ننہیں۔۔۔۔! سر حازق نے کہا تھا۔۔ کہ وہ خود آئی یں گے لینے۔۔۔!

عنائی شہ کو کچھ غلط لگا۔

اف۔۔۔تم۔ناں۔۔بس انسلٹ کرواؤ گی۔۔۔ مدیح ہ کو غصہ آیا۔

ایک منٹ۔۔۔! میں سر سے پوچھ لوں۔

عنائی شہ نائے حازق کو کال ملائی ی۔

لیکن فون وائی بریشن پے ہونے کی وجہ سے وہ کال۔اٹینڈ نہ کرسکا۔

ایک کام کرو۔۔تم۔یہیں۔۔بیٹھ کے ویٹ کرو۔۔میں دلہن کو لے کے چلی۔

مدیحہ نے عنائی شہ کو طنز کیا۔اور کشش کو لیے باہر نکلی۔ وہ تو کب سے انتظار کررہی تھی۔ کہ وہ یہاں سے باہر نکلے۔

چادر اوڑھ کے اسے مدیحہ باہر لائی ی۔

عنائی شہ بھی اسکے پیچھے بھاگی۔

وہ دونوں ایک گاڑی کی جانب بڑھیں۔

عنائی شہ بھی ساتھ ہولی۔

یہ۔۔کہاں۔۔۔جارہی ہو۔۔۔؟؟ہمیں تو اسطرف جانا ہے۔۔۔؟

عنائی شہ نے روکا۔ چادر کے ہالے سے کشش نے بھی سر باہر نکال کے دیکھا۔ کہ اسی لمحے کسی نے کلوروفارم۔سنگھایا۔ اور وہ ہوش و حواس سے

بے گانہ ہوئی ی۔

عنائی شہ یہ دیکھتے حیران رہ گئی۔

عنائی شہ نے کی نظروں نے سیکیورٹی کو ڈھونڈنا چاہا۔۔ لکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ سیکیورٹی کو بھی چکمادے کے آئی ے تھے۔

وہ کچھ کرپاتی کہ کسی نے اسکے سرپے بہت زور سے وار کیا۔اوروہ سر پکڑتی نیچے گری۔

مدیحہ نے نفرت سے اسے دیکھا۔

اب اسکا کیا کرنا ہے۔۔۔؟؟کشش کوان میں سے ایک وہ وہاں سے لے جاچکا تھا۔

اورعنائی شہ کا پوچھ رہا تھا۔

کرناکیاہے۔۔۔۔؟؟لے جاؤ۔۔ا سے بھی۔۔۔ اسی۔۔۔ کے تو۔۔ نام کرنی ہے۔۔۔ یہ واردات۔۔۔۔!

مدیحہ شاطرانہ ہنسی ہنسی۔

تواس نے عنائی شہ کو اٹھا کے بھی گاڑی میں ڈالا۔

ان کے جانے کے بعد وہ واپس اندر کی جانب بڑھی۔ کسی کادھیان اسکی طرف نہ تھا۔ایک ہتھوڑااٹھایا۔اورزور سے اپنے سرپے وار کیا۔

خون کی ایک لہر اسکے ماتھے سے ہوتی۔۔۔اسکے گال پے بہنے لگی۔

اب۔۔صرف بربادی ہو گی۔۔۔التاج ہوٹل کی بھی اور اسکے مالکوں کی بھی۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔

اور وہ زمین بوس ہوئی ی۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

کرن عزیز۔۔۔!ولد۔۔میر عزیز سکندر۔۔!آپ کا نکاح میر داور سکندر سے بعوض حق مہر بیں لاکھ طے کیا جارہا ہے۔۔کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔؟؟

جی۔۔۔۔قبول ہے۔۔۔۔

دلہن بنی وہ شرمائی ی سی لجائی ی سی گھونگھٹ نکالے بیٹھی کپکپاتی آواز میں بولی۔

کرن سے قبول وایجاب کے بعد انہوں سنے داور سے بھی وی الفاظ دہرائی ے۔ اسکے قبول کنے کے بعد مبارک کا شور اٹھا۔

اور اسی لمحے عزیز صاحب کی اینٹری ہوئی ی۔

آتے ہی وہ دادا جان سے ملے۔

اور پھر اپنی بیٹی۔۔سے۔وہ خوش بھی تھے اور آنکھیں نم بھی تھیں۔

اچھاہوا۔۔پہنچ گ ئی ے۔۔ ورنہ ۔۔ ساری زندگی۔۔ پچھتاوے میں گھرے رہ جاتے۔۔

داداجی نے خود سے لگاتے کہا۔

آپ کیسے ہیں۔۔؟؟مجھے نہیں بتایا۔۔اس وقت۔۔۔بعد میں پتہ چلا۔۔۔لیکن۔۔۔ بہت برا پھس گیا تھا۔۔۔

وہ اپنی مجبوری ناچاہتے ہوئ ے اپنے لہجے سے عیاں کر گ ئی ے۔ لیکن وہ یہ نہ کہہ سکے کہ وہ جہاں تھے واں سے وہ اپنی مرضی سے نکل بھی نہیں پا رہے تھے۔

کوئ ی نہیں جانتا تھا۔۔ کہ ایسا کون تھا ۔۔۔جو الگ الگ کرنے ان پے وار کر رہا تھا۔۔۔ اور انکو سنبھلنے کا موقع بھی نہیں دے رہا تھا۔۔

اور انکی سب سے بڑی ہار یہی تھی۔کہ یہ ایک دوسرے سے چھپا رہے تھے۔

داداجی نے یامین کو اشارہ کیا کہ وہ کشش کو بلوائ ے ۔

یامین نے حازق کی طرف دیکھا۔۔وہ سر اثبات میں ہلاتا

موبائیل پے کال کرنے کے ارادے سے لفٹ کی جانب بڑھا۔

موبائیل پے عنائی شہکی کال دیکھ حازق نے اسے کال بیک کی۔

لیکن نمبر بند تھا۔

وہ لفٹ رکتے ہی باہر آیا۔

سیکیورٹی اسکی طرف بھاگی۔

اور اسے کور کیا۔

میم۔۔ کہاں۔۔ ہیں۔۔۔؟؟

حازق نے فوراً سوال کیا۔

جی سر۔۔۔! وہ اندر ہی ہیں۔۔

اہک نے جواب دیا۔

حازق اندر بڑھا۔ لیکن وہاں مدیحہ کو بے ہوش پڑا دیکھ ٹھٹکا۔

اور فوراً سے اسکی جانب بڑھا۔

اس کے ماتھے پے چوٹ آئی ی تھی۔

حازق نے اسے اٹھانے کی کوشش کی۔

لیکن وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

حازق نے فوراً یامین کو کال ملائی ی اور اسے انفارم کیا۔

پانی لے کے آؤ۔ پاس کھڑے ایک سیکیورٹی گارڈ کو کہا۔

جیسے ہی وہ پانی لایا۔حازق نے اس پے پانی کے چھینٹے مارے وہ نیم بے ہوش سی ہوتی جاگی۔

مدیحہ۔۔۔؟عنائشہ اور ۔۔ دلہن کہاں ہے۔۔۔؟؟

حازق نے فوراً پوچھا۔

سر۔۔۔!!وہ۔۔۔عنائشہ لے کے۔۔۔ چلی گ ئی۔۔۔

اس کے ساتھ۔۔۔دو۔۔لوگ اور تھے۔۔۔انہوں نے مجھ پے حملہ کیا۔

مدیحہ نے روتے ہوئ ے کہا۔

جبکہ دروازے میں کھڑے یامین نے دہلتے دل۔سے اسکی ساری بات سنی۔

جاری ہے۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اَللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ

آپ سب کی دعاؤں کا بہت شکریہ۔

کیا خیال ہے۔۔۔؟؟ کون ہوگا انکا دشمن۔۔۔؟؟

اور کشش اب کڈنیپرز کے ساتھ کیا کرنے والی ہے۔؟

اللہ نگہبان

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر17

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

مدیحہ بہت زیادہ رو رہی تھی۔

حازق نے سیکیورٹی گارڈ کے ساتھ مدیحہ کو ہاسپٹل بھیجا۔

اور خود یامین کی طرف آیا۔جو پریشان کھڑا تھا۔

کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا ہو رہا ہے۔۔؟؟

عنائشہ۔۔۔۔؟؟ وہ ۔۔ ایسا۔۔۔ نہیں۔۔۔ کر سکتی۔۔۔۔!! میرا۔۔

دل۔ نہیں مان رہا ۔۔

حازق نے ٹوٹے لہجے میں کہا۔

یامین نے ایک قہر کی نظر حازق پے ڈالی۔

حازق۔۔۔! جو بھی اس سب کا زمہ دار ہے۔۔ وہ بچ نہیں پائی ے گا۔۔

سرد لہجے میں کہتا وہ وہاں سے باہر نکلا۔

حازق سخت پریشان ہو گیا۔

لیکن اسکا دل نہیں مان رہا تھا۔ عنائی شہ کچھ ایسا کر سکتی ہے۔

لیکن سب کچھ اس کے خلاف جا رہا تھا۔

ندیم۔۔۔! ہاسپٹل جاؤ اور مدیحہ پے کڑی نظر رکھو۔

مجھے وہ کچھ گڑ بڑ لگ رہی ہے۔۔۔

حازق نے اپنے اعتباری شخص کو ہاسپٹل روانہ کیا۔

اور خود اندر یامین کے پاس گیا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

یہ اتنی دیر ہو گ ئی ہے۔۔۔ ابھی تک یامین کی دلہن نہیں آئی ی۔۔۔؟؟

عمارہ نے سویرا بیگم کے کان میں گھس کر کہا۔

دونوں بہنیں سب سے الگ تھلگ سر جوڑے بیٹھیں تھیں۔

کیا پتہ۔۔۔اب۔۔ سسر صاحب کو مسا دھماکہ کرنے والے ہیں۔۔؟

اپنی ہی اولاد کی خوشیوں میں ایک تماشائی کی طرح شامل ہوئے ہیں۔۔۔

سویرا بیگم کو رہ رہ کے داور اور کرن کے اچانک نکاح پے غصہ آرہا تھا۔

ہمممممم۔۔۔باجی۔۔۔یہ۔۔۔تمہارے۔۔۔سسر بھی بہت پہنچی ہوئی چیز ہیں۔۔۔

ابھی بندہ کچھ پلان کرتا ہے۔۔یہ پہلے ہی پانی پھیر دیتے ہیں۔۔

عمارہ کو اپنی بیٹی طوبی کی شادی یامین سے نہ ہو پانے کا دکھ تھا۔

اسٹیج پے داور اور کرن بیٹھے سب کی نظروں کا مرکز تھے۔

کیمرہ مین بہت مہارت سے ہر ایک لمحے کو کیپچر کر رہا تھا۔

یامین ہال میں انٹر ہوتے ہی دادا جی پے نظریں اٹھیں۔

اسے سمجھ نہ آیا کہ دادا جی کو کیا جواب دے۔۔۔؟

کشش کی کڈنیپنگ کا سن کے وہ کیا ری ایکٹ کریں گے۔۔۔؟؟اگر انہیں کچھ ہو گیا تو۔۔۔؟؟

یہ سوچ آتے ہی۔۔اس نے اپنے خیال کی نفی کی۔

مجھے۔۔داداجی سے سچ چھپانا ہو گا۔

کیا ہوا پتر۔۔۔؟م کیوں پریشان ہے۔۔۔؟؟داداجی اس کے چہرے پے پریشانی بھانپ گ ئ ے تھے۔

وہ۔۔۔داداجی۔۔۔کشش۔۔۔۔؟؟

یامین ے بات نہ بن پڑ ی۔

کیا۔۔ہوا کشش کو۔۔۔؟وہ ٹھیک ہے ناں۔۔؟؟صبح بھی کہہ رہی تھی۔۔۔کہ میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔؟؟

دادا جی پریشانی سے بولے۔

جی۔۔۔کچھ۔۔نہیں ہوا۔۔اسے۔۔اسکی طبعیت۔۔خراب تھی۔۔۔تو اسے ہاسپٹل بھیجا۔۔۔اس کا بی پی لو تھا۔۔ابھی۔۔۔ہاسپٹل میں ہی ہے۔۔۔

یامین نے فوراً ہی بات کو سنبھالا۔

کہا۔ں۔۔۔؟۔کون سے ہاسپٹل میں۔۔۔؟؟

داداجی تڑپے۔

آپ فکر نہ کریں۔۔دادا جی۔۔ابھی وہ ٹھیک ہے۔۔۔

لیکن۔۔۔فی الحال اس رخصتی کو یہیں روک دیں۔

اور۔۔بعد میں گھر جا کے۔۔؟؟

یامین کہتے ہوئے نجانے کیوں شرمدہ ہو رہا تھا۔۔؟؟

ٹھیک ہے۔۔۔بیٹا۔۔۔کشش کی طبعیت زہادہ اہم ہے۔۔۔

فنکشن کو یہیں ختم۔کرتے ہیں۔۔۔

نہیں دادا جی۔۔۔!ابھی مہمانوں نے کھانا بھی نہیں کھایا۔۔فنکشن کو جاری رہنے دیں۔۔پھر فضول میں باتیں بنیں گیں۔

آپ۔۔۔یہیں۔۔رہیں۔۔میں کشش کے پاس جارہاہوں۔۔آپ اسکی فکر۔نہ کریں۔۔۔!

یامین نے انہیں مطمیئن کرنا چاہا۔وہ مطمئین ہوئے تو نہ۔۔۔ لیکن۔۔ پھر بھی بات مان گئے۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

کیا ہوا۔۔؟؟ کچھ پتہ چلا۔۔؟؟

یامین نے حازق سے عجلت میں پوچھا۔

نہیں۔۔۔سب جگہ دیکھ لیا۔۔۔کوئی ی سراغ ہاتھ نہیں آرہا۔

حازق یامین سے زیادہ پریشان تھا۔

کیمراز چیک کرو سارے۔۔۔فوراً۔۔۔

یامین نے کال۔ملاتے حازق سے کہا۔تو وہ فوراً آفس سے باہر نکلا۔

یس۔۔۔! مجھے۔۔اس کی ابھی کی رپوٹ دو۔۔وہ کہاں۔۔ہے۔۔۔؟؟

آواز میں غصہ تھا۔

دو منٹ سے زیادہ کا وقت نہیں دوں گا۔

فوراً رپورٹ کرو۔

کال بند کرتا موبائل ٹیبل پے پٹخا۔

i swear... ! if you are responsible for this... will kill you....

وہ لب بھینچے خیالوں میں کسی سے مخاطب تھا۔

او ویٹ کر رہا تھا۔۔۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

ان کے ہاتھ باندھو۔۔۔۔

ایک لڑکے نے دوسرے سے کہا۔

ارے بے ہوش ہیں۔۔دونوں۔۔۔کیا کر لیں گیں۔۔؟؟

رہنے دو۔۔۔دوسرے نے کہا۔

لیکن۔۔۔میڈم نے کہا کہ ان کے ہاتھ پیر باندھ کے رکھنا ہے۔۔۔

وہ لڑکا گھبرایا۔

یار حسن۔۔۔!تو نیا آیا ہے۔۔۔میں بہت پہلے سے میڈم کے ساتھ اس کام میں شامل۔ہوں۔۔یہ۔۔لڑکیاں۔۔۔کچھ بھی نہیں کر سکتیں۔۔۔اور ویسے بھی انہیں ۔۔ اس کمرے میں بند کرنا ہے۔۔۔تو یہ کیا کر لیں گیں۔۔؟

چل آ۔۔۔۔بھوک لگی ہے۔۔۔۔کچھ کھا آتے ہیں۔۔

اسدنے اپنی برتری جتائی ی تو حسن چپ ہو گیا۔ اور دونوں دروازہ لاک کرتے باہر نکل گ ئ ے۔

جبکہ وہ دونوں بے سدھ زمین پے پڑیں تھیں۔

☀☀☀☀☀☀☀☀☀☀☀☀☀☀☀

دادا جی نے اناؤنس کیا کہ یامین کی شادی کو کسی وجہ سے فی الفور ملتوی کیا

ہ۔ جس پے خاصی ہ ملگوئی یاں ہوئی یں۔

لیکن۔۔۔انہیں۔کسی کی کیا پرواہ۔۔۔؟

ان کے لیے انکی اولاد سے بڑھ کھ کچھ بھی نہیں تھا۔

لو جی۔۔۔۔! ہوگ ئی۔۔ شادی۔۔۔! ایک بار پھر سے۔۔۔ لگتا ہے۔۔۔

دلہن۔۔بھاگ گ ئی۔۔۔۔! عمارہ نے طنزیہ کہا۔

تو سویرا بیگم کو چھ اوت ہی گر بڑ لگی۔

انہیں لگا کہ دادا جی سب سے کچھ نہ کچھ چھپا رہے تھے۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتیں حیات صاحب کی طرف بڑھیں۔

وہ جو کسی سے کچھ بات کر رہے تھے۔

سویرا بیگم کے اشارہ پے ان کے پاس آئی ے۔

آپ کے ابا حضور کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟؟ پہلے کہتے ہیں۔۔ شادی ہے یامین کی۔۔۔ لڑکی

تک کا علم نہیں۔۔۔؟؟

ہم چپ کر گ ئی ے۔۔ اب کہتے ہیں۔۔ شادی ملتوی ہو گ ئی ہے۔

ادھر ادھر دیکھے رازداری سے کہا

کیا کر سکتا ہوں۔۔ میں۔۔۔؟؟ان کے آگے کسی کی بولنے کی ہمت ہے کیا۔۔۔؟؟

حیات صاحب پہلے ہی بھرے بیٹھے تھے۔

لوگ تو اچھا خاصا مذاق اڑا رہے ہیں۔۔۔

مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔۔

اور۔۔وہ کشش کہاں ہے۔۔۔؟؟آج تو اس میڈم کی سلگرہ تھی ناں۔۔۔؟؟کیک کاٹنا تھا۔۔۔لیکن۔۔جب سے ہم یہاں آئی ے ہیں۔۔ وہ غائ ب ہے۔۔۔۔۔؟؟ یہ سب چل کیا رہا ہے۔۔۔؟؟

سویرا بیگم کے دماغ کے گھوڑے کچھ زادہ ہی تیز رفتار سے چل رہے تھے۔

حیات صحب نے بھی سچتے گہرا سانس خارج کیا۔

پھر بنا کچھ کہے اپنے ایک دوست کی جانب بڑھ گ ئ ے۔

انہیں اس وقت کسی سے کوئ ی غرض نہ تھی۔

انہیں بس ڈھیر ساری رقم چاہیے تھی اپنا بزنس بچانے کے لیے۔۔۔اور وہ اپنے ہی کسی دوست سے مدد طلب کر رہے تھے۔

☀☀☀☀☀☀☀☀☀☀☀☀☀☀

سر پے چوٹ لگنے سے اسکا سر بہت بھاری ہو رہا تھا۔

سر پکڑے وہ اٹھی تو اناد ھیر کال کھو ٹھری دیکھ وہ بہت سخت گھبرائ ی۔

فوراً سے اسے سب یاد آگیا۔۔اور دماغ میں کشش کا خیال اس کے دل کو بری طرح جھنجھوڑ گیا۔

کش۔۔ کششش۔۔ کشش۔ کہاں۔۔ ہو۔۔۔؟؟

وہ جلدی سے اٹھی۔ بنا اپنی چوٹ کی پرواہ کیے۔

شہہہہ مییی ! شور نہ کرو۔۔۔ یہیں۔۔ ہوں۔۔۔ !

ایک طرف اندھیرے میں وہ بیٹھی عنائ شہ کو غور کرنے پے نظر آ ہی گ ئ ی۔

صد شکر۔۔۔۔۔۔۔۔ اللہ کا شکر ادا کرتے وہ اسکی طرف بڑھی۔

اللہ کا شکر ہے۔۔۔ تم۔۔ ٹھیک ہو۔۔۔! لیکن۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کیا۔۔ کر رہی ہو۔۔۔؟؟ وہ اسکے قریب بیٹھتے حیرت سے اسے ہاتھوں سے مٹی کھودتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

گم کھیل رہی ہوں۔۔۔۔! دھائی ی نہیں دیتا ۔۔۔ مٹی کھود رہی ہوں۔۔۔

کشش نے منہ بناتے کہا۔ لیکن اپنا کام جاری رکھا وہ جہاں سے مٹی کھود رہی تھی۔ وہ چی جگہ تھی۔ ارا اچھی خاصی مٹی وہ جمع کر چکی تھی۔

لیکن۔۔۔؟؟ عنائی شہ کو کچھ سمجھ نہیں آئی ی۔

دیکھو۔۔۔؟؟ کشش اسکا نام سوچتے ہوئے اٹھی۔

عنائی شہ۔۔۔۔!

عنائی شہ نے فوراً اپنا نام بتایا۔

ہمممم۔۔ تو عنائی شہ! بات یہ ہے۔۔۔ کہ ہم۔۔ کڈنیپ ہو چکے ہیں۔۔۔ اور اس۔۔ میں وہ تمہاری۔۔ دوست۔۔ جو تمہارے ساتھ۔۔ تھی۔۔۔ ۔

اسکا۔ نام۔ مدیحہ ہے۔۔۔! عنائی شہ نے اسکی بات کاٹی۔

ہاں ہاں۔ وہی مدیحہ چڑیل۔۔۔!

اسکو تو میں بعد میں ملوں گی۔

خیر۔۔۔ ہمیں۔۔ یہاں سے نکلنا ہے۔۔ کچھ بھی کر کے۔۔۔

کشش نے اسے اپنی بات اسکے گوش گزاری۔

ہممممم۔۔۔ لیکن۔۔۔ اس مٹی کا کیا فائی دہ۔۔۔؟

عنائی شہ نے حیرت سے اسے مٹی اٹھاتے دیکھ کے پوچھا۔

کچھ دیر میں پتہ چل جائی ے گا۔۔

خیر ایک بات بتاؤں۔۔ مجھے ناں۔۔۔ بچپن ہی سے۔۔ ایڈوینچرز کا بہت شوق تھا۔۔

اور کڈنیپ ہونے کا شوق۔۔۔۔ تو پوچھو ہی مت۔۔۔

اب۔۔۔ یہ خواہش پوری ہو ہی گ ئی۔۔۔ ہے۔۔۔ تو فائی دہ تو اٹھاؤں ناں۔۔۔؟؟

بہت مزے سے کہتی وہ عنائی شہ کو دنگ کر گ ئی۔

کیا۔۔۔ کیا۔۔ مطلب۔۔۔؟؟ کشش ہم۔۔ کڈنیپ ہو چکے ہیں۔۔ اور آپ۔۔۔ کو۔۔۔ ایڈوینچر۔۔ کی پڑی ہے۔۔۔؟؟

عنائی شہ اس کے پاس آتے بولی۔ جو دروازے کے پیچھے چھپ رہی تھی۔

شہمیییی۔۔۔اشارہ سے چپ کروایا۔

اور دروازے کے ساتھ کان لگا کے سنا۔

عنائی شہ کو وہ کہیں سے بھی اس وقت ایک دلہن نہیں لگ رہی تھی۔

ہاں البتہ حشر سامانیاں اسکی دلہن والی تھیں۔

وہ باہر ہی ہیں۔۔۔اور۔۔۔دو۔۔لوگ۔۔ہیں۔۔۔

دھیرے سے دماغ لڑاتے کہا۔

لیکن۔۔۔آپ کو کیسے پتہ۔۔۔؟؟وہ۔۔۔دو ہیں۔۔؟؟وہ زیادہ بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔

عنائی شہ کو اسکا اندازہ لگانا کچھ اچھا نہ لگا۔

دوسری بات۔۔۔مجھے آپ نہیں تم کہو۔۔بہت چھوٹی ہوں۔۔میں تم سے۔۔۔۔!

اسکے کہنے پہ رنائی شہ نے بھنوئیں اچکاتے اسے حیرت سے دیکھا۔۔

وہ تو اسے عزت سے آپ کہہ رہی تھی۔

ہمممم اور پہلی۔۔۔بات۔۔۔؟؟یاد آنے پہ فوراً پوچھا۔

پہلی بات یہ کہ۔۔۔تم بولتی بہت زیادہ ہو۔۔۔۔!

کہتے وہ وہاں سے واپس پیچھے گ ئی۔ اور مزید مٹی اپنے ہاتھوں میں لی۔ او کچھ

اپنے کامدار دوپٹے میں رکھ کے گرہ لگائی ی۔

اوہ۔۔۔خدایا۔۔۔!تم نے توسارادوپٹہ خراب کردیا۔۔۔

عنائی شہ کو اسکی یہ حرکت شاک لگا گ ئی۔

کشش نے اسکے چہرے کی طرف ایسے دیکھا جیسے کھا جائی ے گی۔

میرا دوپٹہ ہے ناں۔۔تو تمہیں کیا مس ئی لہ ہے۔۔۔؟؟

کہتے ہی منہ بنا کے وہ پھر سے دروازہ کی طرف بڑھی۔

Anaisha shocked 😳

Kashsh rocked 💃

وہ اندر کی طرف آرہے ہیں۔۔دروازے کے پیچھے چھپ جاؤ۔۔

کشش نے اسے جلدی سے کہا۔

لیکن وہ اپنی جگہ ساکت ہی رہی۔

کشش نے اسے کھینچ کے دروازہ کے پیچھے کیا۔

اور تبھی دروازہ کھلا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

ہاں۔۔۔کام ہو گیا ہے۔۔۔! کسی کو مجھ پے شک نہیں۔۔!

اب آگے کا کام۔۔۔ تمہارا ہے۔۔۔کوئی ی بھی کوتاہی نہ ہو۔۔۔

مدیحہ نے کہتے ہی کال بند کی۔۔

میر یا مین۔۔ڈھونڈتے رہ جاؤ۔۔۔گے۔۔۔۔!

تکیے پے سر ٹکاتے وہ آنکیں موندتے بہت سرور سے بولی۔

جبکہ یہ نہیں جانتی تھی کہ برائی ی کا انجام۔ برا ہی ہوتا ہے۔

اگر آج ہم کسی کے لیے گھڑا کھودیں گے۔۔تو کل ہمارے ساتھ بھی وہی ہو گا۔۔اور اسی گھڑے میں ہمخود گریں گے۔۔

لیکن لوگ برائی ی کرتے وقت سب بھول جاتے ہیں۔

بس دنیا یاد رہ جاتی ہے۔جو ایک دن ختم ہو جانی ہے۔پھر بھی جانتے بوجھتے اپنے لیے برائی یاں اھٹی کرتے جاتے ہیں۔

اپنا دین بھی خراب کرتے ہیں اور اپنی آخرت بھی۔

سر۔۔۔!وہاس وقت پیراڈائی ز ہوٹل میں ہیں۔۔۔۔۔ کسی کے ساتھ۔۔۔۔!

آدھی بات رک رک کے ٹھہر ٹھہر کے ادا کی۔

اس پہ کڑی نظر رکھو۔اور اسکے فون کیڈیٹلز نکلوا کے فوراً مجھے میل کرو۔

ہری اپ۔۔۔!

یامین نے بات سنتے ہی اگلا آرڈر دیا۔

میں نے سوری ریکارڈنگ۔۔لیپ ٹاپ پہ کنیکٹ کی ہے

حازق اسی لمحے اندر داخل ہوا۔اور دونوں فوراً ریکارڈنگ دیکھنے لگے۔

گراؤنڈ فلور پہ لگے برائیڈل روم کے اندر لگے سپائی کیمرے کی ریکارڈنگ وہ دیکھ رہے تھے۔

یہ خاص کیمرے تھے۔جن کو صرف آج کل کی سیکیورٹی اور دہشت گردی کی وجہ سے لگایا گیا تھا۔

اوراور کوئی بھی اسے دیکھتا نہیں تھا۔

یہ کیا۔۔۔۔؟؟

یہ تو ابھی تینوں تھیں۔۔۔اور اب۔۔یہ اکیلی۔۔۔؟؟

ریکارڈنگ دیکھتے یامین چونکا۔

بیچ میں کیا ہوا۔۔۔؟؟ٹائی منگ چیک کرو۔

ٹائی منگ صحیح ہے۔۔۔۔! حازق بہت کینلی آئی یز سے چیک کر رہا تھا۔

تو پھر یہ۔۔۔بلیک کیوں ہو گیا۔۔۔؟؟

یامین نے حیرت سے پوچھا۔

کسی نے۔۔۔کیمرہ کو ڈھانپ دیا ہے۔۔حازق سمجھ گیا۔

یامین نے غور کیا تو اسے بھی سمجھ لگ گیا۔

یہ۔۔کون کر سکتا ہے۔۔۔؟؟

یامین سوچ میں پڑ گیا۔

look that...

کیمرہ۔۔۔دوبارہ کلی ئی ر ہو چکا تھا۔ جس میں مدیحہ بے ہوش پڑی تھی۔

یہ سب کیا ہے۔۔۔؟؟

یامین نے حیرت سے پوچھا۔

یہ تو۔۔اب مدیحہ ہی بتائی ے گی۔۔۔

حازق نے دانت پیسے۔

اور دونوں کارخ اب ہاسپٹل کی طرف تھا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَةُاللهِ وَبَرَکاتُهُ

آگے ہوگا کشش کاایکشن۔۔۔

ساتھ رہیے۔اوردعاؤں میں یاد رکھیں۔

جزاک اللہُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر18

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

دروازہ جیسے ہی کھلا۔کشش اور عنائیشہ دروازے کے پیچھے چھپیں تھیں۔

دروازہ کھلنے سے کمرے میں روشنی پھیل گ ئی۔اور ہر چیز واضح ہو گ ئی۔

یہ۔۔۔یہ۔۔لڑکیاں کہاں۔۔چلی گ ئی یں۔۔؟؟

اسد نے حیرت سے کہا۔

اور حسن کی طرف مڑا ہی تھا۔کہ کشش نے بنا ایک منٹ ضائ ع کیے مٹی ان دون کی آنکھوں میں اچھالی۔

وہ اس اچناک افتاد کے لیے تیار نہ تھے۔

دونوں کے ہاتھ اپنی آنکھوں پے گ ئ ے۔

کشش نے ان میں سے آگے والے کو پش کیا۔تو وہ اپنے پیچھے کھڑے شخص پے جا گرا۔

کشش نے موقع کا فائ دہ اٹھایا ۔

اور عنائ شہ کا اتھ پکڑے باہر نکلی۔

باہر نکلتے ہی سب سے پہلے روم کا دروازہ باہر سے لاک کیا۔

عنائ شہ تو اسکی ہمت پے دل ہی دل میں اسے داد دیتی رہی۔

دروازہ کھولو۔۔۔!! تمہیں چھوڑوں گا۔۔نہیں۔۔۔یو۔۔۔۔

ایک شخص کی آواز دروازے کے اندر سے سنائ ی دی۔

اوہ۔۔۔بھائ ی۔۔۔! پہلے پکڑ کے تو دکھاؤ۔۔۔

کشش نے مزے سے باہر کھڑے ہوتے ہاتھ جھاڑتے کہا۔

نکلو۔۔۔یہاں سے۔۔۔۔

عنائی شہ نے کشش کو کھینچا اور دونوں باہر نکلیں۔
لیکن اندر آتے شخص کو دیکھ کے ٹھٹھکیں۔

اب کیا کریں۔۔۔؟

عنائی شہ گھبرا گ ئی ی۔

ڈونٹ وری۔۔میں ہوں۔۔ناں۔۔زائی چہ۔۔۔میں سنبھال لوں گی۔۔۔

کشش نے مسکرا کے کہا۔جبکہ عنائی شہ اپنا نام بگاڑے جانے پے اسے گھورنے لگی۔

اتنے میں وہ شخص بھی سامنے آگیا۔

اور ان دونوں کو دیکھ کے وہ چوکنا ہوا۔

تم دونوں باہر کیسے۔۔۔نکلیں۔۔؟اسدے۔۔۔۔۔اوہ۔۔۔کدھر ہو۔۔۔؟

اس نے صدا لگائی ی۔

کشش اتنے میں دوپٹے میں ڈالی مٹی نکال چکی تھی۔اور وہ مٹی بھی بہت مہارت سے اسکی

آنکھوں میں اچھالی۔اور اسے دھکا دیا۔

اسے لگا اسکی آنکھوں میں کسی نے مرچی ڈال دی ہو۔

بھاگو۔۔۔! کشش نے عنائشہ کو لیا اور دوڑ لگا دی۔ وہ شخص بھی آنکھیں ملتا پیچھے ہو لیا۔

لیکن انکی سپیڈ کافی زیادہ تھی۔آگے جا کے وہ واپس پلٹا۔

اور واپس اندر آتا وہ کمرے کا دروازہ کھول۔چکا تھا۔

وہ دونوں غصے سے باہر نکلے۔

کہاں گ ئی وہ۔۔؟؟

اسد چلایا۔

الو۔۔۔کے۔۔۔وہ۔بھاگ گ ئی یں ہیں۔۔۔ تم دونوں سے ایک کام بھی صحیح نہیں ہو سکا۔

میں نے کہا بھی تھا۔اس کے ہاتھ باندھ دیں۔۔۔

حسن نے اپن منطق میں بتا دیا۔

علی نے گھور کے اسد کو دیکھا

تم نے انکے ہاتھ پیر نہیں باندھے تھے۔۔۔؟؟ کہا بھی تھا۔۔۔۔!! اب بھگتنا میڈم

کو۔۔۔۔

چھوڑے گی نہیں وہ ہمیں۔۔۔!

علی باہر نکلا۔

اب کیا کریں۔۔۔؟؟

گاڑی نکالو۔۔۔وہ اسطرف گئی ہیں۔۔ زیادہ دور نہیں گئی ہوں

گیں۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔۔

علی نے کہا تو حسن نے فوراً گاڑی نکالی۔

اور تینوں گاڑی میں بیٹھے گاڑی روڈ پے ڈالی۔

🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟

کہاں ہے وہ۔۔۔؟؟

حازق اور یامین ہاسپٹل پہنچ چکے تھے۔

سر اس طرف۔۔۔وارڈ میں۔۔

جلیل نے جواب دیا۔

وہ دونوں فوراً اسطرف بڑھے۔

روم۔ کا دروازہ کھولا۔

لیکن بیڈ خالی تھا۔

یہ کہاں۔۔ گ ئی۔۔۔؟ حازق کو اچھنبا ہوا۔

سر۔۔۔! ابھی یہیں۔۔ تھی۔۔۔ میں نے۔۔ خود دیکھا۔۔۔ بلکہ۔۔ پوری پوری نظر رکھی۔

جلیل نے گھبرا کے جواب دیا۔

ڈھونڈو۔۔ اسے۔۔۔! کہتے ہی حازق اور جلیل نے پورا کمرہ چھان مارا۔ لیکن وہ نہ ملی۔

لگتا ہے۔۔ فرار ہو گ ئی۔۔۔

اگر اس کے کہنے کے مطابق وہ ابھی یہیں تھی۔۔۔ تو وہ پھر۔۔

زیادہ دور نہیں نکلی ہو گی۔ ہاسپٹل والوں کو الرٹ کرو۔ اور مین گیٹ بند کرواؤ۔

یامین نے فوراً کہا۔ تو حازق باہر نکلا۔

دیکھ لیں۔۔! آپ۔۔ میری بات نہیں نا۔۔ مان رہے۔۔۔۔ میں نے آپ سے بہت دور چلے جانا ہے۔۔۔!

کشش کی روندھی آواز یامین کے کانوں سے ٹکرائی ی۔

آج صبح ہی تو وہ آئی ی تھی۔ اس کے پاس۔۔۔ کہ کسی طرح اس شادی کو روک دیں۔

لیکن یامین نے نہیں مانی اسکی بات۔اور وہ ناراض ہو کے چلی گ ئی۔

کشش۔۔۔۔۔! کہاں ہو تم۔۔۔۔۔؟ اتنی بڑی سزا۔۔۔؟؟ پلیز۔۔۔واپس آجاؤ۔۔۔

ایک ایک لمحہ میرے لیے جان لیوا ہو رہا ہے۔۔۔

تم۔۔۔؟؟

یامین کی آنکھوں کے گوشے نم ہوئے۔

سر جھک سا گیا۔

وہ ہارنا نہیں چاہتا تھا۔

بس اسے ایک ہی ڈر تھا۔وہ صحیح سلامت ہو۔۔۔اس کے ساتھ کچھ برا نہ ہو۔۔۔

اس کے کشش تک پہنچنے تک وہ صحیح سلامت رہے۔

وہ اللہ سے یہی دعا کر رہا تھا۔

یامین۔۔۔! وہ گیٹ کراس کر کے نکل چکی ہے۔۔۔

میں نے اپنے بندوں کو اس کے پیچھے بھیجا ہے۔۔

وہ ان شاءاللہ بچے گی نہیں۔۔

حازق نے اسے تسلی دی۔

لیکن یامین خاموش رہا۔

حازق چلتا ہوا اسکے پاس آیا۔

اسکے کاندھے پے دباؤ ڈالا۔

یامین۔۔۔میرے بھائی ی ۔۔فکر۔نہ کرو۔۔۔ بھابھی کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔!

حازق کا اپنا دل اندر سے عنائی شہ کو لے کے ڈرا ہوا تھا۔

لیکن پھر بھی وہ یامین کو تسلی دے رہا تھا۔

جانتا ہوں۔۔کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔۔وہ اپنی حفاظت کرے گی۔۔اور۔۔۔۔مجھے یقین ہے۔۔۔اپنے اللہ پے۔۔وہ۔۔اس کی حفاظت خود کرے گا۔۔۔

یامین نے اوپر کی طرف سر اٹھاتے یقین سے کہا۔

حازق نے اثبات میں سر ہلایا۔

تبھی یامین کے موبائیل پے کسی ان ناؤن نمبر سے کال آئی ی تو دونوں چونکے۔

کال۔۔۔پک کرو۔۔۔!

حازق نے کہا۔

یامین نے دھڑکتے دل سے حازق کو دیکھا۔

شاید۔۔۔کڈنیپرز کا ہو۔۔۔!حازق۔کو اپنی آواز کھائی ی سے آتی سنائی ی دی۔

عنائی شہ کے لیے وہ دل سے دعائی یں کررہا تھا۔

☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️

کیا ہوا۔۔؟؟اتنی چپ کیوں۔۔ہو۔۔؟؟

آج تو تمہاری خوشی کا دن ہے۔۔۔تو ایسے خاموشی کیوں۔۔؟؟

سمیر نے کرن کو بہت چپ پایا تو اس کے پاس چلا آیا۔

مہمان کافی حد تک جا چکے تھے۔

اور اب یہ سب بھی گھر جانے کا پلان کر رہے تھے۔

اسٹیج پے کرن کو چپ چاپ بیٹھا دیکھ اس کے پاس بیٹھتے پیار سے بولا۔

آج اسے لگا اس کی بنہ پرائی ی ہو گ ئی ہے۔

سمیر۔۔۔کشش نہیں ہے یہاں۔۔۔؟؟آج۔۔۔یہ۔۔سب اسی کی وجہ سے ممکن ہوا

ہے۔۔۔اور وہی۔۔میر خوی میں شامل نہیں۔۔۔؟؟

کرن نے دکھ سے کہا۔

ہمممم۔۔۔حیران تو میں بھی ہوں۔۔۔

لیکن دادا جی نے بتایا ہے کہ اسکی طبعیت اچانک خراب ہو گ ئی ہے۔۔ تو اس لیے نہیں اٹینڈ کر سکی۔

آج اس کی بر تھ ڈے بھی تھی۔۔۔!

کرن مزید افسردہ ہوئی ی۔

کوئی ی بات نہیں گھر جا کے ہم دھوم دھام سے سلیبریٹ کریں گے۔۔

سمیر نے اسکی ڈھارس بڑھائی ی۔

تو کرن دھیمے سے مسکراتی اثبات میں سر ہلانے لگی۔

کیا ہے۔۔بھ ئی۔۔؟ کیوں رلا رہے ہو۔۔۔ میری

Better half

کو۔۔؟

داور۔نے پاس آکے بیٹھتے کرن کو میٹھی نگاہ کے حصار میں لیتے سمیر سے کہا۔

کرن اسکی نظروں کی تپش خود پے محسوس کرتی سر جھکا گ ئی۔

یہی۔۔میں آپ سے پوچھنے والا تھا۔۔آپ۔۔۔کی

better half

اداس کیوں ہے۔۔۔؟؟

سمیر نے داور سے الٹا سوال کیا۔

کیا ہوا۔۔۔؟کرن۔۔۔؟

Everything is ok....??

وہ پریشان ہوا۔

اسے لگا اسی مما نے کرن سے کچھ کہہ دیا ہو گا۔۔۔؟

نہیں۔۔۔کچھ۔نہیں۔۔سمیر۔۔تو بس۔۔ایسے ہی۔۔۔!کرن نے سمیر کو گھورا۔جس پے سمیر مسکراتا ان دونوں کے بیچ سے اٹھ گیا۔

کرن۔۔!مما نے تو کچھ کہا۔۔؟؟

داور کے چہرے پے پریشانی رقم تھی۔

ارے۔۔۔ نہیں۔۔۔کچھ نہیں کہا۔۔۔آپ پریشان نہ ہوں۔۔ کشش کے لیے۔۔۔ اداس تھی۔۔۔

کرن نے شرماتے لجاتے دھیرے سے داور سے کہا۔

تو داور نے سکون کا سانس لیا۔

یہ تو۔۔اب گھر جا۔۔کے اسکی خبر لیتے ہیں۔۔ کہ اتنے اہم موقعے پے وہ غائی ب ہو گ ئی۔۔۔؟؟

اور۔۔یامین۔۔بھائی ی۔۔ کی بھی شادی تھی۔۔ آج ۔۔ دادا جی نے وہ بھی کینسل کر دی۔۔۔ کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔ ہو کیا رہا ہے۔۔۔؟؟

داور نے بھی اپنی رائی ے کا اظہار کیا۔

یامین بھائی ی تو۔۔ کافی دیر سے نظر بھی نہیں آئی ے۔

کرن نے ہال میں نظریں دوڑائی یں۔

مے بی۔۔۔ بزی ہوں گے۔۔۔

داور نے اسکو تسلی دی۔

چلیں گھر۔۔؟؟ باقی سب نکل گ ئی ے ہیں۔۔

سمیر نے اسٹیج کے پاس آتے پوچھا۔

ہاں۔۔چلتے ہیں۔۔داور کھڑا ہوا۔تو کرن بھی اٹھ کھڑی ہوئی ی۔

سمیر نے کرن کو چادر اوڑھائی ی۔

اسٹیج سے اترتے داور نے اسکا ہاتھ تھامے رکھا۔

سمیر نے بے اختیار انکی دل ہی دل میں نظر اتاری۔

اوران کی جوڑی کی سلامتی کی دعا کی۔

دونوں کی ہمراہی میں وہ باہر گاڑی کی طرف آئی ی۔

گاصی میں بیٹھتے اب ان کارخ گھر کی طرف تھا۔

☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️

اف۔۔۔تھک گ ئی۔۔۔!وہ بھاگتے ہوئے کافی دور نکل آئی یں تھیں۔

انہیں پیچھا کرتا کوئی ی بھی نظر نہ آیا۔

تھوڑا کم کھایا کرو۔۔زائی بچہ۔۔! تا کہ بھاگنے میں آسانی ہو۔۔

کشش نے پھولے سانس کے ساتھ کمر پہ ہاتھ رکھتے کہا۔

کشششش۔۔۔! میرا نام۔۔۔ عنائی شہ ہے۔۔۔ زائی چہ۔۔۔ نہیں ۔۔۔!

عنائی شہ کو اسکے دوبارہ نام غلط بولنے پے غصہ آیا۔

اچھھھا۔۔۔اچھا۔۔۔۔! ادھر ادھر دیکھتے ناک سے مکھی اڑائی ی۔ وہ کسی پارک کے قریب۔۔ کھڑی تھیں۔

تمہیں چوٹ آئی ی ہے۔۔۔۔

کشش نے اسکے سر پے دیکھا۔ جہاں سے خون کی کچھ خشک بوندیں ابھی بھی نظر آرہی تھیں۔

عنائی شہ نے اپنا ماتھے پے ہاتھ رکھا۔

نہیں۔۔! ٹھیک ہوں میں۔۔۔!

عنائی شہ نے دھیمے انداز سے کہا۔

سچی ناں۔۔۔؟؟ کشش نے فکرمندی سے کہا۔

عنائی شہ اسکی فکرمندی پے مسکرا دی۔

چلو۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ ہم تک پہنچیں۔۔ آؤ اندر پارک میں چلتے ہیں۔۔۔!

کشش نے عنائی شہ سے کہتے قدم اندر کینجانب بڑھائے۔

تو وہ حیران ہوتی اسے دیکھنے لگی۔

کشش۔۔ ہمیں۔۔ یہاں سے جلد از جلد نکلنا ہو گا۔۔۔!

عنائی شہ نے اسکے ارادے دیکھ اسے ٹوکا۔

ویٹ۔۔۔۔ لڑکی۔۔۔! ایسے نہیں جا سکتے۔۔۔

کشش نے گیٹ سے اندر بڑھتے کہا۔ عنائی شہ بھی ادھر ادھر دیکھتی اسکے پیچھے آگے بڑھی۔

وہ سب جگہ دیکھتی ہوئی یں آگے بڑھتی جارہی تھیں۔

شام کے سائے گہرے ہو چکے تھے۔ پارک میں کوئی ی اکا دکا لوگ ہی تھے۔

دور ہی کشش کو ایک خاتون نظر آگ ئی۔ تو اس کے پاس بھاگی۔

ایکسکیوز می۔۔۔۔! بات سنیں۔۔! کشش نے شیریں انداز میں کہا۔

جی۔۔۔۔؟؟ وہ مڑی اس کے ہاتھ میں فون تھا۔

مجھے آپ کا فون چاہیے۔۔ پلیز۔۔۔؟؟ جسٹ فار ون منٹ۔۔۔

کشش نے آنکھیں مٹکاتے کہا۔

تواس عورت نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

اسکا۔دلہن کالباس اور بھی بکھری حالت ۔۔اسے کچھ زیادہ ہی مشکوک بنارہی تھی۔

وہ۔۔۔ناں۔۔۔ہماری گاڑی چوری ہوگئی ہے۔۔۔ سب کچھ۔۔ وہ لے گئے ہیں۔۔ ہم۔۔ بالکل خالی ہاتھ ہیں۔۔ پلیز۔۔ صرف ایک کال کرنی ہے۔ کشش نے اپنے حلیے کو دیکھتے صفائی پیش کی۔

ٹھیک ہے۔۔۔زرا جلدی کریں۔۔مجھے جانا ہے۔۔!

اس عورت نے اجازت دے دی۔

کشش نے شکریہ ادا کرتے فوراًیامین کو کال ملائی۔

اف۔۔۔اٹھا بھی لیں۔۔۔!کشش کو غصہ آیا۔

ہیلو۔۔۔!

اگلے ہی پل کال پک ہوئی۔

مجھے لگا۔۔آپ۔۔۔مجھے ڈھونڈرہے ہوں گے۔۔۔لیکن۔۔آپ نے توشکر کیا ہوگا۔۔ جان چھٹی۔۔مزے سے آفس میں بیٹھیں ہوں گے۔۔۔اور کاگی پی رہے ہوں گے۔۔۔

کشش نے چھوٹتے ہی کہا۔

ایک لمحے کو یامین کو اپنے کانوں پے شک گزرا۔ موبائیل کان سے ہٹا کے چیک کیا۔ دوبارہ پھر کان سے لگایا۔

کش۔۔۔ شش۔۔۔۔۔؟؟

یقین کرنا چاہا۔

شکر ہے آواز پہچان گ ئی ے۔۔۔! کشش نے بھرپو طنز کیا۔

کشش۔۔! کہاں۔۔ ہو تمم۔۔۔؟؟ ٹھیک ہو۔۔؟؟

یامین کی آواز کی بے چینی صاف نوٹ کی جاسکتی تھی۔

الحمدُ للہ خیر خیریت سے ہوں۔۔ خوب انجوائے کر رہی ہوں۔۔ پکنک پے جو آئی ی ہوں۔۔۔!

اب کی بار دانت پیستے کہا۔

یامین اسکی اس عادت سے آج تک خار کھاتا آیا تھا۔

لیکن آج بے اختیار چہرے کو مسکراہٹ نے چھوا۔

کہاں ہو۔۔۔؟؟ میں لینے آرہا ہوں۔۔۔!

دل کو تھوڑا سکون ہوا۔۔۔ تو اس پوچھتا حازق کا اشارہ کرتا اسے لیے باہر گاڑی کی جانب نکلا۔

ہم۔ ممممم۔۔۔۔اب جا کے کوئی یکال می بات پوچھی ہے۔۔۔ ارد گرد دیکھتے وہ جگہ کا تعین کرنی لگی۔

یہ۔۔۔ کوئی ی۔۔۔ پارک ہے۔۔۔۔!!

ایک منٹ۔۔۔۔!

باجی۔۔۔! یہ کونسا پارک ہے۔۔۔؟؟ جس سے فون لیا اسی سے پوچھا۔

مجھے۔۔۔ نہیں پتہ۔۔۔! فون بند کرو۔۔۔اور مجھے واپس کرو۔

اسے باجی کہنے پے بے تحاشا ہی کوئی ی غصہ آیا۔
کشش نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

عنائی شہ نے ماتھا مسلا۔

ارے۔۔۔ باجی۔۔۔ غصہ کیوں ہو رہی ہو۔۔۔؟؟ صرف پارک کا نام ہی تو پوچھا ہے۔۔۔!
کشش نے منہ بناتے کہا۔

کشش وہ باجی کہنے پے بھڑکی ہے۔۔۔

عنائیشہ نے اسکے کان میں گھس کے کہا۔

ہمممم۔۔۔۔ کشش نے اس بات پے کھنکارا بھرا۔ کہنظر سامنے پارک کے نام پے گ ئی۔ غور کرنے پے نام مجھ میں آگیا۔

نیشنل پارک ہے یہ۔۔۔!

فوراً بتایا۔

کشش۔وہیں رہنا۔۔۔ میں زیادہ دور نہیں۔۔۔بس۔۔ تھوڑی دیر میں پہنچ جاؤں گا۔۔۔

میں انتظار کر رہی ہوں۔۔۔! وہ اس بار دل سے بولی اسے یامین کے لہجے میں اپنے لیے فکر۔مندی محسوس ہوئی ی۔

کش۔۔۔۔! دھیمے سے پکارا۔۔

وہ ہمہ تن گوش ہوئی ی۔

اپنا۔۔۔خیال رکھنا۔۔۔۔میں جلدی پہنچتا ہوں۔۔۔!

کشش کوئی ی جواب دیتی کہ اس لڑکی نے فون جھپٹ لیا۔

اور کال کٹ کر دی۔

اس کے چہرے پے انتہا کا غصہ تھا۔

اف۔۔۔!کیا ہوا۔۔باجی۔۔۔۔؟؟بات تو کرنے دیتی پوری۔۔۔۔

کشش نے پھر سے اسے تپایا۔

میرا سارا بیلنس خرچ کر دیا۔۔۔

وہ لڑکی منہ بنا کے بولی تو کشش نے بھی منہ بنایا۔

اوہ۔۔۔ہیلو۔۔۔!کتنا خرچ ہوا ہے۔۔تمہارا بیلنس۔۔۔۔؟؟

میرے ہسبینڈ کو آلینے دو۔۔۔سپر کارڈ کروا دوں گی۔۔۔۔۔

کنجوس۔۔۔۔!

کشش نے بھی حساب بے باک کیا۔

ہاں۔۔۔بہت لینڈ لارڈ ہو تو۔۔اپنا موبائیل بھی لے لینا ایک۔۔۔!

اس لڑکی نے بھی پورا پورا بدلہ لیا۔

ہاں۔۔۔تو۔۔۔۔لے دے گا۔۔۔پورے چھے ہوٹلز کا مالک ہے۔۔۔وہ۔۔۔کوئی عام بندہ نہیں۔۔۔سمجھی۔۔۔ باجی۔۔۔!

کشش نے جارحانہ انداز میں آگے بڑھتے کہا۔

خبر دار جو۔۔مجھے اب باجی کہا تو۔۔۔؟؟

اس لڑکی کو اب واقعی غصہ آ گیا۔

عنائی شہ نے کشش کو کھینچ کے دوسری طرف لے جانا چاہا۔

اوکے۔۔۔باجی نہیں۔۔آنٹی کہہ دیتی ہوں۔۔اب۔۔خوش۔۔۔؟؟

کشش پھر بھی باز نہ آئی ی۔

جاتے جاتے بھی اس لڑکی کو پھر تپا گ ئی ی ۔ اور وہ پیر پٹختی وہاں سے واک آؤٹ کر گ ئی۔

ارے۔۔۔اوہ باجی۔۔۔سپر کارڈ لیتی جانا۔۔۔!کشش کسی کا ادھار نہیں رکھتی۔

کشش نے اسے آواز لگائی ی۔

پلیز یار۔۔۔!چپ کر جاؤ۔۔ اگر وہ کڈ نیپر ز ہمیں ڈھونڈتے یہاں آگ ئی ے تو۔۔ مس ئی لہ ہو جائی ے گا۔

عنائی شہنے اسے سمجھایا۔

کشش کا موڈ آف ہو گیا۔

اب کیا ہوا۔۔؟؟

عنائی شہ کو وہ چھوٹی پٹاخہ بہت پیاری لگی تھی۔

بھاگ بھاگ کے بھوک لگ گئی ہے۔۔۔

ایک بینچ پے بیٹھتے نروٹھے پن سے کہا۔

عنائی شہ بھی اس کے ساتھ ہی بینچ پے بیٹھ گئی۔

مجھے بھی۔۔۔!!

عنائی شہ نے بھوک کا نام سنا تو اس کے پیٹ میں بھی چوہے دوڑنے لگے۔

ہمممممم۔۔۔۔۔کشش کی آنکھیں ایکدم چمکنے لگیں۔

چلو۔۔۔آجاؤ۔۔۔پھر پہلے پیٹ پوجا کرتے ہیں۔۔۔ پھر کم دوجا کریں گے۔

وہ مزے سے اٹھتی سامنے ہوٹل میں گھسی۔اور قدرے کارنر کی ٹیبل پے وہ بیٹھ چکیں تھیں۔

کشش۔۔!بنا پیسوں کے۔۔ہم نے کیا کھانا۔۔؟چلو۔۔اٹھو۔۔یہاں سے۔۔۔ چلیں۔۔۔!

عنائی شہ نے دھیمی آواز میں اسے ٹوکا۔

شیبی۔۔۔۔! کشش نے اسے چپ کرایا۔

یس۔۔۔ میم۔۔۔؟؟

Your order plz....??

ویٹر نے مینیو کارڈ شش کو تھمایا۔

تو کشش مزے سے آرڈر دینے لگی۔

چکن بریانی۔۔۔ سیخ کباب۔۔۔ رشین سیلڈ۔۔۔ اینڈ۔۔۔۔۔

وہ کافی لمبا چوڑا آرڈر دینے کے بعد عنائی شہ کی طرف مڑی۔

تم۔ کیا لو گی۔۔۔؟؟

بہت پر سکون انداز میں پوچھا۔

ایک گلاس۔۔ پانی۔۔۔۔! گلا خشک کرتے وہ اتنا ہی کہہ پائی ی۔

شیور میم۔۔۔۔! وہ آرڈر لے کے جا چکا تھا۔

یہ۔۔۔۔ جو اتنا سارا۔۔۔ آرڈر دیا۔۔۔۔ یہ کون۔۔۔ کھائے گا۔۔۔؟؟

عنائی شہ کو فکر ہوئی ی۔

ہم۔۔۔۔ مل کے کھائیں گے۔۔ اور کون کھائے گا۔۔۔؟؟

پرسکون دائی یں بائی یں سب جگہ دیکھتے وہ مطمئی ئی ن ہوتی بولی۔

اور بل۔۔۔۔؟ایک آئی ی برو اچکاتے پوچھا۔

اسکی تم ٹینشن نہ لو۔۔۔لینڈ لارڈ۔۔۔آتے ہوں گے۔۔۔وہی دیں گے۔۔۔! تھوڑا ٹیبل

پے جھک کے آگے ہوتے کہا۔

وہ۔کون۔۔۔ہے۔۔اب۔۔۔؟؟عنائی شہ نے بھی سرگوشی میں پوچا۔

میرے ہسبینڈ اور کون۔۔۔؟؟

وہ باجی کہہ رہی تھی ناں۔۔لینڈ لارڈ۔۔۔تو۔۔مجھے۔۔اچھا لگا نام۔۔۔اب۔۔اسی نام سے

بلایا کروں گی۔

اپنی ہی بات کو وہ بہت انجوائی ے کرتے بولی۔

عنائی شہ بس نفی میں سر ہلاتی رہ گ ئی۔

ویٹر آرڈر پاس کر چکا تھا۔

اور اب وہ بہت سکون سے کھانے سے انصاف کر رہی تھی۔کھانا دیکھ عنائی شہ کی

بھوک بھی چمک گ ئی۔

اس نے بھی ساری سوچیں جھٹک کر کشش کا ساتھ دینا زیادہ ضروری سمجھا۔

اور کتنا ٹائم لگے گا۔۔۔؟؟

یامین نے بے چینی سے پوچھا۔

بس پہنچنے والے ہیں۔۔۔حازق نے گاڑی کا موڑ کاٹا۔

اسی لمحے موبائیل پے آتی کال پے وہ چونکا۔

ہاں۔۔بولو۔۔۔؟

جلیل کی کال تھی۔

جلیل۔۔۔مجھے۔۔۔وہ ہر حال میں چاہیے۔۔سمجھے۔۔۔!

حازق نے کچھ زیادہ ہی غصے سے کہا اور کال بند کر دی۔

حازق۔۔۔!^ایک بار۔۔۔کشش مل جائے۔۔۔ پھر اس لڑکی کو بھی دیکھ لیں گے۔۔۔ ڈونٹ وری۔۔۔! بس۔۔ میں چاہتا ہوں۔۔۔ کہ سب کے گھر جانے سے پہلے کشش مل جائے۔۔۔ تاکہ کسی کو اسکی کڈنیپنگ کا پتہ نہ چلے۔۔۔

یامین نے موبائیل سائلنٹ پے کیا۔

وہ بند کرنا چاہتا تھا۔ لیکن۔۔۔ کشش کی جہ سے نہیں کر سکا۔۔۔

ان شاءاللہ وہ دونوں ٹھیک ہوں گیں۔

بے اختیار حازق کے لب سے ادا ہوا۔ تو یامین نے اسے گردن موڑ کے دیکھا۔ جو سامنے دیکھتا گاڑی چلا رہا تھا۔

کشش کے ساتھ۔۔۔ جو لڑکی ہے۔۔۔ یہ۔۔ وہی ہے۔۔ ناں۔۔۔ جسے۔۔ تم۔۔۔ آٹھ ماہ سے تلاش کر رہے تھے۔۔۔؟؟

یامین نے اسکی بات سے اندازہ لگایا۔

حازق نے ایک نظر اسے دیکھا۔ اور پھر سامنے نڈ سکرین پے۔ لیکن اسکی خاموشی سے یامین جان گیا۔

جبکہ۔۔۔ حازق کی اس لڑکی کے لیے محبت اور دیوانگی اور پھر۔۔ نفرت۔۔ سب دیکھ چکا تھا۔

لیکن یہ۔۔ وقت صحیح نہیں تھا۔۔ بات کرنے کے لیے۔ اس لیے یامین خاموش ہی رہا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

سب لوگ گھر آگ ئی ے تھے۔

لیکن یامین اور کشش کا کہیں کچھ پتہ نہ تھا۔

دادا جی کال بھی کر چکے تھے۔

یامین کال نہیں اٹھا رہا تھا۔اور کشش کا نمبر بند جا رہا تھا۔

وہ بہت زیادہ پریشان ہو گ ئی ے۔

لیکن نہیں جانتے تھے۔۔ کہ ان کے بچے کس مصیبت میں ہیں۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ کھانا کھا کے سکون سے سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کے بیٹھیں۔

آہا۔۔۔۔مزہ آ گیا۔۔۔

کشش نے بھرپور انداز میں کہا۔

ویٹر۔۔۔بل۔۔لے کے آجائ ے گا ابھی۔۔۔کیا کرنا ہے۔۔۔؟ عنائ ہ نے

دھیرے سے پوچھا۔

ہمممممم۔۔۔۔

کھانا پیٹ بھر کے کھایا ہے۔۔۔تو اب۔۔۔۔ تھوڑا ہضم بھیکرتے ہیں۔۔۔

کشش نے مسکراتے آگے ہوتے سرگوشی کی۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟ عنائی شہ کو گڑبڑ لگی۔

بھاگنا ہے۔۔۔!

آنکھ ونک کرتے کہا۔

نو۔۔۔ کشششش۔۔۔۔! عنائی شہ نے نفی میں سر ہلایا۔

برتن دھولو۔ پھر۔۔۔! کیونکہ۔۔ میں تو۔۔۔ چلی۔۔۔۔!

کہتے ہی کشش نے بھاگنے کی پوزیشن۔لی۔اور ریسٹورینٹ سے باہر۔ نکل گ ئی۔

عنائی شہ نے ویٹر کی جانب دیکھا جو انہیں دیکھتا دنگ کھڑا تھا۔

عنائی شہ نے بھی بھاگنا بہتر سمجھا۔

اور کشش کے پیچھے ہی وہ بھی بھاگی۔

جبکہ ویٹر بھیہوش میں آتے ان کے پیچھے ہی لپکا۔

جاری ہے۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَةُ اَللّٰہِ وَبَرَکاتُہُ

اتنے اچھے رسپانس کا بہت شکریہ۔

آج کی قسط لونگ ہے۔۔۔

اچھے اچھے ریویو لازمی دیں۔

جزاک اللہُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہا چوہان

#قسط_نمبر 19

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

گاڑی بہت تیز رفتاری سے آگے سے آئی ی ۔ تو وہ دونوں رک گ ئی یں۔

گاڑی انہی کڈنیپرز کی تھی۔وہ قہرک نظران پے ڈالتے باہر نکلے۔

گ ئی ے کام سے۔۔۔۔۔!

آگے کڈنیپرز پیچھے ویٹر۔۔دونوں طرف سے وہ گھر گ ئی یں تھیں۔

بہت بھاگ لیا۔۔۔اب بھاگ کے دکھاؤ۔۔۔

کڈنیپر جلیل نے غصے سے کہا۔

چیلنج۔۔۔؟؟ کشش زیرِلب بڑبڑائی ی۔

عنائی شہ نے اسے دہل کے دیکھا۔

کشش۔۔ٹانگوں میں جان نہیں۔۔کیسے بھاگیں گے۔۔۔؟؟

عنائی شہ منمنائی ی۔

کشش نے اسے گھور کے دیکھا۔

اور پیچھے مڑتے دوڑ لگادی۔

عنائی شہ نے کڈنیپرز کو ایک نظر دیکھ کشش کے پیچھے دوڑ لگا دی کڈنیپرز منہ دیکھتے رہ گ ئ ے۔

جلدی سے گاڑی میں بیٹھو۔اوران کا پیچھا کرو۔

جلیل نے بولا۔تواسداور حسن فوراًواپس گاڑی میں بیٹھے۔

اور گاڑی ان کے پیچھے لگادی۔

دونوں سڑک پے اندھادھند بھاگ رہی تھیں۔

سامنے ہی ایک ویٹر جوان کا پیچھا کررہاتھا۔ان کواپنی طرف بھاگتادیکھ۔وہیں تھما۔

اسے کچھ سمجھ نہ آیا۔کہ وہ اسکی طرف کیوں بھاگی آرہی ہیں۔۔

سڑک سنسنان اور رات کا وقت ۔۔ وہ گھبرا گیا۔

بھوت ۔۔۔۔۔ بھوت ۔۔۔ بچاؤ ۔۔۔۔!

کشش نے چلانا شروع کر دیا۔

عنائی شہ نے بھاگتے ہوئے اس افلاطون کو دیکھا۔

ویٹر کے سننے کی دیر تھی۔اس نے بھی الٹی طرف دوڑ لگا دی۔

وہ بیچارا ڈرپوک سا۔۔۔ پیسوں کے لیے جان کو خطرے میں ڈالنا اسے صحیح نہ لگا۔

کہاں ۔۔۔ ہے ۔۔ بھوت ۔۔۔۔ ؟؟ وہ بھاگتا ہوا بولا۔

وہ ۔۔۔ گاڑی میں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ تین بھوت ہیں ۔۔۔ انسان کے روپ میں ۔۔۔

انسانوں کو کھاتے ہیں ۔۔ بھاگ لو ۔۔۔۔ اگر جان پیاری ہے ۔۔۔

کشش نے بھاگتے ہوئے اسے مزید ڈرایا۔اس نے پیچھے مڑ کے دیکھا۔

تو واقعی گاڑی ان کے پیچھے تھی۔ وہ دونوں لڑکیاں بھاگتی اس سے آگے نکل گئی ہیں

تھیں۔ اس نے بھی سپیڈ پکڑی۔ اور ان کو بھی کراس کر گیا۔

اور وہ دونوں دیکھتی رہ گئی ہیں۔

گاڑی ان کے قریب پہنچنے والی تھی۔اور اب ان کی ٹانگوں میں جان بھی باقی نہیں بچی

تھی۔وہ کڈنیپرز بھی ان کو جان بوجھ کے بھاگا رہے تھے۔تاکہ تھک کے خود ہی ہار مان جائی یں۔

وہ انکی حالت کو انجوائی ے کر رہے تھے۔

عنائی شہ نے مڑ کے انکو مسکراتے دیکھا۔ وہ ان کا مزاق اڑا رہے تھے۔

کچھ زیادہ ہی نہیں ہو گیا یہ۔۔۔؟؟

عنائی شہ نے دانت پیستے کہا۔

کیا خیال ہے۔۔۔؟؟مزہ چکھائی یں پھر ان کو۔۔۔؟؟

کشش نے آنکھ ونک کرتے کہا۔جبکہ بھاگنا نہیں روکا۔

ڈن۔۔پارٹنر۔۔۔!عنائی شہ بھی کشش کے رنگ میں رنگ گ ئی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

پورا پارک چھان مارا۔لیکن وہ کہیں نہ ملیں۔۔

وہ دونوں بہت پریشان تھے۔

کہاں چلی گ ئی۔۔۔؟؟ یامین نے ماتھا مسلا۔

حازق نے گہرا سانس خارج کیا۔

پارک تقریباً خالی ہو چکا تھا۔

اور ان کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔

دادا جی کی کال آ رہی ہے بار بار۔۔ کیا کروں۔۔؟؟ کیا جواب دوں گا انہیں۔۔۔؟؟

یامین نے موبائل حازق کے سامنے کرتے کہا۔

جس پے کال آ رہی تھی۔

اتنے میں ایک شخص بھاگتا ہوا ان کے پاس سے گزرا۔ بھوت۔۔۔۔ بھوت۔۔۔۔!

بچاؤ۔۔۔۔!

ان دونوں نے حیرانی سے اسے دیکھا۔اور اس کے پیچھے بھاگے۔

وہ ایک ریسٹورنٹ میں گھس گیا۔

کیا بول رہا ہے۔۔۔۔؟؟ کونسا بھوت۔۔۔؟؟

مینجر نے اس شخص سے غصے سے پوچھا۔

وہ۔۔۔۔ہ۔۔ تین۔۔ بھوت۔۔۔وہاں۔۔۔! وہ ہکلاتے بولا۔

تمہیں۔۔۔بھیجا۔۔۔ کہ ان لڑکیوں سے۔۔بل لو۔۔۔اور تم۔۔واپس آ کے اب۔۔

یہ ۔۔ڈرامہ کرر ہے ہو۔۔۔۔!تاکہ ۔۔۔میں بل معاف کر دوں۔۔۔۔ لیکن یاد رکھنا بل تمہاری تنخواہ میں سے کٹے گا۔

مینجر نے اسے اچھا خاصا لتاڑ کے رکھ دیا۔

لیکن وہ ڈر کے مارے چپ ہی رہا۔ مینجر اندر کی جانب بڑھ گیا۔

حازق اور یامین اس ویٹر کی طرف بڑھے۔

ایک منٹ۔۔۔۔! کیا۔۔۔وہ یہ۔۔۔ لڑکی۔۔۔ تھی۔۔۔؟؟

یامین نے کشش کی تصویر موبائیل پے اسے دکھائی۔

اس نے آنکھیں پھاڑے پہلے تصویر کو دیکھا۔ پھر یامین کو۔

ججججی۔۔۔جی۔۔۔یہی تھی۔۔۔ کھانا کھا کے بل دیئے بنا ہی بھاگ گئی۔۔

یہ۔۔۔ اور اس کے۔۔۔ ساتھ۔۔ ایک۔۔اور بھی تھی۔۔۔۔

ویٹر فوراً بولا۔

کہاں۔۔۔ کہاں۔۔ گئی ہیں۔۔۔ وہ۔۔۔؟؟ حازق نے بنا دیر کیے اس سے پوچھا۔

وہ۔۔۔اس طرف۔۔وہاں۔۔ بھوت۔۔ہے۔۔۔!

وہ پھر گھبرا کے بولا۔

تھینک یو۔۔۔۔۔! دونوں اس طرف نکلے۔۔ لیکن یامین واپس مڑا۔

یہ۔۔ آپ کا بل۔۔۔!

پانچ پانچ ہزار کے ڈھیر سارے نوٹ اپنی والٹ سے نکال اس ویٹر کے ہاتھ پے رکھ دیے۔

وہ حیران رہ گیا۔

سر۔۔۔۔۔! بہت۔۔۔ زیادہ ہیں۔۔۔ وہ منمنایا۔

باقی۔۔۔ ٹپ رکھ لو۔۔۔

حازق نے جاتے ہوئے مڑ کے کہا۔

اور دونوں گاڑی کی جانب بڑھے۔ اور گاڑی اس کے بتائے ہوئے راستے پے ڈال دی۔

کشش یو۔۔ آر۔۔۔ امپاسبل۔۔۔۔! یامین دل ہی دل مس اس سے مخاطب ہوا۔ اس کے چہرے پے دھیمی مسکان کی آنچ تھی۔

جیسے سلگتی زمین پے بارش کی چھوٹھ چھوٹی بوندیں برستی ہیں۔۔ وہ اپنے اندر کے چھپے اس احساس کو باہر آنے سے مزید روک نہیں پا رہا تھا۔

دل اس کے لیے ایک الگ ہی ترنگ میں دھڑک رہا تھا۔

حازق بھی اس کے چہرے کی ایک الگ ہی مسکراہٹ کو دیکھ اس کے لیے دل سے خوش ہوا تھا۔اودعا کی تھی کہ وہ دونوں ٹھیک ہوں۔

☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️

ایسی بھی کیا بیماری۔۔۔کہ ابھی تک ہاسپٹل میں ہے۔۔۔اور گھر ہی نہیں۔۔

آئی ی۔۔۔!

سویرا بیگم وال کلاک پے ٹائی م دیکھتے بولیں۔

داداجی کو بھی بے انتہا غصہ تھا۔

جس کی وجہ یامین تھا۔ ان کا فون نہیں اٹھا رہا تھا۔

حیات صاحب نے بھی کافی دفعہ کال کی۔لیکن اس نے نہیں اٹھائی ی۔

اب تو سارے گھر والے واقعی پریشان ہو گ ئی ے تھے۔

کسی کو سمجھ نہیں آرہی تھی۔کہ کیا ہو رہا ہے۔۔؟؟

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

کیا ہوا۔۔۔؟؟آپ کسے اس وقت بار بار فون کر رہی ہیں۔۔؟؟

شہریار نے گھڑی سائیڈ دراز پے رکھتے سرسری سا پوچھا۔

عنائشہ کو۔۔۔! اتنی دیر ہوگئی۔۔ ہے۔۔۔ ابھی تک ۔۔آئی ی

نہیں۔۔۔

کال کرتے وہ پریشانی سے بولیں۔

شہعیار صاحب ک کان بھی کھڑے ہوئے۔

کہاں۔۔گئی تھی وہ۔۔؟؟ انہوں نے مڑ کے بیوی سے پوچھا۔

جاب کرتی ہے۔۔وہ۔۔۔! لہجے میں شکوہ تھا۔

شہریار صاحب نے لب بھینچے۔

ایسی کونسی جاب ہے۔۔۔؟؟ کہ رات کے دس بج گئے ہیں۔۔ اور گھر نہیں

آئی یں۔۔؟؟

اب زرا برہمی سے پوچھا گیا۔

معلوم نہیں۔۔نہ انہوں نے بتایا نہ میں نے پوچھا۔۔

صاف الفاظ میں کہتیں وہ اپنی میڈیسن لینے لگیں۔

اپین پریشانی انہوں نے بہت آرام سے شہریار کے کاندھوں پے ڈال دی تھی۔وہ جانتی

تھیں۔بھلے وہ اسے ایکسپٹ نہیں کر پائے ۔۔ لیکن۔۔ ایک باپ کی تڑپ ان

کے اندر بھی ہے۔

اپنی میڈیسن لے کے وہ آنکھیں موند کے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا گ ئی یں۔

جبکہ شہریار صاحب اٹھے موبائیل اٹھایا۔ اور باہر نکلے۔

وہ جانتی تھیں۔اب وہ عنائی شہ کو پا لیں گے۔

ایک پیاری سی مسکراہٹ نے ان کے لبوں کو چھوا۔

☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️☀️

کشش نے ارد گرد نظریں دوڑائی یں تو اسے ایک سائیڈ پے کافی زیادہ پتھر نظر آئی ے۔ لیکن وہ بہت بڑے بڑے تھے۔

کشش نے عنائی شہ کو اشارہ کیا۔

اور وہ دونوں اس طرف بھاگتے پہنچیں۔

زیادہ سارے پتھر ہاتھ میں اٹھائی ے۔ اور عنائی شہ کو دیکھا۔

فائی ر۔۔۔۔۔۔! کشش زور سے چلائی ی ۔ اور دونوں اندھا دھند گاڑی پے پتھر مارنے لگیں۔

وہ جو انکی بے بسی کو انجوائی ے کر رہے تھے۔ اچانک پتھوں کی بارش سے وہ

گھبرا گ ئ ے۔

گاڑی روکو۔۔۔!انکو تو میں چھوڑوں گا نہیں۔۔

اسد غصے سے حسن سے بولا۔

کشش نے ایک بڑے پتھر کا نشانہ تاک کے ٹائ ر پے مارا۔

جس سے گاڑی ان بیلنس ہوئ ی۔

حسن نیا نیا تھا اس کام میں۔۔اس لیے وہ سنبھال نہ سکا۔

کیا کر رہا ہے۔پاگل۔۔۔؟؟گاڑی سنبھال۔۔

جلیل بہت اونچی آواز میں چلایا۔

گاڑی ان کے پاس پہنچی تو۔وہ دونوں پھر بھاگنے کی تیاری باندھتے نکلت نکلتے جلیل کے سر پے زور سے پتھر مار چکی تھی۔کیونکہ وہ گاڑی آہیستہ ہونے پے باہر نکلا تھا۔

اور یہی وہ غلطی کر گیا۔

اوہ۔۔میرا۔۔سر۔۔۔۔!اسکا ہاتھ سر پے گیا۔جہاں سے خون نکلا۔

کشش کے نشانہ بازی کی پرکٹس آج خوب کام آئ ی۔

Run...

کشش نے عنائی شہ نے کو کہا۔ اور دوڑ لگا دی۔ عنائی شہ سارے پتھر ہاتھ سے نیچے گرائے اور کشش کے پیچھے بھاگی۔

دونوں نے اپنی سپیڈ بڑھائی ی۔ لیکن وہ اب زیادہ تیز نہیں بھاگ سکتی تھیں۔

بہت دیر سے بھاگ بھاگ کے اب انکی ٹانگیں جواب دے گ ئی ی تھیں۔

سانس پھول چکا تھا۔۔۔

ایک جگہ رک سانس بحال۔ کیا۔

مجھے ناں۔۔۔ بد دعا لگی ہے۔۔ کہ۔۔ بس ساری زندگی بھاگتی رہوں۔۔۔

کشش نے پھولے سانس سے کہا۔

میری بھی اب۔۔۔ بس ہو گ ئی ہے۔۔۔۔!

وہ آ رہے ہی۔۔ پیچھے۔۔۔۔! عنائی شہ نے کہتے مڑ کے دیکھا۔ اور کشش سے کہا۔

بہت ہی کوئی ی ڈھیٹ کڈنیپرز ہیں۔۔۔

کشش نے دانت پیستے کہا۔

اور ایک وہ لینڈ لارڈ ہیں۔۔ان کا پتہ ہی نہیں۔۔وہ کہاں ہیں۔۔۔! کشش برا منہ بناتے بولی۔اور دونوں ہی دکھتی ٹانگوں سے ایک بار وہ بھاگنے لگیں۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

ویٹ ویٹ۔۔۔! حازق۔۔گاڑی روکو۔۔۔۔یامین کی نظر سامنے سے بھاگتی ہوئی ی اپنی طرف بڑھتی کشش پے جا ٹھہری۔

حازق نے گاڑی کو فوراً بریکس لگائی ے۔ دونوں پلک جھپکتے باہر نکلے۔

کشش کے پیچھے ہی عنائی شہ پے بھی حازق کی نظر پڑی۔

تو اس کے دل نے شکر کا کلمہ ادا کیا۔

کشش بھاگتی ہوئی ی یامین کے قریب پہنچی۔ یامین نے اسے اپنی پناہوں میں لیا۔ اور کشش کو ایسا لگا جیسے وہ کسی کے مضبوط حصار میں آ گ ئی ہو۔

لمبے اور گہرے سناس لیتی وہ یامین کے سینے سے لگی۔آنکھیں موندے اس کی مخصوص پرفیوم کی خوشبو سے اسے محسوس کرتی خود کو پر سکون کر رہی تھی۔

یامین نے اسے کسی بچے کی طرح اپنی آغوش میں لیا ہوا تھا۔

اور آنکھیں موندے وہ بھی دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا۔

عنائشہ حازق کو دیکھ وہیں اس کے قدم تھمے ۔

دوسری طرف حازق بھی جو بھاگا آ رہا تھا اسکی طرف وہ بھی رکا۔دونوں کی نظریں ملیں۔

ایک پل کے لیے دوونوں نے ہی ایک دوسرے کو دیکھ اللہ شکر ادا کیا۔

عنائشہ کی پلکیں بھیگنے لگیں۔

نظریں پھیر لیں۔

رخ بدلہ۔آنسو پونچھے۔

آنکھیں بند کرتے گہرا سانس خارج کیا۔

جیسے بہت تھک ہو۔۔

حازق بھی دھیرے دھیرے چلتا اس کے قریب آیا۔

تم۔۔۔ٹھیک ہوناں۔۔۔؟؟حازق نے بنا کچھ سوچے سمجھے دل کی بات مانتے اس سے بہت نرمی سے پوچھا۔

عنائشہ نے ناک پونچھا۔ اور ہاتھوں کی پشت سے آنسو صاف کرتے اثبات میں سر ہلایا۔

جبکہ اس کے ماتھے پے خون کے جمے قطروں کو وہ بہت آسوانی سے دیکھ گیا۔

اسے چوٹ لگی تھی۔

حازق کا دل بے چین ہوا۔

گاڑی واپس موڑ۔۔۔

دور سے ہی جلیل یامین کو پہچان گیا تھا۔ حسن سے کہتے وہ گاڑی واپس موڑ گئی ے۔

لیکن۔۔ سر۔۔۔! وہ لڑکیاں سامنے ہی ہیں۔۔۔

حسن ہاتھ آیا شکار چھوڑنے پے تیار نہ تھا۔

تجھے جو کہا وہ کر۔۔۔ اگر جان پیاری ہے تو۔۔۔ نکلو۔۔۔ فوراً۔۔ اس بندے کے ہاتھ لگے

ناں۔۔ تو سیدھا اوپر پہنچیں گے۔

نکلو۔۔۔اب۔۔۔! جلیل نے افراتفری میں یامین کی طرف اشارہ کرتے کہا۔اور گاڑی کو

واپس موڑ لیا۔

اتنی دیر کر دی آنے میں۔۔۔؟

سر اٹھا کے وہ یامین سے شکوہ کرتی یامین کے دل کی دنیا کو ہلا گئی۔

دلہن کا بکھرا بکھرا روپ۔۔۔۔

اور خمار آلود آنکھیں۔۔۔۔۔

اور شربتی لب۔۔۔

اور ایک استحاق۔۔۔

یامین کا دل تو اپنے اختیار میں رہا ہی نہیں۔۔۔

بے اختیار ہی دہکتے لبوں کو اسکے ماتھے پے رکھا۔دونوں ہی آنکھیں بند کیے اس لمحے ایک دوسرے کا ہونا محسوس کر رہے تھے

وہ یامین کے سہارے ہی کھڑی تھی۔

اسکے اندر جیسے جان ختم ہو گ ئی تھی۔

کشش۔۔! ٹھیک ہو۔۔۔؟؟

یامین کو اسکا وجود بے جان سا محسوس ہوا۔

نیم وا آنکھیں کیں۔اور چہرے پے ایک دلفریب مسکان آگ ئی۔

یامین اسکی حالت کے پیش نظر مزید کچھ نہ بولا۔اور اسے اپنی بانہوں میں اٹھائے گاڑی کی جانب بڑھا۔

آج ایک الگ ہی احساس نے گھیرا تھا اسے۔۔۔

وہ پل جو وہ دور تھی۔۔

اور وہ پل جب وہ اسے واپس ملی۔۔۔

اس آگاہی کے تھے۔۔جو محبتوں کا وجود دلوں میں ڈال دیتی ہیں۔۔۔

وہ اسے اچھی لگتی تھی۔۔

نکاح سے پہلے۔۔۔

یا بعد۔۔۔

وہ تعین نہ کر سکا۔۔۔

لیکن۔۔۔اس کا ہونا۔۔یامین کی سانسوں کے ہونے کے لیے ضروری تھا۔

اس بات کا علم اسے ہو گیا تھا۔

حازق یامین اور کشش کو میر ولا ڈراپ کرتا عنائی شہ کو لیے ہاسپٹل آگیا۔

اسکی چوٹ اسے بے چین کر رہی تھی۔

عنائی شہ نے خاموشی سے اپنا چیک اپ کروایا۔

ڈونٹ وری زیادہ گہرا زخم نہیں۔۔بینڈ تج کر دی۔۔

اور یہ۔۔میڈیسن لے لیں۔

ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ انداز میں کہا۔

حازق شکریہ ادا کرتا عنائی شہ کو لیے گاڑی کی جانب بڑھا۔

سارے راستے خاموشی چھائی ی رہی۔

حازق نے ایک دو بار اسے دیکھا لیکن وہ باہر ہی دیکھتی رہی۔

یہی بات اسے زیادہ تکلیف دے رہی تھی۔

عنائی شہ ! تم۔۔۔ ٹھیک ہو ناں۔۔۔؟؟

حازق کو سمجھ نہ آیا کہ کیا بات کرے۔۔۔؟

پھر بھی بات شروع کی۔ لیکن عنائی شہ نے اگنور کر دیا۔

حازق نے لب بھینچے۔اور گاڑی کی سپیڈ بڑھائی ی۔

عنائی شہ کو اسکے غصے کا اندازہ ہوا۔ جب گاڑی کیسپیڈ مزید بڑھی۔

حازق۔۔۔! سپیڈ۔۔۔آہیستہ کریں۔۔

وہ گھبرا کے بولی۔

اب کی بار حازق نے اگنور کیا۔

اومزید سپیڈ بڑھائی ی۔

عنائی شہ اتنی تیز سپیڈ پے بہت سخت گھبرا گ ئی۔

پہلے سے ہی اسکو اپنی طبعیت صحیح نہیں محسوس ہو رہی تھی۔

آنکھیں بند کیے وہ سر نیچے کر گ ئی۔

حازق۔۔۔! پلیز۔۔۔گاڑی۔۔۔سلو۔۔۔۔!مزید وہ نہ بول پائی ی۔ اسکی آنکھ سے ایک آنسو گرا۔

حازق نے ایک نظر اسے دیکھا اور جھٹکے سے بریک لگائی ی۔ کہ اسکا سر ڈیش بورڈ سے جا ٹکرایا۔

اور اسے لگا پوری دنیا ہی گھوم گ ئی ہے۔

ایک پل میں اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔

سر پے ہاتھ رکھے وہ تڑپ گ ئی۔

اترو گاڑی سے۔۔۔!

حازق نے بنا اسکی حالت کی پرواہ کیے اسے حکم نامہ جاری کیا۔

عنائیشہ نے دکھی نظروں سے اسے دیکھا۔

اور خاموشی سے چادر اپنے ارد گرد لپیٹتی دروازہ کھول نیچے اتری۔

گھر آچکا تھا۔اسے اندازہ نہ تھا۔

پلٹ کے دیکھا۔ وہ زخمی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

عنائی شہ خاموشی سے اندر کی جانب بڑھ گ ئی۔

جبکہ حازق نے زور سے اسٹیرنگ پے مکا مارا۔

وہ عنائی شہ کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔ لیکن پھر۔۔ بھی دے گیا۔۔۔!

گاڑی اپرک کرتا وہ بھی اندر کی جانب بڑھا۔

جہاں عنائی شہ کی پیشی شہریار کی عدالت میں تھی۔

شہریار غصے سے بھرے کھڑے تھے۔ جبکہ عنائی شہ سر جھکائ ے کھڑی تھی۔

یہ وقت ہی گھر آنے کا۔۔۔؟؟ شیرف گھر کی بچیاں۔۔ اتنی رات گ ئ ے گھر سے

باہر رہتی ہیں کیا۔۔؟؟

اسکے سر کی چوٹ کو بھی نظرانداز کرتے شہریار صاحب کا انداز بہت روکھا تھا۔

عنائی شہ کا سر نہ اٹھا۔ وہ خاموش ہی رہی۔

جمیلہ بیگم بھی سیڑھیوں پے کھڑیں دیکھ رہی تھیں۔ انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ عنائی شہ

کو اپنے آنچل میں چھپالیں۔

بابا۔۔۔! حازق آگے بڑھا۔

حازق۔۔! آپ بیچ میں نہیں بولیں گے۔۔اس معاملے سے آکا کوئی ی تعلق نہیں۔۔ شہریار صاحب دھیمے لیکن سخت لہجے میں بولے۔

اور آپ۔۔۔! ایسی کون سی جاب ہے۔۔؟ جہاں۔۔آپ کو رات بھر رہنا پڑے۔۔۔؟؟

سینے پے ہاتھ باندھے وہ آج عنائی شہ کو بخشنے کے موڈ میں نہ تھے۔

عنائی شہ آنکھیں بند کیے انکی باز پرس سن رہی تھی۔ کتنا اس کا دل تھا کہ یہ بندہ اسے مخاطب کرے۔

اس پے باپ ہونے کا حق جتائے۔

عنائی شہ کا انجانے میں ہی آج دل کا ارمان پورا ہوگیا۔

وہ بہت مطمئن کھڑی تھی۔ انکی ڈانٹ اسے پھولوں کی طرح محسوس ہو رہی تھی۔

سر تو جھکا تھا۔ لیکن۔۔دل میں فخر تھا کہ یہ شخص اس کا باپ ہے۔۔۔اس کا سائی بان۔۔۔

میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔۔۔! شہریار کو اسکی خاموشی بری لگی۔

بابا۔۔۔! حادثہ ہو گیا تھا۔۔ چھوٹا سا۔۔۔اس لیے۔۔۔دیر ہو گئی۔

حازق سے رہا نہ گیا۔اس لیے بول پڑا۔

شہریار نے گہرا سانس خارج کیا۔

آئندہ ایسا نہ ہو۔۔۔! جو بھی ہے۔۔۔

کوئی بھی مسئلہ ہے۔۔ گھر میں انفارم کریں۔

جائیں اپنے روم میں۔۔۔! لہجہ دھیما ہوا۔ لیکن الفاظ میں نرمی نہ تھی۔

عنائشہ بنا دیکھے اثبات میں سر ہلاتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔

حازق بھی خاموشی سے اپنے روم کیجانب بڑھا۔

شہریار ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ۔۔۔کچھ اور ہی سوچنے لگے تھے۔

جبکہ جمیلہ بیگم عنائشہ کے روم کی جانب اس کے پیچھے ہی بڑھیں۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

مر ولا کے گیٹ کے اندر یامین نے قدم رکھا۔

کشش ابھی بھیا سکی بانہوں میں تھی۔

ایک پھول جتنا بھی یامین کو اسکا ویٹ نہ لگا۔

جبکہ کھانا۔۔۔بے حساب۔۔۔

اسکے چہرے پے تھکن کے آثار دیکھتا وہ زیرِ لب مسکرایا۔

اور وہ آنکھیں موندے یامین کے سہنے پے سر رکھے آنکھیں بند کیے سکون محسوس کر رہی تھی۔

یہ جانے بنا کہ اندر دونوں کے لیے ایک طوفان کھڑا ہو چکا ہے۔

جسکا ان دونوں نے مل کے سامنا کرنا تھا۔

🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟🌟

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

آپ سب کا اتنا زیادہ پیار دیکھ اور پیارے پیارے کومنٹس دیکھ کے دل اتنا خوش ہو جاتا ہے۔۔ کہ بیان سے باہر ہے۔۔ جزاک اللہ ❤️❤️❤️❤️❤️❤️

ایک اور بات کل۔کی قسط شاید میں نہ دے سکوں۔۔ کیونکہ کل اسکول ٹرپ پے جارہا ہے۔تو لکھنے کا وقت نہیں ملے گا۔لیکن۔۔ پھر بھی میں پوری کوشش کروں گی۔۔۔ کہ جتنا ہو سکے۔۔ آپ کو قسط سے محروم نہ کروں۔ہو سکتا ہے۔۔۔ آپ کا رسپانس مجھے مجبور کردے لکھنے کو۔۔۔۔ 😜😜

👍👍👍

اب ہو گا آغاز عشق کا۔۔۔

اور پھر بنے گا وہ ضدی عشق۔۔۔

کیا خیال ہے۔۔یہ ضدی عشق کس کا ہو گا۔۔؟؟

کشش؟یامین۔۔؟؟یاحازق۔۔۔؟؟

میری آئی ڈی سے میرے پیج کو لائیک کریں۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اللہ نگہبان

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر20

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

یامین جیسے ہی میر ولا میں داخل ہوا۔

سب کو سامنے براجمان دیکھ حیران ہوا۔

وہ سب ابھی تک جاگ رہے تھے۔اسے لگا تھا۔کہ وہ سو گئے ہوں گے۔

لیکن۔۔۔۔۔۔

یامین نے کشش کو نیچے اتارا۔ہ بھی سب کو سامنے دیکھ تھوڑی کنفیوز ہو گ ئی تھی۔

لڑ کھڑا کے گرنے والی تھی۔ کہ یامین نے ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد باندھ کے اسے اپنے

حصار میں لیا۔

اسکی ٹانگوں میں جان کہاں تھی۔ کہ اپنے پیروں پے کھڑی ہو سکتی۔

کشش نے سامنے دیکھا۔ جہاں

سب کی نظروں میں سوال تھے ان گنت۔

اور کچھ کی نظروں اور چہرے پے غصہ۔۔۔!

کشش کی نظروں نے اپنے دادا جی کا طواف کیا۔

انکے چہرے پے بھی سنجیدگی تھی۔

اور وہ بھی کچھ ناراض سے لگے۔

کشش نے گردن موڑ کے یامین کو دیکھا۔ جو بہت مطمئ ئی ن کھڑا تھا۔

اس سے پہلے کے کوئ ی کچھ کہتا دادا جی کی آواز نے سبکو خاموش کرا دیا۔

یامین۔۔۔! یہ سب کیا ہے۔۔۔؟؟

دادا جی نے کرخت لہجے میں دریافت کیا۔

انہیں کشش کی حالت دیکھ کے بہت عجیب لگا تھا۔

دیکھو تو۔۔۔کیسے چپک کے کھڑی ہے۔۔۔۔

عمارہ بیگم کو بھی کشش کے یامین کے سینے سے لگ کے کھڑے ہونے پے غصہ سا آگیا۔

کوئی ی شرم ہوتی ہے۔۔۔ کوئی ی حیا ہوتی ہے۔۔۔!

سویرا بیگم کی زبان بھی چلی۔

دادا جی نے ان دونوں پے ایک قہر کی نظر ڈالی۔

حق ہے اس کا۔۔۔۔!

یامین کے ؟مضبوط لہجے نے سب کو چونکا دیا۔

اور اپنا حصار مزید کشش کے گرد مضبوط کیا۔

کہ وہ تو یامین کو دیکھے گ ئی۔

کیا مطلب۔۔۔۔؟؟کیسا حق۔۔۔؟؟

سویرا بیگم کو کچھ گڑ بڑ لگی۔

نکاح میں ہے میرے۔۔۔۔۔!

مضبوط لہجہ۔

اور سرد آواز۔۔

سب کو سکتا طاری کر گئی۔۔۔

ایک پل کو تو سب کی زبان تالو سے جا چپکی۔

کیا۔۔۔ کہہ رہے ہو۔۔۔؟؟ تم۔۔۔ کشش سے نکاح کر آئے ہو۔۔۔؟؟

حیات صاحب کو بھی اب ہوش آ ہی گیا۔

دیکھا۔۔۔ چھپ کے نکاح کر آئی ہے۔۔۔!

سویرا بیگم نے دانت پیستے کہا۔

چھپ کے نہیں کیا۔۔۔ میں نے خود کروایا ہے۔۔۔

دادا جی نے ان سب کی بولتی بند کر دی۔

اب تو جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا۔

آپ۔۔۔ نے۔۔۔ میرے۔۔۔ بیٹے کا۔۔ نکاح۔۔۔ میرے۔۔۔ بغیر۔۔۔ ہی۔۔۔؟؟

حیات صاحب دکھ سے بولے۔

نکاح کے لیے۔۔ لڑکا۔۔۔ لڑکی۔۔ قاضی اور لڑکی کے وکیل کی ضرورت ہوتی ہے۔اور

نکاح ہو جاتا ہے۔

کشش کا سرپرست اور اس کے نکاح کا وکیل میں۔۔ہوں۔۔۔تو۔۔اس نکاح کو کون روک سکتا تھا۔۔۔؟؟

دادا جی نے سخت لہجے میں کہا۔

سبھی ایک دوسرے کو تکتے رہ گئے۔

آپ۔۔۔نے تو سب۔۔پے ایٹم بم ہی گرادیا ہے۔۔

دھیرے سے یامین کو کہتی وہ سامنے سب کے چہروں کو دیکھتی یامین کو بہت پیاری لگی تھی۔

تم بھی تو۔۔۔ہر وقت پٹاخے پھوڑتی رہتی ہو۔۔۔! یامین نے زیرِلب سرگوشی کی۔۔کہ بس وہی سن سکی۔

گردن موڑ کے اس نے اپنے مجازی خدا کو دیکھا۔

جو سب سے الگ اور سب سے جدا تھا۔

لیکن۔۔۔اس کا تھا۔۔۔

اسی کا تھا۔۔

اسی کا تھا۔۔وہ عشق۔۔۔

جو بن رہا تھا۔۔۔

اب ضدی عشق۔

کشش کی آنکھوں کی چمک یامین کی نظروں س چھپی نہ رہ سکی۔

یہ سب۔۔۔کب ہوا۔۔۔؟؟ سویرا بیگم کو اپنی آواز پاتال میں سے آتی محسوس ہوئی ی۔

کشش کو بہو کے روپ میں وہ کیسے ایکسپٹ کر تیں۔۔۔؟؟

یامین۔۔۔! اتنی دیر کیوں کی آنے میں۔۔؟ جانتے ہیں سب کتنے پریشان تھے۔۔۔

اور۔۔۔ کشش کیحالت۔۔۔۔؟؟ کیا ہوا۔۔ تھا۔۔۔؟؟

دادا جی نے سویرا بیگم کی بات کو نظرانداز کرتے یامین سے سنجیدگی سے پوچھا۔

دادا جی۔۔۔۔ کیا ہم۔۔بیٹھ کے بات کر سکتے ہیں۔۔۔؟

یامین کو کشش کی حالت ٹھیک نہ لگی۔وہ یامین کے سہارے ہی کھڑی تھی۔

کشش۔۔۔! ڈاکٹر پے چلیں۔۔۔؟

یامین نے سب باتوں کو نظرانداز کرتے کشش سے فکرمندی سے پوچھا۔

تو اس نے نفی میں گردن ہلائی ی۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟ابھی تو ڈاکٹر کی طرف سے ہی آ رہے ہو۔۔۔؟؟ پھر سے ڈاکٹر۔۔۔۔؟؟

دادا جی کو کچھ صحیح نہ لگا۔

یامین نے قریب صوفے پے کشش کو بٹھایا۔

اور سب کے سوالوں کے جواب دینے کے لیے تیار ہوا۔

وہ شید کبھی بھی صفائی ی نہ دیتا۔ اگر سامنے دادا جی نہ ہوتے۔

دادا جی۔۔۔ تحمل سے سنیے گا۔۔۔

کشش کڈنیپ ہو گ ئی تھی۔

یامین کی بات پے سبھی نے دہل کے کشش کو دیکھا۔

جواب اپنی ٹانگیں سیدھی کرتی آرام سے صوفے کے ساتھ ٹیک لگا کے آنکھیں موند گ ئی تھی۔

جیسے اس کے بارے میں تو بات ہی نہیں ہو رہی۔۔

یامین نے سب کو مختصراً ساری بات بتا دی۔

کشش۔۔۔! میرا بچہ۔۔۔! کڈنیپرز۔۔۔نے۔۔۔کچھ کہا تو۔۔ نہیں۔؟؟

دادا جی تڑپ کے کشش کے پاس بیٹھے۔

کشش نے شکوہ کناں نظروں سے اپنے دادا جی کو دیکھا۔

کتنا مان تھا اسے اپنے دادا جی پے۔۔

کہ کوئی ی اور سمجھے نہ سمجھے لیکن اس کے دادا جی اسے ضرور سمجھیں گے۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔دادا جی۔۔۔! آواز میں نا چاہتے ہوئے بھی نمی گھل گ ئی۔

میرا بچہ۔۔۔! دادا جی نے اسے سینے سے لگایا۔

اسکی نم آواز پے ہی وہ تڑپ کے رہ گ ئے۔

ان کے سینے سے لگتے وہ بھی رو دی۔اپنے دادا کی آغوش میں ہی تو اسے سکون ملتا تھا۔

پنے پیروں اور ٹانگوں پے کسی کے ہاتھ کا دباؤ محسوس ہوا۔ تو کشش نے نظریں پھیر کے دیکھا۔

۰ کرن اسکے پیروں اور ٹنگوں کو دبا رہی تھی۔اور آنسو اسکی آنکھوں میں بھی تھے۔

کیا۔۔۔کیا۔۔ کر رہی۔۔۔ہو۔۔۔؟؟ ہاتھ ہٹاؤ۔۔!

کشش کو شرمندگی ہوئی ی۔

چپ رہو۔۔۔! دیکھو تو۔۔۔ کیا حالت بنالی۔۔۔ہے۔۔۔! ایسی تو نہ تھی ہماری کشش۔۔۔!

کرن نے بہت محبت سے کہا۔

بیٹا۔۔۔! کشش کو روم میں لے جاؤ۔۔۔

عالیہ بیگم نے کہا تو وہ کرن کے سہارے اٹھی۔ کہ پھر سے لڑکھڑا گ ئی۔

پاس کھڑے یامین نے ہاتھ بڑھا کر اسے گرنے سے پہلے ہی تھام لیا۔

کچھ۔۔زیادہ ہی محبتیں جاگ رہی ہیں۔۔۔!

سمیر نے کھسیانا ہو کے داور کے کان میں کہا۔ تو اس نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

دادا جی۔۔۔میں۔۔۔لے جاتا ہوں۔۔ویسے بھی آج۔۔رخصتی تھی۔۔۔

یامین کی بات پے جہاں سب چونکے وہیں۔ دادا جی نے ایک گھوری سے یامین کو نوازا۔

رخصتی تھی۔۔۔ لیکن۔۔۔ کینسل ہو گ ئی۔۔۔!

لہذا۔۔آپ۔۔۔اپنے روم میں جائی یں۔۔ اور کشش اپنے۔۔۔

دادا جی بہت پیار بھرا طنز کیا۔

تو جہاں یامین کا منہ اترا۔

وہیں۔۔ کشش کے چہرے پے مسکراہٹ آگ ئی۔

جیو۔۔۔ دادا جی۔۔۔!

وہ دل ہی دل میں دادا جی سے مخاطب ہوتی کرن کے ساتھ روم کی جانب بڑھی۔ لیکن یامین کو منہ چڑانا نہ بھولی۔ یامین اسکی اس حرکت پے زیرِلب مسکراتا رخ پھیر گیا۔

میرا خیال ہے۔۔ اب تماشا ختم ہو گیا ہے۔۔۔! تو۔۔ سب جا سکتے ہیں۔

ایک سخت نظر سویرا اور انکی بہن پے ڈالتے وہ مخاطب ہوئ ے۔

رات کافی ہو گ ئی ہے۔۔۔ ہمیں چلنا چاہیے۔۔

عمارہ گڑبڑ گ ئی یں۔

اور اپنے شوہر کے ہمراہ وہاں سے نکلیں۔ جبکہ ان کی اولاد فنکشن کے ختم۔ ہونے پے ہی گھر جا چکی تھی وہ دونوں میاں بیوی بس سن گن لینے یہاں پہنچے تھے۔

ہال خالی ہو گیا تھا۔

سبھی ایک ایک کر کے جا چکے تھے۔

سوائ ے حیات صاحب دادا جی اور یامین کے۔

حیات صاحب ابھی بھی اپنے باپ اور بیٹے کو بے یقینی سے دیکھ رہے تھے۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

روم میں آتے ہی عنائی شہ نے جوتے اتارے اور بستر پے ایک چت سیدھی ہو کے لیٹ گئی۔

ٹانگیں اسکی شل ہو گئی یں تھیں۔

شہر یار صاحب کے رویے کو سوچتی دماغ آج کے واقعے کی جانب چلا گیا۔

آج کا دن وہ کبھی نہیں بھولنے والی تھی۔

اور کشش کو تو کبھی بھول سکتی بھی نہیں تھی۔

کشش کا سوچتے اسکے لوبں سے مسکراہٹ کو چھوا۔

وہ واقعی بہت بہادر ہے۔۔اس کا سٹیمنا بھی کمال کا ہے۔۔آج اگر وہ واپس آسکی تو۔۔صرف اسی کی وجہ سے۔۔۔!

عنائی شہ۔۔۔!

میری بیٹی۔۔۔؟؟

جمیلہ بیگم نے اندر آتے ہی اسے پکارا۔

آواز میں فکر نمایاں تھی۔

عنائی شہ سیدھی ہو بیٹھی۔

تم ٹھیک ہو۔۔بیٹا۔۔۔؟؟اور یہ۔۔۔چوٹ کیسے لگی۔۔؟؟

انہوں نے اسکا۔ماتھا چھوتے ہوئی ے پیار سے پوچھا۔

میں۔۔ٹھیک ہوں۔۔۔!آپ۔۔فکر نہ کریں۔۔۔عنائی شہ نے انکی تسلی کرانی

چاہی۔

لیکن۔۔۔بیٹا۔۔۔؟؟یہ۔۔چوٹ۔۔کیسے آئی ی۔۔۔؟؟
جمیلہبیگمکی پریشانی ابھی بھی کم۔نہ ہو رہی تھی۔

عنائی شہ کا دل کیا سب کچھ بتا دے انکو۔ لیکن۔۔ پھر خاموش رہی۔

اور کچھ لمحے توقف کے بعد جمیلہ بیگم کو دیکھتے بولی۔

ایک چھوٹا سا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا۔

اوہ۔۔گاڈ۔۔۔!بے اختیار منہ کی طرف ہاتھ گیا۔

اور۔۔۔حازق۔۔۔؟؟وہ آپ کو کہاں ملے۔۔۔؟؟

اگلا سوال کیا تو حازق کے نام پے عنائی شہ کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی ی۔

جی۔۔وہ۔۔۔وہیں۔۔۔انہوں نے ہی ہیلپ کی۔۔۔!

عنائی شہ نے سر جھکاتے کہا۔

عنائی شہ۔۔۔! آپ۔۔جاب کہاں۔۔ کرتی ہیں۔۔۔؟؟

جمیلہ بیگم کے اچانکپو چھنے پے وہ انہیں دیکھے گ ئی۔

ایک۔۔۔ریسٹورینٹ میں۔۔۔اپنی آواز کا۔دھیماپن۔وہ خود بھی محسوس کر سکتی تھی۔

حازق کے ریسٹورینٹ میں۔۔۔؟؟

انہوں نے کڑی سے کڑی ملالی۔

جی۔۔۔۔۔۔!عنائی شہ نے ہاں کہنے میں ہی عافیت سمجھی۔

ہمممم۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔آپ آرام کریں۔صبح بات ہو گی۔

ہ تھوڑا سنجیدگی سے کہتیں اٹھ گ ئی یں۔

کھانا کھایا تھا۔۔؟؟اٹھتے ہوئی ے ماں کی ممتا سے مجبور ہو کے پوچھ لیا۔

بے اختیار ہی نظروں میں کشش کے ساتھ بتائی ے لمحے گھوم گ ئی ے۔

جی۔۔۔کھالیا تھا۔

ہمممم۔۔۔۔!وہ اسکا بستر سیٹ کرتیں گڈنائی یٹ کہتی چلیں گ ئی یں۔

اوہ۔۔۔ کشش۔۔۔! یو آر۔۔۔ سو سپیشل۔۔۔۔

خیالوں میں ہی وہ اس سے مخاطب ہوئی ی۔

کہ دروازے پے ناک کرتا حازق اندر آیا۔

عنائی شہ فوراً سے اٹھ بیٹھی۔ وہ آڑی ترچھی لیٹی تھی۔

یوں۔۔ حازق کے اندر آنے پے اسے تپ تو بہت چڑھی۔ لیکن۔۔ پھر بھی خاموشی سے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

یہ۔۔ تمہاری۔۔ میڈیسن۔۔۔!

بنا اسکی طرف دیکھے میڈیسن دراز کے اوپر رکھیں۔

اور جانے کے لیے پلٹا۔ کہ عنائی شہ کی طنز بھری آواز سماعت سے ٹکرائی ی۔۔

تھینکس۔۔۔! آپ۔۔۔ کسی ملازم کے ہاتھ بھی بھیج سکتے تھے۔

پلٹ کے ایک سخت نظر سے اسے دیکھا۔ جو بنا پلک جھپکے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

کل سے ریسٹورینٹ آنے کی ضرورت نہیں۔۔

کہہ کے وہ جانے لگا۔

کیوں ۔۔۔؟ تڑخ کے پوچھتی وہ بمشکل کھڑی ہوتی اس کے پاس آئی ی۔

کیونکہ ۔۔۔ میں کہہ رہا ہوں ۔۔۔ میں پے زیادہ زور دیا۔

آپ ۔۔۔ کے کہنے سے کیا ہوتا ہے ۔۔۔؟؟ کانٹریکٹ ہوا ہے ۔۔۔! شاید آپ بھول رہے ہیں ۔۔۔

عنائی شہ نے غصے سے اسکی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

کانٹریکٹ میں نے کیا ۔۔۔ میں ہی ختم کر رہا ہوں ۔۔

حازق بھی سرد آواز میں بولا۔

آپ ۔۔۔ ایسا نہیں کر سکتے ۔۔۔ بنا کسی وجہ کے ۔۔۔ آپ ۔۔ مجھے جاب سے نہیں نکال سکتے۔

عنائی شہ نے دانت پیستے اسکے مد مقابل آتے کہا۔

میں ۔۔۔ کچھ بھی کر سکتا ہوں ۔۔۔ سمجھی تم!

حازق نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

کچھ پل خاموشی چھا گ ئی۔

دونوں ہی ایک دوسرے کو سخت نظروں سے گھور رہے تھے۔

بس۔۔۔یہی تو کرنا آتا ہے۔۔آپ کو۔۔۔! فیصلہ سنانا۔۔اگلے بندے کی تو کوئی ی

سیلف رسپکٹ ہی نہیں ناں۔۔

کہتے ہوئے وہ منہ پھیرتی پیچھے ہٹی۔

لیکن۔۔میں بھی آپ کو بتادوں۔۔میں۔۔یہ جاب نہیں چھوڑوں گی۔۔۔! ساری

غلطی۔۔۔اس۔۔۔مدیحہ کی تھی۔۔جس پے آپ کو بہت۔۔۔بھروسہ تھا۔۔۔

اسے بولتے اندازہ نہ ہوا۔کہ وہ کیا بولے جارہی ہے۔

بھروسہ تو۔۔کبھی تم پے بھی کیا تھا۔۔۔تم نے بھی تو توڑتے۔۔ایک پل نہیں لگایا۔

لہجہ زخمی تھا۔

عنائی شہ نے نظریں پھیریں۔

نہیں۔۔توڑا۔۔۔میں نے آپ کا بھروسہ۔۔۔!

کہتے وہ آنسو روک کے بولی۔

اور پلٹ کے اسے دیکھا۔جس کی نظروں میں صرف بے یقینی تھی۔

عنائی شہ نے نفی میں سر ہلایا۔

you... know...

میں چاہے کچھ بھی کر لوں۔۔کچھ بھی کہہ لوں۔۔آپ نے میرا یقین کرنا ہی نہیں۔۔اور جہاں۔۔آپ پے یقین نہ کیا جائی ے۔۔ وہاں۔۔ کچھ بھی کہنا سننا بے کار ہے۔۔

اس کے پاس آتی وہ دھیمے لہجے میں بولی۔

جبکہ آنسواب اپنی جگہ بنا چکے تھے۔اور بہہ کے گالوں کے راستے گردن کا سفر کر رہے تھے۔

ہمارے۔۔۔بیچ۔۔اب ایسا کچھ نہیں۔۔کہ۔۔میں تم سے۔۔کچھ کہوں۔۔یا سنوں۔۔۔بہتر ہو گا۔۔اپنی حد میں رہو۔۔اور اس گھر میں بھی تمہیں۔۔میں صرف مما کی وجہ سے برداشت کر رہا ہوں۔۔

ورنہ ایک سیکنڈ میں تمہیں۔۔اس گھر سے باہر نکال کروں۔

چٹکی بجاتا وہ عنائی شہ کو مزید سلگا گیا۔

اچھا۔۔۔ہمت ہے تو۔۔۔نکال کے دکھاؤ۔۔۔ دیکھتی ہوں۔۔ کیسے نکالتے ہو۔۔۔؟

عنائی شہ جارحانہ انداز میں اسکی طرف بڑھی۔

حازق اس کے تیور دیکھتا رہ گیا۔

بہت غرور ہے۔۔ناں۔۔اپنی امیری پے۔۔۔۔تو۔۔اپنی امیری اپنے پاس رکھو۔۔حازق شمریز۔۔۔!کسی اور پے۔۔اپنی امیری کا دھونس جمانا۔۔ مجھ پے نہیں۔۔اور۔۔یہ گھر۔۔جتنا۔۔ تمہارا ہے ناں۔۔اتنا ہی میرا بھی حق ہے۔۔اس گھر پے۔۔۔!

غصے میں اسکا بی پی شوٹ کر گیا۔آنکھشں اسکی سرخ ہوگ ئی یں۔ گال لال انگارہ سے ہوگ ئی ے۔

اسکا سانس پھولنے لگا۔

حازق کو یاد تھا ایک بار پہلے بھی اسکے ساتھ ایسی کوئی ی سچویشن ہوئی ی تھی۔ تو وہ آپے سے باہر ہوگ ئی تھی۔ کالج میں کسی سے اسکی بحث ہوگ ئی تھی۔

اس وقت بھی بہت مشکل سے حازق نے اسے کام ڈاؤن کیا تھا۔

عنائی شہ۔۔۔! حازق نے اسے بازو سے تھامنا چاہا۔

ہاتھ مت لگانا۔۔۔!انگلی اٹھا کے وارن کیا۔آنکھیں غصے کی وجہ سے پوری پھیلی ہوئی یں تھیں۔ اور کاجل پھیل کے اسکی آنکھوں و مزید بڑا بنا گیا تھا۔

حازق نے اسے پکڑ کے اپنے گلے سے لگا یا۔

وہ غصے سے مزید بپھر گ ئی ۔ پورا زور لگا کے اس نے خود کو حازق سے الگ کرنا چاہا۔

لیکن حازق کی گرفت بہت مضبوط تھی۔ وہ اسکا حصار نہ توڑ سکی۔

تو اپنے ناخن اسکی کمر پے چبھو ڈالے۔

حازق وہ بھی برداشت کر گیا۔ لیکن وہ اسے ریلیکس کیے بنا نہیں جا سکتا تھا۔ اس کی حالت مزید خراب ہو جانی تھی۔

کچھ ہی دیر میں س نے مزاحمت بند کر دی۔

حازق نے اس کے بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلائی یں۔

وہ اب نارمل ہو گ ئی تھی۔

حازق نے اسے اپنے سامنے کیا۔ وہ اب رو رہی تھی۔

حازق کو اسکی حالت پے دکھ ہوا۔

آج وہ اتنے بڑے خطرے سے نکل کے آئی ی۔ بجائ ے اسکی دلجوئ ی کرنے کے۔۔ مزید اسے دکھ دے گیا۔

سختی سے آنکھیں بھینچیں۔ اسکے چہرے سے بال پیچھے کیے۔

عنائ شہ نے اسے نہ دیکھا۔ گردن جھکائ ے رکھی۔

ابھی بھی بہت غصہ آتا ہے۔۔ تمہیں۔۔۔؟؟

آواز دھیمی تھی۔

لیکن لہجہ نرم تھا۔

عنائی شہ نے شکوہ کناں نظر اس پے ڈالی۔

اور پھر فوراً ہی نظریں پھیر گ ئی۔

میڈیسن لے لینا۔۔۔

آرام کرو۔۔۔! اسکو دھیرے سے کہتا وہ باہر نکل گیا۔

جبکہ وہ وہیں اس پل پل بدلتے شخص کو جاتا دیکھتی رہ گ ئی۔

جو نہ تو محبت۔۔ پوری کر پا رہا تھا۔۔ نہ نفرت۔۔۔!!

عنائی شہ کے روم سے اسکا نکلنا۔۔۔ جمیلہ بیگم کی نظروں سے مخفی نہ رہ سکا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

کیا ہوا۔۔۔؟؟ پتر۔۔۔۔؟؟ کیوں پریشان ہے۔۔۔؟؟

دادا جی نے حیات صاحب سے پوچھا جو سب کے جانے کے بعد ابھی بھی وہیں تھے۔

بابا۔۔۔! کیا میں اتنا برا ہو گیا ہوں۔۔؟؟ کہ بیٹے اور باپ دونوں نے ہی۔۔۔ چھوڑ دیا

ہے۔۔۔؟؟

دھیمے لہجے میں شکوہ کیا۔

چھوڑ تو آپ نے دیا۔۔۔ بہت پہلے۔۔۔۔! بھول ہی گ ئی ے۔۔۔۔ کہ کوئی ی آپ

کا بیٹا۔۔ بھی ہے۔۔۔!

یامین ناچاہتے بھی گلہ کر گیا۔

داداجی نے آنکھوں کے اشارہ سے چپ رہنے کو کہا۔

شاید۔۔۔ صحیح ہی کہہ رہے ہو۔۔۔!

وہ افسردہ ہو کے جانے لگے۔

ٹھہرو۔۔۔ حیات پتر۔۔۔! داداجی نے انہیں اپنے پاس بلایا۔

یہناح اس وقت ہوا۔۔ جب میراا یکسیڈینٹ ہوا۔۔۔ اور مجھے۔۔۔ لگا۔۔ میں۔۔

شاید۔۔۔ بچ نہ سکوں۔۔۔۔ مجھے۔۔۔ بس۔۔ کشش کی فکر تھی۔۔ اس لیے۔۔۔ میرے

دونوں بچوں نے میری خواہش پے۔۔۔ یہ نکاح کیا۔۔۔! انہیں الزام۔ نہ دو بیٹا۔۔۔!

داداجی بیٹے کو افسردہ نہ دیکھ سکے۔

حات صاحب نے ایک نظر دور کھڑے یامین پے ڈالی۔

یہ۔۔آپ کا بیٹا۔۔ہے۔۔۔بابا۔۔۔! مجھ سے زیادہ۔۔اس پے۔۔آپ کا حق ہے۔۔۔!

اب کی بار لہجہ نمی لیے ہوئ ے تھا۔ لیکن وہ ناراض نہ لگے۔

لیکن۔۔میں نے ہمیشہ۔۔آپ کی عزت کی ہے۔۔۔اور۔۔آپ سے پیار کیا ہے۔۔۔!

یامین فوراً سے بولا۔

ہمممم۔۔۔ تبھی۔۔۔ باپ کہنا۔۔ چھوڑ دیا۔۔۔

وہ اٹھ کے اس کے قریب آئ ے۔

یامین کو وہ آج۔۔بہت بوڑھے سے لگے۔۔۔

ہارے سے۔۔۔

اور یامین سے یہ کہاں برداشت ہونا تھا۔

آگے بڑھ کے باپ کو زور سے بھینچ کے گلے سے لگایا۔

اسکی اپنی آنکھیں بھی نم ہو گ ئ یں۔

بابا۔۔۔!

دھیرے سے کہتا وہ حیات صاحب کو بھی رلا گیا۔

دادا جی باپ بیٹے کے اس ملن پہ بہت خوش ہوئے۔

جبکہ دروازے میں کھڑی سویرا بیگم کو ان باپ بیٹے کے گلے لگنے سے آگ لگ گئی۔ اور پاؤں پٹختی وہ وہاں سے اپنے روم میں آگئیں۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

ہائے۔۔۔ ظالم۔۔ آرام سے۔۔۔ موئے۔۔ کڈنیپر۔۔ اللہ پوچھے۔۔ انہیں۔۔ بھگا بھگا کے میری ٹانگوں کا کچومر نکال دیا۔

کرن کشش کی ٹانگوں پہ مالش کر رہی تھی۔

بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔؟؟

کرن نے دھیمے دھیمے مالش کی۔

نہیں۔۔مزہ آرہا ہے۔۔۔!

منہ بناتے کہا۔

یہ۔۔۔برتھ ڈے۔۔۔مجھے ساری زندگی یاد رہے گی۔۔۔!

آنکھیں موندے وہ اپنی رائے کا اظہار بھی وقتاً فوقتاً کر رہی تھی۔

ویسے۔۔۔ایک بات تو ماننی پڑے گی۔

you are a brave girl

مطلب۔۔۔؟؟کیسے۔۔۔چکمادیا۔۔ان کڈینپرز کو۔۔۔!

یہ تو۔۔ہماری کشش ہی کر سکتی تھی۔۔۔

کرن نے اسکی تعریف کی۔

فخر سے کشش نے ایک آنکھ کھول کے دیکھا پھر بند کرلی۔

بد دعا۔۔ملی ہے۔۔۔بھاگتے رہو۔۔۔بھگاتے۔۔۔رہو۔۔۔

ہائے۔۔۔ میری ٹانگیں۔۔۔۔ ! کشش نے پھر دہائی دی۔

ویسے ت بڑی چھپی رستم نکلی۔۔۔یامین بھائی سے نکاح بھی کر لیا اور بھنک بھی نہ پڑنے دی۔۔۔

پین کلر اسے تھماتے کرن نے اسکی کلاس لی۔

نہ پوچھ۔۔۔۔وہ بھی ایک۔۔۔الگ ہی کہانی ہے۔۔۔۔!

درد سے دہری ہوتی وہ بس اتنا ہی بول پائی۔

کچھ کھاؤ گی۔۔۔؟؟ لے آؤں۔۔؟؟

کھاپی کے آئی ہوں۔۔۔ بس سونا ہے۔۔۔۔!

کشش نے منہ بناتے کہا۔

کرن دودھ کا گلاس لے کے آؤ۔۔۔ عالیہ بیگم نے اندر آتے انکی بات سنتے فوراً کہا۔

نو۔۔۔نو۔۔۔دودھ نہیں۔۔۔

کشش منہ بناتے منت کی

تم۔۔لے کے آؤ۔۔۔ میں خود پلاتی ہوں۔۔!

عالیہ.بیگمنے کرن کو بھیجا۔اور وہ خود کشش کے پاس بیٹھیں۔

یامین سے نکاح کب ہوا۔۔۔؟؟

ان کے لہجے میں تھوڑا غصہ تھا۔

کشش حیرت سے انکے انداز کو دیکھے گ ئی۔

لیکن کچھ بول نہ پائی ی۔

جاری ہے۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

دعاؤں میں یاد رکھیں

جزاک اللہُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر21

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

جی۔۔۔وہ۔۔۔؟

کشش بہت زیادہ نروس ہوئی ی۔

مما۔۔! آپ کو بابا بلا۔رہے ہیں۔

کرن نے آتے ہی کہا۔اور عالیہ بیگم گہری سوچ کے ساتھ کشش کے پاس سے اٹھ

گ ئی یں۔۔!

میں نے دودھ کا کہا ہے سلمہ کو وہ لاتی ہے تو پی کے سونا۔

اور ہاں۔۔ مما کی باتوں پے دھیان مت دو۔۔ سمجھی۔

رن نے اسے پیار سے کہا۔اور وہ مسکراتے اثبا تمیں سر ہلاتی بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک

لگا کے آنکھیں موند گئی۔

کرن کے جانے کے بعد دروازہ دھیرے سے کھلا۔

کشش کچی نیند کی وادیوں میں کھو رہی تھی

کوئی دھیمے قدموں سے اندر آیا۔

وہی مخصوص پرفیوم کی خوشبو۔۔۔

جسسے کشش کو عشق تھا۔

اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی اسکے بالوں میں انگلیاں چلا رہا ہے۔

بہت دھیرے دھیرے۔

اسے سکون سا محسوس ہوا۔

وہ آنکھیں کھول کے دیکھنا چاہتی تھی۔۔ لیکن آنکھیں کھول نہیں پا رہی تھی۔

اسی لمحے اسے ماتھے پہ ہونٹوں کا نرم لمس محسوس ہوا۔

سانسوں کی تپش اس کے دل کی دھڑکن میں ارتعاش پیدا کر گئی۔

اور پھر۔۔وہ دور ہوتا چلا گیا۔۔۔

وہ جا چکا تھا۔

اپنی محبت کا پر حدت لمس چھوڑ کے۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

ناشتے کی ٹیبل پے سبھی خاموشی سے ناشتے کرنے میں مصروف تھے۔

دادا جی نے اک طائی رانہ نگاہ سب پے ڈالی۔

اور گلا کھنکار کے صاف کیا۔

مجھے آپ سب سے کچھ کہنا ہے۔۔۔

الحمدُللہ داور اور کرن کا نکاح بخیر و خوبی سرانجام ہو گیا۔اب۔۔۔ کشش کی۔۔ رخصتی رہتی ہے۔۔۔! میں چاہتا ہوں۔اس میں بھی دیری نہ ہو۔۔۔! جو فرض جتنی جلدی ادا ہو جائے اچھا ہے۔

گھمبیر لہجے میں بات مکمل کی۔

سیڑھیاں اترتی کشش کا منہ پھر سے بنا۔

اسے لگا شاید رخصتی ٹل گئی ہے۔ لیکن یہ اسکی خام خیالی ہی تھی۔

سر جھکائے وہ ٹیبل پے آئی۔

یامین نے ایک گہری نظر اس پے ڈالی۔اور واپس اپنی پلیٹ پے جھک گیا۔

ٹھیک ہے۔۔۔دے دیں کوئی ی بھی ڈیٹ۔۔۔؟؟ آجائیں گے۔۔۔!

اٹینڈ کرلیں گے۔۔۔

سویرا بیگم نے سنجیدگی سے کہا۔

کیوں۔۔بھئی۔۔۔ یامین۔۔۔؟؟ اس جمعہ کو پھر رخصتی کنفرم کر دیں۔ اللہ کا نام لے کے۔۔۔؟؟

دادا جی نے یامین سے پوچھا۔

وہ پانی کا گلاس منہ کو لگا چکا تھا۔

پانی پیتا وہ ایک نظر کشش کے چہرے پہ ڈالتا دادا جی کی طرف مڑا۔

جیسے آپ کو مناسب لگے دادا۔۔جی۔۔۔!

یامین کی فرمانبرداری ہی جہاں دادا جی کو بھاتی تھی۔

وہیں بہت سوں کو چبھتی تھی۔

حیات بیٹا۔۔۔!آپ کا کیا خیال ہے۔۔۔؟؟خاموش بیٹھے بیٹے سے پوچھ لیا۔

جی۔۔با۔۔با۔۔۔ صحیح ہے۔۔۔!

حیات صاحب نے یامین کا کاندھے تھپکتے کہا۔

کشش نے بہت حیرت اور خوشی سے یہ منظر دیکھا۔

واہ۔۔۔ باپ۔۔بیٹا۔۔راضی۔۔۔!

ہمممممم۔۔۔۔دل ہی دل میں وہ ہمکلام ہوئی ی۔

بیٹا۔۔۔!آپ کی طبعیت کیسی ہے اب۔۔؟؟

آج کالج نہ جاتی۔۔۔!

دادا جی نے کشش سے بہت پیار سے کہا۔

جی۔۔!وہ پہلے بھی اتنی چھٹیاں ہو گ ئی یں ہیں۔۔ اب۔۔ اور نہیں ۔ کر سکتی

ناں۔۔۔!

بہت معصوم انداز تھا۔

یامین تو دل ہی دل میں اسکی اس معصومیت پے دنگ رہ گیا۔

پھر یک دم سے وہ دادا جی کے کان میں گھسی کچھ بولی جو صرف دادا جی ہی سن سکے۔

یامین آفس جانے کے لیے اٹھا۔

یامین۔۔۔!پتر۔۔۔!کشش کو کالج چھوڑتے جانا۔۔۔!

اسکی گاڑی خراب ہو گ ئی ہے۔۔ نیو۔۔ لے کے فینی ہے اپنے بچے کو

اب۔۔۔! تب تک۔۔یہ ڈیوٹی۔۔ آپ کی۔۔۔!

داداجی نے بہت آرام سے یامین کو حیرت زدہ کیا۔

وہ جانتا تھا۔ کشش کو اسکی گاڑی بہت پسند تھی۔

اسلیے اسکی گاڑی میں بیٹھنے کے بہانے ڈھونڈتی تھی۔

بنا کچھ کہے اثبات میں سر ہلاتا وہ باہر نکلا۔

تھینک یو داداجی۔۔۔! داداجی کے گلے میں بانہیں ڈالے وہ مسکراتی دھیرے سے کہتی یامین کے پیچھے نکلی۔

اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی۔

ڈرائیور نے گاڑی کو روڈ پے ڈالا۔

گاڑی میں غیر معمولی خاموشی چھائی ی ہوئی ی تھی۔

جو کشش کو تو بہت کھل رہی تھی۔

رات۔۔۔کو۔۔میرے روم میں آپ آئے تھے ناں۔۔؟؟

بہت سہولت سے اس نے یامین کو کن اکھیوں سے دیکھتا پوچھا۔

کس نے کہا۔۔؟؟ یامین نے حیرت کا اظہار کیا۔

جھوٹ نہ بولیں۔۔مجھے پتہ ہے۔۔وہ آپ تھے۔۔۔! کشش اسکی جانب مڑی۔

ہمممممم۔۔۔۔تمہارا وہم ہو گا۔۔۔! یامین نے سنجیدگی سے باہر دیکھتے کہا۔

بالکل بھی نہیں۔۔! میں نے آپ کی پرفیوم کی خوشبو محسوس کی تھی۔

وہ آپ ہی تھے۔

انگلی اٹھا کے کہتے وہ پورے یقین سے بولی۔

تمہیں۔۔میرے۔۔پرفیوم کی خوشبو کہاں۔۔ محسوس ہوئی۔۔؟؟

یامین اسکی جانب مڑا۔اور اسکی آنکھوں میں جھانکتے بولا۔

جب۔۔۔آپ۔۔رات کو۔۔۔؟؟ یامین کی تیز نظروں کا حصار وہ خود پے محسوس کرتی

سٹپٹا گئی۔

اور سامنے دیکھنے لگی۔

آپ ناں۔۔۔بہت۔۔ تیز ہو گئے ہیں۔۔!

دانت پیستے سامنے دیکھتی بولی۔

جمعہ کو بتاؤں گا۔۔۔ اپنے بارے میں۔۔ بہت۔۔ تفصیل کے ساتھ۔۔۔

ڈونٹ وری۔

یامین نے معنی خیزی سے کہتے لیپ ٹاپ آن کیا۔

کشش اسکی طرف غصے سے دیکھنے لگی۔ جبکہ گال بلش کر رہے تھے۔

آپ کو کیا لگتا۔۔ہے۔۔۔؟ رخصتی کروا کے۔۔آپ۔۔ مجھ سے جیت جائیں گے۔۔۔؟

ہر گز۔۔ نہیں۔۔ایک بار ہونے دیں رخصتی۔۔۔پچھتانا نہ پڑا آپ کو۔۔۔تو پھر کہنا۔۔۔!

کشش نے چیلنج کیا۔

ڈیئر۔۔۔ وائی فی۔۔۔! کر لو۔۔۔جو پلان کرنا ہے۔۔۔ لیکن۔۔میری پلاننگ کے آگے تمہاری پلاننگ دھری کی دھری رہ جائیے گی۔

یامین نے اسکی طرف مڑتے بڑے فرصت سے اسے نظروں کے رستے دل میں اتارتے کہا۔

بھول ہے آپ کی۔۔۔! کشش بھی آنکھیں چھوٹی کرتی اس کے پاس ہوتے بولی۔

یامین کچھ بھی۔۔۔ بھولتا نہیں۔۔!

وہ بھی اسکے قریب ہوا۔

Just wait and watch.

وہ مزید اسکے قریب ہوئی ی۔

دونوں کے چہرے ایک دوسرے کے بہت ہی قریب ہو گ ئی ے۔

کچھ پل تو یو نہی بیت گ ئی ے۔

یامین کی آنکھیں ایک الگ ہی داستان سنا رہی تھیں۔

کشش کو اپنے دل کی دھڑکن میں ہلچل محسوس س ہوئی ی۔

یامین کی نظروں کی معنی خیزی اسکی پلکوں کو بوجھل کرنے لگی۔

بہت فلرٹی ہو گ ئی ے ہیں آپ۔۔۔!

ایک لمبا سانس لیتی کہتی وہ پیچھے ہوئی ی۔

اپنے اوپر سے کچھ دیر پہلے کا احساس ختم کرنے کے لیے وہ گھوری ڈالتے بولی۔۔

بیوی سے فلرٹ نہیں ہوتا۔۔۔پیار ہوتا ہے۔۔۔!

وہ کشش کو مزید زچ کر رہا تھا۔اسکا بلش کرنا یامین کو بہت بھا رہا تھا۔

اسکی بات پے کشش نے گھور کے اسے دیکھا۔

گاڑی رک گ ئی تھی۔کالج آچکا تھا۔

پیپرز کب ہیں۔۔؟

یامی نے سریس انداز میں پوچھا۔

آپ سے مطلب۔۔۔؟؟دروازہ ڈرائی یور کھول۔چکا تھا۔وہ باہر نکلتے یامن کا سوال سن رک کے اسے تیکھے انداز میں جواب دیتی اتری۔

یامین زیرِلب مسکرایا۔

وہ جاچکی تھی۔

انس۔۔!یامین بہت سیریس انداز میں ڈرائی یور سے مخاطب ہوا۔

جی سر۔۔!

اب سے ڈیلی کشش کو کالج پک اینڈ ڈراپ کرنا ہے آپ نے۔۔۔!

جی سر۔۔۔!اینڈ آپ کی میٹنگز۔۔۔؟؟

آفس کی دوسری گاڑی یوز کرلوں گا۔۔

لیکن کشش کے معاملے میں کوئی ی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔

یامین کی سخت آواز پے انس نے اثبات میں سر ہلایا۔

ایک نظر وہاں موجود دو سیکیورٹی گارڈ پے ڈالی مطمئی ن ہوتا اور ڈرائی یور کو گاڑی

آگے بڑھانے کا کہا۔

وہ اب کشش کے معاملے میں لاپرواہی نہیں کر سکتا تھا

جبکہ وہ یہ بھی جانتا تھا. کہ دشمن کون ہے۔۔۔!

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

صبح نمازِ فجر کے بعد جمیلہ بیگم نے اس پے بم پھوڑا۔

جس کے لیے وہ تیار نہ تھی۔

لیکن ان کے آگے وہ کچھ نہ بولی۔اور انکی ہاں میں ہاں ملالی۔

پھر اتنا زیادہ سٹریس لیا۔کہ نیند کی ٹیبلٹ لے کے سوگئی۔

اور اب مسلسل بجتے فون نے اسکاماؤف دماغ جگا دیا تھا۔

ہیلو۔۔۔بنادیکھے ہی کال رسیو کی۔

عنائی شہ۔۔۔!تم۔۔۔ ابھی تک سو رہی ہو۔۔۔؟؟

مقابل کی آواز میں حیرت نمایاں تھی۔

عنائی شہ کی آنکھیں ابھی بھی نہیں کھل رہی تھیں۔

کون۔۔؟؟

عنائی شہ۔۔۔؟؟ حازق نے حیرت سے موبائی یل۔کو گھورا۔

یہ کونسا وقت ہے سونے کا۔۔۔؟؟

اب کی بار لہجہ میں غصہ نمایاں تھا۔

آپ۔۔کو کیا مئی سلہ ہے۔۔۔ میری نیند سے۔۔۔؟؟

وہ آواز پہچان گ ئی تھی۔ اسلیے منہ بنا کے بولی۔

عنائی شہ۔۔۔۔! پندرہ منٹ۔۔۔ صرف پندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔۔فوراً آفس پہنچو۔۔۔!آگے سے حکم نامہ جاری ہوا۔

جس پے رنائی شہ کی پوری آنکھیں کھل گ ئی یں۔

آپ۔۔۔۔کا۔۔آپکا۔۔دماغ درست ہے۔۔۔؟؟میں کیوں آنے لگی آفس۔۔۔؟؟

عنائی شہ غصے سے اٹھ بیٹھی۔

اگر آپ کو یاد ہو تو۔۔۔آپ رات کو مجھے جاب سے نکال چکے ہیں۔۔۔لہجہ میں طنز تھا۔

اب۔۔۔میں ہی کہہ رہا ہوں۔۔پندرہ منٹ میں آفس پہنچو۔

حازق نے اسکی بات اچک لی۔

ہر گز۔۔نہیں۔۔۔!آپ نے مجھے سمجھ کیا رکھا۔۔۔؟؟جب جی چاہا جاب پے رکھ لیا جب

جی چاہا۔۔۔ نکال دیا۔۔

میں۔۔ نہیں آرہی۔۔۔ سمجھے آپ۔۔۔!

عنائی شہ بھی اسی کے انداز میں اس سے مخاطب ہوئی ی۔

تو ٹھیک ہے۔۔۔ میں خود آتا ہوں۔۔ تمہیں لینے۔۔۔ اور میرا انداز۔۔۔ یقیناً تمہیں پسند بھی آئی ے گا۔۔۔!

M coming ..

حازق کی دھمکی پے عنائی شہ کو گھبراہٹ ہوئی ی۔

ابھی رات والی بات ہی ہضم نہ ہوئی ی تھی۔ کہ مزید کوئی ی ن ئی بات بناتی۔

ویٹ ویٹ۔۔۔! میں آرہی ہوں۔۔۔! ناچار عنائی شہ کو مانتے ہی بنی۔

فون بند کر کے وہ شاور لینے چلی گ ئی۔

سارا وقت اسے حازق پے غصہ رہا۔

اور آفس پہنچ کے بھی بنا اجازت اسکے روم میں داخل ہوئی ی۔

اور وہ جو صبح سے بھرا بیٹھا تھا۔ اور چکرے چکر لگا رہا تھا۔ ادے آفس میں داخل ہوتا یکھ سخت گھوری سے نوازا۔

کیا مس ئی لہ ہے آپ کا۔۔۔؟؟ کیوں نہیں۔۔ چین سے رہنے دیتے۔۔۔؟؟

وہ آتے ہی اس پے چڑھ دوڑی۔

تمہیں۔۔ کیا لگتا ہے۔۔۔؟؟ جو تم نے کیا۔۔ اس کے بعد۔۔ تمہیں۔۔۔ چین سے رہنے کا حق ہے۔۔۔؟؟ وہ بھی اسی کے انداز میں بولتا اسکی طرف بڑھا۔

میں نے کچھ نہیں کیا۔ سمجھے آپ۔۔۔!

وہ دانت پیستے ہوئی ے بولی۔

تم نے کیا کیا ہے۔۔۔ یہ تم مجھ سے بہتر جانتی ہو۔۔۔!

تمسخرانہ انداز میں کہا۔

میرے سات فضول بحث نہ کریں۔۔ اور یہ بتائی یں کیوں بلایا ہے مجھے۔۔۔؟؟

عنائی شہ نے ٹائی م دیکھتے کہا۔

بہت جلدی ہے۔۔۔ جانے کی۔۔۔؟ حازق نے طنز کیا۔

ہاں۔۔۔ ہے تو۔۔۔؟؟ عنائی شہ تڑخ کے بولی۔

تو میری بھی ایک بات کان کھول کے سن لو۔۔۔!

غصے سے اسکے بازو کو جکڑا

آج ہی۔۔ مما سے بول دو۔ کہ تم۔۔ یہ شادی نہیں۔ کرو گی۔۔! حازق نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

ایک پل کو عنائی شہ اسے بس دیکھے گ ئی۔ لیکن اگلے ہی لمحے اس نے خود کو اسکے حصار سے باہر نکال لیا۔

میں کیا کرتی ہوں۔۔ کیا نہیں۔۔ اس سے آل کو کوئی ی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔

نہ نہ۔۔۔ عنائی شہ فردوس۔۔۔ نہ۔۔۔! جو تم نے کیا۔۔۔ اسکے لیے تمہیں کیا لگتا ہے۔۔؟ بہت آسانی سے تمہیں جانے دوں گا۔۔؟؟

حازق کا ارادہ ٹھیک نہ لگا۔

عنائی شہ کے پاس اسکے کسی سوال کا اب کوئی ی جواب نہیں تھا۔ اسلیے دانت پیستی خاموش رہی۔

تم۔۔ وہی کرو گی۔۔ جو میں تمہیں کرنے کے لیے کہوں گا۔۔ تم عادل سے رشتے سے انکار کرو گی۔

do you understand.

حازق بے انتہا غصے میں تھا۔ کہ عنائشہ بھی سہم سی گئی۔

میں۔۔۔ میں۔۔ مما کو۔۔ انکار نہیں کر سکتی۔۔۔۔!

لہجہ روندھ گیا۔ لیکن مضبوط تھا۔

کرنا پڑے گا۔۔۔ ورنہ میں وہ کروں گا۔۔ جو تم۔۔ سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔!

حازق نے غصے سے غراتے ہوئے کہا۔

عنائشہ نے زور لگا کے اپنی بازو چھڑائی۔

آپ کو جو کرنا ہے۔۔ کر لو۔۔۔ میں مما کو ناراض نہیں کر سکتی۔۔۔ اور۔۔ آپ۔۔ کس حق سے مجھے روک رہے ہیں۔۔؟؟ عنائشہ نے آنسو روکتے پوچھا۔

شادی تو وہ بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

دل سے چاہتی تھی۔ اس شخص کو۔۔

لیکن محبت بھی تو امتحان لیتی ہے۔ وہ بھی دے رہی تھی۔

حق۔۔۔؟؟ تو۔۔ محترمہ کو حق چاہیے۔۔۔!

حازق نے طنزیہ مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔

تو۔۔ ٹھیک ہے۔۔ اب۔۔ تمہارے سارے جملہ حقوق اپنے نام کر و کے ہی تم سے بات

کروں گا۔۔۔

حازق نے اسے چیلنج کرتے کہا۔

اسکی بات پے عنائی شہ کا دل پرندہ ک طرح پھڑکا۔

مزید وہاں کھڑا رہنا اس کے لیے محال ہو گیا۔

پلٹی اور آفس سے باہر نکلتی چلی گ ئی۔

کھلی فضا میں سانس لیتی وہ اپنا سانس بحال کرنے لگی۔

حازق۔۔۔! جتنے دکھ دینے ہیں۔۔دے لیں۔۔ جتنی تکلیفیں دینی ہیں۔۔دے دیں۔۔

جس دن آپ کو۔۔ حقیقت کا پتہ چلے گا۔۔اس دن آپ۔۔بہت پچھتائ یں گے۔

آنسو پونچھتی وہ ہمکلامی میں بولی۔اور وہاں سے کیب کروا کے گھر جانے کا ارادہ کیا۔

گاڑی جیسے ہی سگنل پے رکی۔باہر دیکھتے اسکی نظر گاڑی میں اسی عورت کی طرف گ ئی

۔ جو حازق کی ماں بن کے اس کے پاس آئ یں تھی۔

یہ۔۔۔یہ یہاں۔۔۔؟؟

سگنل کھلا۔

بھائ ی۔۔! یہ جو وائ یٹ کلر کی کار ہے۔ اسکے پیچھے لے لو۔۔۔!

عنائی شہ نے ڈرائی یور سے کہا۔

آج تو وہ اس عورت سے مل کے ساری سچائی ی جاننا چاہتی تھی۔ کہ اس نے کیوں اس سے جھوٹ بولا۔۔۔؟؟

گاڑی کا مسلسل پیچھا کرتے وہ ایک بہت بڑی بلڈ نگ میں داخل ہوئی یں۔

رنائی شہ نے کیب باہر ہی رکوا کے پیمنٹ کی۔ اور اندر کی جانب بڑھی۔

وہوائی یٹ گاڑی وہیں کھڑی تھی۔ لیکن وہ عورت وہاں نہیں تھی۔

عنائی شہ نے گاڑی کا نمبر نوٹ کیا۔

اور بلڑ نگ کی حد کے اندر داخل ہوئی ی۔

✨✨🔥✨✨✨✨✨✨✨✨✨

آپ۔۔ ابھی دو دن ہی ہوئی ے آئی ے ہیں۔۔ پھر سے جا رہے ہیں۔۔۔؟؟

عالیہ بیگمنے افسردہ اور ناراض ہوتے کہا۔

مجبوری ہے۔۔ جانا پڑے گا۔۔۔ نہ گیا تو۔۔۔ پرچہ کٹ جائی ے گا۔۔۔!

عزیز صاحب پریشان حال بولے۔

آخر آپ۔۔ کو کیوں پکڑ رہی ہے۔۔ پولیس۔۔؟؟ کیا کیا ہے آپ نے۔۔؟؟

میں نے۔۔بس اپنے باپ کی بات نہیں مانی۔۔۔۔وہ بوجھل دل سے وہیں بیٹھ گ ئی ے۔

منع کیا تھا انہوں نے غفار کے ساتھ۔۔ بزنس نہ کروں۔۔ لیکن۔۔میں باز نہ آیا۔۔۔!

پورے تین کروڑ کا غبن کا کیس کیا ہے اس نے۔۔۔۔ مجھ پے۔۔۔!

وہ انتہائ ی پریشانی سے بولے۔

تین کروڑ۔۔۔؟

عالیہ بیگم سوچتی رہ گ ئی یں۔

اب خود بتاؤ۔۔۔؟؟ کیا کروں۔۔۔؟؟ کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔

آپ۔۔حیات بھائ ی سے بات کریں۔۔ ہو سکتا ہے۔۔ وہ آپ کی مدد کریں۔۔۔

عالیہ بیگم۔ بھی پریشان ہو گ ئی یں۔

وہ کیا مدد کریں گے۔۔؟اس وقت انکی اپنی کمپنی ڈوب رہی ہے۔۔مارکیٹ سے۔۔اتنا قرضہ لے چکے ہیں۔۔کہ اب۔۔واپس کرنے کے لیے ان کے پاس پھوٹی کوڑی نہیں۔۔۔

عزیز صاحب ناامید سے ہو گ ئی ے۔

آپ۔۔۔یامین سے بات کریں۔۔۔اس کے۔۔۔پاس۔۔تو بہت سے پیسے ہیں۔۔۔

وہ۔۔مدد۔۔۔؟؟

وہ کیوں کرنے لگا۔۔۔ہماری مدد۔۔؟کل کو جب وہ۔۔۔بالکل زیرو تھا۔۔تب۔۔کسی نے اسکی مدد نہیں کی۔۔۔اور آج۔۔ہم اس سے۔کس منہ سے مدد مانگیں۔۔؟؟

گہرا سانس خارج کرتے کہا۔

آپ۔۔۔داور کی بجائی ے۔۔ یامین سے کرن کی شادی۔۔۔۔

عالیہ۔۔۔۔۔!تمہارا دماغ ٹھکانے پے ہے۔۔۔؟؟

عزیز صاحب کو بے تحاشا غصہ آیا۔

عالیہ بیگم کا سر جھک گیا۔

آج تو آپ نے ایسا کہہ دیا۔۔۔آگے کبھی مت بولی ئے گا۔۔

یامین کی اپنی جگہ۔۔۔لیکن۔۔میرے لیے داور۔۔سب سے بڑھ کے ہے۔۔

اور۔۔۔میری بیٹی۔۔کی پسند بھی ہے۔۔۔!

آخری بات پے عالیہ بیگم۔نے حیرت سے دیکھا۔

ایسے نہ دیکھیں۔۔اگر گھر نہیں ہوتا اسکا مطلب یہ نہیں کہ کچھ بھی نہیں جانتا اور اپنی اولاد سے بے خبر ہوں۔۔۔!

بیگ تیار کرتے انہوں نے سرسری انداز اپنایا۔

آپ۔۔۔کیا کریں گے اب۔۔۔؟

وہ پریشان ہوتی ان کے قریب آئی یں۔

اللہ مالک ہے۔۔آپ دعا کرنا۔۔۔اللہ حافظ

باہر نکلتے وہ کہتے جا چکے تھے۔

اور عالیہ بیگم۔انکے لیے دعا گو ہوئی یں۔

)شادی کے بعد۔۔جب بھی آپ کے شوہر کام پے جائی یں۔ ہمیشہ اپنی دعاؤں میں رخصت کریں۔ بیوی کی دعا بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اور شوہر کے حق میں کی گئی دعا اللہ ضرور سنتا ہے۔

جزاک اللہُ(

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

کالج سے فارغ ہوتی وہ باہر نکلی تو سامنے یامین کی گاڑی دیکھ اسکا دل دھڑکا۔

صبح کی کہی ہوئی ی باتوں کی بازگشت ہوئی ی۔

بیوی سے فلرٹ نہیں ہوتا۔۔۔پیار ہوتا ہے۔۔۔!

تو۔۔۔آخرپیار کی ابتدا ہو ہی گ ئی۔۔ مسٹر بن یامین ہسبینڈ ۔۔۔۔!

لیکن۔۔۔ہماری تو ابتدا ہی عشق سے ہوئی ی ہے۔۔۔

لبوں نے ایک دلفریب مسکراہٹ کو چھوا۔اور وہ گاڑی میں بڑی شانِ بے نیازی سے

براجمان ہوئی ی

اور وہیں قریب ہی ایک گاڑی میں۔۔۔کوئی ی حسد اور جلن سے جل۔ بھن گیا۔

اور زور سے ہاتھ اسٹ ئی رنگ پے مارا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

آج یامین اور حازق دونوں ہی سارا دن بزی رہے۔

یکے بعد دیگرے فنکشنز نے انکو تھکا ڈالا۔

اوپر سے ریسٹورینٹ میں رش بھی بے حساب تھا۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟ کس کا فون تھا۔۔۔؟؟

یامین نے حازق سے پوچھا۔

جلیل کا تھا۔۔۔ مدیحہ کے پیچھا کر رہا ہے۔۔۔ لاسٹ ٹائی م ایک بلڈ نگ میں جاتے دیکھا۔ لیکن۔۔ پھر غائی ب ہو گ ئی۔۔۔

خیر کب تک بھاگے گی۔۔۔۔ پکڑے جائی ے گی۔۔۔

اور اس دن۔۔ اسکی زندگی کا آخری دن ہو گا۔۔

حازق نے طش سے کہا۔

یامین خاموش رہا۔ فون پے کشش کی ڈیٹلز لیں۔

وہ وقت پے گھر پہنچ چکی تھی۔ اور اب وہ بھیگھر جانے کے لیے اٹھا۔

ٹھیک ہے حازق۔۔ میں چلتا ہوں۔۔ تم۔ بھی کام۔ ختم کر کے نکلو۔ !

ہمم۔ دوسری برانچ سے ہوتا ہوا جاؤں گا۔۔ آج وہاں بھی کافی کام تھا۔

حازق نے دھیرے سے کہا۔ تو یامین اثبات میں سر ہلاتا ہاں سے نکلا۔

تبھی موبائی یل پے کال آئی ی۔

عنائی شہ کا نمبر دیکھ وہ تھوڑا حیران ہوا۔

کال پک کی۔

حازق۔۔ پلیز۔۔۔ ہیلپ می۔۔۔ !

وہ بہت گھبرائی ی ہوئی ی تھی۔

حازق فوراًاپنی جگہ سے کھڑاہوا۔

کہاں ہو تم۔۔۔؟؟ لہجے میں پریشانی تھی۔

نہیں۔۔ پتہ۔۔۔ یہ۔۔ کوئی ی بہت بڑی بلڈنگ ہے۔۔۔ میں۔۔ یہاں۔۔ چھپی ہوں۔۔ پلیز مدد کرو۔۔۔!

وہ دھیمی آواز میں بولی تھی۔ لیکن رو بھی رہی تھی۔

تم۔۔۔ گھبراؤ نہیں۔۔ میں آتا ہوں۔۔ بلڈنگ کہاں۔۔ ہے۔۔؟؟ کوئی ی نام۔۔ ایڈریس۔۔۔؟؟ باہر گاصی کی طرف جاتا وہ ساتھ بولا۔

یہ۔۔۔ بڑے۔۔ پلازہ کے سامنے۔۔۔ ہے۔۔ انڈر کنسٹرکشن۔۔ ہے۔۔ مجھے۔۔ زیادہ۔۔ نہیں۔۔ پتہ۔۔ پلیز۔۔ ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔۔؟؟

بیٹری اینڈ ہو گ ئی تھی۔

عنائشہ وہیں ایک طرف چھپ کے بیٹھی تھی۔

کہاں وہ اس عورت کا پیچھا کرتی یہاں تک آئی ی تھی ۔

اور اب خود پھس گ ئی تھی۔

جو اسے یہاں آ کے پتہ چلا۔۔وہ بہت زیادہ ڈری ہوئی ی تھی۔

یہلوگ بہت خطرناک تھے۔

حازق راستے میں تھا۔وہ جان گیا تھا۔وہ کونسی بلڈنگ کی بات کر رہی ہے۔وہ ایک لمحہ بھی

بناضائی ر کیے عنائی شہ تک پہنچنا چاہتا تھا۔

دوسری طرف یامین گھر پہنچ چکا تھا۔

اور گھر والے پریشان تھے۔کیونکہ حیات صاحب غائی ب تھے کوئی یہنہیں جانتا تھا

کہ وہ اچانک کہاں چلے گ ئی ے۔ رابطہ بھی ختم ہو گیا تھا۔

یامین انہی قدموں پے میر ولا سے باہر نکلا۔

وہ جو کوئی ی بھی تھا۔ان پے گھیرا تنگ کیا ہوا تھا۔

یامین کو اس سے ایک قدم آگے چلنا تھا۔ تبھی وہ اس کو ہرا سکتا تھا۔

جاری ہے۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

اگلی قسط کل آئی ے گی۔

بہت یادہ مصروفیات کی وجہ سے قسط نہ دے سکی

معذرت انتظار کے لیے۔۔۔

کہانی میں آنے جارہاہے ایک بہت بڑاTwist

اپنی رائی ے کا اظہار کرتے رہیں۔

جزاک اللہُ

اللہ نگہبان

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر22

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

عنائی شہ ان کی ایک تصویر ہی کھینچ پائی ی تھی۔

وہ بہت بڑے باکسز کے پیچھے چھپی ہوئی ی تھی۔

ان کی نظروں سے بچ کے وہ وہاں بیٹھی تھی۔انہوں نے کسی شخص کو کڈنیپ کیا ہوا تھا۔

اور سکی آنکھوں پے پٹی باندھی ہوئی ی تھی۔اور ہاتھ بھی۔

کچھ ہی دیر میں وہاں مدیحہ بھی پہنچ گ ئی۔

یہ ۔۔۔ مدیحہ ۔۔۔ یہاں ۔۔۔ ؟؟اسکا اس عورت سے کیا تعلق ہو سکتا ہے.. ؟لل

عنائی شہ سوچ لللللللمیں پڑ گ ئی۔

اس عورت نے فون پے کسکی سے بات کی۔اوراس شخص کو لے کے ل سے ل نکلی۔

اوہ گاڈ۔۔۔ ! یہ تو اسی طرف آرہے ہیں۔۔اب کیا کروں۔۔۔ ؟؟ل

عنائی شہ مزید چھپ گ ئی۔ وہ تعداد میں تین تھے۔

ایک وہی عورت جس کا پیچھا کرتی وہ یہاں پہنچی تھی۔

اور مدیحہ ۔۔۔ جسے یہاں دیکھ عنائی شہ کے تو تنبدن میں آگ لگ گ ئی تھی۔

اس کے علاوہ ایک اور آدمی تھا۔جس کے پاس گن تھی۔

اوراس نے ایک شخص کو پکڑرکھا تھا۔

وہ سب اب باہر کی طرف نکل۔رہے تھے۔

عنائی شہ کے موبائی یل ی بیٹری بھی دھوکا دینے والی تھی۔

اوہ۔۔ میرے اللہ۔۔۔ کسے۔۔ فون کروں۔۔ ؟کسے بلاؤ ں مدد کے لیے۔۔۔ ؟؟

حازق ۔۔۔ ؟؟لیکن۔۔ وہ کیوں۔۔ مدکرے گا۔۔۔ ؟؟اسے تو یقین بھینہیں میرے

پے۔۔۔!!

لیکن۔۔اگر۔۔میری آواز میں ڈراور لہجہ نم ہواتو۔۔وہ۔۔لازمی کرے گامدد۔۔۔یہ صحیح

ہے۔۔۔

عنائ شہ نے جلدی سے حازق کو کال ملائ ی جو پہلی رنگ پے ہی اٹھا لی

گ ئی۔۔

عنائ شہ نے اسے پست آواز میں ساری سچویشن بتائ ی۔ اور ہیلپ کے لیے

بلایا۔

اتنے میں وہ لوگ قریب پہنچ چکے تھے۔

کوئ ی حال نہیں۔۔۔ ہمیں۔۔ بس۔۔ پاگل کیا ہوا ہے اس نے۔۔۔! اب

اسے لے کے وہاں اڈے پے جاؤ۔۔۔ خود یہاں نہیں آسکتی۔۔۔

مدیحہ کو غصہ تھا۔

شییییی۔۔۔۔۔دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔۔۔اب جو کہاہے۔۔۔کرناتوپڑے

گا۔۔۔ناں۔۔۔ہاتھ ملایاہے۔۔اسکی ہاں میں ہاں۔ملانی ہی پڑے گی۔

وہ عورت دھیرے سے مدیحہ سے بولی۔

اتنے میں وہ نکا آدمی اس قیدی شخص کو لے آیا۔

اس عورت نے اسے اشارہ کیا کہ اسے لے باہر گاڑی کی طرف چلے۔

اب گاڑی میں چپ بیٹھنا۔۔ ورنہ اسے پتہ چل جائی ے گا۔۔ کہ ہم کون ہیں۔۔۔!

اس عورت نے مدیحہ کو سمجھایا۔ تو مدیحہ نے برا سا منہ بنایا۔ اور دونوں باہر نکلیں۔

گاڑی میں بیٹھتیں وہ گاڑی چل چکی تھی۔ عنائی شہ باہر نکلی۔

اوہ گاڈ۔۔ یہ تو۔۔ جا رہے ہیں۔۔ میں۔۔ ان کو کیسے بچاؤ ں۔۔؟

میڈم!۔۔ یہاں آئی یں جلدی۔۔؟؟

جلیل نے عنائی شہ کے پاس گاڑی کو روکا۔

عنائی شہ بنا دیر کیے اسکی طرف بڑھی۔

تم۔۔۔؟؟؟ عنائی شہ ایک دو بار اسے حازق کے ساتھ دیکھ چکی تھی۔

میڈم جلدی کریں وہ گاڑی نکل جائی ے گی۔

جلیل جلدی سے بولا۔

عنائی شہ بھی فوراً گاڑی میں بیٹھی۔ اور گاڑی آگے بڑھ گ ئی۔

جلیل حازق کو انفارم کر چکا تھا کہ عنائی شہ اس کے ساتھ ہے ۔ اور وہ اس گاڑی

کا پیچھا کر رہے ہیں۔ جس میں مدیحہ ہے۔ اور لوکیشن بھی سینڈ کر دی۔

حازق نے یامین کو اطلاع دی۔ وہ ہر حال میں مدیحہ تک پہنچنا چاہتے تھے۔

وہ کیوں یہ سب کر رہی تھی۔۔؟ یہ جاننا ان کے لیے بہت ضروری ہو گیا تھا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

دادا جی۔۔! پریشان نہ ہوں۔۔ بڑے بابا کا پتہ چل جائے گا۔۔۔ مجھے یقین ہے۔۔۔ آپ کے پوتے۔۔ صاحب انہیں ۔۔ ڈھونڈ نکالیں گے۔

کشش نے دادا جی کو تسلی دی۔

بیٹا

۔۔! یامین۔۔ کر لے گا کچھ نہ کچھ۔۔۔ جانتا ہوں۔۔ لیکن۔۔ پریشان ہوں۔۔ کہ۔۔ یہ سب ہو کیا رہا ہے۔۔۔؟؟ پہلے۔۔ مجھ پے حملہ۔۔۔۔ پھر۔ تمہیں۔۔ کڈنیپ کیا۔۔ اب حیات کو۔۔۔؟؟ آخر کون۔۔ کر رہا ہے۔۔ یہ سب۔۔۔؟؟ سوچ سوچ کے دماغ۔۔۔ سن ہو گیا ہے۔۔۔

دادا جی کا ہاتھ ماتھے پے گیا۔ ان کے سر میں درد شروع ہو گیا تھا۔

پلی دادا جی۔۔۔! ٹینشن نہ لیں۔۔ایک نہ ایک دن سب سامنے آجائی ے گا۔

جو بھی کوئی ی ہے۔۔ اللہ نے اکا بہت برا انجام کرنا ہے۔۔ آپ اللہ پے بھروسہ کریں۔۔

کشش کو دادا جی اداس اور پریشان دیکھکر بالکل اچھا نہ لگا۔

تو یامین کو کال ملائی ی۔

یامین کارڈرائی یو کر رہا تھا۔ اور حازق کی بتائی ی ہوئی ی جگہ پے جلد از جلد پہنچنا چاہتا تھا۔

ایسے میں کشش کی کال آتی دیکھ وہ کاٹ گیا۔

دوسری طرف ضدی۔۔ کشش اس نے بھی دانت پیستے پھر سے کال کی۔

ناچار۔۔ یامین کو کال اٹھانا پڑی ی۔

کشش۔۔۔! میں اس وقت کارڈرائی یو کر رہا ہوں۔۔

کان پے بلیوٹوتھ لگائی ے وہ بولا۔

منہ سے کر رہے ہیں۔۔؟

آواز میں غصے کی ہلکی جھلک سی محسوس ہوئی ی۔

کیوں کال کی۔۔۔؟اسکی بات نظر انداز کرتے پوچھا۔

دادا جی بہت پریشان ہیں۔۔

کشش میں بعد میں کال کرتا ہوں۔۔

مطلوبہ جگہ پے گاڑی روکتا وہ کال بند کر گیا۔

کشش غصے سے موبائیل کو دیکھتی رہ گئی۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

تم۔۔۔یہاں کیا کر رہے تھے۔۔۔؟؟عنائشہ کو جلیل کو وہاں دیکھ کچھ اچھنبا سا ہوا۔

مدیحہ میڈم پے نظر رکھنے کو بولا تھا۔سر نے۔۔۔۔!

جلیل نے سامنے گاڑی کو دیکھتے جواب دیا۔

ہمممممم۔۔۔۔منہ بناتے کہتی وہ بھی سامنے دیکھنے لگی۔

کچھ ہی دیر بعد ان کی گاڑی رک گئی۔

ان ٠ سے فاصلہ رکھتے جلیل نے بھی گاڑی روکی۔

اور حازق کو کال ملائی ی۔

اور اسے لوکیشن بتائی ی۔

اوکے سر۔۔! حازق نے اسے وہیں رکنے کو کہا۔

جی سر۔۔! میم ساتھ ہی ہیں۔

عنائی شہ نے ایک نظر جلیل کو دیکھا۔ حازق یقیناً اسی کا پوچھ رہا تھا۔

میم! آپ یہیں رکیں۔ گاڑی میں۔۔ جلیل نے اترتے ہوئے کہا۔

نو۔۔۔ میں بھی چلوں گی۔ اندر۔۔۔

عنائی شہ نے فوراً کہا۔

میم سر نے منع کیا ہے۔۔ پلیز۔۔۔۔؟؟ جلیل پریشان ہوا۔

سر۔۔۔ وہ آپ کے ہوں۔۔۔ گے۔۔ آپ فالو کریں انکو۔ میں پابند نہیں ان کی۔

کہتے وہ نیچے اتر گ ئی۔

جلیل بھی فوراًاس کے پیچھے اترا۔

میم اسطرف آئی یں۔

وہ دونوں آگے پیچھے اس اندھیر نگری میں داخل ہوئے۔

وہاں کوئی ی زی روح نہ تھی۔

ان کے داخل ہوتے ہی یامین وہاں پہنچا۔

وہ بھی گاڑی سے اترا۔اور ارد گرد دیکھتا اندر کی جانب بڑھا۔

دور سے وہ دوربین لگائے یہی سب دیکھ رہی تھی۔

فوراً کال ملائی ی۔

ابھی اوا سی وقت وہاں سے نکلو۔۔۔! آرڈر لگایا۔

انہیں وہیں چھوڑ دو۔۔خود کو بچاؤ اور نکلو ۔۔فوراً ۔۔۔

ایک بار پھر سے کہا۔

اور فون بند کر دیا۔

بہت۔۔۔۔ تیز ہو۔۔۔ میر یامین سکندر۔۔۔! لیکن۔۔۔ مجھ تک پہنچنا۔۔۔اتنا آسان نہیں۔۔۔اب وقت آ گیا ہے۔۔۔ کہ پلان بی پے عمل کیا جائے ے۔

وہ شاطرانہ

انداز میں مسکرائی ی۔

اب یہ ماں بیٹی وہاں سے نکل آئی یں۔ ورنہ خود تو پھسیں گیں۔مجھے بھی پھسائی یں گیں۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

یہاں تو کوئی ی نہیں ہے۔۔۔۔!

عنائی شہ نے ادھر ادھر دیکھا۔

May b

وہ یہاں سے بھی نکل گ ئی ے ہیں۔

جلیل نے پسٹل پے ہاتھ مضبوط کرتے کہا۔

اتنی جلدی۔۔۔؟؟عنائی شہ حیران ہوئی ی۔

چھلاوے ہیں وہ۔۔۔لیکن۔۔ایک نہ ایک دن ہاتھ آجائی یں گے۔

جلیل کے لہجے میں ایک عزم تھا۔چپکے چپکے وہ بھی آگے بڑھے۔

جلیل کافی آگے نکل گیا۔لیکن عنائی شہ وہیں کھڑی تھی۔ اسے کسی کی آواز آہی تھی۔ جیسے کوئی ی غوں غوں کر رہا ہوں۔۔

اس آواز کو سنتی وہ اسطرف نکلی۔

لیکن کسی کے کھینچ کے دیوار کے ساتھ پن کرنے پے وہ اک پل کو سہم گ ئی۔

لیکن سامنے حازق کو لال انگارہ آنکھیں دیکھ وہ چپ کھڑی اسے دیکھے گ ئی۔

ایک بار کی کہی ہوئی بات۔۔۔ سمجھ نہیں آتی ۔۔ منع کیا تھا گاڑی سے نہ اترنا۔ لیکن۔۔۔ ؟؟

حازق نے لب بھینچے۔

آپ۔۔ ناں۔۔ ؟؟

ابھی وہ مزید کچھ کہتی کہ آواز ایک بار پھر سے آئی ی۔

وہ چپ ہو گ ئی۔

آپ کو آواز آئی ی۔۔۔ ؟؟ عنائی شہ نے حازق کے کان میں کہا۔

نہیں۔۔۔! حازق نے بھی توجہ سے سننا چاہا۔

سنیں سنیں۔۔۔! کوئ ی بول ہا ہے کچھ۔۔۔!

سرگوشی میں کہا۔

اسکے لبوں نے حازق کی کان کی لو کو چھوا۔

اسکا دھیان آواز پے تھا۔ جبکہ حازق کا سارا دھیان اسکی قربت پے۔

وہ آج بھی اس کے دل کی راجدھانی سنبھالے ہوئ ے تھی۔

اور اسکا یوں قریب ہونا حازق کو سٹل کر گیا۔

سنا۔۔۔آئی ی ناں آواز۔۔۔؟؟ عنائی شہ نے بھنوئی یں اچکائی یں۔

حازق اسکے لبوں کا ہلنا ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ بہت قریب تھی۔

حازق نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کے اپنے اور قریب کیا۔

عنائی شہ کا دل دھک سے رہ گیا۔

حازق کی آنکھوں میں محبت کا سمندر دیکھ اسکا دل پتے کی مانند لرزا۔

میرے اتنے قریب مت آیا کرو۔۔۔ عنائی شہ۔۔۔! بہت گھمبیر آواز میں کہتا وہ اسے بد حواس سا کر گیا۔

اپنی اور اسکی پوزیشن کا احساس کرتے پیچھے ہٹی لیکن۔۔حازق کی گرفت مضبوط تھی۔

میرا امتحان مت لیا کرو۔

گھمبیر آواز میں کہتا وہ پیچھے ہٹا۔آواز اسے بھی آئی ی تو وہ بھی اس طرف متوجہ ہوا۔

کیا ہوا۔۔۔؟ کہاں ہیں۔۔۔وہ۔۔۔؟؟ یامین ک انٹری پے وہ دونوں اس کی طرف مڑے۔

سر۔۔۔!اسطرف آئی یں۔

جلیل کی آواز پے وہ ایک دوسرے کو دیکھتے اس طرف بڑھے۔

سامنے ہی زمین پے ہاتھ پاؤں اور منہ بندھے حیات صاحب گرے پڑے تھے۔

بابا! یامین بے اختیار آگے بڑھا۔

بابا۔۔۔؟؟عنائشہ نے حیرانی سے دیکھا۔

یامیننے فوراًان کے منہ ہاتھ کھولے۔

بابا۔۔! آپ ٹھیک ہیں ناں۔۔۔؟؟ یامین نے تڑپ کے باپ کو پکارا۔

ان کی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں۔

یامین نے انہیں گلے سے لگایا۔

اور اپنے ساتھ لگائے باہر لایا۔

وہ لڑکی پھر غائب ہو گئی۔۔۔!

یامین نے غصہ ضبط کرتے پوچھا۔

حازق کو دکھ ہوا۔ آج تو وہ پکڑی جانی تھی۔ لیکن پھر ڈاچ دے گئی۔

سر۔۔۔! میں نے۔۔ گاڑی کی تصویر کھینچی تھی۔ لیکن۔۔۔ بیٹری ختم ہو گئی ہے۔۔۔ اس وجہ سے۔۔۔ دکھا نہیں سکتی۔۔۔ ! آپ۔۔۔ گاڑی کے نمبر

سے اس تک پہنچ سکتے ہیں۔

عنائی شہ نے فوراً سے کہا۔

یامین نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں سراہا۔

اور حازق اسے دیکھے گیا۔

گڈ۔۔۔!مبائیل چارج کرتے ہی تصویر ینڈ کر دیں۔۔۔

اور۔۔۔جلیل اس نمبر کی گاڑی کا مکمل ڈیٹا نکلواؤ۔۔ جلیل سے کہتا وہ حیات صاحب کو لیے گاڑی کے طرف بڑھا۔

جبکہ حازق عنائی شہ کو لیے اپنی گاڑی کی جانب۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

بابا۔۔۔!آپ ٹھیک ہیں۔۔ناں۔۔۔؟؟راستے میں حیات صاحب کی خاموشی یامین کو بہت چبھ رہی تھی۔

بیٹا۔۔۔!آج پہلی بار خود کو بے بس پایا۔۔۔

نجانے کون ہیں وہ۔۔۔؟؟جو یوں۔۔۔پیچھے۔۔۔پڑ گ ئی ے ہیں۔۔۔؟؟

حیات صاحب بہت زیادہ پریشان لگے۔

پریشان نہ ہوں۔۔۔ڈھونڈ نکالوں گا۔۔۔اس انسان کو۔۔ جس نے سجینا حرام کیا ہوا

ہے۔۔۔!

یامین نے انہیں تسلی دی۔

جانتا تو وہ تھا۔ لیکن بنا ثبوت کے اس پے ہاتھ نہیں ڈال سکتا تھا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

راستے میں نہ ہی حازق نے عنائی شہ سے کوئی ی بات کی نہ عنائی شہ

نے۔۔دونوں ہی خاموش تھے۔

حازق ڈرائی یو کر رہا تھا۔ کہ جمیلہ بیگم کی کال آئی ی او کال پک کی۔

جی۔۔۔ مما۔۔۔؟؟

حازق نے ایک نظر عنائی شہ پے ڈالی۔

جی۔۔میرے ساتھ ہے۔۔۔!ایک منٹ۔۔۔!

حازق نے فون عنائی ہ کی جانب بڑھایا۔

فون کان سے لگایا۔ تو جمیلہ بیگم کی آواز کانوں سے ٹکرائی ی۔

آپ کہاں ہیں۔۔؟؟عنائی شہ۔۔۔؟؟ آپ کا فون کیوں بند ہے۔۔؟؟

لہجہ تھوڑا سخت تھا۔

مما۔۔۔وہ۔۔موبائیل کی بیٹری لو ہو گئی تھی۔۔۔

منمنائی۔

آپ جانتی ہیں ناں۔۔عادل کے گھر والوں نے آج آنا تھا آپ سے ملنے۔۔وہ آچکے ہیں۔۔اور آپ کو ویٹ ہے۔۔!

ان کا لہجہ آج کچھ سرد سا لگا۔

جی۔۔بس۔۔پہنچنے والی ہوں۔۔

دھیرے سے کہتی وہ کال بند کر گئی۔

اور موبائیل حازق کی طرف بڑھایا۔

کیا کہہ رہی تھیں مما۔۔۔؟؟

حازق نے بے چینی سے پوچھا۔

ویٹ کر رہی ہیں۔۔۔! دھیرے سے باہر دیکھتی بولی۔

ہاتھ پیر ٹھنڈے ہونے لگے تھے۔

حازق کے علاوہ کسی اور کے ساتھ زندگی جوڑنے کا تصور بھی سوہان روح تھا۔

عنائیہ ! لاسٹ ٹائم کہہ رہا ہوں۔۔ مما سے اس شادی کے لیے انکار کردو۔۔۔! حاق کا انداز بہت جارحانہ تھا۔

اور میں آپ کو ایک ہزار ایک بار کہہ چکی ہوں۔ مما سے انکار نہیں کروں گی۔۔!

لہجہ نم لیکن مضبوط تھا۔

تمہیں پیار کی زبان سمجھ نہیں آتی ناں۔۔؟؟

حازق نے دانت پیسے۔

ہونہہ۔۔۔! اب آپ زبردستی کریں گے۔۔۔؟؟ بدلہ لینے کے لیے۔۔ آپ کس حد تک جاسکتے ہیں۔۔؟؟ آپ بتا ہی دیں۔۔؟؟

عنائشہ کو بھی غصہ آگیا۔

تو تم نہیں مانو گی۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ اب جو بھی انجام ہوگا اسکی زمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔

گاڑی کو گھر کے سامنے جھٹکے سے روکا۔ عنائشہ نے ایک نظر اسے دیکھا۔ جس کا غصہ ساتویں آسمان پہ تھا اور خاموشی سے گاڑی سے اتر گئی۔

حاشق نے زور سے مکا اسٹیرنگ پہ مارا۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

حیات صاحب کو اپنے سامنے صحیح دلامت دیکھ سویرا بیگم جیسے دوبارہ جی اٹھیں۔

سبھی گھر والے خوش تھے۔

حیات صاحب کو دادا جینے گلے سے لگایا۔

انکی آنکھیں بھی اشک بار تھیں۔

بابا۔۔۔!تڑپ کے باپ کو پکارا۔

سب ٹھیک ہے پتر۔۔۔!بھول۔جا۔۔۔!دادا جی نے تسلی دی۔

بابا کا خیال۔رکھیں۔۔انہوں نے بہت سٹتیس لے لیا ہے۔۔۔

یامین نے آج کتنے عرصے بعد سویرا بیگم۔کو پکارا۔

وہتو خوشی سے نہال۔ہی ہو گ ئی یں۔

اثبا تمیں سر ہلاتیں حیات صاحب کو لیے روم کی جانب بڑھیں۔

چلیں دادا جی۔۔!آپ بھی آرام کریں۔۔!

یامین انہیں لیے ان کے روم کی طرف بڑھا۔۔کشش بھی ساتھ ہو لی۔

دادا جی کو روممثس چھوڑ وہ واپس پلٹا تو راستہ رو کے وہ کھڑی تھی۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟

ایک آئی ی برو اٹھاتے پوچھا۔

آپ نے آج میری کال کاٹی۔۔۔نروٹھے پن سے کہا۔

تو۔۔؟؟اب کی بار گھوری سے نوازتے اپنے روم کی طرف بڑھا۔

بہت غلط بات ہے۔۔۔!وہ بھی پیچھے ہی گ ئی۔

کشش۔۔!ابھی جاؤ۔۔ صبح بات کریں گے۔

وہ اسکے روم میں انٹر ہوئی ی۔ لیکن یامین نے وہیں اسے ٹوکا۔

آپ۔۔۔اب Misbehave کر رہے ہیں۔۔

وہ ناراض ہوئی ی۔

کشش۔۔۔!ابی تھکا ہوا ہوں۔۔ صبح بات کروں گا۔۔پلیز۔۔۔؟اس نے تھکے ہوئی ے اندا میں کہا۔

مجھے نا۔۔۔آپ سے اب بات ہی نہیں کرنی۔۔۔!غصے ے کہتی وہ وہاں سے جانے لگی۔ کہ یامین نے ادے بازو سے پڑ کر اپن طرف کھینچا۔

کیا چاہتی ہو۔۔۔؟کیوں۔۔۔ہر وقت۔۔آزماتی ہو۔۔میرے صبر کو۔۔۔؟اگر۔۔۔ بانہ آئی ی ناں۔۔۔ تو ابھی رخصتی کر و لینی ہے۔۔۔ پھر بیٹھ کے بناتی رہنا ٹیڑھے

میٹھے منہ۔۔۔

یامین نے اسے بہت پیار بھرے لہجے میں کہا۔ تو وہ پھر سے بلش کرنے لگی۔

آپ۔۔۔ ناں۔۔ بہت۔۔ بہت۔۔ شیاہ والے۔۔ فلرٹی۔۔۔ ہو گ ئ ے ہیں۔۔۔

کشش اسے دھکا دیتی وہاں سے بھاگی۔

جبکہ یامین کے چہرے پے ایک خوبصورت مسکراہٹ چھوڑ گ ئ۔

میسج کی نگ ٹون پے وہ چونکا۔

اور مسج چیک کرنے لگا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

عادل اور اسکی فیملی سے مل کے شہریار اور جمیلہ ونوں ہی مطمئ ئ ن تھے۔

شہریار تو انہیں پہلے سے جانتے تھے۔ عادل کے والدان کے دوست تھے۔ البتہ عادل سے آج انکی تفصیلی ملاقات ہوئ ی تھی۔

اور انہیں عادل کا رشتہ ہر لحاظ سے مناسب لگا۔

اوانہوں نے ہاں کر دی۔

اور آج پہلی با۔۔ شہریار نے عنائ شہ کے سر پے شفقت بھرا ہاتھ رکھا۔

سامنے سے حازق کو اندر آتا دیکھ عنائی شہ تو حیران رہ گئی۔ عنائی شہ دکھی دل کے ساتھ وہاں سے اٹھ آئی۔

تو۔۔ مسٹر حازق۔۔۔ ہماری محبت کا یہ سفر یہیں ختم ہوا۔۔۔ سب کچھ۔۔ آج دی اینڈ ہو گیا۔۔۔

دو آنسو اسکی آنکھوں سے گالوں پے بہہ نکلے۔

اب کوئی صفائی نہیں۔۔

اب ماں باپ کی محبت پے۔۔۔ سب کچھ قربان۔۔۔!

درد سے اسکا دل پھٹا جا رہا تھا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اَلسَلامُ عَلَيُكُم وَرَحمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

پچھلی قسط پے رسپانس کم تھا۔۔ سوچا اسنیک ہی دوں۔۔ لیکن۔۔۔ اس سب میں اوروں کا کیا قصور۔۔ جو اتنے پیارے کمنٹس دیتے ہیں۔۔ لائیکس کرتے ہیں۔۔ تو یہ جو پیار دیتے ہیں۔ آج کی قسط ان سب کے نام۔۔۔ جو ابھی مکمل کی ہے۔۔!

کوشش کروں گی نو بجے تک آپ کو قسط دے دیا کروں۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جزاک اللہُ

۔

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر23

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

دماغ سے ساری باتیں جھٹک وہ موبائیل۔چارج کرنے لگی۔

اورخود شاور لینے چلی گئی۔

واپس روم میں آئی تو سامنے صوفے پے براجمان حازق کو دیکھ کے گہرا سناس خارج کرتی آئینے کے سامنے کھڑی بالوں کو کنگھی کرنے لگی۔

حازق نے اسکا نظرانداز کرنا دل سے محسوس کیا۔

اوراٹھ کے اس کے پیچھے بہت قریب جاکھڑاہوا۔

عنائی شہ کا دل ایک لمحے کو رکا۔

نظریں اس ظالم پے جا ٹھہریں۔

تو۔۔۔ تم۔۔نے شادی کے لیے ہامی بھر لی۔۔۔۔!

اس کے گیلے بالوں کو مٹھی میں لیتے اپنے اندر کے غبار کو دبانے کی کوشش کی۔

حاز۔۔۔۔ق۔۔۔! وہ اپنی محبت کے آگے کمزور پڑنے لگی۔

وہ اسے سب بتا دینا چاہتی تھی۔ ہر حقیقت۔۔ لیکن۔۔۔ جمیلہ بیگم کے الفاظ اسے کچھ بھی کہنے سے روک رہے تھے۔

عنائی شہ۔۔۔! آج۔۔ پہلی بار شہریار کو میں نے آپ کے لیے خوش ہوتے دیکھا ہے۔۔۔ ان کی خوشی چھیننا مت۔۔۔ ! او۔۔ مجھے یقین ہے۔۔ آپ ہمیں۔۔ کبھی مایو نہیں کریں گیں۔

شہیییی۔۔۔۔۔! اب اور نہیں۔۔!

اس۔۔۔دل کے۔۔۔اپنے دل کے مقام کی طرف اشارہ کیا۔

ہزاروں ٹکڑے کر دی ئی ے تم نے۔۔۔۔! میرے اندر کی محبت۔۔کو ۔۔۔ تم۔۔نے۔۔۔ تباہ کر دیا۔ عنا۔۔۔۔!

آج کتنے عرصے بعد اس نے اسے پہلے کی طرح پکارا۔

عنائی شہ تو اپنے دل کو اسی کی محبت سے معمور کر رہی تھی۔

اب اور نہیں۔۔۔! جھٹکے سے اسے چھوڑا۔اور پیچھے ہوا۔

بہت برباد کر لیا۔۔۔ تمہارے پیچھے بہت خوار کر لیا۔۔۔ خود کو۔۔۔! آج۔۔

تمہیں۔۔اپنی محبت سے آزاد کیا۔

اسکا ٹوٹا لہجہ عنائی شہ کے دل کو چکنا چور کر گیا۔

جاؤ۔۔۔! چھوڑ دیا تمہیں۔۔۔ تمہاری بے وفائی ی پے۔۔ ختم کر دیا آج

سب۔۔۔! حازق کا لہجہ نم ، آنکھوں میں نمی۔۔

وہ آج بکھر گیا تھا۔

اور عنائی شہ اسے بکھرتا نہیں یکھ پا رہی تھی۔

حازق۔۔۔۔؟؟ وہ تڑپ کے آگے بڑھی۔

نہیں۔۔۔! ہاتھ کے اشارے سے روکا۔

قریب مت آنا۔۔۔! اب۔۔۔ قریب مت آنا۔۔۔! وہ اپنے حواس میں نہ لگا۔

عنائی شہ کو اسکی حالت صحیح نہ لگی۔

آج کے بعد تم۔۔ حازق کا چہرہ بھی نہیں دیکھو گی۔۔

محبت کی۔۔۔ لیکن۔۔ اپنا دل توڑ کے بہت بڑی قیمت چکائی ی ہے۔۔

عنا۔۔۔۔! آج کے بعد کوئی ی محبت نہیں کرے گا۔۔۔ کوئی ی محبت پے یقین نہیں کرے گا۔۔۔

وہ ضبط کے باوجود رو دیا۔

اسے اسکی بے لوث محبت نے رلا دیا۔

کون کہتا ہے۔۔؟؟ مرد ٹوٹ کے محبت نہیں کرتا۔۔؟؟

مرد عشق نہیں کرتا۔۔؟

عورت جب محبت کرتی ہے عشق کرتی ہے۔ تو ٹوٹ کے کرتی ہے۔۔

لیک مرد کی محبت اسکا عشق۔۔۔ اسے توڑ دیتا ہے۔۔

وہ ٹوٹ رہا تھا۔

عشق لاحاصل ہو تو وہ ٹوٹ جاتا ہے۔

وہ پلٹا۔۔ تھا۔۔

آج کے بعد یہ۔۔ مت کہنا۔۔ تم بے وفا نہیں تھی۔۔۔!

کہتے وہ باہر نکل گیا۔

میرا دل جس دل پے فدا ہے۔۔

وہ بے وفا ہے۔اک بے وفا ہے۔

ہاں محبت کی یہ سزا ہے۔۔

وہ بے وفا ہے۔۔وہ بے وفا ہے۔۔۔۔💔💔💔💔💔

عنائشہ نے آج صحیح معنوں میں اپنی محبت کھو دی تھی۔

اپنے حقیقی ماں باپ کے لیے اس نے اپنی محبت کو قربان کر دیا۔

آج وہ پھوٹ پھوٹ کے دو دی۔

خود سے زیادہ اسے حازق کے درد نے تکلیف دی تھی۔

وہ اسے یوں ٹوٹا بکھرتا دیکھ کے بہت درد محسوس کر رہی تھی۔

لیکن بے بس تھی۔۔چاہ کے بھی کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

عنائشہ آنسو پونچھے۔

جس نے یہ ب کیا مجھے حازق سے دور کیا۔۔اس عورت۔۔کا پتہ ضرور لگاؤں گی۔

چھوڑوں گی میں بھی نہیں۔

موبائیل چیک کیا۔ تو وہ چارج تھا۔فوراً گاڑی کی پک اور اور ان لوگوں کی پک حازق کے نمبر پے سینڈ۔کی۔

یامین کا نمبر نہیں جانتی تھی۔ورنہ اسے ہی سینڈ کرتی۔

جانتی ہوں۔۔شاید میرے نصیب میں تمہارا پیار لکھا ہی نہیں۔۔

ایک تلخ ہنسی ہنسی تھی۔وہ۔۔

محبت میں برباد ہو جانے والوں میں۔۔میرا نام۔۔ سرفہرست ہو گا۔۔

ہائے یہ۔۔ عشق۔۔۔!!!!

💘💘💘💘💘💘💘💘💘💘💘💘💘

یامین کے نمبر پے حازق نے دونوں پس سینڈ کر دیں تھیں۔

وہ اس وقت شہر کی خال چھان رہا تھا۔

گاڑی میں بیٹھا وہ کہاں سے کہاں نکل آیا۔اسے کچھ اندازہ نہیں تھا۔لیکن خود کو سنبھالنا بھی تو تھا۔

ایسے میں عنائیشہ کے نمبر سے موصول ہونے والی تصاویت کو یامین کو بھیج کے موبائیل آف کر دیا۔

وہ اکیلا رہنا چاہتا تھا۔ سب سے الگ۔۔

دنیا سے کٹ کے۔۔۔!

محبت کا غم ہے۔۔۔ ملے جتنا کم ہے۔

یہ تو زمانہ نہیں جان پائی ے گا۔۔۔

میرا جو صنم ہے۔۔ زرا بے رحم ہے۔۔

دے کے مجھے وہ درد مسکرائی ے گا۔۔۔

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

جلیل مجھے کل ہر حال میں اس گاڑی کی ساری انفارمیشن چاہیے۔۔ ہر حال میں۔۔ مطلب ہر حال میں۔۔

یامین نے کہتے ہی دوسری تصویر دیکھی۔

یہ عورت۔۔۔ دیکھی دیکھی۔۔ کیوں لگ رہی ہے۔۔۔؟؟

کہاں دیکھا ہے۔۔۔ اسے۔۔۔؟؟ یامین سوچ میں پڑ گیا۔

لیکن۔۔ اسے بہت زیاہ سوچنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی ی۔ پندرہ سال پہلے۔۔۔ وہ اس عورت کو دیکھ چکا تھا۔۔ اپنے باپ کے ساتھ۔۔۔! ہاں۔۔ اس

عورت کا۔ کوئی نہ کوئی تعلق۔۔۔ حیات صاحب سے تھا۔

اور یہ وہ ان سے جاننے کا پورا ارادہ رکھتا تھا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

آخر تم۔۔۔ کرنا چاہتی ہو۔۔۔؟؟

پہلے کہتی ہو انہیں کڈنیپ کرو۔۔

پھر کہتی ہو انہیں چھوڑ دو۔ تم۔۔نے ہمیں کیا سمجھا ہوا ہے۔۔۔؟؟

مدیحہ غصے سے بولی۔

لیکن وہ بہت اطمینان سے بیٹھی تھی۔

اب کچھ بولو گی بھی۔۔۔؟؟

مدیحہ نے دانت پیسے۔

ایک منٹ کے لیے اپنی زبان کو قابو میں کر لو۔۔۔

تم دونوں کی بے وقوفی کی وجہ سے آج ہم پھس جاتے۔۔

میں نے یہ کہا تھا کڈنیپ کرو۔۔یہ نہیں کیا تھا ان کو اپنے پیچھے لگا لو۔۔۔یامین اور حازق

بھی پیچھے آ جاتے تم دونوں کے۔۔

اپنی جگہ سے وہ اٹھی۔اور غصے سے بولی۔

ان دونوں ماں بیٹی نے ایک دوسرے کا منہ دیکھا۔

اگت میں نہ کہتی تو خود پھس گ ئی ی تھیں۔۔ مجھے بھی پھسا دیتی تم دونوں۔۔۔!

اس نے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔

اب آگے کیا کرنا ہے۔۔۔؟؟ مدیحہ نے پوچھا۔

اب پلان بی۔۔۔کا وقت آگیا ہے۔۔

ہمارا مقصد ایک ہے۔۔میر خاندان کی تباہی۔

اور اس مقصد نے ہمیں آپس میں ملوایا۔

میں یامین کو برباد کرنا چاہتی ہوں۔۔اور تم۔۔۔یامین کے باپ کو۔۔۔!

اور یہ ہم۔۔آپس میں مل کے ہی کر سکتے ہیں۔۔

خیر۔۔گاڑی ان کی نظر میں آچکی ہے۔۔اور یہ ہمارے لیے مس ئی لہ بن سکتی ہے۔۔

کس کے نام ہے گاڑی۔۔۔؟؟ کہتے ہوئی ے اس نے پو چھا۔

فیاض کے۔۔۔۔! مدیحہ کی مما کا لہجہ دھیما پڑا۔

اسے جلا دو۔اور پولیس میں دس دن پرانی رپورٹ درج کروا دو۔گاڑی کی گمشد گی کی۔

تاکہ ۔۔نہ تم پھسو اور نہ وہ فیاض ۔۔۔

بائی دا وے ۔۔۔ یہ فیاض ہے کون ۔۔؟؟ سگریٹ نکال کے سلگایا۔

جو کوئی بھی ہیں ۔۔ تمہیں اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیے ۔۔

ہم نے صرف میر خاندان کو برباد کرنے کے لیے ہاتھ ملایا۔ایک دوسرے کے پرسنل میں دخل اندازی کرنے کے لیے نہیں۔

وہ تھوڑا بھڑ کیں۔

ہمممم ۔۔۔دھواں ہوا میں اچھالتے وہ انہیں دیکھنے لگی۔

ٹھیک ہے اسے غائب کر دو ۔۔۔ کچھ دن کے لیے ۔۔۔! یاین کے ہاتھ نہ لگے۔ باقی میں سنبھال لوں گی۔ سگریٹ کو ایش ٹرے میں مسلا۔

اور پرس اٹھاتی وہ باہر نکلی۔

جبکہ وہ دونوں ماں بیٹی ایک دوسرے کا منہ دیکھتی رہ گئیں۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اور پھر وہی ہوا۔ گاڑی کا تو پتہ چل گیا۔

نہ مالک کا پتہ چلا ناں ۔۔نہ ہی کوئی ثبوت ہاتھ آیا۔

یامین کا دماغ ہی گھوم گیا۔

اوپر سے حازق بھی آؤٹ آف سٹی دوسری برانچ میں چلا گیا۔

حیات صاحب سے بھی وہ ملاقات نہ کر سکا۔وہ بھی اچانک کہیں بزنس کے سلسے میں شہر سے باہر نکل گ ئ ے۔ کوئ ی نہیۃ جانتا تھا کہ وہ کہاں گ ئ ے ہیں۔

لیکن وہ جانتے تھے انہیں کہاں جانا ہے۔۔

ماضی کی کچھ پرچھائیاں ان کا پیچھا کرتی ان تک پہنچ چکی تھیں۔ انہی کا پتہ لگانے وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ نکلے تھے۔

دوسری طرف دادا جی بھی بہت پریشان تھے۔

وہ اس انجان دشمن سے سخت گھبرائ ے ہوئ ے تھے۔

وہ اپنے بچوں کو کسی حال میں بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے تھے۔

اور اپنے ہی کمرے میں گوشہ نشین ہو گ ئ ے تھے۔ انکی سوچیں بہت بڑھ گ ئ یں تھیں۔ وہ جو کوئ ی بھی تھا۔یامین اور کشش کے لیے خطرہ تھا۔

وہ انکو ایک ہونے سے روک رہا تھا۔

اور دادا جی اپنی کشش کے لیے کچھ بھی غلط ہوتا نہیں دیکھ سکتے تھے۔

اس لیے انہوں نے ایک فیصلہ لیا۔ جو بہت اچانک تھا۔

تاکہ دشمن جو بھی ہو اسے کوئی ی موقع نہ ملے۔ مزی کچھ برا کرنے کا۔

آج شام ہی یامین کے آنے پے انہوں نے کشش کی رخصتی کا فیصلہ لیا۔ اور وہ بھی بہت سادگی سے۔

کیونکہ دھوم دھام سے کرنا۔۔ ان کے خیالمیں رسک تھا بہت۔۔ اور اب وہ مزید رسک نہیں لے سکتے تھے۔

حیات صاحب کی غیر موجودگی میں اتنا بڑا فیصلہ سویرا بیگم کو پھر سے برا لگا۔

لیکن کوئی ی بھی دادا جی کے خلاف نہیں جا سکتا تھا۔

یامین اپنی ہی پریشانی میں گھرا ہوا تھا۔ کہ دادا جی کے اس اچانک اعلان پے وہ تھوڑا بوکھلا گیا۔

دادا جی۔۔۔! دو دن کی بات تھی۔۔۔ ہو جاتی رخصتی۔۔۔ یوں اچانک۔۔۔؟؟

بیٹا۔۔۔ جی۔۔۔! جو میں سمجھتا ہوں۔۔ وہ آپ نہیں۔۔ اسلیے۔۔ جو ہو تہا ہے اسے ہونے دیں۔

بہت پیارے طریقے سے سمجھایا۔ کہ یامین خاموش ہی ہو گیا۔

اب کی بار عالیہ بیگم سے مخاطب ہوئی ے۔ کہ وہ خاندانی چادر کشش کے سر پے ڈالیں۔ اور اسے رخصت کریں۔

کشش تو ہونق بنی یہ سب دیکھ رہی تھی۔

سویرا بیگم کو بھی مجبوراً ہی سہی آگے بڑھ کے کچھ نہ کچھ رسموں کو ادا کرنا ہی پڑا۔

سمیر نے تو موبائیل سے ہی فوٹو گرافی شروع کر دی۔ کرن اور داور بھی خوشی سے اس اچانک رخصتی میں دل سے شامل بھی ہوئی ے۔اور کشش کی حالت ک انجوائی ے بھی کیا۔

بہت ہی پیار سے عالیہ اور کرن نے اسے یامین کے روم میں پہنچادیا۔

کشش کو جو پیاری سی وائیٹ فراک پہنے جو۔۔اسپیل اس کے لیے کرن نے برتھ گفٹ کے لیے لی تھی۔ وہی پہنی تھی۔

اس میں سلور کام ہوا تھا۔لائیٹ سے میک اپ میں بھی وہ اپنی چھب کھا رہی تھی۔

معصومیت نے اسکی خوبصورتی کو مزید رونق بخشی تھی۔

کرن۔۔۔! آج۔۔۔تو کشش کی کہیں وہ رکھ کے بھول ہی گ ئی ہے۔۔۔؟؟ ہیں

ناں۔۔۔؟؟ سمیر نے مزاق بنایا تو کشش نے برا سا منہ بنایا۔

سمیر۔۔۔! تنگ نہیں کرو۔۔ میری چھوٹی سی پیاری سی بھابھی کو۔۔۔! کرن نے بھی شرارت سے کہا۔

تم دونوں باز آؤ گے یا۔۔ مار کھاؤ گے۔۔۔؟؟

کشش کے منہ پے بارہ بجے ہوئے تھے۔

اف۔۔۔۔! اب تو۔۔ مجھے بھی اس چڑیل۔ کو بھو بھی کہنا پڑے گا۔۔۔؟؟ سمیر نے مصنوعی پتیشانی سے سر پے ہاتھ مارا۔ تو کشش نے غصے سے بستر سے تکیہ اٹھا کے اسے مارا۔ وہ مزے سے نیچے ہوا۔ تو دروازہ کھول کے اندر آتے یامین کے منہ پے لگا۔

تینوں کا منہ حیرت سے کھلا۔

جبکہ یامین کی تیز گھوری پے سمیر اور کرن نے خاموشی سے باہر کی راہ لی۔

کشش منہ بناتی سر جھکا گ ئی۔

یامین نے تکیہ اٹھایا۔ اور بستر پے رکھا۔

ایک نظر اس پری پیک چہرہ کو دیکھا۔ جو آج اس کے لیے بن سنور کے بیٹھی تھی۔

چہرے پے خود بخود مسکراہٹ سج گ ئی۔

لیکن اسے نظر انداز کرتا وہ وارڈروب کی جانب بڑھا۔ کشش اسکی ہر حرکت کو ملاحظہ فرما رہی تھی۔

کپڑے لیے وہ شاور لینے چلا گیا۔

تو کشش نے گہرا سانس خارج کیا۔ آج دل بھی بے ایمان ہو رہا تھا۔ اور الگ ہی لے پے دھڑک رہا تھا۔

لیکن وہ بھی کشش تھی۔

شرمانا تو سیکھا نہیں تھا۔ اس لیے مزے سے بستر کی چادر کو الٹا۔ اور اس کے نیچے سے اپنی ڈیری ملک کٹ کیٹ اور ڈھیر ساری چاکلیٹس نکالیں اور ایک چاکلیٹ کا ریپر کھول کے وہ مزے سے کھانے لگی۔

اچانک رخصتی کی یہی تو شرط رکھی تھی۔ کہ اسے ڈھیر ساری چاکلیٹس چاہیں۔ او سمیر نے اسے اسکی پسن کی ساری چاکلیٹس لا کے دیں تھیں جسے کرن کے ذریعے اسنے پورے بستر پے بکھیر دیا تھا۔ اور چاکلیٹس میں بیٹھی وہ خو بھی ایک چاکلیٹ لگ رہی تھی۔ یامین کے واپس باہر نکلنے تک وہ کافی چاکلیٹس کھا چکی تھی۔

یامین حیرت کی مورت بنا اسے دیکھ رہا تھا۔ جبکہ وہ مزے سے بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھیں موندے چاکلیٹس کھانے میں مصروف تھی۔

یہ۔۔۔یہ۔۔سب کیا ہے۔۔۔؟؟ شاک ہی لگ گیا۔۔۔

کشش نے آنکھیں کھول کے اسے دیکھا۔

اور چاکلیٹ کے بائیٹ کو گلے سے نیچے اتارا۔ اور گلا صاف کیا۔

چاکلیٹس۔۔۔!

معصومانہ انداز۔۔ یامین تو رشک سے اسے دیکھنے لگا۔

یہ اتنی ڈھیر ساری چاکلیٹس بستر پہ کہاں سے آئی ہیں۔۔۔؟؟ وہ سر پہ آکے دبے لہجے میں چلایا۔

آہستہ۔۔۔! کان پھاڑنے ہیں۔۔۔؟؟ کشش نے ایک کان پہ ہاتھ رکھا۔

اٹھاؤ۔۔یہ سب یہاں سے۔۔۔! سخت لہجے میں کہا۔

کیوں۔۔۔؟؟؟ گھوری سے یامین کو نوازا۔

کیا مطلب کیوں۔۔۔؟؟ بستر ہے یہ۔۔۔! یہاں کون کھاتا ہے۔۔ایسے۔۔۔؟ یامین نے برا سا منہ بنایا۔

میں کھاتی ہوں۔۔ناں۔۔۔! بہت شوق سے۔۔۔!ایک بائی ٹ لیتی وہ اسکی انفو
میں اضافہ کرنے لگی۔

یامین نے دانت پیستے اسکی ساری چاکلیٹس اسکی طرف دھکیلیں۔اوراپنے بیٹھنے کی جگہ
بنائی ی۔

آرام سے۔۔۔۔!ٹوٹ جائی یں گیں۔۔۔!

کشش نے ساری چاکلیٹس کو بہت پیاراور آرام سے اپنی گود میں رکھا۔

یامین نے اسے نظر انداز کیا۔اور سونے کے لیے لیٹا۔۔

کشش نے بناپرواہ کیے اپنا کھاناجاری رکھا۔

اگلی چاکلیٹ کھول کے کھانے کے لیے اسکے ریپر کو پھاڑاتو کچھ زیادہ ہی زور سے کھلی۔اور
اڑتی ہوئی ی یامین کے منہ پے جا لگی۔ وہ ہڑبڑا کے اٹھا ۔ اور منہ پے لگی
چاکلیٹ کو اٹھا کے دیکھا۔ سخت گھوری سے کشش کو نوازا۔

اگرچاکلیٹس کھانی ہیں تو روم سے باہر جاؤ۔۔ کھا کے واپس آجانا۔ ۔۔! سنجید گی
سے کہتا وہ کششکو آگ لگا گیا۔

کیوں۔۔۔۔؟؟کیوں جاؤں میں۔۔؟؟ اب سے یہ کمرہ میرا بھی ہے۔۔۔! بقلم

خوف آپ نے نکاح نامے پے سائن کیے ہیں ۔۔۔او مجھے قبول ہے قبول ہے

قبول ہے۔۔ کہا تھا۔۔۔

اب اسکمرے پے میرا بی اتنا حق ہے۔۔ جتنا آپ کا۔۔۔

سمجھے آپ۔۔۔۔!

اپنی طرف سے اس نے یامین کو اچھا خاصا جاب فیا تھا۔ لیکن نہیں جانتی تھی۔ کہ سامنے

یامین ہے۔۔ اگر کشش کو باتوں سے باتیں نکالنی آتی تھیں۔ تو اسے باتوں سے اپنے

مطلب کو نکالنے کا ہنر آتا تھا۔

ہمممممم۔۔۔۔چاکلیٹس۔۔ کوسائیڈ پے کرتا وہ کشش کے قریب ہوا۔

ے یہ تو۔۔ میں بھول ہی گیا۔۔ اچھا ہوا یاد کروا دیا۔۔۔ مزید قریب ہوا۔

کشش پیچھے ہوتی گ ئی ی۔

اسے یامین کے ارادے نیک نہ لگے۔

اب بات حقوق کی آہی گ ئی ہے تو۔۔ کچھ حقوق شوہر کے بھی ادا

کردو۔۔۔۔! وہ اس پے مکمل حاوی ہونے لگا۔

اسکے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کرتا وہ اسے لرزا گیا۔

اس کے ہاتھ سے چاکلیٹ گود میں جا گری۔

چاکلیٹ کا کچھ حصہ اس کے لبوں پے لگا رہ گیا۔

جس پے یامین کی نظر کا حصار گہرا ہوتا جا رہا تھا۔

بے اختیار آگے ہوتا وہ اس کے لبوں سے اس چاکلیٹ کو اپنے لبوں سے چن گیا۔ کشش کی تو بولتی ہی بند ہو گ ئی۔

آنکھیں بھی بند کیے وہ سانس روکے دل کی دھڑکن کے ارتعاش سے گھبراتی یامین کے لمس پے نروس ہو گ ئی۔

ہممممم۔ اچھا ٹیسٹ تھا۔ آج پہلی بار چیک کیا۔۔ یامین پیچھے ہوتا مزے سے تعریف کرنے لگا۔ جبکہ آنکھوں میں ڈھیروں شرارت تھی۔

کشش نے منہ پھیر لیا اور اپنی خفت مٹانے لگی۔

آپ ناں۔۔ باز آجائ یں۔۔۔ ! کوئ ی بات نہ بن پائ ی تو سر جھکائ ے یہی بول پائ ی۔

کشش اگر دو منٹ میں یہ بستر صاف نہ ہوا۔ اور تم مجھے سوتی ہوئ ی نہ دکھی۔۔۔ تو

i swear....

جو میں کروں گا۔۔۔وہ تم سے بالکل سہن نہیں ہو گا۔۔۔

گھمبیر لہجے میں کہتا وہ کشش کو کرنٹ لگا گیا۔فوراً سے اپنی جگہ سے اٹھی۔ساری چاکلیٹس اٹھا کے سائیڈ درازوں میں گھسائی یں ۔ اور فٹ سے لیٹ گ ئی۔

اور آنکھیں موند لیں۔

یامین نے لائیٹس آف کیں تو کشش کی آنکھ کھل گ ئی۔

جاری ہے۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

فائنلی رخصتی ہو ہی گ ئی۔

اور راز بیکھلنے لگے ہیں۔اگلی قسط میں آپ کریں گے انجوائے کشش کی شرارتوں اور ڈھیر ساری مستیوں کو۔

ہنسا کریں۔۔اور سب کو خوش رکھیں۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جزاک اللہ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر24

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

یہ۔۔۔لائیٹس کیوں آف کیں۔۔۔؟؟ کشش نے مڑکے یامین سے پوچھا۔

سوتے وقت لائٹس آف ہی کرتے ہیں۔۔۔! آنکھوں پے بازو ٹکائے وہ بنا اسے دیکھے بولا۔

بٹ۔۔۔مجھےلائٹس آف ہوں۔۔ تو نیند نہیں آتی۔۔

منہ بناتی وہ منمنائی۔

کشش۔۔۔! تنگ مت کرو۔۔اورسوجاؤ۔ دوسری طرف رخ پھیرتے وہ تھکے انداز میں بولا۔

کیسے سوؤں۔۔۔۔؟؟ اندھیرا میں ۔۔۔ نہیں سو سکتی میں۔۔۔!اب کی بار آواز تھوڑی اونچی تھی۔

اورلائی ٹس آن ہوں تو مجھے نہیں آتی نیند۔۔۔! سنجیدگی سے کہتے وہ آنکھیں موندے رہا۔

کشش نے غصے سے کمفرٹر کھینچا۔

یامین جو نیند کے جھروکوں میں کھورہا تھا۔ ہڑبڑایا۔

کشش۔۔۔! سکون نہیں تمہیں۔۔۔؟؟ پلٹ کے اس سے غصے سے کہا۔ جو پورا کمفرٹر اپنے اوپر لیے منہ سر ڈھانپے لیٹی تھی۔

یامین نے کمفرٹر اپنی طرف کھینچا تو اس نے مزید زور لگا کے سارا اپنی طرف کرلیا۔

حد ہو گ ئی۔۔۔! کیا مس ئی لہ ہے تمہارا۔ یار۔۔۔؟؟

یامین جھنجلا کے اٹھ بیٹھا۔

لائی ٹس آن کر دیں۔۔ پھر کمفرٹر مل۔ جائی ے گا۔۔۔

منہ تھوڑا سا باہر نکال کے اس نے یامین کو مزید تپایا۔

یامین دانت پیستا وہاں سے اٹھا۔ اور کبرڈ سے دوسرا کمفرٹر نکال لایا۔

کشش اسے آرام سکون سے لیٹتا دیکھ آگ بگولا ہو گ ئی۔

اور اٹھ بیٹھی۔ کچھ یر گذری ہو گی۔

کہ اس نے یامین کو پکارا۔

لیکن وہ شاید سوچ کا تھا۔ چپکے سے اندازہ کرتی جا کے لائیٹ آن کر دی۔ اور آ کے بستر پہ مزے سے لیٹ گ ئی۔ لائیٹ کی روشنی سے یامین کی آنکھ کھل گ ئی۔

لیکن بوجھل ہوتی آنکھوں سے وہ ساتھ لیٹی کشش کو بس گھور کے رہ گیا۔

یہ لڑکی نہ خود سکون سے رہے گی۔ نہ مجھے رہنے دے گی۔

بڑبڑاتے اٹھا۔ اور لائیٹ آف کر دی۔ اور وہیں کھڑا رہا۔ کشش نے کمفرٹر منہ سے ہٹایا۔

اور پھر سے اٹھ کے لائیٹ آن کرنے کا ارادہ کیا۔ یہ جانے بنا کی یامین اپنی جگہ پہ نہیں۔

جیسے ہی اندازاً سوئی چ بورڈ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ یامین نے اسکا ہاتھ تھام اپنی طرف کھینچا۔

وہ سیدھی اسکے سینے سے جا لگی۔

مسز۔۔۔ سکون نہں آپ کو۔۔۔؟؟ گھمبیر لہجے میں کہتا وہ کشش کا دل دھڑکا گیا۔

وہ۔۔۔لائی یٹ آپ کر دیں ناں۔۔ پلیز۔۔۔۔؟؟ میں آپ کی کتنی پیاری۔۔۔ اور۔۔ خوبصورت بیوی ہوں۔۔۔!

کشش نے شرمندہ کیا ہوناتھا۔یامین کے ل کی دنیا کو ہلا کے رکھا ہوا تھا۔

کشش۔۔۔تم ناں۔۔۔چاہتی ہی نہیں۔۔کہ میں سوؤں۔۔۔! لیکن سوچ لو۔۔۔ اگر۔میں نہ سویا۔۔۔تو۔۔۔۔سونے تمہیں بھی نہیں دینا۔۔۔

اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے وہ اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑا گیا۔

آپ۔۔۔۔عادت ڈال لیں ناں۔۔۔پلیز۔۔۔۔!!کشش نے ہر ممکن کوشش سے یامین کو منانے کی کوشش کی۔

اچھا یہ بتاؤ۔۔؟؟ لائی یٹ آپ کرنے کی کوئی ی خاص وہ؟

وہ اب تھوڑا سنجیدگی سے بولا۔

وہ۔۔۔۔مجھے۔۔۔ڈر لگتا ہے۔۔۔۔!ناچاہتے ہوئے بھی کشش کو بتاتے ہی بنی۔

یامین کچھ پل خاموش رہا۔پھر اسے گود میں اٹھاتا بستر کی جانب بڑھا۔

وہ لائی یٹ۔۔۔۔؟؟ وہ بوکھلائی ی۔

میں ہوں۔۔ناں۔۔ تمہارے پاس۔۔۔!پھر ڈر کیسا۔۔۔؟؟

اسے بستر پے لیٹا تا وہ بہت اپنائی یت سے بولا۔

آپ۔۔۔ سورج ہیں۔۔؟ جو اندھیرے میں روشنی کر دیں گے۔۔؟؟

کشش نے مزاق میں کہا۔

اپنی جگہ لیٹتے یامین نے کشش کو کھینچ کے اپنے سینے سے لگایا۔

اسکا سر اپنے کاندھے پے رکھا۔ وہ تو سانس روکے یامین کی اس حرکت پے سخت بوکھلائی ی۔

آپ۔۔۔؟؟اس نے سر اٹھا کے اسے دیکھنا چاہا۔

کشش۔۔۔!اب آواز نہ آئی ے۔ اور چپ کر کے سو جاؤ۔۔۔

یامین نے آنکیں موندے اسے کہا۔ تو وہ واپس اپنا سر اسکے کندھے پے ٹکا گ ئی۔

اسکا ایک ہاتھ تھامے اپنے دل کے مقام پے رکھے اسے اپنی بانوں میں لیے وہ سونے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔

بیوی ہو۔۔اور من چاہی بھی ہو۔۔

دسترس میں بھی ہو۔۔

اور خود پے قابو رکھنا محال تھا۔

لیکن وہ کشش پے اپنے ازدواجی رشتے کو زبردستی تھوپنا نہیں چاہتا تھا۔

وہ اسے وقت دینا چاہتا تھا۔ کہ وہ خود اسکی طرف پیش قدمی کرے۔

اور سب سے بڑھ کے وہ یہ چاہتا تھا۔ کہ وہ اپنی پڑھائی ی مکمل کرے۔

سوگ ئی ے۔۔۔؟؟ کشش کی دھیمی آواز کانوں سے ٹکرائی ی۔

کشش۔۔۔! سوجاؤ۔۔۔! آواز میں تنبیہ تھی۔

کشش نے جھٹ سے آنکھیں موندیں۔ اور سونے کی کوشش کی۔

کچھ دیر میں وہ نیند کی وادیوں میں کھوگ ئی۔

یامین نے اسکی بھاری ہوتی سانسوں کو محسوس کیا تو دھیرے سے اسکا سر تکیہ پے رکھتا وہ اٹھا۔

اور وائی بریٹ ہوتا اپنا سیل اٹھاتا گیلری میں آیا۔

ہاں۔۔۔ جلیل! کیا ہوا۔۔۔؟؟ خیریت؟

سر۔۔۔! خیریت نہیں ہے۔۔۔ حازق سر کا۔۔ ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے۔۔۔! وہ اس وقت ہاسپٹل میں ہیں۔

جلیل بہت گھبرائی ے ہوئی ے بولا۔

کیا۔۔۔؟؟ کونسے۔۔۔کونسے ہاسپٹل میں۔۔۔؟؟ یامین سے پریشانی کی وجہ سے بولا نہ جارہا تھا۔

جلیل سے ہاسپٹل کا ایڈریس لیتے وہ فوراً گاڑی کی چابی اٹھائی ے باہر نکلا۔

بنا کسی کو بتائی ے وہ جلد از جلد رش ڈرائی یونگ کرتا ہاسپٹل پہنچا۔

کہاں ہے۔۔۔حازق؟؟ سامنے جلیل کو دیکھتے وہ فوراً پوچھتا اسکے پاس آیا۔

آئی ی سی یو میں۔۔۔! جلیل بہت دکھی تھا۔حازق کو وہ اپنا بھائی ی ہی سمجھتا تھا۔

یامین فوراً آئی ی سی یو کی جانب بڑھا۔

پلیز سر۔۔۔!آپ باہر۔۔جائی یں۔

ڈاکٹر نے فوراً سے یامین کو دیکھتے کہا۔

میرا۔۔بھائی ی ہے۔۔۔ میرا۔۔۔! وہ۔۔کیسا ہے؟

ڈونٹ وری۔۔۔زیادہ سیریس نہیں ہیں۔۔ تھوڑی سی انجیرز ہیں۔۔آپ پلیز باہر ویٹ کریں۔

ڈاکٹر نے یامین کو باہر کرتے اپنا کام پھر سے شروع کیا۔ حازق بے ہوش تھا۔

کیسے۔۔۔کیسے ہوا یہ سب۔۔۔؟؟

یامین جلیل کی طرف مڑا۔

میں تو گھر تھا سر۔۔۔! مجھے کال آئی ی۔۔حازق سر کے نمبر سے۔ کسی اجنبی کی۔۔ اور اسی نے بتایا کہ انکا ایکسیڈینٹ ہوا ہے۔ اور وہ ہاسپٹل میں لے کے گ ئ ے ہیں۔

جلیل نے ڈیٹیل دی۔ تو یامین لب بھینچ کے رہ گیا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اَلسَلامُ عَلَيْكُم،،،،،،۔۔۔۔

دروازے پے دستک دتے ہی کھولنے والے نے سامنے کسی سوٹڈ بوٹڈ بندے کو دیکھا۔

جی وَعَلَيْكُم السَّلَام،،،،۔۔

وہ۔۔۔۔مجھے۔۔ فریدہ سے ملنا ہے۔۔۔ حیات صاحب کو اپنی آواز ہی اجنبی لگ رہی تھی۔

جی۔۔کون فریدہ۔۔۔؟؟ یہاں کوئی ی فریدہ نہیں رہتی۔

سامنے کھڑے شخص سے حیرانی سے دیکھتے کہا۔

لیکن۔۔۔وہ یہیں۔۔رہتی تھی۔۔۔اور۔۔۔اسکی۔۔۔ایک۔۔بیٹی بھی تھی۔۔۔؟؟

حیات صاحب کا دل دھڑکا۔

جی۔۔۔ہمنے یہ گھر تین سال پہلے ہی خریدا ہے۔۔

کسی فیاض صاحب سے۔۔۔لیکن۔۔۔فریدہ۔۔کون ہے۔۔۔؟یہ ہم نہیں جانتے۔۔۔؟؟

اس شخص نے صاف لا علمی کا اظہار کیا۔

اور دروازہ بند کر گیا۔

اگر۔۔۔فریدہ یہاں۔۔۔نہیں۔۔۔تو وہ کہاں جا سکتی ہے۔۔۔؟؟

کہیں۔۔۔مجھے کڈنیپ کرنے والی وہی تو نہیں۔۔۔؟؟

وہاں سے باہر نکلتے وہ بس بار بار مڑ کے گھر کو ہی دیکھ رہے تھے۔

جہاں انہوں نے اپنی زندگی کا ایک سال ضائع ہی کیا تھا۔

ہاں۔۔وہ انکی بھول تھی۔۔۔ایک بہت بڑی بھول۔۔۔جس کا خمیاہ وہ آج تک بھگت رہے تھے۔اپنے ضمیر کی عدالت میں۔۔

لیکن۔۔وہ یوں واپس پلٹے گی۔۔انہوں نے کبھی سوچا نہ تھا۔

ہر وہ چیز جو اسنے چاہی۔ حیات صاحب نے اسے مہیا کی۔ لیکن۔۔ وہ جہاں سے اسے لے کے آئی ے۔۔ وہ وہاں کی خصلت نہ اس میں چھڑا پائی ے۔

بہت دلبرداشتہ ہو کے وہ واپس گاڑی میں بیٹھے۔

فریدہ۔۔۔! اگر اس سب کے پیچھے تم ہوئی ی۔۔اور تم نے میری فیملی کو زرا سی بھی آنچ پہنچائی ی تو۔۔ جان سے ماردوں گا۔۔ تمہیں۔۔۔

دل ہی دل میں انہوں نے تہیہ کیا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

صبح کشش کی آنکھ کھلی تو یامین کو غائ ب پایا۔

فوراً سے اٹھ کے پورا کمرہ چھان مارا۔ لیکن وہ کہیں نہ تھا۔

یہ۔۔۔صاحب بہادر کہاں چلے گ ئ ے۔۔۔؟؟ وہ بھی صبح صبح۔۔۔؟؟ وہ سوچ میں پڑ گ ئ۔

خیر۔۔۔جہاں بی جائ یں۔۔ لوٹ کر میرے پاس ہی آنا ہے۔۔۔

جو بی ہے۔۔۔ ہیں بہت سویٹ۔۔۔۔!

کشش یامین کو سوچتے مسکراتے بلش کرنے لگی۔

کہ اتنے میں دروازہ کھلا۔اور یامین اندر داخل ہوا۔

اسکی آنکھیں رت جگے کا پتہ دے رہی تھیں اوچہرے پے پریشانی اور تھکن الگ تھی۔

خیریت۔۔۔؟؟آپ صبح صبح واک کرنے گ ئی ے تھے۔۔؟؟

کشش نے میٹھا طنز کیا۔

یامین جو شاور لینے جارہا تھا۔اسکی بات پے پلٹا۔۔

ہاں۔۔۔اور کل سے تمبھی ساتھ چلو گی۔۔۔میٹھا کھا کھا کے۔۔موٹی ہوتی جارہی ہو۔۔

واک ضروری ہے۔۔تھوڑی سمارٹ ہو جاؤ گی۔۔ ورنہ دیکھنے میں تو مجھ سے بھی بڑی لگتی ہو۔۔!

یامین نے اگلے پچھلے سارے ادھار آج ہی اتار لیے۔اور پرسکون ہوتا شاور لینے چلا گیا۔

جبکہ کشش کا تو حیرت کے مارے منہ ہی کھلا رہ گیا۔

آئی ینے کے سامنے کھڑی وہ اپنا آپ دیکھنے لگی۔ دائی یں بائی یں ہوتی ہر اینگل سے خود کو دیکھا۔

جھوٹ بولتے ہیں۔۔۔بالکل بھی موٹی نہیں ہوئی ی میں۔۔

کشش کو یامین کی شرارت سمجھ آگ ئی۔

ٹاول سے بال خشک کرتا وہ باہر نکلا۔ تو وہ کڑے تیور لیے اسے گھور رہی تھی۔

نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا۔۔؟ میٹھے انداز میں اسے کہتا آئی ینے کسے سامنے کھڑا ہوا۔

دونں ہی آئی ینے میں کھڑے ایک دوسرے کو۔ مکمل کر رہے تھے۔

آپ۔۔۔اب جھوٹ بھی بولنے لگے ہیں۔۔۔؟؟ ہاتھ باندھتی وہ یامین کو گھوری سے نوازتی بولی۔

نہیں۔۔تو۔۔۔!کب بولا۔۔۔؟؟

آپ۔۔اتنی صبح صبح تیار شیار ہتق کے کہاں جا رہے ہیں۔۔؟؟ کیا میں جان سکتی ہوں۔۔؟

نہیں۔۔۔!

کشش کے کمر پے ہاتھ باندھتے روایتی بیویوں کی طرح پوچھنے پے یامین نے برجستہ جواب دیا۔

یار۔۔۔وہ حازق۔۔کا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا۔۔رات کو۔۔تو اسے ہاسپٹل سے گھر لا یا ہوں۔ گیسٹ روم میں ہے۔۔تم فریش ہو کے آجاؤ۔۔ پھر ایک ساتھ باہر چلتے ہیں۔۔

یامین نے بہت پیار اور نرم لیجے میں کہا تو وہ بے ہوش ہوتے بچی۔اتنی چاہت پے۔۔۔۔

حازق۔۔بھائی ی۔۔۔؟؟ انہیں کیا ہوا۔۔۔؟؟ وہ ٹھیک ہیں ناں۔۔؟؟

ہمممم۔! شکر ہے اللہ کا۔۔ بہتر ہے۔۔ اب۔۔ لیکن۔۔۔ اسکی اداسی بہت زیادہ ہے۔۔ خیر

باقی سوال بعد میں کر لینا۔۔ جاؤ۔۔ اب۔۔۔! جلدی سے فریش ہو جاؤ۔

پرفیوم کا سپرے کرتے وہ کشش کو بولا۔ تو وہ منہ بناتی باتھ روم کی جانب بڑھی۔

لیکن کچھ ہی دیر بعد واپس پلٹی۔

کیا ہوا۔۔؟؟ منہ بناتے دیکھتا وہ اس سے پوچھ بیٹھا۔

میرے۔۔ کپڑے۔۔۔؟ وہ منمنائی ی۔

یامین نے سر پے ہاتھ مارا۔

میں لے آتی ہوں۔۔ اپنے روم سے۔۔۔! کشش کہتے باہر نکلنے لگی۔ کہ یامین نے اسکا ہاتھ

پکڑا اوا ڈروب۔ کیجانب کیا۔

اور ایک جھٹکے سے اسے کھولا۔ سامنے ڈھیر ڈریسز کے دیکھ کے وہ دنگ رہ گ ئی۔

یہ۔۔۔ یہ کب۔۔۔ لیے آپ نے۔۔۔؟؟ وہ خوشی سے بولی۔ ہر ڈریس یک سے بڑھ کے

ایک تھا۔

جب۔۔۔ رخصتی ہونے والی تھی۔۔۔ اور۔۔ نہیں ہوئی ی تھی۔۔ دھیرے سے کہا۔

اوہ۔۔ رئی یلی۔۔۔! کتنے پیارے ہیں یہ سب۔۔۔! ان ڈریسز کو دیکھتے وہ

معصومیت سے بولی۔

مممم۔۔۔۔یہ والا پہنو۔

لیمن کلر کالائی یٹ نگ کے کام والا ڈریس اسکیجانب بڑھایا۔

بہت پیارا ہے۔۔یہ۔۔۔۔! میں ایویں آپ کو کھڑوس سمجھتی تھی۔۔۔لیکن آپ کی پسند تولاجواب ہے۔۔۔

مزے سے کہتی وہ باتھ روم میں گھسی۔

پسند تو واقعی لاجواب ہے۔۔۔

ہمکلامی کرتے وہ مسکرایا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

دانی۔۔! جلدی چلو۔۔۔کہیں مما کوپتہ لگا تو خیر نہیں۔۔!

دانیال اور ہانیہ باہر سے چپکے سے اندر داخل ہوئی ے۔

کاریڈور سے گزرتے عنائی شہ کی نظر ان پے پڑی۔

دانی۔۔۔! رکو۔۔۔یہ۔۔ہاتھ پے کیا ہوا تمہیں۔۔؟؟ عنائی شہ گھبرائی یاس کے پاس آئی ی۔

کچھ بھی نہیں۔۔۔! اپنے کام سے کام رکھیں۔

دانی روکھے انداز میں بولا۔

مجھے دکھاؤ۔۔؟ عنائشہ نے اسکا ہاتھ تھامنا چاہا۔

ہاں۔تاکہ۔۔۔ مما کو بتاؤ۔۔۔؟؟ ہانیہ نے منہ بناتے کہا۔

عنائشہ نے اسکی بات کو نظر انداز کیا۔ اور زبردستی دانی کا ہاتھ تھاما۔

اوہ۔یہ تو۔۔۔چوٹ آئی ی ہے۔۔۔سوالیہ انداز میں انہیں دیکھا۔

جانتے ہیں۔۔اگرانویسٹیگیشن ختم ہوگ ئی ہو تو۔۔ ہم جائیں۔؟ دانی نے سنجیدگی سے کہا۔

ہانیہ۔۔! فرسٹ ای باکس لے کے آؤ۔۔ فوراً۔

اب کی بار تھوڑا سختی سے کہا۔تووہ دانی کوایک نظر دیکھتی منہ بناتی فرسٹ ایڈ باکس لینے چلی گ ئی۔

بائیک سے گرے ہو یا۔۔لڑائی ی کی ہے۔؟؟

زخم دیکھتے سرسری انداز میں پوچھا۔

بتانا ضروری نہیں سمجھتا۔۔

دانی نے بھی سنجیدگی سے بنا دیکھے جواب دیا۔

ہانیہ فرسٹ ایڈ باس لے آئی ی تو عنائی شہ نے بہت نرمی سے اسکا زخم صاف کیا۔ اور اس پے بینڈ تج کر دی۔

اگر۔۔اپنوں کو اپنا سمجھو تو ان پے اعتبار بی کر لینا چاہیے۔۔۔!

کیا ثبوت ہے۔۔کہ آپ ہماری اپنی ہیں۔۔؟؟دانی نے اسکی طرف دیکھتے سر انداز میں پوچھا۔

عنائی شہ کی آنکھیں نم ہو گ ئی یں۔

ثبوت تو۔۔تمہارے پاس بھی نہیں کہ میں تمہ لوگوں کی اپنی نہیں۔۔۔؟؟اسی کے انداز میں کہا۔

تو وہ دونوں ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔

رشتے ثبوتوں کے محتاج نہیں ہوا کرتے۔۔۔دل سے دل مل جائی یں تو وہ رشتے ہیں۔۔ ایک کو چوٹ لگے ۔۔ دوسرے کو تکلیف پہنچے۔۔ وہ رشتے ہیں۔۔

انکے قریب آتے وہ بہت پیار اور نرمی سے بولی۔

کہ وہ چپ ہو گ ئی ے۔

بھلے۔۔آپ دونوں۔۔مجھے۔۔اپنی بہن نہ سمجھو۔۔۔لیکن۔۔میرے لیے۔۔آپ دونوں۔۔سب سے اہم ہو۔۔کیونکہ۔۔میں آپ دونوں کو اپنا سمجھتی ہوں۔۔اپنا مانتی ہوں۔۔۔! عنائی شہ کا نرم اور محبت بھرا لہجہ ان دونوں کو شرمندہ کر گیا۔

عنائی شہ خاموشی سے واہاں سے ہٹ گ ئی۔

ہمنے انہیں ہرٹ کیا۔۔۔! دانی نے دھیرے سے کہا۔

شاید۔۔وہ صیح کہہ رہی ہیں۔۔ہمیں اس طرح ان سے بدتمیزی سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔

ہانیہ کو بھی شرمندگی ہوئی ی۔

کمرے میں آتے اس نے اپنے رکے آنسو صاف کیے۔اب تو بات پے رونا آجاتا تھا۔

اتنے میں موبائ ل پے کال نے اسکا دھیان اپنی طرف کھینچا۔

ہیلو۔۔۔! آنسو صاف کرتے نارمل۔لہجے میں بولی۔

بیٹا۔۔! کچھ دیر تک عادل آپ کو پک کرنے آرہے ہیں۔۔شادی کی شاپنگ کے لیے۔۔تو آپ تیار رہنا

جمیلہ بیگم نے چھوٹتے ہی آرڈر لگایا۔

ممّا۔۔۔لیکن۔۔۔اس سب کی کیا ضرورت۔۔۔؟؟

کھو کھلا احتجاج کرنا چاہا۔۔

بیٹا۔۔عادل کی خواہش ہے۔۔کہ سب آپ کی پسند کا ہونا چاہیے۔۔اچھا۔۔آپ چلی جانا۔۔۔میں بہت بزی ہوں۔۔ بعد میں بات کرتی ہوں۔۔

کال کٹ چکی تھی۔

سب میری پسند کا۔۔۔؟؟لیکن۔۔۔یہاں تو۔۔۔ہمسفر ہی میری پسند کا نہیں۔۔۔؟؟

وہ بس سوچ کے رہ گئی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

ناشتے کی ٹیبل پے سبی موجود تھے سوائے یامین کے۔ وہ حازق کے ساتھ گیسٹ روم میں ہی بریک فاسٹ کر رہا تھا۔کشش ہنستی مسکراتی دادا جی کے آگے پیچھے ہوتی۔ناشتہ کرنے میں مصروف تھی۔

دادا جی نے اکا اور یامین کا صدقہ اتارا۔کرن تو اسکے رنگ ڈھنگ فیکھ ہی حیران ہو رہی تھی۔

تمپے تو۔۔ صحیح دلہن والا روپ آیا ہے۔۔۔!کیا جادو کیا۔۔ہے۔۔یامین بھائی ی

نے۔۔۔؟؟ کرن نے دھیرے سے پوچھا۔

تو وہ مسکراتی اسکے کان کے قریب ہوئی ی۔

یہ عشق کا جادو ہے۔۔۔

سر چڑھ کے بولے گا۔۔۔

کہتی پیچھے ہوتی ایک آنکھ ونک کر گ ئی۔

کرن نے آنکھیں پھاڑے اسکی بے باکی دیکھی۔اور پلیٹ پے جھکی۔

اہاں۔۔یہ تو بتایا ہی نہیں۔۔؟؟منہ دکھائی ی میں کیا ملا۔۔۔؟؟

کرن نے یاد آنے پے پوچھا۔

وہ۔۔۔؟؟کشش نے سوچنے والے انداز میں اسکی طرف دیکھا۔

وہ تو۔۔انہی کے پاس ہے۔۔۔ ویٹ۔۔۔میں ابھی لے کے آئی ی۔

کہتے وہ اٹھی اور گیسٹ روم کی طرف بڑھی۔جبکہ کرن اسے روکتی رہ گ ئی۔ اور اسکے نہ رکنے پے ماتھے پے ہاتھ مارا۔ اس کا کچھ نہیں ہو سکتا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

حازق۔۔۔!جو بیت گیا۔۔اسے بھول جاؤ۔۔ایک لڑکی کے لیے تم خود کو برباد

مت کرو۔۔۔! دماغ سے نکال پھینکو۔۔

یامین نے اسکی ساری بات سن کے اسے سمجھایا۔

رات کو بھی ہوش آنے پہ اس نے گھر جانے سے انکار کر دیا تھا۔اور یامین اسے منا کے اپنے گھر لے آیا تھا۔

لیکن یہاں آ کے بھی وہ خوش نہ تھا۔

دماغ سے تو نکال دوں۔۔ لیکن۔۔اس دل سے کیسے نکالوں۔۔؟؟

حازق بے بس نظر آیا۔۔

اللہ پے بھروسہ ہے ناں۔۔ پھر سب کچھ اللہ پے چھوڑ دو۔۔وہ بہتر کرے گا۔۔

وہ کسی اور کی ہو جائی ے گی۔ صرف۔۔ ان چند دنوں میں۔۔ یہ احساس مجھے اندر ہی اندر کھائی ے جا رہا ہے۔۔یامین۔۔۔؟؟ وہ دل پے ضبط کرتے بولا۔

جس کا جوڑ جس کے ساتھ لکھا ہے۔ وہ اسی کو ملتا ہے۔۔اور یہ میرا رب پے پورا یقین ہے۔۔۔اور تم۔۔۔اپنے یقین کو مت ڈگمگاؤ۔۔ اور فی الحال سب سوچیں دل و

دماغ سے نکالو۔۔۔ اور ناشتہ کرو۔ میں بس ابھی آیا۔۔!

یامین کمرے کے باہر کشش کی ایک جھلک دیکھ چکا تھا۔جو باہر کھڑی تھی۔ نجانے کب سے اوراب اس کے دیکھنے پے اسے اشارہ کرتے باہر بلایا۔

وہ اٹھتا باہر آیا۔

کیامسلہ ہے۔۔؟دھیرے سے پوچھا۔

مسلہ کیاہونا۔۔؟؟میری۔۔۔منہ دکھائی ی نہیں دی آپ نے۔۔ فوراً سے دیں۔۔؟؟ ہتھیلی اس کے آگے پھیلاتی وہ یامی کو پھر سے ٹھٹھکا گ ئی۔ اسکی یہی معصومانہ حرکتیں اسے بہت لبھاتی تھیں۔

کونسی منہ دکھائی ی۔۔۔؟ ہزار بار کا دیکھے منہ۔۔ پے کون دیتا ہے منہ دکھائی ی۔۔؟؟ یامین نے سنجیدہ انداز میں اسے کہالیکن آنکھوں میں شرارت تھی۔

دیکھیں شرافت سے مجھے۔۔میری منہ دکھائی ی دے دیں۔ ورنہ۔۔۔؟؟ گھورتے وہ تھوڑی قریب ہوئی ی۔

ورنہ کیا۔۔۔؟؟وہ بھی گھمبیر لہجے میں بولتا اسکے اورزیادہ قریب ہوا۔

مجھے۔۔خودبی لینی آتی ہے۔۔۔

منہ بنا کے کہتی وہ پلٹی۔۔ کہ یامین نے ہاتھ سے پکڑ کے اپنی طرف موڑا۔

میں چاہتا ہوں کہ تم۔۔ خود لو۔۔۔! وہی گھمبیر لہجہ۔۔ کشش کا ننھا سا دل پھر سے دھڑ کا گیا۔

آپ کے۔۔۔ دوست کے پاس جائی یں۔ انہیں۔۔ آپ کی ضرورت ہے۔۔۔

محبت کا غم۔۔ بڑاا برا ہوتا ہے۔۔ ار جان لیوا بھی۔۔!

کشش نے اسکا دھیان اپنی طرف سے ہٹایا۔

ایک منٹ۔۔۔! تم ہماری باتیں سن رہی تھی۔۔؟؟ یامین کو شاک لگا۔

نہیں غلطی سے کان میں پڑ گ ئی یں۔

ایک بات بولوں آپ کو۔۔ محبت کرنے والوں کو آپس میں ملواتے ہیں۔۔ الگ نہیں کرتے۔۔ اور اگر۔۔ کسی وجہ سے الگ ہو رہے ہوں۔۔ تو انکی مدد کرتے ہیں۔۔ انکا حوصلہ بڑھاتے ہیں۔۔ انکو ملوانے کے لیے زین آسمان ایک کرتے ہیں۔۔ نہ کہ۔۔ ان کا حوصلہ پست کرتے ہیں۔۔

وہ بہت زیادہ بول گ ئی تھی۔ یامین تو بس اسے دیکھے گیا۔

آپ جانتے ہیں۔۔ اللہ بھی انہیں بہت پسند کرتا ہے جو پیار کرنے والوں کو آپس

میں ملاتے ہیں۔۔

اور آپ کو بھی اپنے دوست کے لیے۔۔کچھ ایسا ہی کرنا چاہیے۔۔

وہ لیکچر شروع کر چکی تھی۔اوریامین نفی میں سر ہلاتا۔واپس اندر کی جانب بڑھ گیا۔لیکن اس بار دروازہ بند کرنا نہ بھولا۔

لو۔۔۔یہ بھی کوئی ی بات ہوئی ی۔۔

لگتا ہے۔۔اللہ نے یہ نیکی بھی میرے نصیب میں لکھ دی ہیے۔۔مجھے ہی۔۔اب ان کو بھی ملوانا پڑے گا۔۔۔

وہ اوپر کی طرف دیکھتی ٹھنڈی آہ بھرتی رہ گ ئی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

کشش نے اب بہت زبردست انداز میں دو پیار کرنے والوں کو ملوانا ہے۔۔اگلی قسط بہت انجوائی ے کریں گے آپ سب۔۔!

خوش رہیں سلامت رہیں۔

جزاک اللہُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر25

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

رابطے حد سے بڑھ جائی یں تو غم ملتے ہیں۔

اسلیے ہم بھی اب ہر شخص سے کم ملتے ہیں۔

یامین کے جانے کے بعد کشش چپکے سے حازق کے پاس آئی ی۔

آپ۔۔۔؟؟وہ جواپنی سوچوں میں غرق تھا۔کشش کودیکھ کے ٹھٹھکا۔

جی۔۔۔میں۔۔آپ کی بھابھی۔۔۔ مسز کشش یامین سکندر۔۔ کشش نے اپنا تعارف کروایا۔

جی جانتا ہوں۔۔حازق کے چہرے پے چھوٹی سی سمائیل آگ ئی۔

ویسے آپ کے دوست۔۔۔ہیں۔۔ بڑے۔۔ کھڑوس ناں۔۔ خوشادی کرلی۔۔اور دوست۔۔کو پوچھا بھی نہیں۔۔کہ بھ ئی۔۔ تم بھی کر لو۔۔۔ ! بوڑھے ہو جاؤ گے۔۔۔

کشش اپنا شروع کر چکی تھی۔ حازق اسکی نیچر سے کافی حد تک واقف تھا۔ اسلیے بس مسکرا کے رہ گیا۔

ویسے۔۔ آپ۔۔ کا ایکسیڈینٹ کیسے ہوا۔۔؟

کشش نے اسے چپ دیکھ کے سوال کیا۔

گاڑی۔۔۔بے قابو ہو گئی۔۔! مختصر جواب دیا۔

جب دل بے قابو ہو جائے تو ایسے چھوٹے موٹے حادثات ہو ہی جاتے ہیں۔ کشش نے اسے تسلی دی۔

کشش کی بات پہ وہ بھونچکا رہ گیا۔

اچھا۔۔۔ایک بات بتائیں۔ ۔۔ وہ ہے۔۔کون۔۔؟؟ بہت مے سے وہ چیئر پہ بیٹھتے اب انٹرویو لینے لگی۔

کون۔۔؟؟مطلب۔۔۔؟؟حازق نا سمجھی سے بولا۔

وہی۔۔۔جس نے۔۔۔!اچھا چھوڑیں یہ سب۔۔۔۔یہ بتائیں۔ پانا چاہتے ہیں اسے۔۔۔؟

رازداری سے پوچھا۔

آپ۔۔۔ کیا کریں گیں۔۔؟؟ حازق کو اسکی بات کچھ حد تک دل پے لگی۔

وہ آپ مجھ پے چھوڑ دیں۔ لیکن۔۔ یقین رکھیں۔ ملوا دوں گی آپ کو اس سے۔۔ لیکن ۔۔۔ بس ایکبات۔۔ یاد رھیے گا۔۔ محبت امتحان لیتی ہے۔۔ اور اگر آپ امتحان میں فیل ہو گ ئی ے۔۔ تو۔۔ محبت کو کھو دیں گے۔۔ اللہ پے بھروسہ رکھیں۔ جیسا کہ آپ کے دوست نے کہا۔۔۔

اٹھتے ہی وہ بہت سنجیگی سے بولی۔

لیکن۔۔۔۔؟؟؟ حازق نے کچھ کہنا چاہا۔۔

کب ہے اسکی شادی۔۔۔؟؟ کشش نے ٹوک کے سوال کیا۔

ایک ہفتے بعد۔۔۔! حازق نے دھیمے لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہے۔۔ دلہا بننے کی تیاری کریں۔

مسکراہٹ سجائ ے وہ کہتی جا چکی تھی۔ جبکہ حازق تو حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہوتا رہا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اتنا سب کچھ ہو گیا۔۔۔ اور ہمیں پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔؟؟

جلیل کے سب کچھ بتانے پے یامین سر پکڑ کے بیٹھ گیا۔

بابا۔۔۔ کب تک واپس آئیں گے۔۔؟؟ کوئی انفو۔۔؟؟ یامین نے جلیل سے پریشانی سے پوچھا۔

سر۔۔۔ان کا آگے کا کیا ارادہ ہے۔۔۔ کوئی اندازہ نہیں۔۔

لیکن۔۔ وہ اس عورت کو ڈھونڈ رہے ہیں۔

کیا رشتہ ہو سکتا ہے۔۔ بابا کا اس عورت کے ساتھ۔۔۔؟؟ ایک کام کرو۔۔ جلیل۔۔ پولیس اسٹیشن جاؤ۔۔ اور اس عورت کی تصویر دکھا کے ان سے انفارمیشن حاصل کرو۔

یقیناً اگر وہ کریمنل ہوئی تو کوئی نہ کوئی ریکارڈ ضرور مل جائے گا۔

یامین نے سوچتے ہوئے کہا۔

جلیل سر ہلاتا باہر۔ نکلا۔

یامین نے فون اٹھایا۔ اور حازق کو کال کی۔ وہ کافی حد تک اسے ہشاش بشاش محسوس ہوا۔

ٹھیک ہے۔۔ تم آرام کرو۔۔ بعد میں بات کرتا ہوں۔

موبائیل پے کشش کی کال آتی دیکھ اس نے حازق کو اللہ حافظ کہا۔ اور

کشش کی کال اٹینڈ کی۔

میرے معزز اور پیارے ہسبینڈ۔۔۔! ہم نے آج۔۔ شاپنگ پے جانا ہے۔۔ تو۔۔ کیا ہم جا سکتے ہیں۔۔؟

بہت میٹھی آواز کان سے ٹکرائی ی۔

یامین نے چ ئی یر کے ساتھ سکون سے ٹیک لگائی ی۔

اچھا۔۔۔ یہ۔۔ ہم میں۔۔۔ کون کون شامل ہیں۔۔؟؟

بہت گہری مسکراہٹ سے پوچھا۔

میں۔۔ کرن۔۔۔ اور سمیر۔۔۔! اور۔۔ بعد میں ایڈوکیٹ داور بھی ہمیں جوائن کر سکتے ہیں۔۔

بہت مودبانہ انداز میں کہا۔

اگر۔۔ یہ عام سا بندہ بھی آپ کو جوائن کرنا چاہے تو۔۔۔؟؟

بہت دل سے اس نے کشش سے پوچھا۔ نجانے کیوں۔۔ وہ اسے بہت عزیز ہوتی جا رہی تھی۔

یا اس رشتے کا اثر تھا۔ کہ وہ اسکی ہے۔۔

وہ نہیں جانتا تھا لیکن ۔۔ بس اتنا جانتا تھا کہ ۔۔ وہ اس کے لیے بہت اہم ہے ۔۔

وہ تو شاملِ ماضی حال مستقبل سب ہی ہیں ۔۔۔ بل ان کی جیب سے ہی جو نکلنا ہے ۔۔۔!

کہتے ہوئے زبان پھسلی تو دانتوں کے نیچے دبائی ۔

ہممممم ۔۔۔ تو یہ ارادہ ہے میڈم ۔۔ کا ۔۔۔! کونیاں ٹیبل میں ٹکاتے وہ آگے ہوتا بیٹھا ۔

کہ دروازہ کھلا ۔ اور وہ ایک شانِ بے نیازی اسے اندر داخل ہوئی ۔

یامین کے ماتھے پے بل پڑے ۔

میں بعد میں بات کرتا ہوں ۔۔۔

کشش سے کہتا وہ کال کاٹ گیا ۔ اور آنے والی کے چہرے پے کرخت بھری ایک نظر ڈالی ۔

جو بہت مطمئین انداز میں کھڑی تھی ۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

کیا ہوا ۔۔؟؟ کیا کہا ۔۔ یامین بھائی نے ۔۔۔؟؟ سمیر نے اس امید پے پوچھا

کہ شاید نہ کر دیں ۔۔ کیونکہ وہ ان لڑکیوں کی شاپنگ سے سخت اکتا جاتا تھا ۔ جو پور

مارکیٹ میں گھوماتی تھیں ۔ اور لیتی ۔۔ کچھ بھی نہ تھیں ۔

ظاہری بات ہے ۔۔۔ نہ تو وہ مجھے کر ہی نہیں سکتے ۔۔۔! فرضی کالر جھاڑے ۔

کرن کے ساتھ ہائی ی فائی ی کیا۔

نہیں۔۔۔۔۔! سمیر نے سر گرایا۔

دادا جی نے ہی اسے اجازت دی تھی شاپنگ پے جانے کی۔دو گارڈز ان کے ساتھ تو تھے۔ لیکن سمیر کو بھی ساتھ جانا تھا اور خاص یامین کی پرمیشن کے بعد۔اب وہ تینوں گاڑی میں بیٹھے شاپنگ مال کا رخ کر چکے تھے۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

آپ ویسے ہی کم بولتی ہیں۔۔۔یا۔۔۔؟؟؟ یرے ساتھ آپ بولنے سے جھجھک رہی ہیں۔۔؟؟

عادل اور وہ شاپنگ کر کے ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے۔کافی کا آرڈر دےت وہ عنائشہ کی غیر معمولی خاموشی سے اکتا کے بولا۔

نہیں۔۔۔تو۔۔۔ایسی تو کوئی ی بات نہیں۔۔۔! عنائشہ دھیمے انداز میں بولی۔ وہ سامنے بیٹھے شخص کو اپنی زندگی میں کہیں بھی exit نہیں کر پا رہی تھی۔

کوئی ی پریشانی ہے آپ کو کیا۔۔۔؟؟

عادل کو وہ الجھی ہوئی ی محسوس ہوئی ی۔

عنائی شہ نے ایک گہرا سانس خارج کیا۔

ایسا کچھ نہیں۔۔ بس۔۔۔ طبعیت۔۔ کچھ۔۔۔ ٹھیک نہیں۔۔۔! عنائی شہ نے بہانہ بنایا۔

اوہ۔۔۔ گاڈ۔۔! تم دونوں کی شاپنگ۔۔۔؟؟ اللہ ہی بچائی ے۔۔

مہربانی کرکے اگلی بار۔۔ اپنے اپنے شوہروں کے ساتھ جانا۔۔ مجھے بخش دینا۔۔۔

سمیر نے ڈھیر سارے شاپنگ بیگز سائیڈ پے رکھتے دہائی ی دی۔

لو۔۔ ہر بار تمہارا یہ گلہ ہوتا ہے۔۔ کہ۔۔ کچھ لیتی نہیں۔۔ بس خوار کرتی ہیں۔۔ آج لے لیا تب بھی تمہاری دہائی ی وہ ہے۔۔ کسی نے سچ ہی کہا ہے۔۔۔ مرد کی حالمیں خوش نہیں ہو سکتا۔

کشش نے اسکو برا منہ بناتے کہا۔ کہ نظر اچانک عنائی شہ پے جا ٹھہری۔

ارے۔۔۔ یہ تو اپنی زائی چہ ہے۔۔۔! یہ یہاں۔۔ کیا۔۔ کر رہی ہے؟ ہمکلامی میں وہ دھیرے سے بولی۔

کون۔۔۔؟؟ کس کو دیکھ لیا۔۔۔؟؟ کرن نے اسکی آنکھوں کی سیدھ میں دیکھا۔

یار۔۔ آرڈر کرو۔۔۔! سمیر اکتایا ہوا تھا۔ اور بھوک بھی بے تحاشا لگی تھی۔ موبائی ل یوز

کرتے وہ جھنجلاتے ہوئے بولا۔

تم لوگ آرڈر کرو۔۔میں سب پانچ منٹ میں آئی ی۔

فوراًوہاں سے اٹھتی وہ عنائی شہ کی ٹیبل کی جانب بڑھی۔

ہائے۔۔۔۔ عنائی شہ۔۔۔۔!

what a pleasant surprize....

بہت گرم جوشی سے وہ جاکے بولی۔عنائی شہ اسے دیکھتی اٹھتی اس سے ملی۔

اسے بھی کشش بہت اچھے سے یاد تھی۔

الحمدُ للہ۔۔ تمکیسی ہو۔۔؟؟عنائی شہ خوش دلی سے بولی جسے عادلنے بہت محسوس کیا۔ ایک دم سے اسکے چہرے پے مسکراہٹ کو وہ اگنور نہ کر سکا۔

کڈنیپنگ کے بعد آج ہی ملے ہم۔۔۔۔ہیں۔۔ناں۔۔!

بےاختیار کہتے وہ عنائی شہ کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے کر گ ئی۔

ایکسکیوز می۔۔۔۔کونسی۔۔کڈنیپنگ۔۔۔؟؟

عادل نے مڑتے ہوئے کشش کو دیکھتے حیرت سے پوچھا۔

Kashsh meet he is adil my fiancy ....!

عنائی شہ نے فوراً تعارف کروایا۔ کہ کشش اپنی زبان کو بریک لگائے۔

اوہ۔۔ ہیلو۔۔۔ مسٹر۔۔ بادل۔۔۔۔؟؟ کیسے ہیں۔۔ آپ۔۔؟؟

کشش نے بہت مودبانہ انداز میں پوچھا۔

بادل۔۔۔۔؟؟ عادل کے ماتھے پہ بل پڑے۔

عنائی شہ نے منہ پھیر لیا۔ اسکے چہرے کی مسکراہٹ اس وقت صرف کشش کی بدولت ہی آئی ی تھی۔

عنائی شہ۔۔۔! اگر ایک دن پہلے ہی ملاقات ہوجاتی تو۔۔ کیا ہی ہوتا۔۔ میں تمہیں اپنی رخصتی پہ ضرور بلاتی۔۔۔

یار۔۔ کنٹیکٹ نمبر تودو اپنا۔۔۔ اتنی اچھ دوستی ہو گ ئی ہے۔۔ ہماری۔۔ اور نمبر تک نہیں۔۔ ایک دوسرے کے پاس۔۔۔؟؟

کشش نے اپنا فون سامنے کرتے اسکا نمبر مانگا۔ تو نائی شہ اسے نمبر نوٹ کر وانے لگی۔

یہ میں نے مسڈ کال دی ہے۔ میرا نمبر سیو کر لینا۔

کشش۔۔۔ اسی ہفتے شادی ہے۔۔ تو میں۔۔ کال کروں گی۔۔ لازمی آنا۔

عنائی شہ کا اداس لہجہ کشش کو ٹھٹکا گیا۔

کہیں۔۔یہ۔۔وہی لڑکی تو۔۔نہیں۔۔۔؟؟

ہاں کیوں نہیں۔۔ضرور۔۔۔!لیکن۔۔پرابلم ہے ایک۔۔وہ دیکھ رہی ہیں۔۔دور۔۔ ٹیبل پے۔۔۔!کشش نے سمیرا وت کرن کی طرف اشارہ کیا۔انہوں نے ہائی کے لیے ہاتھ لہرایا۔

میں ان کے بنا کہیں نہیں۔۔جاتی۔۔۔!تو کیا ان کو بھی لے آؤں۔۔؟؟ شادی پے۔۔۔؟؟

بہت معصومیت سے پوچھا۔

اچھا۔۔۔مجھے لگا۔۔آپ اپنے ہسبینڈ کے بنا کہیں نہیں جاتیں۔۔۔!

عادل نے بھی موقع یکھ چوکا لگایا۔

نہیں۔۔میں تو جہاں دل چاہتا ہے۔۔چلی جاتی ہوں۔۔ہاں۔۔البتہ وہ۔۔میرے بنا کہیں نہیں جاتے۔۔۔

بہت ادا سے کہتے وہ عادل کو چپ کرا گئی۔

شیور۔۔۔!کشش۔۔شادی پے۔۔آپ سب آنا۔۔۔!عنائی شہ نے بات کو ختم

کرنا چاہا۔

اوکے۔۔۔انجوائی ے یور سیلف ۔۔۔! کشش منہ بنا کے وہاں سے کرن اور سمیر کے پاس آگ ئی۔

ویٹر کھانا سرو کر گیا تھا۔

اب یہ کون تھی۔۔۔؟؟ سمیر نے چاول پلیٹ میں ڈالتے پوچھا۔

یہ۔۔زائی چہ۔۔ مطلب۔۔۔ عنائی شہ۔۔۔! جب کڈنیپ ہوئ ی تھی۔ تو ساتھ میں یہ بیچاری بھی کڈنیپ ہو گ ئی تھی۔۔۔

پھر کھانے کے دوران کشش نے انکو ساری کہانی سنا ڈالی۔

اوہ۔۔۔مطلب۔۔۔بہت بہادر ہے۔۔۔یہ۔۔لڑکی۔۔۔؟؟

سمیر امپریس ہوا۔

جی۔۔۔۔کوئ ی شک نہیں۔۔ لیکن۔۔۔ انگیجڈ ہے۔۔ ! عن ئی شہ نے کھیرے کا ایک ٹکڑا منہ میں ڈالتے منہ بناتے کہا۔

ہمممممم۔۔۔۔۔!خود زیادہ پیاری ہے۔۔۔!کرن نے ان پے ایک نظر ڈالتے کہا۔

جبکہ کشش کے دماغ میں حازق ہی تھا۔

اور اسکا پیار۔۔۔

گائی ز۔۔۔۔! آئی ی تھنک وہ اس شای سے راضی نہیں۔۔! وہ۔۔ کسی اور سے پیار کرتی ہے۔۔

کشش نے آئی یڈیا لگایا۔

چلو۔۔۔جی۔۔۔۔! گل ہی ختم۔۔۔۔! ویٹر۔۔۔بل۔۔۔؟؟

سمیر نے کہتے ویٹر کو اشارہ کیا۔

مان لو میری بات۔۔۔اور وہ جس سے پیار کرتی ہے۔۔وہ کوئی ی اور نہیں۔۔ حازق ہے۔۔۔! میری یامین کا بیٹ فرینڈ۔

کشش نے رازرداری سے کہا۔

کشش۔۔۔! کچھ بھی۔۔۔۔! بری بات ہے۔۔۔ایسے نہیں۔۔ کسی پے الزام لگاتے۔۔

کرن نے اسے ٹوکا۔

الزام۔ نہیں۔۔ حقیقت ہے۔۔ میری جان۔۔۔! دونوں ہی پیار کے مارے ہیں۔۔اور دونوں ہی ایک دوسرے سے محبت کے باوجود بھی دور ہیں۔۔۔

کشش دکھ سے بولی۔

تمہیں۔۔کیسے پتہ یہی ہے۔۔۔وہ لڑکی۔۔؟؟

کرن کو اس کے اتنے یقین سے کہنے پے شاک ہی لگا۔

مان لو۔۔۔یہی ہے۔۔۔! کشش نے ایک آنکھ ونک کرتے کہا۔

مجھے نہیں لگتا۔۔۔کرن نے سوچتے ہوئے نفی کی۔

اگر۔۔میں ثابت کر دوں تو۔۔؟ کشش کی آنکھیں کسی خیال کے تحت چمکیں۔

کیا۔۔تم۔۔۔ایسا کر سکتی ہو۔۔۔؟؟ کرن اب اسکی طرف مکمل متوجہ ہو گئی۔

بالکل۔۔۔! لیکن۔۔۔میری ایک شرط ہے۔

یقین سے کہتی وہ ان دونوں کو چونکا گئی۔

کیسی شرط۔۔۔؟؟ سمیر کو کچھ گڑبڑ لگی۔

وہ میں ثابت کرنے کے بعد بتاؤں گی۔

فالو می۔۔۔! کہتے ہوئے وہ اٹھی۔ اور ان کے قریب جانے لگی۔وہ دونوں بھی ہونقوں کی طرح اس کے پیچھے چل دیئے۔

اچھا۔۔۔سمیر۔۔۔! اب حازق بھائی کیسے ہیں۔۔؟؟ بہت برا ایکسیڈینٹ ہوا ہے ناں۔۔ ان کا۔۔۔ بے چارے۔۔۔!

ان کے قریب جاتے اونچی آواز میں سمیر سے دریافت کیا۔وہ منہ کھولے اسے دیکھتا رہ

گیا۔

جبکہ حازق کے نام پے عنائی شہ کا دل بری طرح دھڑکا تھا۔

چمچ ہاتھ سے چھوٹ کے پلیٹ میں گرا تھا۔اور فوراً کشش کی طرف بڑھی۔بنا کسی کی پرواہ

کیے

ایکسکیوزمی۔۔۔بات سنیں۔۔۔!آپ نے۔۔۔۔کسس۔۔سس کی ایکسیڈینٹ۔۔۔۔کا

بولا۔۔۔؟؟

عنائی شہ کو اپنی آواز بھی سنائی ی نہیں دی رہی تھی۔

اوہ۔۔۔ارے۔۔ہاں۔۔آپ تو انہیں جانتی ہیں۔۔حازق۔۔۔میرے ہسبینڈ کے سب

سے کلوز فرینڈ۔

بہت اترا کے کہتی وہ سب کو بھونچکا گ ئی۔

وہ۔۔۔ٹھیک۔۔۔۔ہیں۔۔؟؟عنائی شہ نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

مے بی۔۔۔۔۔۔ہی ول بی بیٹر۔۔۔

لیکن۔۔۔ایکسیڈینٹ۔۔بہت برا ہوا۔۔۔!بہت مچکل سے جان بچی۔۔بیچارے کی۔۔۔!

بڑھا چڑھا کے بتاتی وہ عنائی شہ کے آنسو نکلتے دیکھ چکی تھی۔

ایکسکیوز می۔۔۔!

کہتی وہ وہاں سے بنا کسی کی پرواہ کیے باہر کی طرف نکلتی چلی گ ئی۔

جبکہ عادل منہ دیکھتا رہ گیا۔

یہ۔۔سب کیا تھا۔۔۔؟؟

بن بادل کے برسات۔۔۔! بائی ے۔۔۔! کشش مسکراتے ہاتھ سے اسے بائی ے کرتی کرن اور سمیر کے ساتھ باہر نکلی۔

دیکھ لیا۔۔۔! اب آگیا یقین۔۔۔؟؟

کشش نے مسکرا کے گاڑی کا دروازہ کھولتے فخر سے کہا۔

ماننا پڑے گا۔۔کشش میڈم کی نظر۔۔باز کی نظر ہے۔۔۔! سمیر نے سراہا۔

اب آگے کی بات سنو۔۔۔! گاڑی میں بیٹھتے اس نے کرن اور سمیر دونوں کو متوجہ کیا۔

دیکھو۔۔۔! اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے۔۔۔جو کسی دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔۔!

کشش۔۔۔۔! ناٹ اگین۔۔۔پلیز۔۔۔۔! سمیر اسکی بات ایک دم سے مجھ گیا تو گاڑی کا موڑ کاٹتے اسکی بات پے ٹوک گیا۔

کتنے۔۔۔ بڑے مطلب پرست ہو۔۔۔؟؟اللہ ان سے بے انتہا خوش ہوتا ہے۔۔جو دوسروں کو خوشی دیتے ہیں۔

کشش نے منہ بناتے کہا۔

کرنا کیا چاہتی ہو تمم؟؟ کرن نے جھنجھلا کے پوچھا۔

ظاہری بات ہے۔۔۔ جیسے تمہیں اور داور کو ملوایا۔۔اسی طرح ان دونوں کو بھی ملوانا ہے۔۔اور اس میں تم دونوں میری مدد کرو گے۔۔ سمجھے۔۔۔

کہتے ساتھ دھمکی بھی دی۔تو ایک دوسرے کا منہ یکھتے رہ گ ئے ے۔ کشش کا آرڈر تھا۔ تو انکار کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

ساحلِ۔سمندر پے بیٹھے اسکا جی چاہا خود کو بھی ان موجوں کے حوالے کر دے۔

حازق کو پا کے کھونا۔۔۔وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی بظہر وہ بالکل طپ تھی لیکن اسکے اندر ایک طوفان تھا۔

آج ابھی اسے فیصلہ لینا تھا۔۔ہاں۔۔یا تو ماں باپ۔۔یا۔۔۔؟؟محبت۔۔۔؟

اوپھر اس پے قائم رہنا تھا۔

اور پھر فیصلہ ہو گیا۔ اسے ماں باپ چاہیے تھے۔ تھکے ہارے قدموں سے اٹھتی اس نے گھر کی راہ لی۔ لیکن کبھی واپس نہ پلٹنے کے لیے۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

ایک دھماکہ۔۔اور بوم۔۔۔۔

یامین کتنی دیر سے گھر آچکا تھا۔ لیکن نہ ہی کشش فون اٹھا رہی تھی۔ نہ ہی سمیر۔۔۔وہ حد درجے پریشان تھے۔

آواز کی بازگشت ہوتی تو وہ اور زیادہ بے چین ہو جاتا۔۔ گارڈز بھی ان کے ساتھ نہیں تھے۔

وہ گارڈز کو چکما دے کے کہاں گئے تھے۔ کسی کو نہیں پتہ تھا۔

ابھی دوبارہ کال کرتا کہ کشش رومشں داخل ہوئی ی۔

یامین اسے صحیح سلامت دیکھ رب کا شکر ادا کرتا آگے بڑھ کے اسے گلے سے لگا گیا۔

کشش کے تو دل کی دنیا ہی ہل گئی۔

تھینک گاڈ! تم۔ ٹھیک ہو۔۔۔۔! بے اختیار وہ سرگوشی کے سے انداز میں بولا۔

آپ۔۔ کو کیا ہوا۔۔ اتنے پریشان کیوں ہیں۔۔۔؟ کشش کو گڑ عبڑ محسوس ہوئی ی۔

نہیں۔۔ کچھ نہیں۔۔ کب سے کال۔ کر رہا تھا۔ کوئی ی اٹھا نہیں رہا تھا۔ اوپر سے گارڈرز کو بھی ساتھ لے کے نہیں گ ئی ے۔۔۔! پریشان ہو گیا تھا میں۔۔۔

یامین نے دھیرے سے صفائی ی پیش کی تو وہ بس دیکھے گ ئی۔

پھر ہاتھ بڑھا کیا یامین کا ماتھا چیک کیا۔

بخار تو نہیں۔۔۔ ہے۔۔۔ ہاتھ کی بیک سائیڈ اب یامین کے گالوں پے ٹچ کی تو بوکھلا یا۔

یہ آج۔۔ آپ بہت بہکی بہکی باتیں کیوں کر رہے ہیں۔۔۔؟؟ ماتھے پے تیوری ڈالے وہ پریشانی سے بولی۔

شادی کر کے بہک گیا ہوں۔۔

یامین نے اسے اپنے سینے سے لگایا۔ اوت معنی خیزی سے کہا۔

وہ۔۔۔ مجھے۔۔۔ شاور۔۔۔ لینا ہے۔۔۔!

کشش کی بولتی بند ہو گ ئی۔

ہمممم۔۔۔جاؤ۔۔۔! موبائیل پے آتی کال نے یامین کا ھیان اپنی طرف کھینچا تو جھٹ سے باتھ روم گھسی۔

ایک دھماکہ۔۔۔اور بوم۔۔۔۔۔ہاہاہاہہاہ۔۔۔۔۔

دوسری طرف وہی تھی۔اور یامین نے دانت پیسے۔

آج تو صرف ایک جھلک تھی۔

اگر۔۔تم نے میری بات نہ مانی۔۔تو کل کو یہ دھماکہ اصلی بھی ہو سکتا ہے۔۔

گاٹ اٹ۔۔۔!کال۔کٹ گ ئی۔

اب پانی سر سے اونچا ہو گیا تھا۔اور یامین کو پہلی فرصت میں اسے اس کے مقام تک لانا تھا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

جاری ہے۔

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

ہو سکتا ہے کل۔قسط نہ آئی ے۔

بہت بزی گزرتا ہے۔سنڈے۔۔اگر کل دس بجے تک قسط لکھ لی تو پوسٹ کر دوں گی۔

ورنہ پیر کو لانگ قسط دے دوں گی۔

اپنا بہت خیال۔رکھیں۔

اگلی قسط حازق عنائی شہ اسپیشل قسط ہو گی۔

جزاک اللہُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر26

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

آپ کی طبعیت تو ٹھیک ہے ناں۔۔؟؟

صبح ناشتے کی ٹیبل پے جمیلہ بیگم کو عنائی شہ کی حالت ٹھیک نہ لگی۔

جی۔۔۔۔! مختصر جواب دیا۔

کل۔۔!آپ۔۔عادل کے ساتھ گ ئ یں تھیں۔ اور پھر وہاں سے اٹھ آئ یں

۔ اچانک۔۔۔؟؟ کیا ہوا تھا۔؟ انہوں نے جانچنے والے انداز میں پوچھا۔

عنائی شہ نے حیرت سے انہیں دیکھا۔ عادل اسطرح انہیں شکایت لگائی ے

گا۔ اسے اندازہ نہ تھا۔

ایسے مت دیکھیں۔عادل آئی ے تھے۔ سامان دینے۔۔ جو آپ وہیں چھوڑ آئی یں تھیں۔ تب ہمیں پتہ چلا۔

انہوں نے بات کلی ئی ر کی۔

عنائی شہ نے سر جھکا لیا۔

مما! آپی کو ہم نے فون کر کے بلایا تھا۔ ہمارا جوائی ے لینڈ کا پروگرام بن گیا تھا۔ تو ہم نے آپی کو پک کیا۔

دانی فوراً عنائی شہ کے حق میں بولا۔ جبکہ ہانیہ نے بھیہاں میں ہاں ملائی ی۔ نائی شہ تو انہیں دیکھتی رہ گ ئی۔

اٹس اوکے۔۔۔بٹ۔۔۔آپ کو عادل کو نافارم کنا چاہیے تھا۔وہ بیچارا پریشان ہو گیا۔۔۔ اینی وے۔۔۔مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔آج آپ شام کو پارلر چلی جائی یے گا۔ کچھ سروسز ہیں۔ان سے بات کر لیجئ ی ے گا۔

جمیلہ بیگم پیار سے کہتیں اٹھیں۔اور شہریار صاحب کے ساتھ باہر نکلیں۔دونوں ہی ڈاکٹر تھے۔اور ایک ہی ہاسپٹل میں کام کرتے تھے۔جبکہ اپنا ہاد پٹل ابھی تکمیلکے مراحل میں تھا۔ آپ کو لگتا نہیں۔۔ ہم۔۔۔کچھ زیاہ جلد بازی کر رہے ہیں۔۔؟؟شہریار صاحب کو

عنائشہ کے چہرے پے خوشی کی کوئی رمق ڈھونڈنے سے بھی نہ ملی تھی۔

نہیں۔۔! جو نیک کام جتنی جلدی ہو جائے اچھا ہے۔۔! آپ کی حازق سے بات ہوئی۔۔؟؟ دو دن سے وہ گھر نہیں آرہے۔۔ جمیلہ بیگم نے بات کو پلٹا۔

معلوم کیا تھا۔کام کے سلسے میں شہر سے باہر ہیں۔

گاڑی رن وے پے ڈالی۔

حازق۔۔! اگر آپ نے میری بیٹی کو تکلیف پہنچائی تو۔۔ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔ آپ۔۔۔ میری بیٹی سے کیسی محبت کرتے ہیں۔۔ کہ وہ کسی اور سے ماں باپ کی خاطر شادی کے لیے تیار ہو گئی۔ اور آپ۔۔ اس کے لیے اسٹینڈ نہیں لے پا رہے۔۔ ؟؟ اور میں اپنی بیٹی ایک ایسے انسان کو کیسے دے دوں۔۔؟ جو اتنا بے بس ہے۔۔۔؟ کل کو آپ۔۔ کیا ساتھ نبھاؤ گے۔۔۔؟؟

بجائے۔۔ اس کے کہ آپ اپنی محبت نبھاؤ۔۔ اس کے لیے کھڑے ہو۔۔ آپ منہ چھپا کے کہیں بیٹھ گئے ہیں۔۔؟ اور میری بیٹی۔۔ اتنی

تکلیف میں ہے۔۔ یہ صرف اسکی نہیں۔۔آپ کی بھی آزمائی ش ہے۔۔۔!

چلیں۔۔۔؟؟گاڑی ہاسپٹل کے سامنے روکتے شہریار صاحب نے جیملہ کو سوچوں سے باہر نکالا۔

جی۔۔۔۔!بیگ سنبھالے وہ نیچے اتریں۔جبکہ دل اٹکا۔عنائی شہ میں ہی اٹکا ہوا تھا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

آپ۔۔بہت۔۔۔ برے ہیں۔۔یامین سکندر۔۔۔!کشش نے منہ بناتے اسے کہا۔جو بہت مطمئ ن موبائی یل۔یوز کر رہا تھا۔ اور گاڑی کشش کے کالج کے روڈ پے گامزن تھی۔

وہ کالج جانا نہیں چاہتی تھی۔جبکہ یامین چاہتا تاوہاپنی پڑھائی ی ہر حال میں مکمل کرے۔

شوہر۔۔شادی کے بعد۔۔۔اپنی بیویوں کو۔۔ہنی مون پے لے کے جاتے ہیں۔۔اور ایک یہ میرے ہیں۔کالج لے کے جارہے ہیں۔منہ بناتے آہیستہ آواز میں بولی۔کہ کہیں ڈرائیور سن نہ لے۔

یامین نے گردن وڑ کے ایک حیرت کی نظر اس پے ڈالی اور نفی میں سر ہلایا۔

کشش نے اپنی بات کااثر نہ ہوتادیکھ غصے سے رخ موڑ لیا۔

گاڑی کالج کے سامنے رکی۔ کشش منہ بناتے اترنے لگی۔

کشش۔۔! یامین نے بہت نرم۔لہجے میں پکارا۔تو وہ پلٹی۔

واپس پے میں خود آؤں گا لینے۔ کسی کے ساتھ بھی نہیں جانا گھر۔ میں خود آؤں گا۔

یامین کے لہجے میں فکر تھی۔ کشش پھر بھی ایک گھوری سے نوازتے نیچے اتر گ ئی۔

اس کے اترتے ہی یامین نے گارڈز کو الرٹ کیا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔۔

گاڑی کے سامنے وہ کھڑی تھی۔ جسکو کتنے دنوں سے ڈھونڈ رہے تھے۔بہت دھیرے انداز میں وہ گاصی سے اترے۔سامنے وہ آج بی ویسی ہی تھی۔پہلے جتنی حسین لیکن۔۔دل فریب۔۔۔!

میر۔۔حیات سکندر۔! تھک گ ئی ہو گے مجھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے۔۔ سوچا۔۔ اب خود ہی سامنے آجاؤں۔

فریدہ فاروقی بہت اترا کے بولیں

کیا۔۔۔کیا چاہتی ہو۔۔؟؟اب۔۔؟؟اور۔۔کیوں واپس آئی ی ہو؟ سکندر صاحب کو اسکا انداز کھٹکا گیا۔

یونو۔۔۔!ایک طوائی ف زادی کسی سے کیا چاہے گی سوائی ے پیسوں کے؟؟ ایک آئی ی برو اٹھاتیوہ سکندر صاحب کو سخت زہر لگی۔

تمھیں۔۔تمہارے پیسے دے دی ئی ے تھے میں نے۔۔جتنے کہے۔۔تھےاس سے کہیں زیادہ دی ئی ے تھے۔

۔حیات صاحب نے دانت کچکچائی ے۔

ہاہاہاہاہ۔۔۔!بہت معصوم ہوناں۔۔تم۔۔جو یہ تکنہیں جانتے کہ۔۔ایک طوائی ف کامنہ کبھی بھی پیسوں سے نہیں بھرتا۔ تم نے جو دی ئی ے تھے وہ ختم ہوگ ئی ے۔ مجھے اور پسوں کی ضرورت ہے۔ منہ ٹیڑھا کیے وہ اصل مدعے پے آئی یں۔

میرا پاس ایک پھوٹی کوڑی نہیں۔۔۔ سمجھی تم!غصے سے کہتے وہ واپس پلٹے۔

جانتی ہوں۔۔اچھاخاصالوس کر چکے ہو بزنس میں۔۔۔لیکن تمہارابیٹا۔۔۔وہ بہت امیر ہے۔۔اور پیسوں میں کھیل رہاہے۔۔۔اس سے توتم مانگ ہی سکتے ہو۔۔۔حیات

صاحب کے سامنے آتے وہ مکرو ہنسی ہنسی۔

حیات صاحب اسکا منہ دیکھتے رہ گ ئی ے۔۔

ایسے نہ دیکھو۔۔ جان۔۔۔! کہیں پھر سے پیار ہو گیا تو۔۔۔ دن میں تارے گنتے رہ جاؤ گے۔۔۔! مذاق اڑایا۔

صرف دو دن کا وقت دیتی ہوں۔۔ مجھے ایک کروڑ کی رقم چاہیے۔ سمجھے۔!

دھمکید ینے والے انداز۔ میں کہا۔

ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔ کچھ بھی نہیں ملے گا اب تمہیں۔ حیات صاحب کو اچھا خاصا غصہ آ گیا۔

وہ پلٹیں۔ دانت چبائی ے۔ اور گہرا سانس خارج کیا۔ اگر اپنی فیملی کا بھلا چاہتے ہو۔۔ تو۔۔ ضرور دو گے۔۔ ورنہ۔۔ پیسوں کے لیے میں کس حد تک جا سکتی ہوں۔ وہ تو تم جانتے ہی ہو گے۔۔۔! بہت سخت الفاظ میں کہتی وہ حیات صاحب کو چپ کر گ ئی یں۔

اور ہاں اب مجھے ڈھونڈنے کی کوشش مت کرنا۔۔ دو دن بعد۔۔ خود آؤں گی۔ تم سے رقم لینے۔ کہتے ساتھ ہی وہ گاڑی میں بیٹھی اور ایک زن سے گاڑی

بھگا لے گئی۔ حیات صاحب وہیں کھڑے رہ گئے۔ انکا بزنس ڈوب چکا تھا۔اور اس وقت انکا بال بال قرضے میں ڈبا ہواتھا۔اوپر سے یہ عورت۔۔ ایک کروڑ۔۔۔؟؟؟وہ کہاں سے لائیں گے۔۔۔؟ پریشانی میں وہ گاڑی پے بیٹھے۔

اگر۔۔۔اسے۔۔۔پیسے نہ دیئے۔۔ تووہ۔۔ میرا۔۔گھر بکھیر دے گی۔۔۔۔۔! وہ سچائی جو اتنے عرصے سے چھپائی ہوئی تھی۔ وہ سب کے سامنے آجائے گی۔۔۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

گاڑی سے نکلتے وہ جیسے گیٹ کے اندر داخل ہوئی۔ حازق سے سامنا ہو گیا۔ اسکو چوٹ آئی ہوئی تھی۔ ماتھے پے بینڈیج تھی۔ لیکن آنکھوں میں اجنبیت۔۔۔

عنائشہ کا دل بری طرح دھڑکا۔

لیکن خود کو۔کمپوز کرتی وہ آگے بڑھی۔

کیسے۔۔ہیں۔۔۔؟؟؟وہ کافی فریش لگی حازق کو۔اسکے چہرے پے اداسی تھی۔لیکن

ایک الگ ہی چمک دیکھی حازق کو۔

کیسا ہونا چاہیے۔۔۔؟؟ حازق نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں الٹا اسی سے پوچھا۔

عنائشہ کے پاس کہنے کو کچھ نہ بچا۔آنکھیں پھر سے نم۔ہوگئیں۔کتنا سمجھایا اس دل کو۔۔۔لیکن۔۔ سمجھ نہ پایا۔بنا کچھ کہے وہ وہاں سے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ وہ اپنا حوصلہ نہیں ہارنا چاہتی تھی۔اور رو کے حازق کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔

دکھ تب نہیں ہوتا جب لوگ نہیں سمجھتے۔۔۔

تکلیف تو تب ہوتی ہے جب اپنے نہیں سمجھتے۔۔

حازق سر جھٹکتا باہر نکلا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اب۔۔۔منہ ٹھیک کرو گی۔۔۔۔؟؟؟ یامین اسے کالج سے پک کرتا اپنے ہی ریسٹورنٹ میں لے آیا تھا۔اور اب اسے آرڈر کرنے کا کہہ رہا تھا جبکہ وہ نخرہ کیے جارہی تھی۔

آپ۔۔ناں۔۔انتہائی کنجوس ہیں۔۔ کھانا کھلانے لائے بھی تو اپنے ہی ہوٹل میں۔۔ تاکہ۔۔۔ پیسے بچ جائیں۔۔۔

کشش ہر بات میں اپنے مطلب کی بات نکال لیتی تھی۔

کشش۔۔۔! میں پے کروں گا۔۔۔یار۔۔! وہ زچ آگیا اسکی سوچ سے۔

پے کریں یا نہ کریں دونوں صورتوں میں پیسے تو آپ کی جیب میں ہی جائیں گے

ناں۔۔۔! کشش کی منطق پے یامین کا دل کیا سر پیٹ لے اپنا۔

اچھا۔۔۔! بتاؤ۔۔۔ کیا چاہتی ہو۔۔۔؟؟ ہار مانتے بولا۔

ہنی مون پے جانا ہے۔۔۔۔! بنا شرمائے جھٹ سے بول دیا۔

کششششش۔۔۔۔! یامین نے ادھر ادھر دیکھا۔کسی نے سنا تو نہیں۔۔۔

کشش! ابھی آرڈر کرو۔اس بارے میں گھر جا کے بات کریں گے۔۔۔! یامین نے

دھیرے سے کہا۔

نہیں مجھے ابھی بتائیں۔۔۔ لے کے جائیں گے۔۔۔! کشش نے ضد کی۔

اچھا۔۔۔ کہاں جانا ہے۔۔۔؟؟ یامین نے چیئر کے ساتھ ٹیک لگاتے سکون

سے پوچھا۔

ہممممم۔۔۔۔کاغان ناران۔۔۔لے چلیں۔۔مری جائیں گے۔۔ مجھے ناں۔۔ لفٹ

پے بیٹھنا۔۔۔ہے۔۔۔اور پیرا گلائیڈنگ بھی کرنی ہے۔۔ مجھے۔۔۔پہاڑ بھی سر

کرنا ہے۔۔۔ مونجودڑو اور ہڑپا کے جنگلات میں بھی جانا ہے۔۔۔اور۔۔۔

بسسسسسس۔۔۔! یامین نے ٹوکا۔اسے لگا کشش اس کے صبر کا امتحان لے رہی ہے۔۔

کیا۔۔ہوا۔۔؟؟؟ کشش نے حیرت سے پوچھا۔

ٹھیک ہے۔۔جہاں کہو گی۔۔وہیں لے جاؤں گا۔۔ اب آرڈر کرو۔۔پلیز۔۔۔!

یامین نے ہار مانتے کہا۔۔

کشش نے اب مزے سے آرڈر کیا۔یامین اسکے چہرے پے معصوم مسکراہٹ دیکھ اندر تک پرسکون ہو رہا تھا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

عنائشہ کی مہندی کا فنکشن گھر پے ہی تھا۔ اور کشش سمیر اور کرن کے ساتھیاں پہنچی ہوئی تھی۔ اور ساری انفارمیشن اکھٹی کر رہی تھی۔۔

حازق آج وہاں نہ تھا۔وہ آج ہوٹل پے ہی رکا تھا۔وہ جانتا تھا۔کہ وہ گھر گیا تو سب کچھ بکھر جائے گا۔ ۔۔

اور وہ عنائشہ کی چاہت کے بنا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اسکی رضامندی کے بنا وہ بے بس تھا۔ وہ اسے چاہتا تھا۔ لیکن۔۔ شاید وہ۔۔۔ نہیں چاہتی

تھی۔اسے۔۔ ونڈو سے باہر دیکھتا وہ رات کی تاریکی کو اپنے اندر بی اترتا محسوس کر رہاتھا۔

کاش۔۔عنائی شہ۔۔۔!تم نے میری چاہت کے بدلے میں چاہت دے دی ہوتی تو۔۔آج۔۔ہم ایک ساتھ ہوتے۔۔۔!!

وہ دکھ سے آنکھیں موند گیا۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

اوکے ڈن۔۔۔!اب سے۔۔پلان پے کام شروع۔۔!

کشش نےٹی وی لاؤنج میں کھڑے سمیر اور کرن سے ساری انفارمیشن ڈسکس کی۔ اور آگے کی پلاننگ بھی بتائی ی۔

دیکھ لو۔۔۔کشش۔۔۔!کہیں۔۔کچھ گڑبڑ نہ ہو جائی ے۔۔۔! ہم پھس نہ جائی یں۔۔

کچھ نہیں ہو گا۔۔۔اللہ ہے ناں ہمارے ساتھ۔۔۔پھر گھبرانا کیسا۔۔۔؟؟کشش نے کرن کو حوصلہ دیا۔۔

اوکے اب میں چلتی ہوں۔۔یامین سکندر کہیں ادھر ہی نہ آجائی یں۔۔۔ گڈ نائی یٹ۔

لیکن۔۔ صبح وقت پے تیار رہنا تم دونوں۔۔۔!

بائے۔ کشش وہاں سے انہیں ہکا بکا چھوڑ اپنے روم میں چلی گ ئی۔ جہاں یامین لیپ ٹاپ کھولے آفس ورک میں بزی تھا۔ اسے اندر آتا دیکھ نظر انداز کیے اپنے کام میں بزی تھا۔

آپ۔۔۔ کا اور کتنا کام ہے۔۔۔؟؟ پاس بیٹھتے سنجید گیسے پوچھا۔

کیوں۔۔؟؟ بنا دیکھے مصروف انداز میں پوچھا۔

کچھ۔۔۔ کام ہے ناں۔۔ مجھے آپ سے۔۔۔! وہ اپنی بات پے زور دیتے بولی۔

کیا کام ہے۔۔۔؟؟ ابھی بھی انداز مصروف تھا۔

جب۔۔ کام ختم کر لیں گے۔۔ پھر بتاؤں گی۔ بڑے لاڈ سے کہا۔

یامین نے اس میں کافی حد تک چینج دیکھا تھا۔ وہ اب یامین سے پہلے کی طرح لڑتی نہ تھی۔ بلکہ اپنے لاڈ اٹھوانے لگی تھی۔ اس مان اور یقین کے ساتھ کہ وہ اسے جو بھی کہے گی۔ وہ مانے گا۔

مسکرا کے اسے دیکھا۔ لیکن وہ کسی گہری سوچ میں ہی گم تھی۔ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں موند گ ئی۔ یامین کام میں اتنا بزی رہا کہ اسے احساس ہی

نہ ہوا۔ کہ کشش نے اس سے بات کرنی تھی۔ کام ختم کر کے اسکی جانب مڑا تو اسے سوتا پایا۔

بے اختیار ہی اس پے ٹوٹ کے پیار آیا۔

لیپ ٹاپ سائیڈ پے رکھا۔ ہاتھ بڑھا کے اسکے سر کو تکیے پے رکھا۔ اس پے کمفرٹر ڈالا۔ لائیٹ آف کرتے وہ اسے اپنے پاس محسوس کرتا نیند کی وادیوں میں کھونے لگا۔

zzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzzz

شادی کا فنکشن التاج ہوٹل میں ہی تھا۔ نبہت بڑے پیمانے پے تھا فنکشن۔ سارے کام حازق کے دوست اور ہوٹل کے مینیجر نے اپنے انڈر مٹس کروائے تھے۔ جبکہ حازق صبح سے غائب تھا۔

کشش کرن اور سمیر کی ہال۔ میں انٹری ہوئی۔۔ بہت ساری نظروں نے ان تینوں ہستیوں کو بہت رشک سے دیکھا۔ ایک سے بڑھ کے ایک تھا۔ اور چالڈ ھال ہی کچھ الگ تھے۔

سارے ہمیں کیسے۔۔ آنکھیں پھاڑ کے دیکھ رہے ہیں۔۔ جیسے ہم شادی اٹینڈ

کرنے آئی ے ہیں۔۔ جبکہ۔۔ہم تو۔ ۔۔

شی۔۔۔۔۔!کشش نے کرن کو ٹوکا۔

دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔۔ایک ٹیبل پے وہ دونوں بیٹھیں۔جبکہ سمیر وہاں سے جینٹس کی جانب چلا گیا۔

لیکن جاتے جاتے کسی سے بہت زور کی ٹکر لگی۔

اندھے ہو کیا۔۔۔؟دیکھ کے نہیں چل سکتے۔۔۔؟؟سمیر کا اپنا سر گھوم گیا۔لیکن سامنے والی کی تیکھی زبان کا مزہ ضرور چکھا۔

ایکسکیوزمی۔۔۔!آپ ٹکرائی یں ہیں مجھ سے۔۔۔! سمیر نے ادب کے دائی رے میں رہتے ہوئی ے اس چھوٹی سی تیکھی مرچی کو دیکھا۔

اچھھھاااا۔۔کوئی ی ثبوت ہے۔کیا۔۔؟؟ہانیہ نے بہت پر سکون انداز میں پوچھا۔

سمیر کو لگا۔۔کشش کی کاربن کاپی کھڑی ہو اس کے سامنے۔دل نے اچانک سے ایک بیٹ مس کی۔

اور بے اختیار ہاتھ دل پے گیا۔

یو آر سو سویٹ۔۔۔۔! سمیر نے بے اختیار کہا۔ تو ہانیہ بلش کرنے لگی۔ پہلی بار اسطرح کسی نے اسکی تعریف کی۔ اور اس احساس سے تو بالکل۔ نا آشنا تھی۔

پاگل۔۔۔۔۔! اک گھوری سے نوازتی وہ عماں سے ہٹ گئی۔ جبکہ سمیر کی نظریں ایک لمحے کو بھی پھر اس پے سے نہ ہٹیں۔

کشش اور کرن عنائیشہ سے برائیڈل روم میں مل کے واپس آئی ییں۔ تو کشش کی نظر عسمیر پے پڑی جسکی نظروں کے فوکس پے کوئی ی لڑکی تھی۔ دانت پیستی وہ اس تک گئی۔

سمیر۔۔۔! ہم یہاں۔۔شادی انجوائے کرنے نہیں بلکہ شادی رکوانے آئے ہیں۔ اور مہربانی کر کے۔۔۔ لڑکیوں کو تاڑنا بند کرو۔۔۔! کشش نے کمر پے ہاتھ رکھے سمیر کو سختی سے جھڑکا۔

اللہ کا خوف کرو۔۔۔یار۔۔۔! میں نے کبی تاڑا۔ ہے کسی کو۔۔۔۔ سمیر کا تو اچھا خاصا دماغ گھوما۔

وہ جو لڑکی ہے۔۔۔کیوں گھور رہے ہو اسے؟

کڑے تیوروں سے پوچھا۔

وہ۔۔وہ۔۔مجھ سے ٹکرائی ی تھی۔۔ خود۔۔ میں نہیں۔۔ سمیر نے صفائی ی دی۔

میں تو یہ دیکھ رہا ہوں۔اس کے ساتھ جو لڑکا کھڑا ہے۔۔وہ کون ہے۔۔۔؟؟سوچنے والے انداز میں بولا۔

بھائی ی ہے اسکا۔۔۔! کشش نے اسے مزے سے انفارم کیا۔

سچی۔۔؟؟سمیر خوش ہوا۔

سمیر۔۔۔! باز آجاؤ۔۔ ایج دیکھو اسکی۔۔ پنرہ سولہ سال کی ہو گی وہ۔۔۔! کشش نے اسے شرمندہ کرنا چاہا۔

تو۔میں کونسا ابھی رشتہ لے کے جا رہا ہوں۔؟سمیر نے بھی دبے دبے انداز میں کہا۔

ایک بار یہ شادی والا کام ہو جائی ے پھر تمہارا بندوبست کرتی ہوں۔۔کشش نے دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہوتے کہا۔

اپنی تو کروالی شادی۔۔باقیوں کے ملن کا بھی اچھا خاصا بندوبست ک رہی ہو۔۔۔میں تمہیں نظر نہیں آتا۔۔؟؟سمیر نے گلہ کیا۔

اب کام کی بات کریں۔؟کشش نے ایک آئی ی برواچکاتے پوچھا۔سمیر نے گہرا

سانس خارج کیا۔

دیکھو یار۔۔! شادی رکوانی ہے تو پلان بھی تو ہو گا ناں۔۔؟؟ وہ بتاؤ۔؟

سمیر اسکی طرف مکمل گھوما۔ دل کو گونا سکون آگیا تھا۔ کہ جس پے اسکا دل آیا تھا۔ وہ سنگل ہے۔

کان ادھر کرو۔۔! دھیرے سے کہا۔

نہیں۔۔! کاٹو گی۔۔۔! سمیر نے دونوں کان چھپائی ے۔ کشش نے دانت پیسے۔ اور اسکا ہاتھ پکڑ کر سائیڈ پے لے گ ئی۔ اور یہ سب ہانیہ کی نظروں نے بھی دیکھا۔ اور ایک جیلس پن کا احساس جاگا۔

ہاں۔۔ بولو۔۔؟؟ سمیر نے فوراً کہا۔

پلان ہے۔۔ دلہا کڈنیپ کرنا ہے۔۔! سرگوشی والے انداز میں کہا۔

کیا۔۔۔؟؟ سمیر دنگ رہ گیا۔ وہ کشش تھی۔۔ کچھ بھی سوچ سکتی تھی۔ کچھ بھی کر سکتی تھی۔

جو کہا ہے۔۔ وہی کرنا ہے۔۔ سمجھے۔ دلہا ابھی پہنچا نہیں۔ ہیں نے انفارمیشن لے لیں ہیں۔ وہ جس راستے سے آرہے ہیں۔ وہیں سے کڈنیپ کرنا ہے۔

کشش نے فوراً کہا۔

تم۔۔۔تم۔خود بی پھسو گی۔اور مجھے بھی پھساؤ گی۔ یامین بھائی ی کو پتہ چلا تو۔۔

دونوں کو جان سے مار ڈالیں گے۔

میں تو انکی جان ہوں۔۔مجھے تو وہ کچھ بھی نہیں کہیں گے۔البتہ تمہارا کچھ کہا نہیں جا سکتا۔

کشش نے اسے مسکراتے ہوئی ے ڈرایا۔

میں۔۔نہیں جا رہا۔ سمیر نے بھی ہری جھنڈی دکھائی ی۔

تم تو کیا۔۔تمہارے اچھے بھی جائی یں گے۔۔چلو۔۔۔! کھینچ کے ساتھ لیے وہ

باہر آئی۔

دونوں گاڑی میں بیٹھے۔

جہاں سمیر کا ڈر حاوی ہو رہا تھا۔ ہیں کشش کا اطمینان قابل دید تھا۔

واہ۔۔کششش! پہلے دلہن بنی خود کڈنیپ ہوئی ی تھی۔ آج دلہا کڈنیپ کرنے

جارہی ہوں۔۔ کیا قسمت پائی ی ہے۔۔ میری بھی پوری لائی ف ہی

ایڈونچر ہے۔۔۔

دل ہی دل میں سوچتی وہ زیرِ لب مسکرائی ی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

💃💃💃💃💃💃💃💃💃💃💃💃💃

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

کل ان شاءاللہ کوشش کروں گی۔ کہ آپ سب سے تھوڑی گپ شپ کی پوسٹ پے بات چیت کروں اپنے ناولز کے بارے میں۔۔کوئی ی اپ ڈیٹس اور اپ کمنگ ناولز پے۔۔ کچھ مکمل ہوئے ناولز پے۔۔

آپ کے سوال اور میرے جواب۔۔دن کو کروں گی۔پوسٹ۔جو بھی پوچھنا ہوا ناولز کے حوالے سے آپ پوچھ سکتے ہیں۔۔کون کون ملنا چاہے گا۔۔۔؟؟

کومنٹ میں بتائیے گا۔۔۔

جزاک اللہُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر27(کشش ان جمیز بانڈ)

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

حازق۔۔۔! بیٹا۔۔ کہاں ہیں۔۔ آپ۔۔؟؟ آپ جانتے ہیں۔ اس وقت آپ کو یہاں ہونا چاہیے تھا۔

شہریار صاحب کو حازق کا وہاں نہ ہونا سخت کھٹکا تھا۔

بابا۔۔! سیکنڈ برانچ میں ہوں۔۔ وہاں کام بہت زیادہ ہے۔۔۔

مین برانچ میں۔۔ وہاں۔۔ یامین ہے وہ سب دیکھ لے گا۔۔ آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔

ساحل۔ سمندر بیٹھے وہ ان سے جھوٹ ہی بول رہا تھا۔

حازق۔۔! آپ میرے بیٹے ہیں۔۔ اور میں چاہتا ہوں۔ اس لمحے آپ میرے ساتھ ہوں۔ انہوں نے بہت مان سے کہا۔

کچھ پل خاموشی کی نظر ہوگ ئی ے۔

بیٹا۔۔۔! باپ کو سب سے زیادہ بیٹے کی ضرورت ہوتی ہے۔۔ امید کرتا ہوں۔۔۔ زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔

شہریار صاحب نے کال بند کردی وہ اب بھی خاموش نظروں سے ان موجوں کو اٹھکیلیاں کرتے دیکھ رہا تھا۔ اسے لگا آج وہ حقیقتاً خود کو کھودے گا۔ اسکا دل نے کیسے۔۔

ایک بے وفالڑکی کو اپنے لیے چنا۔۔۔ کیوں وہ پہچان نہ کر سکا۔ بس یہی دکھ اسے اندر ہی اندر کھائی ے جارہا تھا۔وہ وہاں نہیں جا سکتا تھا۔ اسکا وہاں جانا انہی کے حق میں برا تھا۔

اور وہ وہاں جاکے اپنا صبر کھو کے کوئی ی تماشا نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اس لیے شہریار صاحب کی ناراضگی کو ہی افورڈ کر سکتا تھا۔ وہیں بیٹھا گزرے لمحوں میں جی رہا تھا۔

یہ کیسی محبت تھی۔۔۔

جو ملی بھی تو پھر سے کھونے کے لیے۔۔۔

کاش۔۔وہ ملتی ہی نہ۔۔۔

وہ مل کے پھر سے کھو گ ئی تھی۔

آنکھ سے ایک آنسو جھلکا۔اور لبوں پے زخمی مسکراہٹ۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

وہ تو کہتا تھا۔ اسے بہت سی دعائی یں آتی ہیں۔۔۔

آئی ینے میں خود کو دلہن کے روپ میں دیکھتی اسکا دل بس حازق کو ہی پکارے جا رہا تھا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اسے یاد کرے۔ لیکن دل اسکی سن کب رہا تھا۔۔؟؟ وہ تو بے لگام اسی کے نال۔پے دھڑکا جا رہا تھا۔اسی کے لیے تڑپا جا رہا تھا۔

اے اللہ کوئی ی معجزہ کر دے۔۔

میرا دل بدل دے۔۔یا اسے میرا کر دے۔۔۔

وہ بس اللہ سے دعائ یں مانگ رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں اس کا عادل سے نکاح تھا۔

اور وہ خود کو بے بس پا رہی تھی۔

وہ رونا نہیں چاہتی تھی۔ لیکن آنسو بہے جا رہے تھے۔ جمیلہ بیگم بھی آج اس سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھیں۔انہیں لگا کہیں ناں کہیں وہ اپنی بیٹی کے ساتھ غلط کر گ ئی ہیں۔ شاید۔۔ اگر وہ اس سے اسکی پسند پوچھ لیتیں تو۔۔۔ آج وہ خوش

ہوتی۔

میں اسکی ماں ہو کے۔۔اس سے محبت کا دعوی کرنے کے باوجود میں اسے دکھ دے گ ئی۔ جبکہ شہریار نے اتنی جلدی اس کے چہرے کی بے رونقی دیکھ لی۔ میں کیوں نہ سمجھ پائی ی۔۔۔؟؟ اف میرے اللہ ۔۔۔میں کیسا امتحن لینے جا رہی ہوں۔۔ اپنی ہی اولاد سے۔۔۔؟؟جمیلہ بیگم اپنے ہی ضمیر کی عدالت میں آج کھڑیں خود کو قصوروار ٹھہرا رہی تھیں۔

عنائی شہ کے پاس وہ ڈھیلے قدموں سے گ ئی یں۔

کیا ہوا مما۔۔۔؟؟آپ اتنی چپ کیوں ہیں۔۔؟

اپنے دلکوایک طرف کرتے اس نے اپنی ماں سے پوچھا۔

عنائی شہ۔۔۔! میری بچی۔۔۔! میں نے۔۔۔ آپ کے بھلے کے لیے سب کیا۔۔۔ لیکن۔۔ آپ کے۔۔چہرے پے۔۔ کوئی ی خوشی کی رمق نہ دیکھتے۔۔مجھے۔۔احساس ہو رہا ہے۔۔کہ۔۔میں جلد بازی۔۔۔! وہ رو دیں۔

نہیں۔۔ مما۔۔۔! پلیز۔۔روئی یں مت۔۔۔! ایسا کچھ نہیں۔۔ میں۔۔ خوش ہوں۔۔ آپ کا ہر فیصلہ۔۔ میری سر آنکھوں پے۔۔۔! عنائی شہ نے ماں

کو گلے لگایا۔

وہ اپنیایک ماں کو تو کھو چکی تھی۔اب ان کو نہیں کھونا چاہتی تھی۔

آپ۔۔پلیز کوئی ی ٹینشن نہ لیں۔۔ عنائی شہ نے مسکراتے انہیں کہا ۔ اور انہیں مطمی ئی ن کیا۔ جبکہ ل زور زور سے ایک ہی دہائی ی دے رہا تھا۔ اپنے دل کے اس مکیں کا نام بتا دے۔۔ لیکن۔۔شاید۔۔ جمیلہ بیگمنے پوچھنے میں دیر کر دی تھی۔ اور عنائی شہ اب چاہ کے بھی کچھ بول نہیں سکتی تھی۔

بارات آگ ئی ہے۔۔۔! کچھ لڑکیوں نے اندر آ کے کہا۔ تو عنائی شہ کولگا اسکادل کسی نے نکال باہر کیا ہو۔ اسکو سانس لینا دشوار ہو گیا تھا۔ لیکن اس نے کچھ ظاہر نہ ہونے دیا۔

جمیلہ بیگم اس کے ہاتھ چومتیں باہر نکلیں۔جہاں عادل کی مما سے ملتیں و،ہمہانوں کو ویلکم کرے لگیں۔

یہ۔۔۔عادل ابھی تک کیوں نہں پہنچا۔۔؟؟عادل کی مما نے بھتیجے سے پوچھا۔

آنٹی۔۔ان کی گاڑی ٹریفک میں پھس گ ئی تھی۔ کچھ دیر میں پہنچ جائی یں گے۔

سعد نے مطمئن کیا۔ تو وہ سر ہلاتیں مہمانوں کی جانب بڑھ گئیں۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

ان کی گاڑی کو سمیرا اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ مل کے پلان بناتا سنسان علاقے میں لے آیا۔اب۔۔انکی گاڑی کے رکتے ہی انہوں نے انکی گاڑی کے ٹائی رز کی ہوا نکال دی۔

یہ کیسے ہو گیا۔۔۔؟؟عادل کے ساتھ اس کے دو دوست اور تھے۔اور ایک ڈرائیور بھی۔

میں چیک کرتا ہوں۔۔۔!ڈرائیور باہر نکلا۔ چیک کیا۔

سر۔۔گاڑی کے سارے ٹائی ر پنکچر ہو گئے ہیں۔۔۔ پریشانی سے بتایا۔

لو۔۔اب اس سنسان جگہ پے کیا کریں۔۔؟؟عادل نے فون ملانا چاہا۔کہ ایک گاڑی انکی جانب بڑھی۔

وہ سمیر کا کوئی دوست تھا۔

ہیلو۔۔س۔۔اینی پرابلم۔۔۔؟؟بہت مہزب انداز میں پوچھا۔تو انہوں نے سارا مسلہ بتایا۔

اچھا۔۔آپ۔۔آجائیں۔۔میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں۔۔اس نے آفر کی تو وہ تینوں

ساتھ ہو لیے۔

ڈرائی یور وہیں گاڑی کے ساتھ رہ گیا۔

کچھ دور جا کے گاڑی بند پڑ گ ئی۔

اب اسے کیا ہوا۔۔؟؟عادل زچ آ گیا۔

وہ گاڑی چلتے چلتے رک جاتی ہے۔۔اکثر۔۔ایسا ہو جاتا ہے۔۔پھر گاڑی کو دھکا لگانا پڑتا ہے۔۔۔!آپ پلیز زرا دھکا لگایں گے۔۔؟؟اس شخص نے بہت محبت اور منت سے کہا۔

عادل نے ان دونوں کو اشارہ کیا کہ وہ جا کے دھکا لگائیں۔ جیسے ہی وہ دونوں نکلے ۔سمیر اور اسکا ایک اور دوست نقاب کیے گاڑی میں بیٹھے۔ اور گاڑی کو زن سے بھگا لے گ ئی ے۔اترنے والے منہ دیکھتے رہ گ ئے۔۔۔

یہ۔۔۔یہ۔۔کیا تھا۔۔۔؟؟قمر۔نے حیرت سے کہا۔

دلہا۔۔۔کڈنیپ ہو گیا۔۔بلال نے منہ بنایا۔

لیکن۔۔۔ایسے کیسے۔۔۔؟اور کوئی ی ہمارا یقین نہیں کرے گا۔۔ کیونکہ عادل ہمارے ساتھ تھا۔۔کسے کہیں۔۔۔؟

فون۔۔۔فون بھی نہیں ہے۔۔۔وہ بھی وہیں رہ گیا۔گاڑی میں۔۔۔!قمر نے سر کو ہاتھ

مارا۔

بس گ ئی ے کام سے۔۔اب یہاں سے نکلیں گے کیسے۔۔؟؟ بلال کو الگ اپنی فکر ستائی ی۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

سرمد۔۔!سارے انتظامات اچھے سے ہونے چاہی ئی ں۔ کسیچیز کی کوئی ی کمی نہ رہے۔۔ یہ۔۔ سمجھو۔۔ گھر کی شادی ہے۔۔۔! اس لیے۔۔ ہر چیز پرفیکٹ ہونی چاہیے۔

یامین نے ہدایات دیں۔تو سرمد نے اثبات میں سر ہلاتا باہر۔نکالا۔

یامین کشش کو کال۔کرنے لگا۔لیکن اس نے کالاٹینڈ نہ کی۔ا بھی مزید کال۔کرتا کہ اسکی میٹنگ اسٹارٹ ہو گ ئی۔

گارڈز ہروت چوکنا تھے۔اس لیے وہ مطمئی ئی ن مٹنگ اٹینڈ کرنے چلا گیا۔جبکہ یہ نہیں جانتا تھا۔ کہ وہ کشش ہے۔۔۔ گارڈز کو چکما دے کے نکلنا اس کے بائی یں ہاتھ کا کھیل تھا۔جو وہ کھیل چکی تھی۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

ہاں۔۔کدھر ہے۔۔۔؟؟وہ نمونہ۔۔۔؟کشش نے سمیر سے پوچھا۔

وہ وہاں۔۔!کرسی کے ساتھ باندھے عادل کی طرف اشارہ کیااس کی آنکھوں پے پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اور منہ پے ٹیپ۔۔!

چلواب۔۔اسکا حساب کرتے ہیں۔۔۔کشش دو دو ہاتھ کرنے اسکی طرف بڑھی۔وہ سنسان علاقے میں کسی کچے گھر میں موجود تھے جہاں۔۔کوئی یدور دور تک زی روح نہ تھی سوائے ان کے۔

مسٹر۔۔عادل۔۔۔!کیسالگ رہاہے۔۔۔؟؟یہاں۔۔؟؟سمیر نے کشش کے بتائے ہوئے الفاظ اونچی لیکن کرخت آواز میں بولے۔

یہ بول۔کیوں نہیں رہا۔۔۔؟سمیر نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

کشش نے اس کے سر پے ہیلے سے چپت رسید کی۔منہ سے ٹیپ اتاروگے تو وہ بولے گا ناں۔۔۔۔!کشش نے اس کے کان میں سرگوشی کے انداز میں کہا۔

سمیر نے اسکے منہ سے ٹیپ اتاری۔

کون ہو تم لوگ۔۔۔۔؟؟اور کیوں۔۔کڈنیپ کیا ہے مجھے۔۔؟؟عادل نے منہ کھلتے ہی پوچھا۔

سمیر نے کشش کی طرف دیکھا۔

اس سے کہو۔۔اگر جان پیاری ہے تو جیسا ہم کہیں ویسا کرنا پڑے گا۔۔ورنہ۔۔ گولی اندر بھیجا باہر۔۔۔!

کشش نے اسکے کان میں کہا۔

مسٹر عادل۔۔۔جیسا کہا جائے ویسا کرو۔۔ ورنہ۔۔ بھیجا اندر۔۔ گولی باہر۔۔۔!

سمیر جلدی میں کچھ غلط کہہ گیا۔کشش نے سر پے ہاتھ مارا۔

گولی اندر۔۔اور تمہارا بھیجا۔۔ باہر۔۔۔! سمیر نے فوراً تصحیح کی۔

کیا چاہتے ہو۔۔۔؟ عادل نے فوراً پوچھا۔

کشش پھر سمیر کے کان میں کچھ بولی۔

تمہیں فون کرنا پڑے گا۔۔اپنے۔۔ باپ کو۔۔کہ تم۔۔یہ شادی نہیں کر سکتے۔تم۔کسی اور سے پیار کرتے ہو۔۔۔!

اس بار سمیر نے ہر لفظ صحیح ادا کیا۔

اور میں ایسا کیوں کروں گا۔۔۔؟؟ عادل نے تیکھے انداز میں پوچھا۔

اپنی جان کی سلامتی کے لیے۔۔اور کس لیے۔۔۔؟؟ سمیر نے بھی اسی انداز میں کہا۔

کچھ پل یونہی خاموشی میں گزر گ ئی ے۔

میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا۔۔۔ تمہیں مارنا ہے۔۔ تو مار دو۔۔۔! عادل۔ نے انہیں اپنا فیصلہ سنایا۔

کشش نے ایک گوری سے اسے نوازا۔ اور سمیر کے کان میں پھر سے آرڈر دیا۔

جان۔۔ تمہاری نہیں۔۔ تمہارے باپ کی جائی ے گی۔۔! میرے شوٹر کے نشانے پے ہے۔۔ وقت نہیں۔۔۔ زیادہ۔۔ سوچو۔۔ اپنے آپ سے نہ سہی اپنے باپ سے تو پیار کرتے ہوناں۔۔؟؟ عادل نے اسکے پاس ہوتے کہا۔ تیر اس بار نشانے پے لگا۔

نووے۔۔۔! خبر دار جو میرے باپ کو کچھ بھی کہا تو۔۔۔ جان لے لوں گا۔۔ میں تمہاری۔۔۔۔! عادل جھٹپٹایا۔

کشش اور سمیر نے ایک دوسرے کو وکٹری کا سائی ن دیا۔

باپ کی زندگی اور موت تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔ اگر تم۔۔ فون نہیں کرو گے۔۔ تو۔۔ میرا فون جائی ے گا۔۔ اور تمہارے گھر میں صفِ ماتم بچھ جائی ے گا۔۔۔

سمیر نے اسے مکمل پھسایا۔ وہ سوچ میں پڑتا۔ کتنی بار اپنے ہاتھ کھولنے کی ناکام کوشش کر

چکا تھا۔ لیکن۔۔اس کے پاس انکی بات ماننے کے علاوہ کوئی ی چارہ نہ تھا۔

ٹھیک ہے۔۔۔میں تیار ہوں۔۔۔! عادل کو ہار مانتے بنی۔

اگر زرا بھی ہوشیاری کی فون اسی وقت بند ہو گا۔۔اور تمہارا باپ اللہ کو پیارا ہو جائی ے گا۔۔۔ یاد رکھنا۔

وادن کرتے سمیر نے اسی کے فون سے اس کے باپ کا نمبر ملایا۔ جو پہلی کال پے ہی اٹھالیا گیا۔

عادل۔ کہاں ہو بیٹا۔۔۔؟ نکاح کا وقت ہو گیا ہے۔۔آپ ابھی تک پہنچے نہیں۔۔۔ رفاقت صاحب پریشانی سے بولے۔

بابا۔۔۔میری بات سنیں۔۔میں یہ شادی نہیں کر سکتا۔۔آپ پلیز۔۔انہیں منع کر دیں۔ عادل۔ کا دل بری طرح ٹوٹا تھا۔

کیا۔۔۔کیا۔ کہہ رہے ہو۔۔عادل۔۔۔؟؟ بارات پہنچ چکی ہے۔۔اور تم۔۔۔؟؟ رفقت صاحب مارے پریشانی کے بول نہ پائی ے۔

بابا۔۔۔میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں۔۔اور اسی سے شادی کروں گا۔۔آپ۔۔پلیز۔۔

بارات واپس لے جائی یں۔

مزید کچھ اور کہتا یا سنتا۔۔ سمیر نے کال۔ کاٹ دی۔

ہمارا کام۔ ہو گیا۔ سمیر نے کشش کے کان میں دھیرے سے کہا۔

یس۔۔ پاٹنر۔۔۔! اب وہاں تھوڑا تماشا لگے گا۔۔ لیکن۔۔ حازق ہیرو بن کے عنائی شہ کو اپنا لے گا۔۔۔ مائی نڈ بولؤ نگ آف می۔۔۔! دونوں باہر آ چکے تھے۔ اور خوشی سے باتیں کرنے لگے۔

اب اسے کب تک پکڑے رکھیں۔۔؟؟ سمیر کو واپس ہانیہ سے ملنے کی خواہش جا گی۔

حازق کے نکاح تک۔۔!! کشش نے کہتے کرن کو فون ملایا۔ جو دو تین کالز کے بعد ہی اٹھا لیا گیا۔

کیا سچویشن ہے۔۔۔؟؟ فوراً پوچھا۔

یارا۔۔ بہت شور ہو رہا ہے۔۔۔ انکل اور آنٹی بہت پریشان ہیں۔ اور غصے میں بھی۔۔ دلہا آیا نہیں۔۔ اور کہا جا رہا ہے مکہ بارات واپس جائی ے گی۔۔

کرن نے ایک سائیڈ پے ہوتے انفارم کیا۔

ہممممم۔۔ اور یہ حازق۔۔۔ وہ کدھر ہیں۔۔؟؟ کشش کے ماتھے پے تیور چڑھی۔

وہ۔۔وہ تو کہیں نظر نہیں آرہے۔۔۔۔؟؟ کرن نے پورے ہال۔میں نظر دوڑائی ی ۔

ٹھیک ہے۔۔ جیسے ہی حازق پہنچے۔مجھے انفارم۔کرو۔

کہتے ہی کشش۔نے فون کاٹا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

شادی ہال۔میں چہ مگوئی یاں شروع ہو چکی تھیں۔ کسی نے لڑکے کو برا نہ کہا۔

سبھی نے لڑکی میں ہی عیب تلاش کیے۔

ضرور لڑکی ہی صحیح نہیں ہو گی۔ بروقت پتہ چلا ہو گا۔لڑکا شادی سے انکار کر گیا۔۔ورنہ

کسی اور میں انٹرسٹڈ ہوتا تو پہلے ہی ہامی نہ بھرتا۔

غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔

عنائشہ تک بھی خبر پہنچ گئی تھی۔ وہ تو سکتے میں تھی۔ ایسا نصیب تھا

اسکا۔۔۔؟؟

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

مل۔گیا۔۔۔۔! کشش نے صبح ہی یامین کے موبائیل سے حازق کا نمبر نکال لیا تھا۔

او اب اسے کال کر رہی تھی۔

کافی دیر بعد حازق نے کال اٹھالی۔ ان نأوڑا نمبر دیکھ وہ چونکا۔

ہیلو۔۔۔؟؟

کیاہیلو۔۔۔؟؟آپ کو کوئی ی احساس ہے۔۔۔؟؟ وہاں۔ آپ کی محبت کو آپ کی ضرورت ہے۔۔ اور آپ نجانے کہاں چھپے بیٹھے ہیں۔۔؟کشش چھوٹتے ہی فوراً سے بولی۔

حازق نے حیرت سے موبائی یل کو دیکھا۔

کیامطلب۔۔۔؟؟کون۔۔۔؟؟ماتھے پے تیوری پڑی۔

عنائی شہ کی بات کر رہی ہوں۔۔۔! فوراً پہنچیں اس وقت وہ بہت مشکل۔ میں ہے۔۔ اور اپنی محبت کی آزمائی ش دیں آج آپ۔۔۔جائی یں فوراً۔ آرڈر لگاتی اس نے کال۔ کاٹی۔

حد ہے بھ ئی۔ وہاں اتنی ایمرجنسی ہو گ ئی ہے اور یہ مجوں بنے پتہ نہیں کدھر چھپ کے بیٹھے ہیں۔۔ کشش نے اپنی رائی ے کا اظہار کیا۔ اور وہیں سمیر کے پاس بیٹھی جو موبائی یل پے گیم کھیل رہا تھا۔ چلو۔۔۔ میں بگی کھیلوں گی۔ مجھے بھی ایڈ کرو۔

اسٹیک مین پارٹی ان کی فیورٹ گیم تھی۔اور وہ ہر وقت کھیلنے کو تیار رہتے تھے۔اور لڑائی ی الگ۔۔۔ بے ایمانی الگ کرتے تھے۔

😊😊😊😊😊😊😊😊😊😊😊😊

کسے ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔؟؟داور کی اچانک آمد پے کرن سٹپٹائی ی۔ آپ یہاں۔۔۔؟؟ کیوں۔۔ کیا ہوا۔۔۔؟؟بھائی ی کا ہوٹل ہے۔۔ میں کبھی بھی یہاں آسکتا ہوں۔۔ دوار نے سینے پے ہاتھ باندھتے پیار بھری نظریں کرن پے ٹکائی یں۔ کرن نے شرماتے سر جھکا لیا۔

یہ دونوں۔۔افلاطون کدھر ہیں۔۔؟داور کو فوراً کشش اور سمیر کی کمی محسوس ہوئی ی۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔۔؟؟کرن سے داور کے آگے جھوٹ نہ بولا گیا۔داور نے اسے شک کی نظر سے دیکھا تو کرن نے اسے سب بتا دیا داور سر پکڑ کے بیٹھ گیا۔

یہ کب سدھریں گے۔۔۔۔؟؟داور کو انکی فکر ہوئی ی۔

کرن خاموش ہی رہی۔

دوسری طرف بارات واپس جانے کی تیاری ہو رہی تھی۔

اتنے میں کشش کا فون پھر سے آیا۔

ہاں۔۔بولو۔۔کیا سچویشن ہے۔۔۔؟؟کشش نے بے صبری سے پوچھا۔

داور آگئے ہیں۔۔! کرن نے دھیرے سے کہا۔ تو کشش نے دانت کچکچائے۔

تمہیں حازق کا پوچھا ہے۔۔اسکا بتاؤ۔۔ داور۔۔ پے ہی نظریں ٹکائے رکھنا۔۔!

کشش نے اسے جھڑکا۔

آگیے ہیں۔۔حازق۔بھائی۔۔۔! کرن خوشی سے بولی۔

گڈ۔۔!اب نکاح ہوجائے دونوں کا۔۔تو مجھے فوراً انفارم کرو۔ تاکہ یہاں سے نکلیں ہم دونوں ۔۔!

کشش نے فون بند کیا۔شکر اللہ کا۔۔مجنوں پہنچ گیا۔۔کشش نے سمیر سے کہا۔

یار۔۔میں بہت بور ہو رہا ہوں۔۔! سمیر اکتا گیا۔اس کے دو دوست۔۔جنہوں نے اسکی مدد کی۔وہ بھی باہر ہی بیٹھے تھے۔

آہا۔۔۔۔!بس نکاح ہوتے ہی نکلتے ہیں۔۔!کشش نے اسکی ڈھارس بڑھائی۔

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

یہ۔۔بارات کیوں واپس۔۔؟؟کیا ہوا۔بابا۔۔؟؟حازق کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا۔

آج۔۔احساس ہو رہا ہے۔۔ کہ میں ایک بیٹی کا باپ ہوں۔۔۔ حازق۔۔! عادل نے شادی سے انکار کر دیا ہے۔۔ شہریار صاحب ٹوٹنا نہیں چاہتے تھے۔ لیکن حازق کے سامنے ٹوٹنے لگے۔

حازق کے تو جیسے پیروں تلے سے کسی نے زمین کھینچ لی ہو۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا۔۔۔ ہے۔۔۔؟؟ وہ۔۔ایسا۔۔۔ کیوں۔۔؟؟ حازق کو۔ کچھ سمجھ نہ آیا۔۔؟

حازق بارات واپس جا چکی ہے۔۔اور اب۔۔ میری بیٹی۔۔۔؟ کیا ہو گا اسکا۔۔۔؟؟ لوگ تو۔۔اسے ہی باتیں کریں گے۔۔۔۔! کن کن کا منہ بند کریں گے ہم۔۔۔؟؟ منع کیا تھا۔۔ جمیلہ کو۔۔اتنی جلدی مت کریں۔۔ لیکن۔۔انہوں۔۔نے میری بات نہیں مانی۔۔۔۔! وہ حازق سے دل کا بوجھ ہلکا کر رہے تھے۔

بابا۔۔۔! اگر۔۔آپ اجازت دیں تو۔۔میں۔۔ عنائشہ سے۔۔ نکاح۔۔؟؟؟

حازق نے دھڑکتے دل سے کہا۔ تو شہریار کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ وہ بھی تو شروع سے یہی چاہتے تھے آگے بڑھ کے حازق کو گلے لگایا۔اور کچھ ہی دیر میں نکاح کی رسم ادا کر دی گئی۔

افسردہ ماحول ایکبار پھر سے خوشیوں سے بھر گیا۔رونقیں ایک بار پھر سے دوالا ہوگئی ہیں۔ چہرے پھر سے کھل اٹھے۔ جمیلہ بیگم دل سے ان دونوں کے لیے خوش ہوئی ہیں۔

واقعی یہ ان دونوں کے سچے جذبے تھے۔جو اللہ کو پسند آگئے تھے۔ اور اللہ نے انکے دل کی سن لی تھی۔

ان کی قربانی کے اس انداز کو اللہ نے پسند کر لیا تھا۔اور ان دونوں کیوانکی۔ محبت سے نواز دیا تھا۔

دوسری طرف عنائشہ بت بنی بیٹھی تھی اسے تو ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا۔۔ اسے یہ سب ۔۔حازق کی سازش لگ رہی تھی۔ لیکن فی الحال وہ ماں باپ کی وجہ سے خاموش تھی۔

رخصتی کا وقت آن پہنچا تھا۔

کرن نے کشش کو فون پے نکاح کی خوشنجری سنائی ی تو اس نے شکر کا کلمہ پڑھا۔ اب ہم بھی نکلتے ہیں۔۔گھر کی طرف۔۔ تم داور کے ساتھ نکلو۔۔بس یادرکھنا کسی کو کچھ بھی پتہ نہ چلے خاص کر میرے۔۔ان کو۔۔۔! کشش بولتے ہوئے اٹھی اور سمیر

کو چلنے کا اشارہ کیا۔

سمیر اپنے دونں دوستوں کی طرف گیا انہیں ہدایات دیتا وہ عادل کے پاس آیا۔

شکریہ دوست۔۔۔۔! دو پیار کرنے والوں کو۔ ملونے میں تمہارا اہم کردار تھا۔ جو

ہم۔۔ ہمیشہ یاد رکھیں گے۔۔۔! سمیر نے مسکراتے ہوئے اسے کہا۔ جبکہ عادل

کے منہ پے ٹیپ تھی۔ وہ دانت پیستا رہ گیا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

یامین ابھی فری ہو کے باہر آیا تھا۔ باہر نکلتے ہی اسے کال پے ساری انفومل گ ئی تھی۔

وہ خاص آدمی اس نے اپنوں کی ہر رپورٹ حاصل کرنے کے لیے رکھا تھا۔

اور جو انفارمیشن اسے ملی تھی۔ اس پے یامین کا دماغ بہت سخت گھوما تھا۔ کشش پے بے انتہا

غصہ آیا تھا۔ وہ عادل کو جانتا تھا۔ وہ جس قماش کا انسان تھا۔ اپنے دشمن کو وہ چھوڑتا نہیں

تھا۔ اور کشش نے اس سے پنگا لے لیا تھا۔

یامین نے کشش کو کال کی۔ اس وقت ان کی گاڑی گھر کی طرف گامزن تھی۔

دوسری طرف داور اور کرن بھی ہال سے نکل آئے تھے۔

یہ۔۔۔ کیوں فون کر رہے ہیں۔۔۔؟ کشش نے دھیرے سے کہا۔

اٹھالو۔۔۔ونہ پریشان ہوں گے۔۔ سمیر نے گاڑی ڈرائیو کرتے مشورہ دیا۔

نہیں۔۔۔گھر پہنچ کے بات کروں گی۔۔۔ورنہ وہی پوچھ تاچھ شروع ہو جائے گی۔

گاڑی سگنل پے رکی تھی۔اور دونوں ہی کو گھر پہینچنے کی جلدی تھی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

یامین کو کشش پے بے انتہا غصہ آیا۔وہ اسکی کال اٹھا نہیں رہی تھی۔دانت پیستا وہ سیدھا گھر کی طرف جانے کے لیے باہر نکلا۔سارا کام مینیجر کے حوالے کرتا وہ کشش کی کلاس لینے کا آج پورا ارادہ رکھتا تھا۔

جبکہ حازق کو وہ مکمل اپنے دماغ سے نکال گیا تھا۔کہ آج اسکا نکاح ہو گیا تھا۔اسکی من چاہی لڑکی کے ساتھ۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

عنائشہ کو حازق کے روممش پہنچا دیا گیا۔ جمیلہ بیگم اس کے لیے بہت خوش تھیں۔ کہ بالآخر اللہ نے انکی بیٹی کا مان رکھ لیا تھا۔

عنائشہ ! بیٹا۔۔۔! میں آپ کے لیے بہت خوش ہوں۔۔ حازق ۔۔ بہت

اچھا بچہ ہے۔۔۔ یقیناً وہ آپ کو بہت خوش رکھیں گے۔۔۔! بہت پیار سے کہا۔

یہ تو وقت بتائے گا۔۔۔ کون کس کو کتنا خوش رکھتا ہے۔۔۔؟؟ عنائی شہ نے دل میں ہی جواب دیا جبکہ لب خاموش تھے۔

آپ۔۔ ریسٹ کرو۔۔۔! میں حازق کو بھیجتی ہوں۔۔ ضرورت کی ہر چیز رکھوا دی ہے بیٹا۔۔۔ لیکن۔۔۔ پھر بھی۔۔ کسی بھی چیز کی ضرورت ہوئی تو لازمی بتانا۔۔۔! اپنا خیال رکھنا۔۔ وہ عنائی شہ کا ہاتھ چومتی جا چکیں تھیں۔ عنائی شہ نے آنکھیں بند کیے گہرا سانس خارج کیا۔ اور اپنی جگہ سے اٹھی۔ اور دروازہ کو لاک لگا دیا۔

مسٹر حازق۔۔۔! اچھے بننے کا یہ ڈرامہ آپ کو بہت مہنگا پڑنے والا ہے۔۔۔! دل ہی دل میں وہ اس سے مخاطب ہوئی۔

جبکہ دوسری طرف وہ گھر پہنچ چکے تھے۔ لیکن داور اور کرن ابھی نہیں پہنچے تھے۔ رات کافی ہوگئی تھی۔ سبھی سونے کے لیے اپنے روم میں جا چکے تھے۔ دونوں دبے پاؤں اندر داخل ہوئے۔

شکر ہے اللہ کا بچ بچا کے نکل آئی ہے۔ اور نکاح بھی ہو گیا۔۔۔! کشش نے دھیرے سے کہا۔

لیکن اگر کسی کو بھی پتہ چلا تو۔۔ ہم۔۔ گ ئ ے کام سے۔۔۔! سمیر نے ڈرتے ہوئ ے کہا۔

کون بتائ ے گا۔۔۔؟؟ تم۔۔ میں۔۔ یا۔۔ کوئ ی اور۔۔۔؟؟ کشش نے چہرہ ہشاش بشاش کرتے پوچھا۔

اتنے میں سمیر کی نظر کشش کے پیچھے کھڑے غصیلی نظروں سے دیکھتے یامین پے پڑی۔

گ ئ ے کام سے۔۔۔۔! سمیر زیرِ لب بولا۔

کچھ نہیں ہوتا۔۔ اب تو۔۔ اللہ بھی ہم سے خوش ہو گا۔۔ دو پیار کرنے والوں کو ملوایا ہے آخر۔۔ کتنا ر سکی کام کیا ہے۔۔ ہم نے۔۔۔! سیدھا ہوائ ی جہاز میں بیٹھ کے جنت میں جائ یں گے۔۔۔! کشش نے ہاتھ سے ہوائ ی جہاز کا اشارہ کرتے مسکراتے کہا۔

ابھی تو جو میزائ ل گرنا ہے۔۔۔ اس سے تو بچو۔۔۔۔! سمیر کے حلقسے الفاظ ہی نہیں نکل رہے تھے۔

کیاہوا۔۔؟ تمہیں کیوں چپ لگ گ ئی۔۔۔؟؟ کش شنے فکر سے پوچھا۔

پیچھے۔۔دیکھو۔۔۔پیچھے۔۔۔۔۔! دبے دبے انداز میں کہا۔

کیاہی پیچھے۔۔۔؟؟ کچھ بھی تو نہیں۔۔۔؟؟ کشش نے سمیر کے پیچھے دیکھتے حیرت سے پوچھا۔ تو سمیر نے سر پے ہاتھ مارا۔

ارے میرے پیچھے نہیں۔۔یارا۔۔۔اپنے پیچھے دیکھو۔۔۔! سمیر زچ آتا بولا۔

ہاں۔۔تو میرے پیچھے کونسا بھوت دیکھ لیا تم نے۔۔۔؟؟ ہاں۔۔۔؟؟ کہتے ساتھ ہی وہ مڑی۔۔ لیکن باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گ ئی ے۔ یامین کے چہرے پے غصہ باآسانی سے دیکھا جا سکتا تھا۔

لو جی۔۔ہو گ ئی۔۔۔نیکی۔۔۔! نیکی کر دریا میں ڈال۔۔۔! کشش دھیرے سے بولی۔

ہم۔۔۔نے گلے میں ڈال لی ہے۔۔۔۔! سمیر نے لقمہ دیا۔ اتنے میں داور اور کعن بھی اندر داخل ہوئی ے۔ اندر کی سچویشن دیکھ وہ بھی انہی قدموں پے رکے۔

لگتا ۔۔۔ہے۔۔ہم۔۔غلط وقت پے پہنچے ہیں۔۔داور نے یامین کا چہرہ دیکھتے دل تھام کے کہا۔

سمیرا اور کشش نے گردن گھما کے اسے ایسے دیکھا جیسے کوئی ی الگ ہی مخلوق

ہو۔۔۔

یامین نے ان چاروں کو بڑے ہال میں ایک ساتھ آنے کو کہا۔اسکا غصہ ضبط کرنے سے چہرہ لال ہو گیا تھا۔ان چاروں نے اسے سخت مایوس کیا تھا۔۔

کشش دماغ ہی دماغ میں کہانی ترتیب دینے لگی۔

کچھ بھی ہو۔۔سب میری ہاں میں ہاں۔۔ملانا۔۔ سمجھے۔وہاں سے ہال میں آتے وہ ان تینوں کو جلدی سے بولی۔

جاری ہے۔

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

آپ سب کے اتنے ڈھیر سارے پیار کا بہت شکریہ۔

آج کی قسط لانگ ہے۔

آپ کے کومنٹس بھی لانگ ہونے چاہیئں۔

اگلی قسط میں یامین اور کشش کے اسپیشل سینز کے ساتھ ساتھ حازق اور عنائشہ کی پیار بھری نوک جھونک ملے گی۔

دعاؤں میں یادرکھیں۔

جزاک اللہُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر28

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

تم۔۔چاروں کو۔۔شرم ہے یانہیں۔۔؟

ایک ہی لائین میں کھڑا کرتے یامین نے غصے سے بولا۔

اب توگئے کام سے۔۔۔۔! سمیر نے ہلکے سے کہا۔یامین نے وہ بھی سن کے اسے سخت گھورا۔

کیوں کرتے ہو ہر وہ کام جو۔۔نہیں کرنا چاہیے۔۔۔؟؟ یامین نے کمر پے ہاتھ باندھے ان سے سختی سے دریافت کیا۔

ہم۔۔۔نے توکچھ۔۔بھی۔۔۔؟؟

چپ۔۔۔۔! خبردار جوایک لفظ بھی جھوٹ بولاتو۔۔۔! انگلی اٹھاتاوہ کشش کو سہما گیا۔وہ

وہیں چپ کر گ ئی۔

حد ہوتی ہے ہر بات کی۔۔۔! تم لوگوں کو کیا لگتا ہے۔۔۔؟؟ بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔۔۔؟؟ جانتے بھی ہو۔۔۔ ک سے پنگا لے لیا ہے۔۔۔؟؟ یامین کو رہ رہ کے ان چاروں پے غصہ آ رہا تھا۔ خاص کر کشش پے۔

بھائی ی۔۔۔! قسم لے لیں۔۔ میں ان کے پلان میں بالکل شامل نہیں تھا۔ میں تو اتفاقاً وہاں چلا گیا۔ مجھے کیا پتہ تھا یہ کیا کارنامہ انجام ینے والے ہیں۔۔ داور نے بھی صاف اپنا دامن بچایا۔ جس پے ان تینوں نے دانت کچکچاتے اسے سخت گھوری سے نوازا۔

میں تھک چکا ہوں۔۔ تم لوگوں کو سمجھا سمجھا کے۔۔ اب میرا صبر بھی ٹوٹ رہا ہے۔۔ لیکن۔۔۔ ے م لوگوں کو سکون نہیں۔۔۔! یامین کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔

دو۔۔ پیار کرنے والوں کو ملوانے سے۔۔۔ اللہ خوش ہوتا ہے۔۔۔! کشش کی زبان میں پھر کھجلی ہوئی ی۔

اور جھوٹ بولنے والوں سے۔۔؟؟ یامین نے سخت انداز سے پوچھا۔

جو جھوٹ۔۔۔ کسی کے بھلے کے لیے ہو۔۔۔ اس کا گناہ۔۔۔؟؟

بھلا۔۔۔؟؟ یامین نے اسکی بات کاٹی۔ اور سر جھٹکا۔

روم میں جاؤ کشش۔۔! انداز انتہائی سنجیدہ تھا۔ اب مزید وہ اسکی اوٹ پٹانگ باتیں نہیں سن سکتا تھا۔

کشش کی نظر سمیر پے پڑی جس نے نفی میں سر ہلایا۔

پلیز۔۔۔آپ۔۔انہشس کچھ نہ کہیں۔۔سارا کیا دھرا میرا۔۔۔!

تمہیں سنائی ی نہیں دیا کیا کہا میں نے۔۔؟؟ یامین نے اسکی بات کاٹی۔ اور غصہ ضبط کرتے وہ قدرے اونچی آواز میں بولا۔ کشش اسکے غصے سے خائف ہوئی ی۔ اور خاموشی سے روم کی جانب بڑھی۔

کرن کو بھی جانے کا اشارہ کیا۔ تو وہ بھی شکر کا کلمہ پڑھتی فوراً وہاں سے نکلی۔

سمیر۔۔! یہ تمہاری لاسٹ وارننگ ہے۔۔لاسٹ مطلب لاسٹ۔۔۔! آج کے بعد کشش کو لے کے تم کہیں نہیں جاؤ گے۔۔ اور نہ ہی کسی بھی الٹے کام میں اسکی مدد کرو گے۔۔ اور اگر۔۔ میری بات کو ہوا میں اڑایا ۔۔ تو اسی دن تمہارا باہر کا ویزا لگوا کے تمہیں ایبراٹ بھیج دوں گا۔۔اور یہ کرتے ہوئے مجھے بہت خوشی ہو گی۔

انتہائی ی سنجیہ انداز میں کہتے وہ سمیر کا خون خشک کر گیا۔ سبھی جانتے

تھے۔ وہ جو کہتا تھا وہ کرتا تھا۔ سمیر کو اسکی ہاں میں ہاں ملاتے بنی اور فوراً وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا۔

داور۔۔۔! میں۔۔ داداجی سے بات کرتا ہوں۔۔ کہ وہ۔۔ تمہاری اور کرن کی شادی کروادیں۔۔ تاکہ یہ آپس میں مل کے مزید کوئی ی شرارت نہ کریں۔ تم سمجھ رہے ہو ناں۔۔۔ ؟ یامین کو داور سب سے زیادہ سمجھ دار لگتا تھا۔ اس لیے اسے سمجھایا۔ اور اپنے روم میں آیا۔ جہاں کشش منہ بسورے بیٹھی تھی۔

یامین نے اسے دیکھ ایک بار پھر غصہ حاوی ہونے لگا۔ ہر طرف دشمن ہی دشمن تھے۔ اور دوسری طرف یہ لصکی اپنی دشمن خود بنی ہوئی ی تھی۔

آج سے تمہارا گھر سے باہر نکلنا بند۔۔۔! کلائی ی سے گھڑی اتارے بنا اسکی طرف دیکھے آرڈر سنایا۔

ایسے کیسے۔۔۔؟ مطلب۔۔ کالج بھی بند۔۔۔؟؟ کشش کی آنکھیں چمکیں۔ یامنین نے پلٹ کے اسے دیکھا۔ وہ ہر بات میں اپنے مطلب کی بات نکال لیتی تھی۔

ایک ماہ بعد پیپر زہیں۔ گھر بیٹھ کے تیاری کرو۔ اور صرف پیپر ز کے لیے اب باہر نکلو گی۔ اسکے علاوہ۔۔۔ تم اس گھر کی دہلیز پار کرتی نظر نہ آؤ۔۔ سمجھی۔۔۔! سختی سے ڈانٹا۔ تو

کشش نے ٹیڑھے میڑھے منہ بنائے۔

دہلیز کس نے پار کرنی ہے۔۔۔؟؟ مجھے دیوار پے بھی چڑھنا آتا ہے۔۔۔! کشش دل ہی دل میں مخاطب ہوئی ی۔

یامین کو اس سے ابھی بھی کچھ بھی اچھے کی امید نہ تھی۔ مزید بنا کچھ کہے وہ موبائیل پے عادل کے بارے میں ساری انفارمیشن اکھٹی کرنے کی جلیل کو ہدایت دیتا لیٹا۔

آپ۔۔ ناں۔۔۔ مجھے۔۔۔ بہت زیادہ ڈانٹنے لگے ہیں۔۔! جو کہ ایک غلط بات ہے۔۔۔! کشش نے اسکا موڈ نارمل دیکھا تو دھیرے سے شکوہ کیا۔

تم۔۔ اپنی حرکتوں پے۔۔ ڈانٹ کھاتی ہو۔۔۔! یامین نے بنا دیکھے اسے پھر سے جھڑک دیا۔

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

یہ دروازہ کیوں لاکڈ ہے۔۔۔؟؟ حازق نے دو تین بار ناب گھومایا لیکن دروازہ نہ کھلا۔ اس کے پاس کیز بھی نہ تھیں کہ وہ دروازہ کھول لیتا۔

عنا۔۔۔! عنا۔۔۔! دروازہ کھولو۔۔۔! دھیرے سے اسے پکارا۔ جو کان امنہ دونوں سیے بیٹھی تھی۔

عنا۔۔۔! تم سن رہی ہو۔۔۔؟؟ دروازہ کھولو۔۔۔؟؟ حازق کو غصہ آیا۔

حازق نے پیچھے مڑ کے دیکھا صد شکر کوئی نہ تھا۔ لیکن۔۔ دروازہ کھولنا۔۔ اس کے بس میں نہ تھا۔ سامنے عنائشہ تھی۔ ایک بار اگر ضد آگئی تو وہ پھر کی کی نہشس سنتی تھی۔

اب کیا کروں۔۔؟ رات یہیں کھڑے گزاروں گا۔۔۔؟؟

ہملامی سے کہا۔

عنا۔۔۔! پلیز۔۔۔ دروازہ کھولو۔۔۔! اب کی بار تھوڑا منت بھرے انداز میں کہا۔ وہ گھر میں کسی قسم کو کوئی تماشا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن عنائشہ اسکی بات نہ سن رہی تھی نہ مان رہی تھی۔

💘💘💘💘💘💘💘💘💘💘💘💘💘

بس۔۔۔ ہر وقت ڈانٹ ڈانٹ۔۔۔! پتہ ہے آپ کو اللہ مجھ سے کتنا خوش ہوں گے۔۔۔ جب آپ سے کہا۔۔ اپنے دوست کی مدد کریں۔۔ تو آپ نے کی نہیں۔۔ اور جب ہم نے کی تو۔۔۔ آپ کو ہضم نہیں ہو رہا۔۔۔۔! یہ آپ کا فرض تھا کہ آپ کرتے۔۔۔ لیکن مجھے اتنا یقین ہے۔۔۔ آج۔۔ حازق بھائی ی مجھے تو۔۔۔ دعائیں ہی

دیتے ہوں گے۔ پلکیں جھپکاتے پیار بھرے اور میٹھے انداز میں کہتی وہ یامین کو میمرائز کر رہی تھی۔

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖کشش تمہیں اللہ پوچھے۔۔۔ کیا کیا ہے تم نے میرے ساتھ۔۔۔؟؟ اپنے ہی روم سے بے دخل کر دیا گیا۔۔۔ ہوں میں۔۔۔! حازق نے دل ہی دل میں کشش کو مخاطب کیا۔

اور وہیں پے وہ کھڑا سوچتا رہا کہ کیا کرے۔۔۔؟؟ کہ اتنے میں جمیلہ بیگم وہاں آ پہنچیں۔

بیٹا۔۔۔؟؟ یہاں کیوں کھڑے ہیں۔۔؟؟ لہجہ میں بہت پیار تھا۔ حازق نے گہرا سانس خارج کیا۔

جی۔۔۔ بس وہ۔۔۔ جا ہی رہا تھا۔۔۔! حاق سر جھکا کے بولا۔

عنائی شہ۔۔۔۔! جمیلہ بیگم۔نے دروازہ کھولنا چاہا لیکن نہ کھلا۔ حازق کو دیکھتے انہوں نے عنائی شہ کو۔پکارا۔ لیک جواب ندارد۔۔۔

عناًشہ۔۔۔ بیٹا۔۔۔؟؟ دروازہ کھولو۔۔۔؟؟ انہوں قدرے اونچی آواز میں پکارا۔ وہ جو منہ سر لپیٹے سونے کی تیاری کر رہی تھی۔ جمیلہ بیگم۔کی آواز پے چونکی۔ اور جلدی سے اٹھتے دروازہ انلاکڈ کیا۔۔

باہر حازق کے ساتھ جمیلہ بیگم کو دیکھ عنائی شہ کو مزید غصہ آگیا۔ اسے یہی لگا کہ حازق نے انہیں بلایا ہے۔

جی۔۔۔! دھیرے سے پکارا۔

سب۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔ ناں۔۔؟؟ انہوں نے حازق کے ساتھ اندر آتے الجھتے ہوئے پوچھا۔

جی۔۔۔ جی مما۔۔۔! عنائی شہ کو شرمندگی سی محسوس ہوئی۔۔

بیٹا۔۔ اگر کوئی بات ہے یا کوئی غلط فہمی ہے تو روم۔کے اندر اسے حل کرو۔۔گلے کرو یا شکوے۔۔ لیکن۔۔ روم کے اندر کی بات باہر۔نہیں آنی چاہیے اور یہی سب سے بڑی بات ہوتی ہے۔۔۔اس سے والدین خوش رہتے ہیں۔ اور آپسی جھگڑا بھی ختم ہو جاتا ہے۔۔۔

انہوں نے جو محسوس کیا اس پے سمجھانا بہتر سمجھا۔

جی۔۔۔! عنائی شہ کا سر ہی نہیں اٹھ رہا تھا۔

جمیلہ بیگم حازق کی جانب بڑھیں۔

بیٹا۔۔۔! آپ میرے بہت سمجھدار بیٹے ہیں۔ مجھے آپ پے یقین ہے۔۔ آپ سب

سنبھال لیں گے۔

انہوں نے بہت پیار سے حازق کے ہاتھ تھام کے کہا۔

آپ فکر نہ کریں۔ مما۔۔۔! بھروسہ رکھیں۔ حازق نے انہیں اپنامان دیا۔

جیتے رہو۔۔۔! انہوں نے پیار سے اسکے سر پے ہاتھ پھیرا۔اور باہر چلیں گ ئی یں۔ ان کے جانے کے بعد حازق نے آگے بڑھ کے دروازہ لاک کیا۔ اور گہرا سانس خارج کرتا اپنا غصہ کنٹرول کرتا واپس آیا۔

عنائی شہ تھکے ہوئ ے انداز میں وہیں بیڈ پے وہیں بیٹھ گ ئی۔ اپنا آپ اسے آج بہت ارزاں لگا۔

بہت خوش ہوں گے ناں آج آپ۔۔۔؟؟ لہجہ روندھا ہوا تھا۔ حازق چونکا۔

کرلی ناں۔۔ سازش۔۔۔؟؟ لے لی ناں۔۔ کسی اور کی جگہ۔۔۔؟؟ کر دیا ناں۔۔ مجھے رسوا۔۔۔؟؟ آگیا آپ کو سکون۔۔۔؟؟ بدلہ لے کے۔۔۔؟ وہ روتی آنسوؤں سے وہ سر اٹھا کے حازق کو دکھتی درد دباتے ہوئ ے بولی۔

تم۔۔۔! سمجھتی کیا ہو خود کو۔۔۔؟؟ ہاں۔۔ بہت۔۔ زیادہ دکھ ہو رہا ہے۔۔ میرے ساتھ نکاح پے۔۔۔؟؟

بازو سے پکڑ کے اسے کھڑا کیا۔حازق جتنا خود کو قابو کرنا چاہ رہا تھا۔وہ اسے اتنا ہی اکسا رہی تھی۔

کیا غلط کہا میں نے۔۔۔؟؟عنائی شہ نے بھی اسی انداز میں کہا۔

تم تو غلط کہہ ہی نہیں سکتی۔۔بہت پارسا ہو ناں تم۔۔۔!حازق کو بھی اسکی باتوں پے شدید غصہ آیا۔

چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔!عنائی شہ نے زورزبردستی سے اپنا بازو چھڑوانا چاہا۔ لیکن گرفت مزید مضبوط ہو گئی۔

یہ ہاتھ چھوڑنے کے لیے نہیں تھاما۔۔اور حازق شمریز کے اندر۔وفا ہے۔۔بے وفائی نہیں۔۔ اس لیے۔۔ چھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔

حازق نے ایک ایک لفظ پے زور دیتے کہا۔

عنائی شہ اس کے انداز ہی دیکھتی رہ گئی۔

کتنے بڑے سازشی ہیں۔۔آپ۔۔۔؟؟کسطرح سارا کھیل آپ نے کھیلا۔۔۔اور اپنے حق میں کر لیا۔۔۔!

عنائی شہ نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے آنسو ضبط کرتے کہا۔

اچھا۔۔۔ تمہیں لگتا ہے۔۔۔ یہ سب میں نے کیا ہے۔۔۔؟؟ حازق کو اچھنبا ہوا اسکی بات پر۔

لگتا کیا۔۔۔؟؟ آپ ہیں بہت بڑے گیم پلانر۔۔۔! آپ کے علاوہ اور کون کر سکتا ہے۔۔؟؟ عین موقع پے۔۔۔ عادل کا۔۔ غائب ہونا۔۔ اور اسکی جگہ آپ کا آجانا۔۔ یہ۔۔۔ سب کیا ہے۔۔۔؟؟ عنائشہ نے اپنی بات پے زور دیا۔

چلو۔۔۔ ایسے تو ایسے ہی سہی۔۔ تمہیں ایسا لگتا ہے ناں۔۔ تو ایسے ہی سہی۔۔۔ میں نے کیا ہے سب۔۔۔ جو کرنا ہے کر لو۔۔۔! حازق نے غصے سے عنائشہ کو بیڈ پے دھکا دیا۔ اور خود پیچھے ہٹا۔ اسے ڈر تھا کہ وہ غصے میں عنائشہ کے ساتھ کچھ غلط نہ کر دے۔

دیکھا۔۔ ناں۔۔ سچ آ گیا ناں۔۔ زبان پے۔۔۔! عنائشہ کو اسکا انداز سخت برا لگا۔ حازق وہاں سے ہٹ گیا۔ اس نے مزید کچھ بھی بولنا مناسب نہ سمجھا اور کبرڈ سے کپڑے نکالنے لگا۔

سچ کڑوا ہی ہوتا ہے۔۔۔ اور۔۔ آپ۔۔۔ بہت بڑے جھوٹے ہیں۔۔۔! عنائشہ اسکے سامنے آتے اسے مزید غصہ دلانے لگی۔

حازق نے اسے دیکھنا بھی گوارا نہ کیا اور باتھ روم میں گھس کے زور سے دروازہ بند کیا۔

کہ ایک لمحے کو وہ بھی سہم گ ئی۔

کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔ آپ کو۔۔۔! آنسو پونچھتی وہ سخت افسردہ ہوئی ی۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

اب وقت آگیا ہے۔۔ کہ حکم کا اکا سامنے آجائی ے۔۔۔

اس نے سگریٹ کا کش لیتے اس کے مرغولے ہوا میں چھوڑتے کہا۔

اب کیا کرو گی تم۔۔۔؟؟ مدیحہ نے اسکے دماغ میں پلنے والی پلاننگ جاننا چاہی۔

یہ تو اب۔۔ تم دیکھنا۔۔۔اپنی ماں سے کہنا۔۔ میر حیات سے ایک کروڑ کی رقم کی ڈیمانڈ

کی۔۔۔؟؟

بہت مشکل ہے کہ وہ دے۔۔ ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں۔۔ کہاں سے دے گا

وہ۔۔۔؟؟ خیر مما دیکھ لیں گیں۔۔۔۔ تم انکی فکر نہ کرو۔۔ اپنی سوچو۔۔۔! مدیحہ کو

اسکا حکم چلانا پسند نہ آیا۔

اس نے مدیحہ کو ایک گھوری سے نوازا۔

اب ایک ساتھ حملہ کرنے کا وقت آگیا ہے۔۔۔ اس لیے اب تیار رہو۔۔۔! کیونکہ اب وہ

مکمل پھس چکے ہیں۔۔

اس نے اپنا پلان بتایا۔ تو مدیحہ سوچتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

میں بھی تمہیں دعائیں دینا چاہتا ہوں۔۔۔! یامین کا لہجہ گھمبیر تھا۔ اسکے قریب ہوتا وہ اسکا دل دھڑکا گیا۔

آپ۔۔۔نے آج۔۔۔لائیٹس نہیں آف کیں۔۔؟ نیند نہیں آرہی آج آپ کو کیا۔۔؟؟ کشش نے معصومیت سے پوچھا۔

نہیں۔۔۔آج۔۔ نیند نہیں آرہی۔۔یامین نے اسکا ہاتھ تھاما۔ تو اسکی ایک ہارٹ بیٹ مس ہوئی ی۔ اور بس اسے دیکھے گ ئی۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔؟؟ نظروں کے حصار میں لیتا وہ اس پے اپنی چاہت کا جادو چلانے لگا۔

آپ۔۔۔۔ مسکرا رہے ہیں۔۔۔؟؟اور یہ۔۔آپ کے گال کا گھڑا۔۔

کشش نے اسکے گال کو بہت پیار سے چھوا۔ یامین کو اسکی یہی معصوم حرکتیں دل کو لبھاتی

تھیں۔اور ہاتھ بڑھا کے اسکے بالوں میں ڈالتا وہ بے خود سا ہوا۔اسکا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کرتا وہ اسے سکتے میں ڈال گیا۔بنا پلک جھپکے وہ اسے دیکھے جارہی تھی۔

یامین نے آنکھیں موندے اسکا ماتھا اپنے ماتھے کے ساتھ جوڑا۔بے اختیار ہی ان لمحوں کے حصار میں وہ قید ہوتی آنکھیں موند گئی۔

یامین نے آنکھیں موندے اسکے ناک کے ساتھ اپنی ناک رب کی۔تو اسکا دل اچھل کے حلق میں آگیا۔۔

وہ لرزنے لگی تھی۔اسکے لرزنے پے یامین نے ایک دم آنکھیں کھولیں۔اور خود پے ضبط کرتا وہ پیچھے ہٹا۔۔اور کشش کا بلش کرتا چہرہ دیکھتے محظوظ ہونے لگا۔

کشش شرماتی بھی ہے۔۔۔؟؟یامین نے مسکراہٹ دباتے اسے کہا۔تو اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول دیں۔

اور فوراً دھڑکتے دل کو سنبھالا۔زبان تر کی۔

آپ۔۔ایسے ہی کچھ بھی بولتے ہیں۔۔!لیٹتے ہوئے نظریں چراتے کہا۔

لائیٹ آف کر دیں پلیز۔۔۔۔!یامین کی اپنی طرف تیز نظروں کا حصار محسوس کرتے آج وہ عادت کے برخلاف جارہی تھی۔

یامین نے مسکراہٹ ضبط کرتے لائیٹ آف کی اور اچانک سے کشش کا سر تکیہ سے اٹھاتے اپنے سینے پہ رکھا۔

صاف صاف کہتی کیوں نہیں۔۔؟؟ کہ سینے پہ سر رکھ کے سونا ہے۔۔۔؟؟ معنی خیزی سے کہتے وہ کشش کو مسکرانے پہ مجبور کر گیا۔ جبکہ اندھیرا ہونے کیوجہ سے یامین اسکی مسکراہٹ تو نہ دیکھ سکا۔ لیکن۔۔ محسوس کر گیا۔ کہ وہ یہی چاہتی تھی۔

جادو گر۔۔۔۔! دھیرے سے کہتی اس نے آنکھیں موند لیں۔

جبکہ یامین نے مسکراتے کشش کے گرد اپنا حصار تنگ کیا۔ تو اس نے اور سختی سے آنکھیں میچ لیں۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

نماز فجر کے بعد وہ گیلری میں کھڑی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں کو آنکھیں بند کیے اپنے اندر اترتا محسوس کر رہی تھی۔

رات کو حازق تو آرام سے اپنے بستر پہ سو گیا۔ بنا اسکی کوئی ی پرواہ کیے۔ جبکہ اسکی رات تقریباً جاگتے ہی کٹی۔ اور سلگتے۔۔

رہ رہ کے اسے حازق پہ غصہ آرہا تھا۔ لیکن۔۔ دل پھر بھی اسی کی طرف ہمک رہا تھا۔ اور

اس وجہ سے کچھ زیادہ ہی غصہ آیا ہوا تھا۔

اس نے معجزہ چاہا وہ تو ہو گیا۔۔ لیکن۔۔ وہ پھر بھی خوش نہ تھی۔اور یہی اسکی ناشکری تھی۔

💕💕💕💕💕💕💕💕💕💕💕💕💕

میں آپ سے کہہ رہی ہوں۔۔ مجھے کالج جانا ہے۔۔۔! یامین کے منع کرنے پے وہ صبح سے جاگی اسکا دماغ کھا رہی تھی۔لیپ ٹاپ پے بیٹھے کچھ ضروری فائلز دیکھتے یامین نے نفی میں سر ہلایا۔

میر یامین سکندر۔۔۔! آپ مجھ پے حکم نہیں چلا سکتے۔۔۔! کشش نے گھورتے ہوئے منہ بنایا۔

میں کیا کر سکتا ہوں کیا نہیں۔۔۔ بہت جلد تمہیں پتہ چلا جائے گا۔ بنا اسکی طرف دیکھے کام کرتے اسکو دھیرے سے جواب دیا۔

آپ۔۔۔نے مجھے نہ جانے دیا۔۔ ناں۔۔ تو میں۔۔ دادا جی کو شکایت کر دوں گی۔۔۔! انگلیا ٹھاتے آخری کوشش کی۔یامین اسکے تیور دیکھتا لیپ ٹاپ بند کرتا اس کے پاس آیا۔اور اسکی انگلی کو اپنی انگلی میں قید کیا۔اور کھینچ کے اپنے ساتھ لگایا۔وہ ایک دم

گھبرائی ی۔

دادا جیکو اپنا کل کا کارنامہ بھی سنا دینا۔۔تاکہ انہیں بھی پتہ چلے۔۔۔بے جا چھوٹ کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔۔۔!ایک آئی برو اٹھاتے وہ کشش کی آنکھوں مٰیں اپنا عکس دیکھتا دھیرے سے بولا۔

آپ۔۔۔بہت۔۔برے ہیں۔۔۔!آخری حد اسکی انہی لفظوں پے آکے ختم ہو جاتی تھی۔

میں کتنا برا ہوں۔۔ابھی تو۔۔تم جانتی نہیں۔۔۔جب جان جاؤ گی۔۔تو کیا ہو گا۔۔۔؟؟یامین نے بظاہر سنجید گی سے کہا۔جبکہ آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔

اسے یونہی چپ چھوڑ وہ آئی ینے کے سامنے کھڑا خود پے پرفیوم کی بارش کرنے لگا۔ جبکہ وہ دانت کچکچاتی اسے گھورتی رہی۔ پھر کچھ سوچتی مسکرائی ی۔

دیکھیں۔۔!کالج جانے دیں ناں۔۔آپ۔۔۔میری تعلیم کا نقصان کریں گے کیا۔۔۔؟؟ آنکھیں جھپکاتی وہ ڈرامہ کر رہی تھی۔

کیسے۔۔بھیج دوں۔۔۔؟؟وہاں تم کالج سے کسی اور دو پیار کرنے والوں کو ملوانے نکل جاؤ۔۔۔تب۔۔۔؟؟؟

یونو۔۔وائی فی۔۔۔! تمہیں ناں۔۔۔ سسی پنوں۔۔ ہیر رانجھا۔۔سوہنی ماہیوال کے زمانے میں پیدا ہونا چاہیے تھا۔۔وہ بھی ایک دوسرے سے مل جاتے تمہاری بدولت۔۔۔ ٹھیکہ جو لیا ہوا۔۔ملوانے کا۔۔؟؟ یامین نے میٹھا طنز کیا۔

ہائے۔۔۔ سچی ناں۔۔۔؟؟ کشش کی آنکھیں اسبات پے چمکیں۔

کاش ایسا ہوتا تو۔۔سب کو ملوا دیتی۔۔۔لیکن۔۔۔ پھر ایک۔۔پرابلم ہو جاتی۔۔۔وہ سوچ میں پڑ گئی۔۔

یامین نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

اگر۔۔ان کو ملوا دیتی تو۔۔۔وہ پھر مشہور کیسے ہوتے۔۔۔؟؟ ایک آئی برو اٹھاتے وہ یامین کو لاجواب کر گئی۔

یامین گہرا خارج کرتے سر نفی میں ہلایا۔اور اپنی چیزیں اٹھاتا باہر نکلنے لگا۔

اچھا۔۔سنیں ناں۔۔۔؟؟ اگر کالج نہیں جانے دینا۔۔تو۔۔اپنے ساتھ لے جائی ی۔۔میں گھر۔۔ بور ہو جاؤں گی ناں۔۔۔! نیا آئیڈیا نکالا۔ یامین کے قدم رکے۔

تمہیں۔۔میں۔۔ہوٹل لے جاؤں۔۔۔؟؟ تو ہوٹل والوں کو کہاں

بھیجوں۔۔۔؟؟بہت مزے سے پوچھتا وہ کشش کو سلگا ہی گیا۔

آپ ناں۔۔بہت۔۔غلط کر رہے ہیں۔۔کہتے وہ باہر نکلی۔

اب کہاں۔۔جا رہی ہو۔۔۔؟؟پیچھے جاتے اس سے پوچھا۔

دادا جی اسے آپ کی شکایت کرنے۔۔پلٹ کے جواب دیتی اسکا سر یامین کے سینے سے ٹکرایا۔

اف اللہ۔۔۔!مارنے کا ارادہ ہے۔۔۔؟؟مجھ معصوم کو۔۔۔؟؟سر پے ہاتھ ملتے وہ منہ بنا کے بولی۔

ہاں۔۔جان سے مارنے کا۔۔۔!!یامین نے اسکے کان کے قریب ہوتے گھمبیر آواز میں کہا۔اور آگے بڑھ گیا۔جبکہ وہ اسکے پیچھے ہی بھاگی۔تاکہ دادا جیکو کہہ کے اپنی یامین کے ساتھ جانے کی راہ ہموار کر سکے۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

حازق آئینے کے سامنے کھڑا تیار ہوتا عنائشہ کو یکسر نظر انداز کر چکا تھا۔ اور یہی بات عنائشہ کو مزید غصہ دلا رہی تھی۔ کہاں تو وہ پیار نچھاور کرنے والا اور کہاں آج ۔۔ لاپرواہ بنا۔۔

مما کے ساانے کوئی ی ڈرامہ کری ایٹ مت کرنا۔۔۔! موبائیل اٹھاتے بنا اسکی طرف دیکھے کہا۔

آپ سے بڑا کوئی ی ڈرامہ باز ہے۔۔۔؟ عنائی شہ نے اسکی طرف مڑتے طنز سے کہا۔

ہاں۔۔۔ہے ناں۔۔آئی ینہ دیکھو۔۔ پتہ چل جائی ے گا۔۔۔! برجستہ کہتا وہ عنائی شہ کو تپا گیا۔

آپ۔۔خود بہت بڑے۔۔۔۔!انگلی اٹھاتی وہ اپنی بڑی بڑی آنکھیں مزید پھیلاتے اسکے پاس آئی ی۔ حازق نے ایک جھٹکے سے اسے کمر سے پکڑ ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ لگایا۔

مسز۔۔۔! بہت لحاظ کرلیا۔۔مزید۔۔۔مجھے مت اکسائی یں۔۔ ورنہ۔۔۔مجھے ابھی جانتی نہیں۔۔ !اسکے قریب ہوتا وہ اسکی کان کی لو کو چھوتا اسے سمٹنے پے مجبور کر گیا۔ دل اسکا ایک سو بیس کی رفتار سے دوڑنے لگا۔

آئی ندہ مجھ سے اس ناداز میں بات کی تو۔۔۔؟؟

توتو۔۔کیا۔۔کیا کریں گے۔۔۔آپ۔۔۔؟؟اسکی آنکھوں میں غصہ سے جھانکا۔جہاں عنائی شہ کو صرف اپنا ہی عکس نظر آیا۔

حازق اسکے یوں مقابل آنے پے سیخ پا ہو گیا۔اور ایک دم سے اسکے ہونٹوں پے جھکا اسکی بولتی بند کر گیا۔وہ بے آپ ماہی کی طرح جھٹ پٹائی ی۔ لیکن حازق کی مزید پیش قدمی پے وہ تھم گ ئی۔ آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے ۔ اسکا ہچکیوں سے رونا محسوس کرتا حازق پیچھے ہٹا۔۔

بس۔۔۔!اتنی سی ہی سکت تھی۔۔۔؟؟ابھی سے یہ حال ہے۔۔۔اور دھمکیاں۔۔تو دیکھو۔۔۔!پیچھے ہوتا وہ اسے دونوں ہاتھوں سے کمر سے تھامے اپنی بانہوں میں لیے کھڑا تھا۔اسکی قربت حازق کو بہکا رہی تھی۔

ہاتھوں کی پشت سے اپنے آنسو صاف کرتی شکوہ کناں نظر حازق پے ڈالی۔

ایسے مت دیکھو۔۔۔ ایسے کر کے تم۔مجھے پھر سے اکسا رہی ہو۔۔۔!اسکے چہرے کے پاس چہرہ کرتا وہ اسے نظریں طجھکانے پے مجبور کر گیا۔

گڈ۔۔۔!چلو۔۔۔مما۔ویٹ کر رہی ہوں گیں۔۔اسے ساتھ لیے وہ بہت وقارانہ۔انداز میں چلتا باہر آیا۔جہاں سبھی انکی راہ دیکھتے ناشتے پے انکا ویٹ کر رہے تھے۔

سبھی بہت پیار سے ملے۔عنائی شہ نے بھیجھوٹی مسکان چہرے پے سجائی ے وہیں ایک کرسی پے بیٹھ گ ئی۔

جمیلہ بیگم دونوں کو ہی انکی ناشتہ سرو کر رہی تھیں۔اور انکو ایک ساتھ دیکھ بہت زیادہ خوش تھیں

حازق۔۔۔! یہ رہا آپ کا اور عنائی شہ کا شادی کا گفٹ۔۔۔!

ایک انولیپ حازق کی طرف بڑھایا۔ جسے حازق نے بہت پیار سے تھاما۔اس میں دبئی کے ٹکٹس دیکھتے وہ گنگ رہ گیا۔

یہ۔۔یہ سب کب کیا آپ نے۔۔۔؟؟اتنی جلدی۔۔۔ بھیکیا تھی۔۔ بابا۔۔۔؟؟

باپ ہوں تم دونوں کا۔۔میں نہیں۔۔ کروں گا تو کون کرے گا۔۔؟بہت پیار سے کہا تھا شہریار صاحب نے۔حازق نے ایک ترچھی نظر سر جھکائی ے عنائی شہ پے ڈال اور مسکراتے ہوئی ے اینولپ وہیں سائیڈ پے رکھ دیا

تھینک یو بابا۔۔۔! حازق بہت ممنون ہوا۔

بیٹا۔۔! شادی جیسے بھی حالات میں ہوئی ہو۔۔۔لیکن۔۔ آج شام آپ کا ریسیپشن ہوگا۔۔ تو انتظامات کرلیں۔۔! انہوں نے اٹھتے ہوئی ے ایک اور الٹی میٹم دیا۔ تو حازق اندر ہی اندر بہت محظوظ ہوا۔

جیو۔۔بابا۔۔۔! دل ہی دل۔میں وہ ان سے مخاطب ہوا۔جبکہ رنائی شہ کی غیر معمولی

خاموشی جمیلہ بیگمکو کھٹکی۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

اپنی بات دادا جی سے منوا کے وہ یامین کے ساتھ آ تو گ ئی تھی۔ لیکن یامین پریشان تھا۔ کیونکہ دادا جی نے آج زمینوں پے جانے کا بولا تھا۔ اور وہ انکو لے کے کوئ ی رسک مزید نہیں لینا چاہتا تھا۔ اپنے دو قابلِ اعتبار گارڈز کو ساتھ روانہ کیا۔

اور خود بھی رابطے میں رہنے کا ارادہ کیا۔

دسوری طرف فون پے دادا جی کے گھر سے نکلنے کی اطلاع مل گ ئی تھی۔

زبردست۔۔۔! اسی گھڑی کا تو انتظار تھا۔ اب آئ ے گا۔۔۔مزہ۔۔۔! اب مجھے اس گھر میں انٹر ہونے سے کوئ ی نہیں روک سکتا ۔۔۔ جسٹ اینڈ واچ مائ ی ہنی۔۔۔! آئ ی ایم کمنگ۔۔۔! وہ شاطرانہ انداز سے مسکرائ ی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

آپ سب کے پیار کا بہت شکریہ۔۔ ❤️❤️❤️❤️❤️

اگلی قسط کل آجائے گی۔

اور ساتھ میں حق۔مہر۔کا پہلا اسنیک بھی۔

کون کون ایکسائیٹڈ ہے حق مہر کے لیے۔۔۔؟؟

That is one of my favourite novel.

😊😊😊😊😊😊

دعاؤں۔میں یاد رکھیں۔

اور یوں ہی اپنا پیار بڑھاتے رہیں۔ جزاک اللہُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر29

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

گاڑی ہوٹل کی طرف موڑتے وہ کافی چپ چپ سا تھا۔کشش نے بھی اسکی خاموشی کو بہت نوٹ کیا۔

لیکن خاموش رہی۔اتنے میں یامین کے موبائی ل پے حازق کی کال آئی ی۔

اوہ۔۔۔واٹ آ پلیزنٹ سرپرائی ز۔۔۔۔! کب ہے ریسپشن۔۔۔؟

یامین کے چہرے پے تھوڑی سی مسکراہٹ سجی۔جو کشش کو بہت بھلی لگی۔

اوکے۔۔۔۔!ڈن۔۔۔!یامین نے مسکرا کے کال بند کی۔

کیا کہہ رہے تھے۔۔۔؟؟شادی ہوگ ئی۔۔ ناں۔۔ ان کی۔۔۔؟؟ کشش نے خوش ہوتے پوچھا۔

ہمممم۔۔۔آج ریسپشن ہے۔۔۔شام۔کو۔۔۔!

سچی۔۔۔۔!ہم۔۔بھی۔جائیں گے۔۔۔!کشش خوشی سے بولی۔ یامین نے ایک نظر اس پے ڈالی۔ تمہیں تو خاص انویٹیشن دیا ہے اس نے۔۔۔۔!میٹھا سا طنز کیا۔

وہ تو۔۔کرنا ہی تھا۔۔۔کشش نے فخر سے کہا۔

پلیز ایک کام کردیں۔۔۔مجھے۔۔عنائی شہ کی طرف چھوڑ دیں۔ مجھے اس سے ملنا ہے۔۔۔ پلیز پلیز۔۔۔۔ انکار مت کیجیے گا۔۔۔!کشش نے۔منت بھرے لہجے میں کہا۔

کشش۔۔۔تم سے کچھ بھی امید کی جاسکتی ہے۔۔۔لیکن۔۔اچھے کی امید کبھی نہیں۔۔!

یامین نے انکار کیا۔

یامین سکندر۔۔آپ مجھے انڈراسٹیمیٹ مت کریں۔۔!وہ تھوڑا گھور کے بولی یامین نے چپ رہنا ہی بہتر سمجھا۔

اچھا چھوڑیں ناں۔۔۔پرامس۔۔۔کچھ بھی الٹا سیدھا نہیں کروں گی۔گاڈ پرامس۔۔۔۔!وہ یقین دلاتے بولی۔۔

گاڑی حازق کے گھر کے پاس رکی۔کشش بہت خوش ہوئی۔

کشش۔۔!موبائی ل۔کی لوکیشن بند نہیں ہونی چاہیے۔ جب بھی کال کروں کال پک ہو۔ اور یہاں ہی چھوڑ رہا ہوں۔۔ مطلب۔۔یہیں۔۔ پے ہی ہونا ہے۔۔۔ورنہ۔۔۔؟؟یامین نے اسے ہدایات دیں۔وہ زور زور سے اثبات میں سر ہلانے لگی۔

تھینک یو۔۔سو۔مچ۔۔۔!دروازہ کھولتے وہ اتری۔کہ پھر مڑی۔۔پک کب کریں گے۔۔۔؟؟مجھے بھی تو گھر جا کے تیار شیار ہونا ہے۔۔۔میری دوست کی شادی ہے۔۔ آخر۔۔وہ چمکتے ہوئی ے بولی۔

مل۔جائی ے گا سب۔۔۔!تم۔۔ مطمئ ئ ن ہو کے جاؤ۔۔۔یامین نے اسے

پیار سے کہتے وہ اسکو گہری نظروں سے دیکھتے بولا۔

یو آر سو سویٹ۔۔میرو۔۔۔! مسکراتے ہوئے اس نے میٹھے انداز میں کہا۔

یامین کی تو آنکھیں حیرت سے کھلی رہ گئیں۔ وہ جا چکی تھی۔ مسکراتے ہوئے ڈرائیور کو چلنے کا کہا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

کہاں پہنچے ہیں۔۔۔؟؟؟ کال پہ بات کرتے وہ پوچھنے لگی۔

ٹھیک ہے۔۔ کڈنیپ کرو۔۔جب تک یہ بڈھا ہمارے پاس رہے گا۔کوئی بھی ہمارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا ۔ اب وہ فون بند کر کے تیاری کرنے لگی۔ آج اسکا میر ولا میں تقریباً چار سال بعد جانے کا ارادہ تھا۔ ایک بار تو سب کو شاک ہی لگ جانا تھا۔ اور وہ پوری تیار کے ساتھ جانے والی تھی۔پلاننگ فل پاور فل تھی۔

او بہت حد تک خطرناک بھی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

عنائی شہ جو اداس سی صحن میں بیٹھی کافی پی رہی تھی۔کشش کے اچانک آنے پے وہ سخت حیرت زدہ ہوئی۔

کیسالگاسرپرائی ز۔۔۔؟ زائی چہ۔۔؟؟ کشش نے مسکرا کے پوچھا۔

بہت۔۔اچھا۔۔لیکن۔۔یوں اچانک یہاں۔۔؟؟کیسے۔۔۔؟؟آئی مین۔۔ ایڈریس۔۔ کیسے۔۔ ؟؟ اچھا چھوڑو۔۔ آؤ اندر چلیں۔۔ ! عنائی شہ کو اسکا آنا بہت زیادہ اچھا لگا۔

آناتو تھا۔۔۔مبارک باد دینے۔۔۔!کشش کی سمائی ل عنائی شہ کو بہت بھلی لگی۔

بہت اچھاکیا۔۔۔!ویسے بھی تمہیں بہت مس کیاان دنوں۔۔!عنائی شہ کا لہجہ دھیما تھا۔

اچھا۔۔۔دلہاصاحب کہاں ہیں۔۔؟؟کشش نےادھرادھر دیکھتےپوچھا۔

عنائی شہ کو دل دھڑکا۔

کشش۔۔۔!شادی۔۔عادل سے نہیں ہوئی۔۔!

جانتی ہوں۔۔حازق سے ہوئی ہے۔۔ اور اگر عادل سے ہوتی ۔۔ تو یہاں نہ ہوتی۔۔۔کشش نے بہت پیار بھرے لہجے میں کہا۔عنائی شہ نے گہرا سانس

خارج کیا۔

I forget...

کل تم بھی تو آئی ی تھی۔۔ شادی پے۔۔ اور جو تماشا لگا۔۔ دیکھا ہو گا ۔۔تم نے بھی۔۔۔!عنائی شہ دکھ اور غصے سے بولی۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔آغاز عشق ہے روتا ہے کیا۔۔۔۔

آگے آگے دیکھیے۔۔۔ہوتا ہے۔۔کیا۔۔۔؟

ویسے۔۔عشق کے امتحان ابھی اور بھی ہیں۔۔دل تھام کے رکھیے۔۔۔محترمہ!کشش نے بہت اسٹائی ل سے شعر پڑھا

لیکن۔۔میں جانتی ہوں۔۔یہ سب کس کا کیا دھرا ہے۔۔۔!عنائی شہ نے دانت پیسے۔

اچھا۔۔۔کس کا۔۔۔؟؟کشش اپنی تعریف سننے کے لیے بے چین ہوئی۔

حازق اور کون۔۔۔؟؟وہ اس حد تک گر جائی یں گے۔۔۔ انداز ہ نہ تھا۔۔۔ ! عنائی شہ کے لہجے میں دکھ تھا۔

ابییے ے ے۔۔ایک منٹ۔۔۔!تم سے کس نے کہا۔۔یہ سب۔۔حازق نے کیا

ہے۔۔۔؟کشش کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔

تو اور۔۔۔؟؟ وہ سب کون کرے گا۔۔۔؟عنائی شہ نے الٹا اسی سے پوچھا۔

کشش نے ہاتھ سے اپنی طرف اشارہ کیا۔اور گردن ہلا کے اسے سمجھایا۔

کیا۔۔۔کیا۔۔مطلب۔۔۔؟؟عنائی شہ کو دل بری طرح دھڑکا۔

یہ۔۔سب میں نے کیا ہے۔۔۔!یار۔۔۔!کشش نے بلاخر کہہ ہی دیا۔عنائی شہ تو منہ دیکھتی رہ گ ئی۔

کشش نے اسے الف سے لے کے ے تک ساری کہانی سنادی۔ وہ بنا پلک جھپکے اسے دیکھے گ ئی۔

مطلب۔۔۔؟؟یہ سب تم۔۔۔نے کیا۔۔۔؟؟عنائی شہ تو کچھ بول ہی نہ پائی۔

جی یس۔۔۔سب میرا کیا دھرا ہے۔۔اور تمہیں لگا۔۔۔حازق نے۔۔۔۔؟؟کشش نے مڑتے دھیرے سے پوچھا۔عنائی شہ نے سر جھکا لیا

dont tell me ..

کہ تم نے ان سے۔۔۔؟اوہ مائی گاڈ۔۔۔؟؟

How ould u do that?

کشش نے سر پکڑ لیا۔

یار۔ محبت کرتے ہو۔۔ بھروسہ کیوں نہیں کرتے۔۔۔؟؟ وہ اٹھتے ہوئے ناراضگی سے بولی۔

شاید۔۔۔ یہی غلطی ہو جاتی ہے۔۔ محبت کرنے والوں سے۔۔۔؟؟ عنائیشہ کا لہجہ روندھ گیا۔ اسے اب احساس ہو رہا تھا۔ کہ اس نے حازق کے ساتھ بہت غلط کر دیا ہے۔

نہیں۔۔ یہ کمزور بندے کی نشانی ہے۔۔۔ محبت کی نہیں۔۔! میں اسے محبت نہیں مانتی۔۔ محبت میں بھروسہ سب سے پہلے۔۔ بھروسہ نہیں تو۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔ اور محبت تو بالکل بھی نہیں۔۔۔

کشش نے اچھی خاصی اسکی کلاس لے لی۔ عنائیشہ چپ ہو گئی۔

یقیناً تم نے انہیں۔۔ اس بات پے بہت کچھ غلط شلط بول دیا ہو گا۔۔۔ ہیں ناں۔۔۔؟؟ کشش نے اس کے پاس بیٹھتے آئی بر اچکاتے پوچھا۔

عنائیشہ نے منہ بناتے سر اثبات میں ہلایا۔

ایک بات بتاؤ کشش۔۔! اگر کبھی تم پے ایسا وقت آجائے۔۔ تمہارا اعتبار

ڈگمگا جائی ے۔۔؟؟ تب۔۔؟؟؟ عنائی شہ نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے دیکھا۔

عنائی شہ ۔۔۔ تمہاری ابتدا ۔۔۔ محبت سے ہوئی ہے۔۔۔۔! جو ابھی تکمیل کے مراحل میں ہے۔۔۔ میری ابتدا ہی عشق ہے۔۔۔! اسکی طرف دیکھتے وہ ایک لگن سے بولی۔

جب۔۔ابتدا ہی عشق ہے۔۔تو انتہا کیا ہو گی۔۔۔؟؟ سوچ لو۔۔۔! وہ بہت فخر سے بولتی اٹھی۔عنائی شہ اسے دیکھتے رہ گئی۔

جبکہ عشق کی ہر گھڑی۔۔۔ایک امتحان ہے۔۔۔اور ایک بہت بڑا امتحان کشش کے لیے بھی کھڑا تھا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

تو تم۔۔ نہیں دو گے۔۔۔؟؟ فریدہ نے غصہ ضبط کرتے کہا۔

ہر گز نہیں۔۔۔۔! میرے پاس ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے۔۔ تمہیں جو کرنا ہے۔۔ کر لو۔۔۔!

حیات صاحب نے بھیصاف صاف لفظوں میں کہہ دیا۔

اس وقت وہ اپنے آفس سے باہر نکل رہے تھے۔آج ہی وہ واپس لوٹے تھے۔اور انکے دوست نے انہیں آفس آنے کو کہا تھا۔انکا سارا قرض جو مارکیٹ سے لیا ہوا تھا۔وہ اتر گیا تھا۔کس نے اتارا وہ نہیں جانتے تھے۔لیکن۔۔اب وہ آزاد تھے۔اور شکر گزار تھے اللہ پاک کے۔۔

لیکن فریدہ نامی مخلوق سے ابھی بھی جان نہیں چھڑا پائی ے تھے۔

ہمممم۔۔۔۔تو ٹھیک ہے۔۔۔اب تمہارے ہی گھر تمہاری بیوی اور بچوں کے سامنے ملاقات ہو گی۔۔۔!فریدہ نے دھمکی دی۔

حیات صاحب نے سر جھٹکا اور ناک سے مکھی اڑائی۔

ماضی میں ہوئی ی ایک بھول پے سب ناراض تو ہوں گے۔۔ لیکن وہ میرے اپنے ہیں۔۔۔ مجھ سے ناراض تو ہوں گے۔۔ لیکن چھوڑ کبھی نہیں سکتے۔۔۔

ایک یقین کے ساتھ انہوں نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئی ے کہا۔

فریدہ بیگم نے لب بھینچے۔انہیتہ حیات صاحب آج بالکل بھیبڈرے نہ لگے۔

لگتا ہے۔۔۔اسے بھی اس کے باپ کی طرح غائی بکرنا پڑے گا۔

سوچتے اور پلان کرتے اپنے آدمی کو فون لگایا۔اور جو سوچا اسپے عمل در آمد بھی کر دیا۔

اب۔۔۔یامین تمہارا بیٹا۔۔۔وہ کیا کرتا ہے۔۔۔؟؟تمہارے لیے۔۔۔اور کیا کیا کر سکتا ہے۔۔۔؟یہی یکھنا ہے۔۔۔!مسکراتے ہوئے وہ اپنے راستے کی طرف بڑھیں۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐۔

ریسپشن کا فنکش بھی التاج ہوٹل۔میں ہی بک کروایا گیا تھا۔چو کا چوندروشنیاں ہر طرف بکھری ہوئی یں تھیں۔ عنائی شہ پے پیچ کلر کی گھرے دار فراکبھت پچ رہی تھی۔ حاق کی نظریں بار بار بھٹک کے اس پے جا ٹھہرتیں۔ اور وہ ابھی اسکی نظروں کی تپش محسوس کرتی بار بار دل کی بے ترتیب ہوتی دھڑکن کو سنبھالتی۔ کشش ہر طرف اپے گھوم پھر رہی تھی۔جیسے تتلی ہو۔ سبھی کو اس نے اپنا دیوانہ بنایا ہوا تھا۔کوئی ی نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ وہ اس ہوٹل کے مالک یامین سکندر کی بیوی ہے۔۔۔ جو اتنی ملنسار اور ہنس مکھ ہے۔ زرا مغروری نہیں تھی اس میں۔ایک عجیب سی مسکراہٹ الوحی سی چمک تھی اس کے چہرے پے۔۔۔

جو اسے سب سے الگ بناتی تھی۔۔

میرا انیگ تو نکالیں۔۔؟؟؟کشش نے حازق کے سامنے ہتھیلی پھیلائی ی۔ حازق مسکرا دیا۔

کیا چاہیے میری بہن کو۔۔۔؟؟بہت مان دے کے پوچھا۔

کشش کی آنکھوں میں ایک چمک سی ابھری۔

ایک مان دیں۔۔کہ آپ کبھیبھیاپنی محبت کو اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔۔۔!دھیرے سے کہتی جہاں وہ حازق کو چونکا گ ئی۔ وہیں پاس کھڑے یامین کے دل میں گھر کر گ ئی۔

دے دیا۔۔۔!حازق نے مسکرا کے اسے کہا تو وہ بہت خوش ہو گ ئی۔

You r so lucky yameen...

حازق نے بہت دل سے کہا۔۔

اچھا۔۔۔میں لکی ہوں۔۔اور وہ۔۔۔۔؟؟آئی بر اچکائی ی۔

وہ تو۔۔ہے۔۔اس میں تو کوئی شک نہیں۔۔۔! حازق کہتے دل سے ہنسا۔ اسکی ہنسی کو کچھ دور کھڑی عنائشہ ابہت فرصت سے دیکھی تھی۔ وہ خوش تھا۔

ہاں وہ واقعی خوش تھا

کتنے عرصے بعد عنائی شہ نے اسے یوں ہنستے دیکھا تھا۔

وہ تو اسکی ہنسی میں ہی کھو گ ئی۔

حازق کی نظر بے اختیار اسکی جانب اٹھی۔ تو لب بھینچ لیے۔ لیکن نظر نہ ہٹا سکا۔ سامنے ہی عنائی ہ بی بہت دل دے کے اپنے زندگی کے ہمسفر کو دیکھ رہی تھی۔ کسی کے پکارنے پے حازق اسطرف پلٹا۔ تو عنائی شہ کو لگا۔ جیسے سری دنیا ہی روٹھ گ ئی ہو۔

حازق! میری غلطی ہے۔۔۔ جو میں نے آپ پے بھروسہ نہ کیا۔ اور۔۔ اتنا کچھ سنا دیا۔۔۔ ایم سوری۔۔۔! لیکن۔۔ میں آپ کو منالوں گی۔۔۔۔ اور میں جانتی ہوں۔۔ سچائی ی جاننے کے بعد آپ۔۔ مجھے معاف کردیں گے۔

دل ہی ل میں وہ حازق سے مخاطب ہوتی سوچے جا رہی تھی۔

لائی ٹس آف ہوتے ہی ایک سپوٹ لائی یٹ عنائی شہ پے جا ٹکی۔

ہال میں خاموشی چھا گ ئی۔

ڈی جے نے سونگ پلے کیا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

ایک فون کال تھی۔ جس نے یامین کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی۔ وہ وہاں ہوتے ہوئے بھی ہوش و حواس کھونے لگا۔ اسے سمجھ نہ آیا کہ کیا کرے۔۔۔؟؟

ایک میسج ٹون پے وہ چونکا۔

ویلکم می ان اوور ہوم مائی ی لولی ہبی۔۔۔!

ساتھ میں ہارٹ بنے تھے۔ سختی سے آنکھیں میچیں۔ خود کو ریلیکس کیا۔ اسے اس مصیبت کا سامنا بھی کرنا تھا۔۔۔ ہاں۔۔ وہ مصیبت ہی تھی۔۔۔ علیزہ۔۔۔ اس کی پہلی بیوی۔۔۔ جو نکاح کے اگلے دن رخصتی کے روز بھاگ گ ئی تھی۔ اور آج وہ واپس آنا چاہتی تھی۔ بلکہ آچکی تھی میر ولا۔ ۔۔میں۔۔ اور یامی کو جانا تھا۔۔اپنے گھر کو ٹوٹنے سے بچانا تھا۔

کشش۔۔۔! چلو۔۔۔! کشش کا ہاتھ تھامے وہ وہاں سے نکلا۔

ارے ایسے۔۔ کیا ہوا۔۔؟؟ اتنی جلدی۔۔۔؟؟ ابھی تو فنکشن شروع ہوا ہے۔ وہ بہت

بدمزہ ہوئی ی۔

لیکن یامین نے ان سنی کرتے اسے گاڑی میں بٹھایا۔اس وقتت اسکا میر ولا پہنچنا سب سے زیادہ ضروری تھا۔اور وہ دماغ میں پلان بھی ترتیب دے رہا تھا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

ہاں۔۔کیا پتہ چلا۔۔۔؟؟عادل نے پراسرار رانداز میں اپنے بندے سے پوچھا۔

سر جھنوں نے آپ کو کڈنیپ کیا تھا۔اس میں سے ایک لڑکا پکڑا ہے۔مار کھاتے ہی زبان بھی کھول دی ہے۔۔

اس کا ایک دوست ہے سمیر اور۔۔اسکی کزن۔۔۔انھوں نے آپ کو کڈنیپ کیا تھا۔

ہمممممم۔۔۔۔مجھے وہ دونں یہاں چاہی ئیں۔۔۔ ہر حال میں۔۔۔ عادل۔نے سگریٹ سلگایا اور آرڈر جاری کیا۔ تو وہ شخص اثبات میں سر ہلاتا باہر نکلا۔

تم۔لوگوں کو کیا لگتا ہے۔۔۔؟؟مج سے بچ جاؤ گے۔۔۔؟؟ میری جگ ھسائی ی کرو گے۔۔۔ تو میں تم لوگوں کو یونہی چھوڑ دوں گا۔۔۔؟؟ تم۔لوگ جانتے نہیں کس سے پنگا لے لیا۔۔ ہے۔۔ اب۔۔ دیکھو۔۔ میں کرتا کیا ہوں۔۔؟؟؟

عادل بے انتہا غصے میں تھا۔ گھر والوں نے اس سے سخت ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔ وہ اپنی سچائی ی بھی کسی سے بیان نہ کر سکا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

ساسو۔۔ماں۔۔آپ کیوں پرایا پن کر رہی ہیں۔۔؟میں تو آپ کی اپنی بھتیجی ہوں۔۔ علیزہ۔۔۔!بھول گئی یں۔۔۔؟؟

سبھی ہال میں اکھٹے ہوئے تھے۔ علیزہ کی آمد نے سبھی کو سکتے میں ڈال دیا تھا۔

کیسی بھتیجی۔۔۔؟؟جو۔۔اپنے ماں باپ کا سر جھکا کے گھر سے بھاگ گئی۔۔۔؟؟

سویرا بی بی نے بنا کسی لحاظ کے اسکو سنا دی۔ لیکن وہ ضبط کر گئی۔

اب واپس آگئی ہوں۔۔ ناں۔۔۔! تو ویلکم تو کریں۔۔ ناں۔۔۔! ڈھیٹوں کی طرح بولتی وہ سب کو ہی تپا رہی تھی۔

بہتر ہو گا۔۔یہاں سے چلی جاؤ۔۔ ورنہ۔۔۔؟؟ سویرا بی بی نے آگے بڑھتے غصے سے کہا۔

ورنہ۔۔۔؟ورنہ کیا۔۔۔؟؟وہ بھی آئی برو اچکاتی مطمئین سی ان سب کو بے

سکون کر گ ئی۔

رہنے یں بھابھی۔۔ یامین کو آلینے دیں۔۔ خود دھکے مار کے نکالے گا اسے گھر سے۔۔!

عالیہ بیگمنے کہا تو وہ قہقہہ مار کے ہنسی۔

اسکو بھی انفارم کر دیا ہے۔۔ آرہا ہے۔۔ بیچارا۔۔ مجھ دے ملنے۔۔ کے لیے اچھا خاصا بے چین ہے۔۔ وہ۔۔ بھی۔۔! لہجہ اطمینان بخش اور مزاق اڑاتا تھا۔ سبھی ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے۔

اتنے میں یامین کشش کے ساتھ انٹرس سے اندر داخل ہوتا نظر آیا

علیزہ نے اپنا رخ پلٹ کے اندر آتے یامین کو دیکھا۔ایک دلفریب مسکراہٹ لبوں پے سج گ ئی۔

ویلکم ویلکم۔۔۔۔۔۔!مائی ہبی۔۔۔! کب سے ویٹ کر رہی ہوں۔۔۔! یو نو۔۔۔ کسی نے بھیاچھے سے ویلکم نہیں کیا۔

وہمنہ بناتی یامین کیطرف بڑھی۔ کشش نے جہاں ایک تیکھی نظر علیزہ پے ڈالی۔ وہیں یامین نے مٹھیاں بھینچیں۔

آؤ ناں۔۔۔ سب کو بتاؤ۔۔۔ ناں۔۔۔؟ کہ میں ۔۔ میرا۔۔ کیا رتبہ

ہے۔۔اس گھر میں ۔۔؟؟ بہت قریب ہو کے راز داری سے کہتے وہ یامین
کے ضبط کو آزما رہی تھی۔

ابھی یامین کچھ کہتا کہ کشش نے اسے رے دھکا دیا وہ گرتے گرتے بچی۔

اور کشش خود یامین کے آگے دیوار بن کھڑی ہوئی ی۔

اب آئی ے گا مزہ۔۔! سمیر زیرِ لب مسکرایا۔

علیزہ نے حیرت او غصے سے کشش کی جانب دیکھا۔

خبر دار۔۔۔! دور رہو۔۔۔! انگلی اٹھا کے وارن کرتی وہ وہاں موجود سبھی کو ایک الگ ہی
کشش لگی۔

یا۔۔۔ یامین۔۔۔! یہ۔۔مجھے۔۔یوں۔۔دھکا دے رہی ہے۔۔۔اور تم۔۔۔چپ
کھڑے ہو۔۔۔؟؟علیزہ دانت چباتے بولی۔

علیزہ۔۔۔! اندر جاؤ۔۔۔! اپنے اوپر ضبط کرتے آخر یامین بول ہی دیا۔

یامین کے الفاظ سبھی کو برچھی کی طرح لگے۔

کشش نے پلٹ کے بڑی بڑی آنکھوں سے یامین کو دیکھا۔ لیکن وہ نظر انداز کر گیا۔

یہ۔۔یہ کیا کہہ رہے ہو۔۔یامین۔۔۔؟؟ یہ اس قابل۔ نہیں کہ۔۔اسے بہو کے ورپ

میں قبول کیا جائی ے۔۔! سویرا بی بی آگے بڑھتیں علیزہ کے خلاف بولیں۔

یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے۔۔ اور میں ہر گز نہیں چاہوں گا۔۔ کہ کوئی بھی اس میں بولے۔۔ اس لیے۔۔ ہو گا وہی جو میں چاہوں گا۔۔ علیزہ۔۔۔! علیزہ کیجانب دیکھا۔

علیزہ۔۔۔بیوی ہے میری۔۔۔!اور وہ اب یہیں رہے گی۔

علیزہ۔۔۔روم میں جاؤ۔ یامین علیزہ کو وہاں سے فوراً ہٹانا چاہتا تھا۔

اوہ یامین۔۔۔یو آر سو سویٹ۔۔۔!تم۔نے مجھے دوبارہ اپنالیا۔۔۔رئیلی آئی لو یو۔

وہ بے اختیار آگے بڑھی۔ کہ کشش کے سامنے کھڑے گھورنے وہ وہیں رک گئی۔

آئی تھنک۔۔ ! مجھے تھوڑا آرام۔کر لینا چاہیے۔۔!سویٹ ہارٹ۔۔۔آئی ایم ویٹنگ فار یو۔۔ ان دا روم۔۔۔ پلیز جلدی آنا۔۔۔! ایک آنکھ ونک کرتے مسکراتے کہتی وہ وہاں سے یامین کے روم کیجانب بڑھی۔

یہ۔۔یامین بھائی کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟؟ وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔۔؟؟

داور کو بھی سخت حیرانی ہوئی۔

کچھ تو گڑ بڑ ہے۔۔۔! سمیر بھی دھیرے سے بولا۔

کرن سمیر اور داور نے۔ایک دوسرے کو معنی خیز انداز میں دیکھا۔

یامین۔۔۔! آپ غلط کر رہے ہیں۔۔۔! سویرا بی بمشکل بول پائی ہیں۔

صحیح تو آپ نے بھی نہیں کیا تھا۔۔۔چار سال پہلے۔۔۔!اسی کا خمیازہ بھگتیں اب

آپ۔۔!

سختی سے کہتا وہ انکی بولتی بند کر گیا۔

کشش کو تو اسکے روم میں جانے کی بات ہی ہضم نہ ہوئی ی تھی۔ سب کو نظر انداز

کرتی وہ علیزہ کے پیچھے گ ئی۔

زور سے دروازہ کھولا۔

#اسنیک29

#ضدی_عشق_میرا

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

نکلو۔۔۔یہاں سے۔۔۔ایک منٹ میں۔۔۔! کشش کا غصے سے برا حال تھا۔

ہر گز نہیں۔۔! بیوی ہوں میں یامین کی۔۔وہ بھی پہلی۔۔اور اس کمرے پے۔۔تم سے

زیادہ میرا حق ہے۔۔اس لیے۔۔تم۔یہاں سے باہر نکلو۔۔

علیزہ نے کشش کا بازو پکڑ کے جھٹکا دیا۔

کشش دانت پیستی اسکی طرف واپس پلٹی۔

میرے اور میر یامین سکندر کے بیچ میں آنے کی غلطی کبھی مت کرنا۔۔ورنہ۔۔پچھتانے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔۔۔!انگلی اٹھا کے وارن کرتی وہ چھوٹی سی لڑکی علیزہ کو سخت حیران کر گ ئی۔

تم۔۔ہم دونوں کے بیچ میں آئی ہو ۔۔ شوہر ہے وہ میرا۔۔۔!اور بیوی ہوں میں اسکی۔ علیزہ نے بھی حق جتایا۔

بیوی نہیں۔۔بگوڑی بیوی۔۔۔! سینے پہ بازو باندھ کے تیکھے انداز میں کہتے اس نے علیزہ کو آگ لگا دی۔

اور اس کا ہاتھ اٹھ گیا۔جسے کشش نے ایک جھٹکے سے پکڑا۔اسکا سخت انداز علیزہ کو بہت کچھ باور کرا گیا تھا۔

کسی بھول میں مت رہنا۔۔۔تم۔۔!

ایک تو۔۔وہ عشق ہے۔۔

اور۔۔۔میرا۔۔ہے۔۔

اوپر سے ضدی بھی۔۔

اور جنونی الگ۔۔۔

جان دینا بھی آتا ہے۔۔اور جان لینا بھی۔۔اس لیے سنبھل کے رہنا۔۔۔!کشش کا ایک ایک لفظ علیزہ پہ سکتہ طاری کر گیا۔

زور سے علیزہ کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے وہ پیچھے ہٹی اور اسے سر سے پاؤں تک گھورا۔

اب یہاں سے دفع ہو گی خود۔۔۔کہ۔۔۔۔دھکے دوں۔۔؟؟کشش نے ایک آئی برو اٹھاتے پوچھا۔

یہ کہیں نہیں جائے گی۔۔ کشش۔۔! یامین کے اچانک آ کے کہنے پہ دونوں ہی چونکیں۔ جہاں علیزہ کے چہرے پہ فاتحانہ مسکراہٹ ابھری وہیں کشش نے آنکھیں چھوٹی کرتے یامین کو دیکھا۔

یہ۔۔یہیں۔۔رہے گی۔۔۔اب سے۔۔۔!علیزہ کو دیکھتا وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

آپ۔۔یہ فیصلہ کرنے والے کون ہوتے ہیں۔۔۔؟؟کشش نے کمر پہ ہاتھ باندھتے

پوچھا۔

فیصلہ ہوچکاہے کشش۔۔تم جاؤ اپنے روم۔میں ۔۔ ! سختی سے کشش کو کہتے

وہ اسے اندر تک توڑ گیا۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

کشش کے ساتھ کچھ برا نہیں ہو گا۔۔ہاں۔البتہ وہ۔۔کیا کرے گی۔۔۔؟؟سوچیں۔۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جزاک اللہ

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر30

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

میر یامین سکندر۔۔۔!آپ بھی کسی بھول میں مت رہنا۔یہ میرا کمرہ ہے۔اور میرا ہی رہے گا۔ سمجھے آپ۔۔۔! کشش کہاں ہار ماننے والی تھی۔۔

کشش چلو۔۔۔یہاں سے۔۔۔!ایک سخت نظر علیزہ پہ ڈالتے وہ کشش کا ہاتھ پکڑ کے باہر لے جانے لگا۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔!کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟کشش بری طرح مچلی۔لیکن یامین نے بنا اسکی طرف دیکھے اسے کمرے سے باہر لے گیا وہ حیرت کی مورتی بنی اسے خود کو کھینچتا لے کے جاتے دیکھتی رہ گ ئی۔

یامین سکندر۔۔۔!وہ۔۔میرا کمرہ ہے۔۔آپ بھول رہے ہیں۔۔!!کشش نے دہائی دی۔

کشش۔۔!ضدمت کرو۔۔اور جاؤ۔۔۔! یامین کا دل بری طرح پسیج رہا تھا۔اسکا یوں سب کہنا یامین کے دل درد دے رہا تھا۔

آپ نے تو ابھ یمیری ضد دیکھی ہی نہیں۔۔۔!کشش نے مضبوط لہجے میں کہا۔

یامین نے اسے اس کے اپنے پرانے روم میں لے جا کے چھوڑا۔تو وہ بپھری۔

تم اب یہیں رہو گی۔۔اور جب تک میں نہ کہوں۔۔باہر نہیں آؤ گی۔ اوکے۔۔۔!

یامین نے اسے ہدایت کیں۔

ہر گز نہیں۔۔! آپ کو کیا لگتا ہے۔۔؟؟ میں کوئی ی مظلوم لڑکی ہوں۔۔؟؟ جو رو دھو کے بیٹھ جاؤں گی۔

کشش نے آگے بڑھتے جارحانہ انداز میں کہا۔

کشش۔۔! یامین اسے کچھ کہتے کہتے پھر سے چپ کر گیا۔

اسکی آنکھوں میں ایک داستاں تھی جسے وہ دیکھ ہارنے لگا تھا۔

گہرا سانس خارج کرتا وہ باہر نکلا۔ اور باہر سے لاک لگا دیا۔

میر یامین۔۔ سکندر۔۔۔! دروازہ کھولیں آپ۔۔ غلط کر رہے ہیں۔۔

Open the door...

یامین نے آنکھیں بند کیے خود پے ضبط کیا۔ جانے لگا تو سامنے ان تینوں کو شکوہ کناں انداز میں کھڑے پایا۔

آپ۔۔! ایسا مت کریں کشش کے ساتھ۔۔ پلیز۔۔ بھائی ی۔۔۔؟؟ کرن نے روندھے لہجے سے کہا۔

یامین نے نظریں پھیر لیں۔

آپ۔۔کی جو بھی وجہ ہے بھائی۔۔۔! لیکن۔۔ اسے۔۔مت رلائیں۔۔۔ سمیر بھی آگے بڑھا۔

تم بھی کچھ کہہ دو۔۔۔!ہیں ہی غلط ہوں۔۔باقی سب ٹھیک ہیں۔۔!خاموش کھڑے داور کو شکوے والے انداز میں کہتا وہ ان تینوں کو ٹوٹا ہوا لگا۔

بھائی ی۔۔! وہ۔۔۔!

بعد میں بات کرتا ہوں۔۔!لیکن۔۔ایک بات یار کھنا۔۔یہ دروازہ نہیں کھلنا چاہیے۔۔۔ اگر تم۔تینوں مجھے کچھ بھی عزت دیتے ہو۔۔۔؟؟تو میری بات کو۔مانو گے۔

یامین نے انہیں اچھی خاصی دھمکی دی۔اور وہاں سے اپنے روم۔کی جانب بڑھا۔

تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔اور چپ چاپ وہاں سے چلے گ ئے۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

نرم وملائم بستر پے لیٹتے علیزہ نے فون کان سے لگایا۔

ہو گیا۔۔۔میرا کام۔۔اب تمہاری باری ہے۔۔مجھے تو انہوں نے ویلکم کیا نہیں۔لیکن۔۔ آجاؤ۔۔ میں آپ کا وارم۔۔ ویلکم کروں گی۔ علیزہ نے بہت فخر سے کہا۔ اور قہقہہ مار کے ہنسی۔

فون بند کرتے وہ اٹھی۔اور انٹر کام پے میڈ کو۔بلایا

جی میڈم۔۔۔؟؟وہ مودبانہ انداز میں کھڑی ہوئی۔

اورنج جوس لے کے آؤ۔میرے لیے۔۔ دماغ تھکا دیا میرا۔۔ تھوڑا فریش

ہوجاؤں۔۔۔۔!

جی۔۔۔۔!وہ واپس نکل۔گ ئی۔

آہا۔۔۔کیا مزے ہیں۔۔یامین کے۔۔۔؟؟بہت ترقی کرلی ہے۔۔بھ ئی۔۔۔۔وہ

پورے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی۔

کہ اتنے میں یامین کمرے میں داخل ہوا۔اور سیدھا علیزہ کے سر پے جا پہنچا۔اور اسکا

گلا پکڑا۔

تم۔۔۔!کسی بھول میں نہ رہنا۔۔۔میری کشش سے دور رہنا۔۔ورنہ ایسی سزا دوں گا۔کہ

موت بھی مانگو گی۔تو وہ بھی نہیں دوں گا۔سمجھی۔

جھٹکے سے اسے چھوڑا۔وہ کھانستی ہوئی پیچھے ہٹی۔

ابل کے اسکی آنکھیں باہر آچکی تھیں۔

اس روم۔میں رہو۔۔اور سکون سے رہو۔۔۔خبردار۔۔میرے گھر کے کسی فرد کو

کوئی بھی تکلیف پہنچانے کی کوشش کی۔

یامین۔۔۔! یہ مت بھولو۔۔۔کہ تمہارے دادا میرے قبضے میں ہیں۔۔اور۔۔اگر۔۔ تم۔۔نے۔۔۔مجھے کوئی بھی چوٹ پہنچائی تو خمیازہ انہیں بھگتنا پڑے گا۔۔۔

علیزہ بھی سانس بحال۔کرتی اس کے مدمقابل ہوئی۔

اسی وجہ سے تم یہاں پے ہو۔ اور میرے دادا جی کو کچھ بھی ہوا۔۔کچھ بھی۔۔۔ وہ دن تمہیں پچھتانے کے لیے بھی نہیں چھوڑوں گا۔

یامین نے غصے سے کہا۔اور باہر۔نکلا۔اس سے خو کا غصہ کنڑول نہیں ہو رہا تھا۔فون پے جلیل کو ساری بات بتاتے اسے دادا جی کو ڈھونڈنے کا کہا۔ساتھ میں انسپکٹر پرویز کو بھی شامل کرنے کا کہا۔

ایک بار۔۔صرف ایک بار۔۔۔۔مجھے دادا کا پتہ چل جائے۔ اس کے بعد علیزہ۔۔۔ تمہارا اللہ ہی حافظ ہے

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

کچی ڈیوریوں ڈوریوں سے مینو۔۔تو باندھ لے۔۔

پکی یاریوں یاریوں یاریوں میں باندھے نہ فاصلے۔۔۔

اے ناراضگی کاغذی اے ساری تیری

میرے سوہنے تو سن لے میری

دل دیاں گلاں۔۔۔ کراں گے نال نال بے کے۔۔۔

اکھ نال اکھ نو ملا کے۔۔۔

دل دیاں گلاں۔۔۔

کراں گے روز روز۔۔۔ بے کے۔۔۔

سچیاں محبتاں نبھا کے۔۔۔

ستائی ے مینو کیوں۔؟

دکھائی ے مینو کیوں۔۔؟

ایویں چوٹھی موٹھی رس کے رسا کے۔۔۔

دل۔ دیاں گلاں۔۔۔

کراں گے نال۔ نال۔۔ بے کے۔۔ اکھ نال اکھ نوں ملا کے۔۔۔

عنائشہ شام کے منظر کو سوچتے اس کے چہرے پہ مسکراہٹ سجا رہے تھے۔

ڈی جے کے سونگ پے کپل ڈانس پے حازق کہیں سے بھی سے ناراض نہ لگا۔وہ من ہی منبہت خوش تھی۔

دروازہ کھلنے کی آواز پے وہ اندرداخل ہوا۔عنائی شہ نے فوراً کھڑے ہوتے پلٹ کے اسے دیکھا اور ایک مسکراہٹ دے اس کا استقبال کیا۔

حازق ایک لمحہ ٹھٹھکا۔لیکن اگلے ہی پل اسے نظر۔انداز کر گیا۔

حازق۔۔۔!عنائی شہ نے اسے بہت چاہت سے پکارا۔

حازق کا سپاٹ چہرہ دیکھتے بھی اسکی نظروں میں چاہت کے رنگ قوس قزاح میں ہی ڈھل رہے تھے۔

مجھے۔۔۔آپ سے کچھ۔۔کہنا ہے۔۔؟دھیرے دھیرے دھڑکتے دل کے ساتھ پلکیں اٹھاتی گراتی وہ حازق کو چونکا گ ئی۔وہ اسی کی طرف پلٹ کے کھڑا سوالیہ نظریں اس پے گاڑیں۔

وہ۔۔۔؟؟وہ۔۔۔؟؟زبان ہونٹوں پے پھیرتے وہ حازق کو پھر سے بھکنے پے مجبور کر رہی تھی۔

کیا کہنا ہے۔۔۔؟حازق نے نظریں پھیرتے کہا۔

آئی لو۔۔۔ ؟؟ وہ کہنا بھی چاہ رہی تھی۔اور کہہ بھی نہیں پا رہی تھی۔

بے وقوف بنانے کے لیے میں ہی ملتا ہوں بار بار۔۔؟؟ حازق نے اسکی بات کاٹی۔ تو وہ ایک دم سے چپ ہوتی اسے دیکھنے لگی۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔؟؟ کل تک۔۔ میں تمہارے لیے ولن تھا۔۔ سازشی تھا۔۔اور آج۔۔۔ ہیرو بن گیا۔۔۔؟؟ الو سمجھا ہوا ہے۔۔ مجھے۔۔؟؟ میٹھے طنز کے تیر چلاتے وہ نائشہ کے چہرے پے پھیلی مسکراہٹ کا قتل کر چکا تھا۔

حازق۔۔ پلیز۔۔۔ ایک بار مجھے۔۔ میری ساری بات کہنے کا موق دے دیں۔۔ اس کے بعد بھی اگر آپ کو لگے۔۔ کہ میں غلط ہوں۔۔ تو جو چاہے سزا دے دینا۔۔ میں اف تک نہیں کہوں گی۔۔۔! عنائشہ نے اتنے منت اور دل سے کہا کہ حازق سوچنے پے مجبور ہو گیا۔

ٹھیک ہے۔۔ بولو۔۔۔؟؟ عنائشہ نے لمبا سانس خارج کیا۔ او حازق کو ساری بات بتانے کا فیصلہ کیا۔ کسطرح وہ عورت حازق کی ما ں بن کے اس سے ملی۔

حازق۔۔! میں نے کبھی بھی نہیں چاہا۔۔ کہ آپ سے۔۔ الگ ہوں۔۔! لیکن۔۔

صرف۔۔ان کے کہنے پے۔۔میں نے آپ سے۔۔الگ ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔

عنائیشہ کی ہر بات میں سچائی ی جھلک رہی تھی۔ لیکن حازق بس ایک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا۔ جیسے اسے ان سب باتوں سے کوئی ی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا۔

بس۔۔۔یا کچھ او بھی کہنا ہے۔۔۔؟؟ حازق نے بنا پلک جھپکے بولا۔تو عنائیہ اسے اسطرح بی ہیو کرتے دیکھ چپ سی ہو گئی۔

مطلب۔۔وہ اس پے پھر سے یقین نہیں کر رہا تھا۔

عنائیشہ تم جانتی بھی ہو۔۔ کہ محبت کیا ہے۔۔۔؟؟

اب کی بار اس نے سوال کیا۔عنائیشہ نے سر اٹھا کے اسے دیکھا۔ کتنا درد تھا اسکی آنکھوں میں ۔

میں نے محبت کی۔۔۔ہاں۔۔سوچا تھا۔۔تمہاری بے وفائی پے تمہیں جان سے مار ڈالوں۔۔۔ ایک بار مل جاؤ۔۔۔تو۔۔ بدلہ لوں گا۔۔ اس درد اس تکلیف کا۔۔۔ جو تم۔نے بے وفائی ی کی صورت میں اس دل میں لگائی ی ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔ نہیں۔۔۔ کچھ بھی نہ کر۔سا میں۔۔۔ حازق جیسے بے بس ہوا۔

محبت کی تھی ناں۔۔۔ سہنا تو۔۔ تھا۔۔ ناں۔۔! آج تم مجھے ساری سچائی بتا رہی ہو۔۔ جب ۔۔۔ کہ اگر۔۔ ہماری شادی نہ ہوئی ہوتی۔۔ تو ۔۔ تم۔۔نے ۔۔ کبھی یہ سچ نہیں بتانا تھا۔۔؟؟ حازق نے اسے شرمندہ کر دیا۔ وہ سچ ہی تو کہہ رہا تھا۔

حازق۔۔۔؟؟اس نے کچھ کہنا چاہا۔

شی۔۔۔۔ عنائی شہ اب سنو۔۔۔! میری محبت اتنی ارزاں نہیں۔۔ کہ کسی کی دلیل کی محتاج ہو۔۔ یہی بات۔۔ جب رات کو میں نے تم سے کہی تو تمنے میرا یقین نہ کیا۔۔۔ اور جب۔۔ یہی بات کشش نے تم سے کہی تو۔۔ تمہیں اپنی غلطیکا احساس جاگا۔۔۔؟؟ حازق نے دکھی انداز میں کہا۔ تو عنائی شہ کی آنکھیں بھیگ گ ئی یں۔

معاف۔۔۔۔؟؟ روتے ہوئ ے اس سے بولا بھی نہ جا رہا تھا۔

فکر نہ کرو۔۔۔ اس رشتے کی وجہ سے تم ۔۔۔ یہ سب کر رہی ہو۔۔۔ تو بے فکر رہو۔۔۔ میں بیچ راہ میں ساتھ چھوڑنے والوں میں سے نہیں۔۔ مانا کہ یہ شادی۔۔۔ بابا اور مما کی خاطر کی ہے۔۔۔ ان کا جھکا سر نہیں دیکھ سکا میں۔۔ لیکن۔۔ کہیں نہ کہیں۔۔۔ یہ بھی سچ ہے۔۔۔ کہ تم سے محبت آج بھی ہے۔۔۔

آج بھی اس دلمیں وہ محبت باقی ہے۔۔۔! جو اپنی محبت کو رسوا ہوتا نہ دیکھ سکا۔۔۔

ہاں۔۔مانتا ہوں۔۔ کرتا ہوں۔۔ تم سے محبت۔۔۔ لیکن۔۔۔ کروں تم پے اعتبار۔۔۔ یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔۔۔!

اس لیے۔۔ مجھ سے کوئی امیف نہ رکھنا۔۔۔! حازق کا لہجہ بھی روندھ گیا۔اور ساتھمیں وہ عنائی شہ کے جذبوں کو بھی روندھ گیا۔

عنائی شہ تو بس اسے جاتے اسکی پیٹھ دیکھتی رہ گ ئی۔۔

اس کے لیے یہ سچائی ی۔۔ کہ اسے جدا کرنے کی ایک سازش کی گ ئی تھی۔

اس سے کہیں زیادہ اہم۔۔۔ عنائی شہ کی بے وفائی ی تھی۔اور محبت کا یہ داغ شاید ساری زندگی نہیں دھلے گا۔اور یہی اسکی سب سے بڑی آزمائی ش بھی تھی۔ اور سزا بھی۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

فون بند کرتا وہ واپس پلٹا تو ملازمہ کو جوس کا گلاس لے جاتے دیکھا۔

ایک منٹ۔۔۔ یہ کس کے لیے۔۔۔؟؟ یامین نے روک کے پوچھا۔

بھائی ی۔۔وہ ن ئی۔۔ میڈم جو آئی ی ہیں۔۔ انہوں نے منگوایا ہے۔۔

جوس کا گلاس دیکھتے یامین کے ماغ میں ایک نیا پلان آیا

ٹھیک ہے۔۔۔ یہ بعد میں لے جانا پہلے مجھے پانی پلا دو۔ سرسری انداز اپنایا۔ تو سر اثبات میں ہلاتی جوداگلاس ٹیبل پے رکھتی کچن کی جانب بڑھی۔

یامین نے فوراً ہی ڈرائی ینگ روم کی کبرڈ کا ایک دراز کھولا۔ اور اس میں سے جو اس نے خو فرسٹ ایڈ باکس رکھا تھا۔ااس میں سے تین ٹیبلٹس نکالیں اوراس جوس۔میں مکس کردیں۔اتنے میں ملازمہ پانی لے آئی ۔ یامین کو پانی کا گلاس تھماتے وہ علیزہ والے روم کی جانب بڑھی۔

اب۔۔ تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا ۔۔۔ علیزہ۔۔۔! اب تم۔۔ گ ئی کام سے۔۔۔! پانی کا گلاس منہ کو لگاتے وہ مسکرایا تھا۔

اوراب اس کارخ کشش کے روم کی طرف تھا۔

دروازہ کھولا۔ تو سامنے ہی گھٹنوں کے بل صوفے کے پاس بیٹھی نظر آگ ئی۔ شاید روتے ہوئے وہ وہیں بیٹھی سوگ ئی۔۔ یا جاگ رہی تھی۔ یامین دھیرے سے دروازہ لاک کرتا اس کے پاس آیا۔ وہ یامین کا اپنے پاس آنا محسوس کر گ ئی تھی۔

کشش۔۔۔! اس نے دھیرے لیکن محبتبھرے لہجے میں پکارا۔ کشش نے دھیرے سے سراٹھا۔ یاآنکھیں اسکی روئی ہوئی تھیں اور کتنے ہی شکوے تھے اس کی نظروں میں۔

یوں نیچے کیوں بیٹھی۔۔؟؟

کیوں۔ آئی ہے ہیں۔۔؟اب۔۔؟؟ وہ دانت پیستی بولی۔

تمہارے پاس نہ آتاتو کہاں جاتا۔۔؟؟اسی کے مقابل صوفے کے ساتھ ٹیک لگاکے بیٹھتے وہلکے پھلکے انداز میں بولا۔۔

وہ ہے۔۔۔ناں۔۔علیشہ چڑیل۔۔آپ کی بگوڑی بیوی۔۔۔؟؟ جسے آپ نے ہمارے روم میں رکھاہے۔۔۔! جائیں وہیں۔۔۔! منہ پھیرا اس نے۔۔ تو یامین اسکی اس ناراضگیپے دل سے مسکرایا۔

کیسے جاؤں۔۔۔؟؟ اپنے ضدی عشق کو چھوڑ کے۔۔۔؟؟ یامن نے بہت گھمبیر لہجے میں کہا۔ توکشش کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ جھٹکے سے پلٹی۔

ایک تو۔۔وہ عشق ہے۔۔

اور۔۔۔میرا۔۔ہے۔۔

اوپر سے ضدی بھی۔۔

اور جنونی الگ۔۔۔

آپ۔۔وہیں۔۔۔۔تھے۔۔۔؟؟کشش نے آنکھیں پھیلا کے پوچھا۔

اب اپنے چھوٹے سے پیارے سے ضدی عشق کو چھوڑ کے کہیں اور جا سکتا ہوں کیا بھلا۔۔؟؟ یامین نے اسے اپنی طرف دھیرے سے کھینچا۔تو وہ اسکے سینے سے آ لگی۔اور پھر خود ہی پورے استحاق اور مان دے اپنا سر یامین کے سینے پے ٹکایا یامین نے اسے اپنے حصار میں لیا۔

چھوڑ کے جائیں تو سہی۔۔۔ جان نہ لے لوں۔۔۔؟؟ دھیرے سے کہتی وہ یامین کے چودہ طبق روشن کر گئی۔

بہت۔۔۔جنونی بیوی مل گئی ہے۔۔ یار۔۔۔؟؟؟ اتنا ٹوٹ کے چاہو گی۔۔۔ کیا اندازہ تھا۔۔۔؟؟ یامین نے اسکو ریلیکس کرنا چاہا ۔

آپ۔۔ناں۔۔بہت برے ہیں۔۔۔!کشش منہ بنا کے بولی۔

یہ۔۔میرے چھوٹے سے پیارے سے ضدی عشق کی آنکھوں پے اتنا ظلم کیوں۔۔؟

آنکھیں روئی اور سوجھی ہوئی دیکھ یامین نے اسکا چہرہ اوپر کی طرف کر کے آنکھوں میں دیکھتے بہت پیار سے پوچھا۔

یہ بھی۔۔آپ ہی کی دین ہے۔۔میر یامین سکندر۔۔۔!کشش نے بھی ادھار نہ رکھا۔۔

یامین نے اسے گور د میں اٹھایا۔اور بستر پے لٹایا۔

چول۔۔آنکھیں بند کرو اور سو جاؤ۔۔! یامین نے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے دھیرے سے کہا۔

آپ نے مجھے روم سے نکالا۔۔۔اور اس چڑیل کو روم میں جانے دیا۔آنکھیں موندے وہ پھر سے بولی۔

کشش۔۔۔سو جاؤ۔۔تھوڑی دیر۔۔۔! صبح بات کریں گے۔۔۔! یامین نے اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کیا۔

ہاں۔۔تاکہ۔۔آپ دوبارہ واپس اسکے پاس چلے جائیں۔۔؟؟منہ اٹھا کے کہتی وہ یامین کو۔مسکرانے پے مجبور کر گئی۔

اتنا شک۔۔۔؟؟؟یامین نے بھنویں اچکائیں۔

شک نہیں۔۔۔یقین۔۔۔!اسے نیند کی وادی میں بھیج کے آپ۔۔یقیناً۔۔اس کے پاس

واپس جانے کا ارادہ ہی رکھتے ہیں ناں۔۔۔! کشش کے الفاظ نے یامین کے دماغ کی بتی جلا دی۔۔

کیا۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔؟؟ یامین اٹھ بیٹھا۔

مجھے سب پتہ ہے۔۔۔ وہ اس وقت بے ہوش ہے۔۔۔! اور۔۔ میرا نہیں خیال ہمیں یہاں بیٹھ کے ٹائی م ضائی ع کرنا چاہیے۔۔۔ ! چلیں چل کے دیکھتے ہیں۔

کشش فوراًا ٹھی۔اور باہر نکلی۔یامین بھی اسی کے پیچھے آیا ابھیمزید کچھ کہتا کہ باقی تین نمونوں کو بھی وہاں چوکنا کھڑا دیکھ وہ گنگ رہ گیا۔

مطلب۔۔۔؟ وہ چاروں ہی چوکنا تھے۔اور یامین ان کو انڈراسٹیمیٹ کر رہا تھا۔

یہی سوچتے وہ ان کے ساتھ علیزہ کے روم کی جانب بڑھا۔جہاں۔وہ مکمل نیند کی آغوش میں تھی۔

She is un conciuos...

داور نے اسے چیک کرتے کہا۔

ڈونٹ وری۔۔۔ تین گولیاں تھیں۔۔ صبح تک تو ہوش بھی نہیں آنا۔۔۔اپنا کام جاری رکھو۔

سمیر نے فوراً سے داور کو کہا۔ تو یامین نے چہرہ موڑ اس نمونے کو دیکھا۔ سمیر کی نظر بھی یامین کی نظروں سے ٹکرائی ی۔

Not... seriously....

تم لوگ۔۔۔ میری مخبری کرتے ہو۔۔۔؟؟ کیسے جانتے ہو سب۔۔؟؟ یامین کے ماتھے پے تیوری چڑھی کشش نے لب بھینچ کے سمیر کو ایسے دکھا جیسے کھا جائے۔ گی۔

وہ۔۔۔ ایسے ہی۔۔ آئی یڈیا لگایا۔۔۔!! کانوں پے کھجاتا وہ رخ پھیر گیا۔

یہ رہا موبائی ل۔۔۔! کرن نے درا کے اوپر سے موبائی ل اٹھایا۔

گڈ۔۔۔! دکھاؤ تو۔۔۔؟؟ کشش نے اس سے موبائی ل لیا۔

بٹ اس پے تو پاس ورڈ لگا ہے۔۔۔! سمیر سوچتے ہوئی ے بولا۔

تو کیا ہوا۔۔۔ ابراداور کا لیپ ٹاپ ہے ناں۔۔ پاس ورڈ ہائی یک کرنا تو اسکا بای ئی ں ہاتھ کا کام ہے۔۔۔ کشش نے بھی لقمہ دیا۔ اور وہ چاوں یامین سمیت داور کے روملی جانب بڑھے۔

جہاں دوار نے علیزہ کا موبائی یل ڈیہا کبل سے لیپ ٹاپ کے ساتھ اٹیچ کیا۔ اور پاس ورڈ پے اپنا فیورٹ کام کرنے لگا۔

اب اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے۔۔۔؟؟ کشش نے یامین کو آنکھیں پھاڑ کے دیکھتے دیکھا تو ٹوک دیا۔

How.. could you do that.... seriously....

میں اتنے پیسے دے کے باہر سے ٹیم ہائیر کرتا ہوں۔ یہ سب کام کرنے کے لیے اور یہ تک نہیں جانتا کہ ایک قابل ٹیم میرے ہی گھر میں موجود ہے۔۔۔! یامین نے داد دی۔

گھر کی مرغی دال برابر۔۔ سمیر نے برجستہ کہا۔ تو داور نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

اس سب میں کتنا وقت لگے گا۔۔۔؟؟ یامین نے کلائی پہ بندھی گھڑی دیکھتے پوچھا۔

دس سے پندرہ منٹ۔ تیز تیز ہاتھ چلاتے داور نے سکرین پہ دیکھتے جواب دیا۔

اتنے میں علیزہ کا فون بجا۔ تو وہ سبھی چوکنا ہوئے۔

یہ۔۔ اس وقت اسکے نمبر پہ کال آرہی ہے۔۔۔ کیا کریں۔۔؟

سمیر نے ہی سوال کیا۔

پک۔۔۔ کرو۔۔! کشش کی طرف دیکھتے یامین بولا۔

کششنے پلکیں بار بار جھپکا کے محسوس کیا کہ اسی کو کہا گیا ہے۔اور ساتھ ہی کال اٹھالی۔

جاری ہے

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

کل شاید قسط نہ دے سکوں۔ لیکن اسنک آجائی ے گی۔ ناول کلائی مکس پے جب بھی آتا ہے۔۔ میرا لکھنے کا دل ہی نہیں چاہتا۔۔پتہ نہیں۔۔ کیوں۔۔؟اس کہانی سے ناتا ٹوٹنے والا ہوتا ہے۔۔ تو جی نہیں چاہتا کہاسے آگے لکھوں۔۔اس کہانی اوران کرداروں کو اپنے قلم دجدا کروں۔۔۔۔ 😌😌😌😌😌😌

اداس سی آجاتی ہے۔۔

خیر۔۔ ہر کہانی کا ہی اینڈ ہوتا ہے۔۔ایک دن۔۔۔

اوراب آپ بتائیں کیسی اینڈنگ چاہیے۔۔۔؟؟

Happy ya sad...???

دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جزاک اللہُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر31

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

ہیلو۔۔۔!ایک بری خبر ہے۔۔۔حیات سکندر۔۔بھاگ نکلا ہے۔۔اب کیا کریں۔۔؟؟

موبائیل سے آواز ابھری تو وہ سبھی چونکے اور ایک دوسرے دیکھنے لگے۔

اب صرف۔۔۔ایک ہی حکم کا اکا بچا ہے۔۔وہ بڑھا۔۔۔اسے اپنی سخت قید۔میں رکھنا۔۔

اور ہاں۔۔کل ہم آئیں گے۔۔ تو باقی کی پلاننگ کرتے ہیں۔۔ تم۔۔ بولتی کیوں نہیں۔۔۔؟؟ چپ کیوں ہو۔۔؟ ہیلو۔۔۔؟؟؟

آواز پھر سے ابھری۔کشش نے کال کاٹ دی۔

اور یامین کے پاس آئی۔

یامین لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ دادا جی۔۔۔کی بات۔۔۔؟؟کشش کی آنکھیں نم ہوئیں۔

یامین نے گہرا سانس خارج کیا۔

کچھ نہیں ہو گا دادا جی کو۔۔۔! یامین نے یقین دلایا۔

میں۔۔اس۔۔علیزہ چڑیل کو چھوڑوں گی نہیں۔۔۔کہتے ہی وہ غصے سے باہر نکلنے لگی۔ کہ یامین نے تھام کے روک لیا۔

ابھی نہیں۔۔۔! ابھی دادا جی اس کے قبضے میں ہیں۔۔جب تک ہم دادا جی تک اور بابا تک پہنچ نہیں جاتے۔۔ہمیں اسکی ہر بات ماننی پڑے گی۔

یامین نے سب کی طرف دیکھتے ہوئی ے تنبیہہ انداز میں کہا۔ تو سب دانت پیستے رہ گ ئی ے۔

یہ دیکھیں۔۔بھائی۔۔۔! داور نے یامین کو۔پکارا۔

یہ تصویریں۔۔۔۔؟؟ یامین سوچ میں پڑ گیا۔

دادا جی کی کڈنیپنگ کی تصویریں کسی نمبر سے سینڈ ہوئی ی ہوئی ی تھیں۔

یہ جگہ۔۔۔؟؟ جانی پہچانی سی لگتی ہے۔۔۔! یامین سوچ رہا تھا۔

اور ایک دم سے اسے یاد آ گیا۔

یہ۔۔۔پرانے قبرستان کے پاس ہے۔۔کوئی ی مل ہے۔۔ جو بند پڑی ہے۔۔ ۔۔۔ وہیں۔۔۔! یامین نے فوراً جلیل کو کال کی۔اور اسے ہدایت دیتا مڑا۔

سر۔۔۔ایک اور خبر دینی تھی آپ کو۔۔۔! جلیل بھی فوراً بولا۔

کیا۔۔۔؟؟ یامین چونکا۔

سر۔۔۔! وہ مسٹر عادل۔۔۔!!!!

جلیل نے ساری بات یامین کے گوش گزار دی۔

یامین نے ایک نظر کشش کو دیکھا۔جو اسی کو دیکھ رہی تھی۔

سر۔۔۔! وہ۔۔میر ولا۔۔۔کے ارد گرد۔۔اپنے آدمیوں کو بھیج چکا ہے۔۔ سمیر سر اور۔۔میڈم کو اٹھوانے کے لیے۔۔۔!

جلیل نے مزید انفو دی۔

بھیجنے دو۔۔۔! ڈر نہیں۔۔۔! یامین نے کشش کے گرد نظروں کا حصار مزید گہرا کیا تو وہ گھبرا کے نظریں پھیر گئی۔

امید ہے دادا جی مل۔جائیں گے۔۔ بس دعا ہے۔۔۔ کہ بابا بھی۔۔ صحیح سلامت ہوں۔ ۔۔ یامین نے دھیرے سے کہا۔ تو سب نے دل۔میں آمین کہا۔۔

اسکے۔موبائل پے جس نمبر سے تصاویر سینڈ ہوئیں ہیں اور لاسٹ کال

جسکی آئی تھی۔ وہ نمبرز مجھے نکال۔کے دو داور۔۔! یامین نے داور کو ہداتی دی تو وہ فوراً عمل۔درآمد کرنے لگا۔

آپ۔۔۔کیا کریں گے اب۔۔۔؟؟ کشش نے دھیرے سے اسکے پاس آتے پوچھا۔

یامین نے ایک نظر اسے دیکھا۔

اسے یہ جائیداد بزنس۔۔اور پیسہ چاہیے۔۔۔ نمبر کی چٹ داور سے لیتے وہ کشش کی جانب مڑتا سنجیدگی سے بولا۔

اس کے بعد وہ دادا جی کو چھوڑ دے گی۔۔۔

تو کیا۔۔آپ۔۔سب کچھ۔۔اس کے نام۔کر دیں گے۔۔۔؟؟ کشش کو شاک۔لگا۔

نہیں۔۔! سب نہیں۔۔جو۔۔میرا ہے۔۔۔میرے نام ہے۔۔۔وہ کر سکتا ہوں۔۔۔! یامین نے جاتے ہوئے مڑ کے کہا ۔

لیکن۔۔۔دادا جی۔۔۔مل جائیں گے ناں۔۔؟؟؟ تو کیوں۔۔؟؟ کشش کو۔ ہضم نہ ہو رہا تھا تو جرح کرنے لگی۔

کشش۔۔۔! ابھی دادا جی ملے نہیں۔۔اور میں بابا اور دادا جی کی زندگی کا کوئی ی رسک نہیں لے سکتا۔۔۔ میرے لیے۔۔ ہر چیز سے زیادہ اہم میرے اپنے

ہیں۔۔! یامین نے اسے رسان سے سمجھایا۔

تھوڑا۔۔۔ویٹ تو کرلیں۔۔اتنی جلد بازی کی کیا ضرورت ہے۔۔؟؟ کشش کا منہ بگڑا۔

کشش۔۔! یو آر امپاسبل۔۔۔! میرے پاس اتنا وقت نہیں کہ تم سے بحث کروں۔۔۔

اسلیے۔۔۔۔! یامین زچ ہوا۔

آپ۔۔۔غلط کررہے ہیں۔۔۔! کشش بھی اپنی بات پے قائم رہی۔

یامین اسے بس ایک ٹک دیکھے گیا۔کیا۔۔۔کشش کے لیے پیسہ زیادہ ضروری

ہے۔۔۔؟؟ وہ سوچتا رہ گیا۔اور بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا۔

یہ بھی ناں۔۔۔؟؟؟اب سب اس علیزہ چڑیل کے نام۔کردیں گے۔۔۔اور وہ ہمیں۔۔یا

تو گھر سے نکال دے گی۔۔۔یا۔۔یہاں پے اپنا غلام۔بنالے گی۔۔۔

کشش۔نے وہیں بیٹھتے دکھ سے کہا۔اور یامین جو واپس پلٹ کے آیا تھا۔اسکی بات سن

کے ٹھٹھک گیا۔

داور۔۔۔!موبائل۔واپس رکھو علیزہ کا۔۔ اسے کسی قسم۔کا شک نہیں ہونا

چاہیے۔۔ امید ہے۔۔ دادا جی صبح تک۔مل۔جائیں گے۔ میں بھی جا رہا

ہوں ۔

کشش کو نظر انداز کرتے وہ داور سے کہہ کے مڑا کہ کشش پھر سے سامنے آگئی۔

آپ۔۔کے ساتھ۔۔میں بھی جاؤں گی۔ ایک ضد تھی اسکے انداز میں جو یامین کو مزید غصہ دلا رہی تھی ہاتھ سے پکڑا اسے وہاں سے اسی کے روم۔میں لے کے آیا۔اور دروازہ لاک کیا۔

تم۔۔یہیں۔۔رہو گی۔اور کوئی ی بھی کسی بھی قسم کی شرارت نہیں کرو گی۔ سمجھی۔۔ یامین نے اس کے قریب ہوتے اس کو تنبیہہ کی جبکہ آگے وہ بھی ماتھے پے تیوری چڑھائے یامین کو گھور رہی تھی۔

میں آپ کے ساتھ جاؤں گی۔۔۔! وہی ضد۔۔۔

کشش۔۔ہر بات پے ضد اچھی نہیں ہوتی۔۔آگے۔۔اس عادل کی مصیبت کو بھی گلے میں ڈال لیا ہے۔۔غصے سے جھنجھلاتے وہ کشش کو عادل والی بات بھی کہہ گیا۔

کیا۔۔۔کیا مطلب۔۔۔؟؟ کشش نے حیرت سے اسے دیکھا۔

تم۔۔۔سارے مطلب چھوڑو۔۔۔اور میری بات غور سے سنو۔۔۔! میری اجازت کے بنا گھر سے باہر نہیں نکلو گی۔۔اور نہ ہی کوئی ی کسی قسم۔کا پنگا لو گی کسی سے۔۔۔! یامین نے دھیمے لہجے میں اسے پھر سے سمجھایا۔

اتنی ہدایتیں دے رہے ہیں۔۔اور آپ کو پتہ بھی ہے میں نے سننا نہیں۔۔تو ساتھ

لے کیوں نہیں جاتے۔۔۔؟؟کشش بھی پھر سے ضد کرتے بولی۔

یامین نے گہرا سانس خارج کیا۔اگر ہم دونوں ایک ساتھ گھر سے غائب ہوئے۔۔۔

تو۔۔ علیزہ کو شک ہو جائے گا۔۔۔ اور۔۔۔

اوہ۔۔تو اچھا۔۔۔آپ اس۔۔چڑیل کی وجہ سے۔۔مجھے ساتھ لے کے نہیں

جا رہے۔۔۔ڈرتے ہیں اس سے۔۔۔!کمر پے ہاتھ باندھے وہ لڑنے مرنے کو تیار ہوئی۔

ایسا کیسے سوچ لیتی ہو یار۔۔۔؟؟؟یامین نے ماتھا مسلا۔

اور موبائل پے آتی کال پک کی۔

اور بات کرنے لگا۔جبکہ کشش اپنا غصہ کنٹرول کرنے لگی۔

کشش۔۔!یامین نے اسے پکارا۔

میں نے آپ سے کہہ دیا۔۔کہ میں نے جانا ہے۔۔مطلب جانا ہے۔۔۔!وہ بات کاٹ

کے بولی۔

ویسے بھی اس کے سامنے تو آپ نے مجھے ایک ظالم شوہر کی طرح روم۔میں بند کیا۔تو

سمجھیں۔۔ہیر دیور میں چنوادی گئی۔۔ اب اسے کیا پتہ چلے گا۔۔۔کہ آپ

مجھے ساتھ لے کے گ ئے ہیں۔۔۔؟

کشش نے لمبا خاصا بیان دے دیا۔

یامین سوچ میں پڑ گیا۔

ایسی ایک منٹ۔۔۔ دیوار میں انار کلی کو چنوایا تھا۔۔۔ یہ ہیر کہاں سے آگ ئی۔۔۔؟ یامین کو اسکی مثال ہضم نہیں ہوئی۔

یہ آپ بعد میں کلاس لے لینا ابھی چلیں۔۔ داداجی کو بچانا ہے۔۔۔! کشش نے فوراً بات کو کاٹا۔ تو وہ اسکی جلد بازی دیکھتا اسکی ضد کے آگے ہار مانتا اسے ساتھ لیے باہر نکلا۔

بھائی ہم بھی ساتھ جائ یں گے۔

داور اور سمیر بھی سامنے آگ ئے۔

باقیوں کو بھی بلالائو۔۔ سیر کرنے جا رہے ہیں ناں۔۔ کوئی ی رہ نہ جائے۔۔۔ ! یامین نے میٹھا سا طنز کیا۔

تو کشش نے انہیں نہ ساتھ جانے کا اشارہ کیا۔

اگر سب چلے جائ یں گے تو اس چڑیل۔ کا دھیان کون رکھے گا۔۔۔؟؟ کشش نے دانت پیستے ہوئ ے کہا

چلیں۔۔۔! ان سے کہتی انکو آنکھ ونک کرتی یامین کا ہاتھ تھامے باہر نکلی۔

یامین گارڈز اور سیکیورٹی گارڈز کو ہدایت دیتا گاڑی کی جانب بڑھا۔ جہاں وہ کشش کو لیے گاڑی میں بیٹھا۔ دو گاڑیاں مزید سیکیورٹی کی ساتھ تھیں۔

اب وہ اسی پرانے قبرستان کی طرف گامزن تھے۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

وہ آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔ اور عنائشہ اسکے ارد گرد ہی منڈلا رہی تھی۔ گھڑی کی طرف ہاتھ بڑھائے تو عنائشہ نے جھٹ سے اٹھا کے اسکے سامنے کر دی۔ حازق نے ایک نظر اسے دیکھا۔ اور گھڑی تھام لی۔ جتنی دیر وہ پہنتا رہا اور بالوں کو کنگھی کرتا رہا وہ پاس کھڑی میٹھی نگاہوں سے دیکھتی رہی۔ حازق نے پرفیوم کا سپرے کیا۔ تو اس نے آنکھیں بند کیے وہ خوشبو اپنے اندر اترتی محسوس کی۔

حازق نے بھی موقع ملتے دیکھ ایک بھرپور نظر اس پے ڈالی۔ لیکن جلد ہی رخ پھیر صوفے پے جا بیٹھا۔ شوز پہنتا ایک بار وہ پھر چونکا۔ جب عنائشہ نے اسے شوز پہنانے چاہے۔

کیا کر رہی ہو۔۔؟؟ چھوڑو اسے۔۔؟ حازق کے ماتھے پے بل پڑے۔اور عنائشہ کا ہاتھ پیچھے کیا۔

پلیز۔۔۔کرنے دیں۔۔!وہ سر جھکائے بولی۔ تو حازق خود بھی کھڑا ہوا اور اسے بھی کھڑا کیا۔

پاگل ہوگئی ہو کیا۔۔؟ کیوں یہ سب کر کے۔۔۔ کیا ثابت کرنا چاہتی ہو۔۔؟؟یا اگر تم۔۔۔ یہ سمجھ رہی ہو۔۔۔کہ تم میرے دل میں وہ پہلے والا مقام حاصل کرلو گی یہ سب۔۔کر کے۔تو۔۔؟؟

میں ایسا کچھ نہیں چاہتی۔۔حازق۔۔! میں جانتی ہوں۔۔میں نے غلط کیا۔۔بنا کسی ٹھوس وجہ کے آپ کو۔۔۔ڈچ کیا۔۔۔آپ سے علیحدگی اختیار کی۔لیکن۔۔میں کیا کروں۔۔ اب۔۔۔کہ۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔؟آپ ک بے رخی۔۔ مجھے۔۔تکلیف دے رہی ہے۔۔۔! اسکی آنکھوں کے آنسو حازق کے دل کو پسیج رہے تھے۔ وہ اپنے فیصلہ پے قائم نہیں رہ پا رہا تھا۔

ہاں تھوڑی بہت تو سزا بنتی تھی۔۔جو وہ اسے دے رہا تھا۔لیکن۔۔۔یوں اسے روتا دیکھ وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

حازق۔۔! آپ۔۔ بہت اچھے ہیں۔۔ شاید۔۔ میں آپ جتنی۔۔ اچھی نہیں۔۔! میں۔

آپ کو۔۔۔ ڈیزرو نہیں۔۔ کرتی۔۔۔ آپ تو۔۔ بہت اچھی لڑکی۔۔۔۔؟؟

وہ کہہ نہ پائی ی۔۔ آنسوؤں نے مزید کچھ کہنے جوگا چھوڑا ہی نہیں۔ اسکی بات پے حازق نے لب بھینچے۔

کیا مطلب۔۔ ہے۔۔۔ اس بات کا۔۔؟؟

شاید۔۔ ایک وقت آئی ے گا۔۔ آپ مجھے چھوڑ دیں گے۔۔۔ اور۔۔

میں۔۔ محبت ختم نہیں۔۔ کرنا چاہتی۔۔۔

نہ ہی آپ سے دور۔۔۔۔ جانا چاہتی ہوں۔۔

لیکن۔۔ پھر۔۔ سوچتی ہوں۔۔

دوری کی اذیت۔۔۔ فقیری کی ازیت سے زرا کم تکلیف دہ ہو گی۔

وہ نین کٹورہ آنکھیں حازق پے اٹھیں۔ تو حازق کا دل ہی لے ڈوبیں۔

حازق نے آگے بڑھ کے اسے اپنے سینے سے لگایا۔

اور وہ پھوٹ پھوٹ کے رودی کب سے وہ ان بانہوں کے لیے تڑپ رہی تھی۔ ان پناہوں میں آنے کے لیے۔۔۔

حازق نے بہت مضبوطی سے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

عنا۔۔۔! آج تو کر لی بات۔۔ دور جانے کی۔۔ آئی ندہ کی تو۔۔ جان سے مار ڈالوں گا۔۔۔ کہتے وہ عنائی شہ کو جنونی سا لگا۔

آپ۔۔ مجھ پے اعتبار نہیں کرتے۔۔۔! منہ بسورتے روتے ہوئے کہا۔

حازق نے اس کے آنسو صاف کیے۔

اعتبار محبت کی پہلی سیڑھی ہے۔۔۔ عنا۔۔ اگر اعتبار نہ ہوتا تو پیار کیسے کرتا۔۔۔؟؟ بہت نرم اور پیار بھرے لہجے میں کہا۔ عنائی شہ کی تو حیرت سے آنکھیں ہی پھیل گئیں۔

مطلب۔۔۔؟ جو آپ نے رات کو کہا۔۔؟؟ وہ سب۔۔؟؟

تم نے تھوڑا تنگ کیا۔۔۔ آٹھ ماہ۔۔ پاگلوں کی طرح تمہیں ڈھونڈتا رہا اور تم۔۔ کسی کے کہنے پے بنا سوچے سمجھے مجھ سے دور ہو گئی۔۔۔؟؟ اک بار بھی مجھ سے نہ پوچھا۔۔؟؟ کہ حقیقت کیا ہے۔۔۔ ؟ وہ تو۔۔ میں ۔۔ تمہاری مما سے نہ ملا ہوتا تو۔۔۔شاید۔۔ کبھی جان ہی نہ پاتا۔۔۔

حازق نے آج وہ بات کہہ ہی دی۔۔ جسے وہ اتنے عرصے سے چھپا رہا تھا۔

ہاں وہ عابدہ آنٹی سے ملا تھا۔ عنائی شہ کی غیر موجودگی میں ۔ اور انہوں نے ہی تو اسے راہ کھائی ی تھی۔ عنائی شہ کے بارے میں تفصیل بتائی ی تھی۔ اور کہا تھا کہ وہ اسکی سگھی ماں کو ڈھونڈنے میں اسکی مدد کریں۔ نام اور بائی یو ڈیٹا سب بتایا۔ وہ اپنی بہن کو کیسے بھول سکتی تھیں۔۔۔؟؟ ہاں۔ ان کا ایڈریس نہیں جانتی تھیں۔ وہ عنائی شہ کو اکیلا اس دنیا میں چھوڑ کے نہیں جانا چاہتی تھیں۔ جبکہ وہ جانتی تھیں کہ انہیں بلڈ کینسر ہے وہ بھی آخری اسٹیج پے۔

اس دن چائی ے بنانے کے لیے وہ کچن کی جانب بڑھیں تو غیر ارادی ہی سہی حازق عنائی شہ کے روم کی جانب۔۔ یہ تھی تو ایک غیر اخلاقی حرکت۔ لیکن وہ یہ جانتا تھا۔ کہ عنائی شہ کو ڈائی ری لکھنے کا شوق تھا۔ اور وہ اپنی زندگی کی ہر بات ڈائی ری میں لکھتی تھی۔

حازق کو زیادہ محنت نہ کرنا پڑی۔ ایک دراز کے اندر سے اسے ڈائی ری مل گ ئی۔ جسے وہ چھپا کے لے آیا۔

اسے پڑھنے کے بعد ہی حازق کو ساری سچائی ی پتہ چل گ ئی تھی۔

لیکن۔۔ عادل کے ساتھ شادی پے ہامی بھرنے پے حازق کو بے پناہ غصہ آیا۔ کہ

بجائے سچائی بتانے کے۔۔ وہ پھر سے اس سے دور جا رہی تھی۔

میں نے۔۔ کبھی دھیان ہی نہ دیا۔ کہ میری ڈائی ری میرے پاس نہیں۔۔۔ عنائشہ

دھیرے سے بولی۔

عنا۔۔۔! مجھ سے جب جب تم نے دور جانے کا سوچا۔۔۔۔ مجھے تب تب تم پے غصہ

آیا۔

اور تب تو بہت زیادہ۔۔۔ جب بجائے مجھے سچائی بتانے کے تم۔نے۔۔ عادل

کے رشتے کے لیے ہاں کی ۔

عنائشہ نے جھکا سر اٹھایا۔

عنا۔۔ تم۔نے ایک بار پھر سے مجھ پے بھروسہ نہ کیا۔۔ مما بابا کو منانا۔۔ میرے لیے

کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ لیکن ۔۔ تم۔۔ تمہاری۔۔ بے وفائی۔۔۔۔؟؟

میں بے وفا نہیں حازق۔۔۔! عنائشہ تڑپ ہی گئی اسکی بات پے۔

ہاں۔۔ جانتا ہوں۔۔۔۔ لیکن۔۔۔ جدا تو ہونے کا سوچا ناں۔۔؟؟ وہ تو کشش

نے۔۔۔؟؟ کشش کے نام پے حازق کا دل نرمی لے آیا۔۔ بنا کسی رشتے کے اس نے بنا

کسی کی پرواہ کیے اس نے ان کا ساتھ دیا۔ اور انہیں ملوایا۔ ایسے ہمدرد لوگ دنیا میں بہت کم

ہوتے ہیں۔۔ جو آپ کو سمجھیں اور بنا کسی غرض کے آپ کی مدد کریں۔۔ وہ بھی بنا آپ کو بتائے۔۔۔

دروازے پے ناک ہوئی۔ تو دونوں چونکے۔

کیا ہم اندر آسکتے ہیں۔۔۔؟؟ دانی اور ہانی نے منہ نکالتے مسکینی صورت بنا کے پوچھا۔

عنائشہ آنسو صاف کرتی پیچھے ہٹی۔

آجاؤ۔۔ یار۔۔۔! حازق نے موبائل اٹھاتے سرسری انداز میں کہا۔

ہم۔نے آپ کو ڈسٹرب تو نہیں کیا۔۔۔؟؟ دانی کی آنکھوں میں شرارت تھی۔

حازق نے ایک محبت بھری نظر عنائشہ پے ڈالی۔

اب کر تو دیا ہے۔۔۔ خیر۔۔بتاؤ۔۔۔؟؟ کیا ہوا۔۔۔؟ حازق نے والٹ پاکٹ میں رکھتے ہوئے کہا۔

ہم ناں۔۔ پلان۔۔ کر رہے تھے۔۔۔ کہ آپ کے ساتھ۔۔۔ کہیں گھومنے چلیں۔۔۔ اس سے پہلے کہ آپ۔۔ دبئی کی اڑان بھریں۔۔۔

دانی نے مسکاتے کہا۔

ہممممم۔۔۔۔۔! ایک کام کرو۔۔ اپنی آپی سے پوچھو۔۔ جہاں جانا ہو مجھے بتا دینا۔۔ میں

آجاؤں گا۔۔ ابھی آفس جانا بہت ضروری ہے۔۔۔ یامین بھی نہیں ہے۔۔تو۔۔ جلدی جانا ہے۔۔! اور کوشش کروں گا۔۔ عنائی شہ کی طرف پیار سے دیکھا۔

جلدی آجاؤں۔۔۔! اللہ حافظ

نظروں سے ہی اسے پیار دیتے وہ باہر کی جانب نکلا۔

جبکہ دانی اور ہانی اب عنائی شہ کے ارد گرد ہو لیے تھے۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

حیات صاحب بھاگ کے وہاں سے نکل تو آئے لیکن ان پے کافی تشدد کیا گیا تھا۔ جسکی وجہ سے انکو چلنا بھی محال ہو رہا تھا۔

لیکن وہ واپس نہیں جا سکتے تھے۔انہوں نے کڈنیپرز کو کہتے سنا تھا کہ ان کے والد کو بھی انہوں نے قید کیا ہوا ہے۔۔اور وہ اپنے والد کو ڈھونڈنا چاہتے تھے۔ہر حال۔میں۔۔اور وہ ہر ممکن کوشش کر رہے تھے۔ان کے پاس کوئی موبائل کچھ بھی نہ تھا کہ وہ یامین کو اطلاع دے دیتے۔ سنسان اور بیابان علاقہ دور دور تک کوئی نہ تھا۔ کہ وہ مدد لے لیتے ۔

زخموں سے چور وہ ایک جگہ تھک کے بیٹھ گ ئی ے۔

یااللہ۔۔۔! مدد فرما۔۔۔تو جانتا ہے۔۔میں نے جان بوجھ کے کچھ نہیں کیا۔سب انجانے میں ہوا۔۔۔اور۔۔میری۔۔کوئی ی غلطی بھی۔۔نہیں۔۔ تو ہی میری مدد کر ۔۔۔! انکی آنکھوں میں آنسو آگ ئے۔ اپنی بے بسی پر۔۔

وہ جو کل تک چلتے بھی اکڑ سے چلتا تھا۔آج بے بس ہوا تھا۔اللہ کے آگے۔

اسی اثنا میں انہیں کسی کے قدموں کی چاپ سنائی ی دی۔ تو وہ بھی وہاں سے فوراً اٹھے۔

اور ایک طرف لڑ کھڑا کے چلنا شروع کر دیا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

ان کی گاڑی ابھی راستے میں ہی تھی۔کہ یامین کو محسوس ہوا۔کہ انکا تعاقب کیا جا رہا ہے۔۔اس نے سیکیورٹی گارڈز کو الرٹ کیا۔او اپنی گن نکال کے چیک کی۔

یہ۔۔۔یہ۔۔ بھی ہے۔۔آپ کے پاس۔۔؟؟کشش کی آنکھیں چمکیں۔یامین نے ایک نظر ہی دیکھا ہو گا۔اسے کے انکی گاڑی ان بیلنس ہوئی۔

یہ کیا ہوا۔؟؟یامین نے ڈرائیور سے پوچھا۔ جو گاڑی کو قابو کرنے کی ناکام

کوشش کر رہا تھا۔

سر کسی نے گاڑی کا ٹائی ر پنکچر کیا ہے۔ ۔۔

گاڑی روکو۔۔! یامین نے فوراً حکم دیا۔۔

لیکن۔۔ سر۔۔ گاڑی روکنا خطرے سے خالی نہیں ڈرائی یور نہ مانا۔

تمہیں جتنا کہا ہے وہ کرو۔۔ یامین نے اسکی بات پے سختی سے کہا تو اس نے سامنے دیکھتے ایک جھٹکے سے گاڑی کو روکا۔

سامنے ہی تین بلیک کلر کی گاڑیاں کھڑیں تھیں۔

اور ان کے آگے کچھ آدمی بھی کھڑے تھے۔ جیسے انہی کے انتظار میں تھے۔ اوت بہت مطمئی ن انداز تھا۔

کشش نے یامین کو دیکھا۔ وہ کیا کرنے والا ہے۔۔؟ اندازہ لگانا چاہا۔

یامین پہچان گیا تھا۔ وہ اور کوئی ی نہیں عادل کے بندے تھے۔ اور سامنے ہی یامین کو وہ بھی کھڑا نظر آ گیا تھا۔

جاری ہے

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

کل۔قسط دینی تھی۔لیکن کچھ مس ئی لے کی وجہ سے نہ دے سکی۔کیو کہ مکمل۔نہیں ہوئی تھی۔ اور آپ کے بیڈ کومنٹس پڑھ کے دل ہی نہیں کیاآج کے قسط دوں۔۔ ایٹلیسٹ آپ اتنا تو سمجھ لیں کہ جس بندی نے آج تک کبھی قسط نہیں روکی۔وہ کیوں۔۔ نہیں دے رہی۔میری ہمیشہ کوشش ہوئی ہے۔ کہ ریڈرز کو انتظار نہ کرواؤں۔۔۔ مجھے بھینہیں اچھا لگتا۔ جس دن قسط نہ دے سکوں۔۔ مجھے بھی ٹینشن ہوتی ہے۔۔ کہ آپ سب کو ویٹ کروایا۔۔ اور اپنا کوئی ی کام بھی ڈھنگ سے نہیں کر پاتی۔اوبنا کسی غرض کے آپ کو قسط دے رہاہوایک بندہ تواکواپریشیٹ کریں۔تنقید کرنااور برا بھلا کہنا آسان ہے۔۔

سچ میں کومنٹس پڑھ کے دکھ ہوا۔

کوشش کروں گی کل کی قدط دس بجے سے پہلے دے دوں۔اگر دس بجے تک نہ مکمل لکھ پائی تو پھر نہیں دوں گی۔ لاسٹ ٹائی م دس بجے ہے۔یہ بھی نہیں کہہ رہی کہ نہیں دوں گی۔میری کوشش ہے کہ مکمل ہواور دے دوں۔

اور اچھے اچھے کومنٹس کیا کریں۔لکھنے کا بھی فل کرتا ہے اور خوشی بھی ہوتی ہے۔اوانرجی بھی آتی ہے۔۔اور آپ کو قسط بھی پھر جلدی ملتی ہے۔ 😊😊😊😊

اپنا بہت خیال رکھیں۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جزاک اللہُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر32

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

گاڑی رکتے ہی وہ کشش کی جانب مڑا۔

کشش کچھ بھی ہو جائے گاڑی سے باہر نہیں نکلنا۔۔۔!

آپ۔۔۔باہر۔۔۔مت جائیں۔۔ کشش کو کچھ برا ہونے کا احساس ہوا۔

یامین نے کشش کی بات نظر انداز کرتے ڈرائیو کو ہدایت دیتا باہر نکلا۔ جبکہ گن بھی اس نے ساتھ رکھی تھی۔اسکے نکلتے ہی گاڑی لاک ہوگئی۔ کشش نے ڈور

اوپن کرنے چاہے لیکن بے سود۔

عادل۔یامین کو یکھتا ہوا سامنے آیا۔

ایک طرف یامین اپن ساتھیوں سمیت کھڑا تھا۔تو دوسری طرف عادل۔دونوں ہی ایک دوسرے کے مد مقابل تھے۔

میر یامین سکندر۔۔۔!میری تمہارے ساتھ کوئی ی دشمنی نہیں۔۔لیکن۔۔جسے تم۔۔پروٹیکٹ کر رہے ہو۔۔مجھے وہ چاہیے۔۔۔!اسے میرے حوالے کر دو۔۔!میں تمہیں جانے دوں گا۔عادل نے اونچی آواز میں اپنا مطالبہ بیان کیا۔

یامین نے رجھٹک کے سر نفی میں ہلایا۔اور دھیمی ہنسی ہنسا۔

عادل!تم۔جسے مانگ رہے ہو۔۔وہ یامین سکندر کی سانسیں ہے۔۔اور اپنی سانسوں کو کون کسی اور کو سونپتا ہے۔۔۔؟؟یامین کا لہجہ مضبوطی لیے ہوئے تھا۔

عادل منہ دیکھتا رہ گیا۔

اس نے جو۔۔میرے ساتھ کیا۔۔۔اسکی تو اسے سا ملے گی۔۔۔۔بھلے وہ تمہاری سانسیں ہوں۔۔۔!عادل نے بھی اٹل لہجے میں کہا۔

اس نے دو پیار کرنے والوں کو ملوایا۔یامین نے کشش کا دفاع کیا۔

اس نے میری جگ ہنسائی ی کی۔ دوبدو جواب آیا۔

مانا کہ اس کا طریقہ غلط تھا۔ لیکن۔۔اسکی نیت صاف تھی۔

یامین نے دھیمے لہجے میں کہا۔

میر یامین۔۔۔ نیتیں کون دیکھتا ہے۔۔۔؟؟ تم۔۔ نہی۔۔ جانتے جب سے یہ سب ہوا۔۔ بنا کسی قصور کے آج تک میرے اپنے میرے خلاف ہیں۔۔ کہ میں نے۔۔۔ جان بوجھ کے۔۔۔ عادل دکھی تھا۔

میں نے سب کو یقین دلانا چاہا لیکن کسی نے نہیں کیا۔۔۔ تب میں نے قسم کھائی جو بھی قصور وار ہے۔۔ جس نے مجھے کڈنیپ کر کے یہ ساری سازش کی۔ اسے موت کے گھاٹ اتاروں گا۔۔ اپنے ہاتھوں سے۔۔ عادل نے کے لہجے کی سختی یامین نے محسوس کی۔

ٹھیک ہے۔۔ اگر تم۔۔ سزا دینا چاہتے ہو تو۔۔ مجھے دے دو۔۔ کیونکہ۔۔ میرے ہوتے تم اس تک تو کیا۔ اس کے بال تک نہیں پہنچ سکتے۔۔ اسکے کیے اس عمل کی سزا۔۔ میں لینے کو تیار ہوں۔۔۔! یامین نے فوراً فیصلہ لیا۔

اگر کشش کا قصور نہ ہوتا تو وہ عادل کو اسکی اوقات یاد۔ دلا دیتا۔۔ لیکن وہ جانتا تھا۔ کشش نے غلط کیا تھا۔ اس کے ساتھ۔

عادل قہقہہ مار کے ہنسا۔۔۔

اف یہ محبت۔۔۔۔! بندہ کی جان ہی لے لیتا ہے۔۔۔!

سوچ لو۔۔ میر یامین۔۔۔ جان بھی جا سکتی ہے۔۔۔!

عادل نے وارن کیا۔

یامن نے آنکھیں موندتے اپنے اندر ٹٹولہ تو صر فکشش ہی ملی۔ اور مسکرا دیا۔

ٹھیک ہے۔۔۔ مجھے منظور ہے۔۔۔! یامین نے گن نیچے گرا دی۔

اور پلٹ کر ایک نظر گاڑی میں بیٹھی حیرت کی مورت بنے کشش کو دیکھا۔ کشش کا دل بہت بری طرح دھڑکا۔

اسفند۔۔! کشش گاڑی سے باہر نہیں آنی چاہیے۔

اپنے ایک گارڈ کو پاس بلاتے سرگوشی کے سے انداز میں کہا۔

سر۔۔۔! پلیز۔۔ وہ آپ کو مار۔۔۔؟؟ اسفند بے بسی سے بولا۔

پرواہ نہیں یار۔۔۔ لوگ۔۔ محبت میں جان لیتے ہیں۔۔ میر یامین کی عشقمیں جان چلی

جائے تو کیا غم۔۔۔؟؟ یامین کا نہ لہجہ ڈگمگایا نہ ہی اس کے قدم۔

تم سے جو کہا ہے۔۔وہی کرنا۔۔۔ سمجھے۔یامین کے لہجے میں ابکی بار سختی تھی۔۔وہ لب بھینچے رہ گیا۔

سبھی گارڈز پیچھے ہٹ گ ئے یہ۔ میر یامین سکندر کا حکم تھا۔

اسے اتنا مارو۔۔کہ۔۔۔۔یہ مر۔۔جائے۔۔۔! عادل کی اونچی اور کرخت آواز کانوں میں پڑی۔ اور عادل کے آدمی آگے بڑھے۔ اور ایک نے یامین کو منہ پے مکا مارا۔اور وہ وہیں کھڑا ذرا سا اپنی جگہ سے ہلا۔خون کی ایک بوند اس کے ہونٹوں سے بہی۔جسے اس نے انگوٹھے صاف کیا۔

دوسری طرف گاڑی میں بیٹھی کشش تڑپ ہی توگ ئی۔

کیا۔۔کیا ہو۔۔رہا ہے۔۔۔باہر۔۔۔؟؟ پلیز کھولو۔۔۔دروازہ۔۔۔!کشش بری طرح مچلی تھی اوڈرائی یور سے دروازہ کھولنے کی ضد کی تھی۔

معاف کیجے میم۔۔!سر کا حکم نہیں۔

ڈرائی یور نے صاف منع کر دیا۔ جبکہ سامنے اسکی نظروں کے یامین ان سے مار کھائے جا رہا تھا۔

تمم۔۔۔تم۔۔پاگل ہوگ ئی ے ہو۔۔؟؟ وہ انہیں مار رہے ہیں۔۔ درواہ کھولو۔۔۔! کشش اونچی آواز میں چلائی ی۔ ساتھ میں بار بار درواشہ کھولنے کی ناکام کوشش بھی کر رہی تھی۔ جو لاکڈ تھا۔ آنسو بہے کے گالوں پے گرتے چلے جارہے تھے۔

دروازہ کھولو۔۔۔اللہ کا واسطہ ہے۔۔۔کھول دو۔۔۔۔وہ۔۔۔دیکھو۔۔ان کی حالت۔۔۔پلیز کھول۔۔۔۔دو۔۔۔۔!کشش منت پراتر آئی۔ لیکن ڈرائی یور بھی ضبط کیے بیٹھارہا۔ اپنے مالک کا حکم ٹالناان کے لیے ممکن ہی نہ تھا۔

ایک اور وار ہوا۔اور یامین زمین پے گرا۔وہیں کشش کا سانس رکا۔آنکھیں پوری کی پوری کھلتی چلیں گ ئی یں۔ یامین کی آنکھیں بند ہوتی دیکھ اسا جسم لرزا ۔

نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔انہیں کچھ نہیں ہو سکتا۔

ادھرادھر دیکھا۔اورڈرائی یور کے ساتھ والی فرنٹ سیٹ کی جانب بڑھی۔ اور سامنے سب چیک کرنے لگی۔ ڈرائی یور اسے یوں کرتا دیکھ حیرت زدو ہوا۔

میم۔۔۔کیا کر رہی ہیں۔۔۔؟؟اس نے روکنا چاہا لیکن کشش کو اپنی مطلوبہ چیز مل ہی گ ئی۔ وہ گن تھی۔ ۔۔ جسے یامین کو ایک بار کشش نے رکھتے دیکھا تھا۔

میم۔۔۔ڈونٹ ڈو دس۔۔۔۔! آپ مجھے۔۔۔ جان سے بھی مار ڈالیں تو بھی۔۔۔۔؟؟

ڈرائی یور نے فوراً سے کہا۔

تمہیں نہیں۔۔۔خود کو۔۔۔۔! کشش نے کنپٹی پے پسٹل رکھی۔اگر میرے تین گننے تک تم۔نے دروازہ نہ کھولا۔۔تو۔۔میری موت کے زمہ دار تم ہو گے۔۔

کشش کا لہجہ اتنا مضبوط تھا کہ ایک لمحے کو ڈرائی یور سوچ یں پڑ گیا۔

ایک۔۔۔۔!

میم۔۔۔ایسا نہیں کر سکتیں آپ۔۔۔۔!! گن مجھے دیں۔۔۔!ڈرائی یور نے گن لینی چاہی۔

نو۔۔۔۔!دو۔۔۔۔۔۔!کشش پیچھے ہٹی۔

تین۔۔۔۔!کشش نے گن کے ٹرگر پے انگلی سے دباؤ ڈالا۔ جبکہ نظروں میں صرف اور صرف یامین تھا۔

رکیں۔۔۔میم۔۔۔!ڈرائی یور ہار مان گیا۔ اور دروازہ کھول دیا۔

کشش ایک منٹ کی بھی دیری کیے بنا گاڑی سے نیچے اتری اور یامین کی طرف بھاگی۔

اس کا سر اٹھا کے گود میں رکھا۔رونے کی وجہ سے اسکی ہچکیاں بندھ گ ئی تھیں۔

یامین۔۔۔! آپ۔۔۔ٹھیک۔۔۔۔۔؟؟ وہ بول بھی نہیں پا رہی تھی۔ یامین جس کا دماغ ماؤف ہوتا جا رہا تھا۔ کشش کی آواز سماعت سے ٹکرائی ی تو دماغ فوراً سے جاگا۔ اور دھیرے سے آنکھیں وا کیں۔

کشش۔۔۔جاؤ۔۔۔! وہ درد ضبط کرتا بمشکل بولا۔ کشش نے روتے ہوئ ے نفی میں سر ہلایا۔

کیوں کیوں۔۔۔؟؟ ایسا۔۔کیوں۔۔؟؟

میم۔۔۔ چلیں یہاں سے۔۔۔! اسفند آگے بڑھا۔

خبردار۔۔۔جو۔۔۔مجھے چھوا بھی تو۔۔۔! کشش نے روتی آنکھوں سے اسے ڈپٹ کے رکھ دیا۔

یامین نے اسفند کو اشارہ کیا کہ وہ کشش کو لے کے جائ ے۔

آپ نے۔۔۔کیوں۔۔۔؟؟ کھائ ی مار۔۔۔؟؟ کشش نے یامین کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے بہت پیار اور پرواہ سے پوچھا۔

واہ۔۔۔واہ۔۔۔کیا بات ہے۔۔محبت کی۔۔۔؟؟ ایک محبت میں مرنے کو تیار ہے۔۔۔او دوسرا۔۔اسکی تکلیف سے اپنے آپ ہی مر جائ ے گا۔۔۔! عادل نے مزاق

اڑاتے ہوئے تالیاں بجائی یں۔

میم۔۔۔پلیز۔۔چلیں۔۔۔!اسفند نے بے بسی سے کہا۔

رکو۔۔۔!کوئی بھی ہاتھ نہیں اٹھائے گا۔۔ ! عادل۔نے اپنے آدمیوں کو روکا۔

چلو۔۔۔ایک ڈیل کرتے ہیں۔۔۔ڈیل۔۔۔؟ سمجھتے ہو۔۔۔؟؟ڈیل۔۔۔؟؟عادل نے یامین کو دیکھتے شاطرانہادازمیں کہا۔ جبکہ کشش نے ایک سخت نظراس پے ڈالی۔ اسکی نظرمیں ایک تنبیہہ تی۔جسے عادل نے نظرانداز کردیااوریہی وہ غلطی کرگیا۔وہ نہیں جانتاتھاکہ سامنے کوئی عام۔لڑکی نہیں کشش ہے۔۔۔ کشش یامین سکندر۔۔۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

صبح اسکی آنکھ کھلی تواسے اپناسربھاری بھاری سالگا۔ہاتھ سرپے لے جاناچاہا۔لیکن نہ لے جاپائی ی۔ایک باردوبار تین بار۔۔لیکن اسکاہاتھ سرتک نہیں جاپارہاتھا۔دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔توخودکواندھیرے کمرے میں پایا۔ہاتھوں کوبندھاہواپایا۔علیزہ کے تو چودہ طبق روشن ہوگ ئے۔

how could you do .... yamin....

دھیرے دھیرے وہ زیرِ لب بڑبڑائی۔

اتنے میں کمرہ میں روشنی ہوئی۔ سامنے ان تینوں کو دیکھ اسکے ماتھے پے بل آئی ے۔ اور وہ تینوں کھڑے اسے اچھا خاصا گھور رہے تھے۔

تم۔۔۔تم لوگو۔۔۔۔نے مجھے۔۔یہاں۔۔باندھ رکھا ہے۔۔؟؟کھولو۔۔مجھے۔۔۔!علیزہ چلائی۔

سمیر نے کان صاف کیا۔

آہیستہ بھابھی۔۔صاحبہ۔۔۔!گلا بیٹھ جائی ے گا۔۔۔ مذاق اڑایا۔

سمیر۔۔۔یہ۔۔ہماری بھابھی نہیں ہے۔۔کرن نے سمیر کو ڈپٹا۔

ہممممم۔۔۔واقعی یہ تو۔۔کسی کی بھی کچھ نہیں وسکتی۔۔۔بگوڑی۔۔۔۔!سمیر نے منہ بناتے کہا۔

بکواس بند کرو۔۔۔!علیزہ کو بگوڑی لفظ پے پھر سے غصہ آیا۔

ایک بات بتاؤ۔۔۔ علیزہ۔۔ چڑیل۔۔۔ جب تم۔۔ دفع ہو ہی گ ئی تھی۔۔ تو واپس کیوں آئی۔۔۔؟؟ سمیر نے سوچتے ہوئی ے علیزہ کی بات نظر انداز کرتے پوچھا۔

اوہ۔۔۔ تمہیں نہیں پتہ لالچ۔۔۔پیسے کا۔لالچ اسے واپس لے کے آیا۔۔۔داور نے بھی لقمہ دیا۔

بھوکی لالچی۔۔۔۔چڑیل۔۔۔!سمیر نے چڑاتے ہوئے کہا۔

سمیر۔۔!بری بات۔۔۔چڑیل نہیں کہتے۔کرن نے مصنوعی انداز سے ٹوکا۔

میں۔۔تم۔۔۔لوگوں۔۔کاخون پی جاؤں گی۔۔ علیزہ جھٹپٹائی۔

دیکھا۔۔۔!سمیر نے علیزہ کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔خون پینے کی بات کر رہی ہے۔۔۔اور خون کون پیتی ہے۔۔؟؟چڑیل۔۔۔تو۔۔یہ چڑیل ہی تو ہے۔۔۔!سمیر نے انفارمیشن میں اضافہ کیا۔

ویسے اب اسکا کریں کیا۔۔۔؟؟داور سچ میں پڑ گیا۔

پنکھے سے الٹا لٹکا دیتے ہیں۔۔خودکشیکا کیس ڈال دیں گے۔سمیر نے مشورہ دیا۔

نہیں۔۔۔اسطرح ہمپھس جائیں گے۔۔ اسے ناں۔ کسی ۔۔گہرے دریا میں پھینک آتے ہیں۔۔ وہیں مر جائے۔۔ کرن نے نفرت سے کہا۔

لیکن وہاں کوئی جانور کھا گیااسے تو۔۔۔؟اور یہ بچ بچاگئی تو۔۔۔؟؟ سمیر کو یہ آئیڈیا بھی پسند نہ آیا۔

ایک کام کرتے ہیں۔۔اس پے چوہے چھوڑ دیتے ہیں۔۔اسے نوچ نوچ کے کھائیں گے۔۔ تو اسکے ساتھ ساتھ اسکا لالچ بھی مر جائے گا۔۔ داور نے آئیڈیا دیا۔

ان سب کے آئیڈیاز سن کے علیزہ ایسے ہی مرنے والی ہوگئی۔

کیا۔۔کیا۔۔کہے جا رہے ہو۔۔؟اس نے جھرجھری لی۔

بچنا چاہتی ہو۔۔؟؟سمیر اور کرن کو مزید آئیڈیاز شیر کرتا دکھ داور نے عمیزہ کے قریب آتے راز داری سے پوچھا۔

اس نے آنکھیں پھیلائیں۔

ایک ہی صورت ہے بچنے کی۔۔دادا جی کا پتہ بتادو۔۔اور خود کو قانون کے حوالے کر دو۔

داور کی بات پے۔۔علیزہ مسکرائی۔

مجھے بے وقوف سمجھا ہوا۔۔؟؟جب کہ وہ بڈھا میرے قبضے میں ہے۔۔تم۔لوگ میرا کچھ نہیں۔۔۔

چٹاخ۔۔۔داور نے ایک زور کا طمانچہ اسے جڑ دیا۔ایک لمحے کو سب ہی چپ ہوگئے۔

خبر دار جو۔۔میرے دادا جیکے بارے میں ایک لفظ بھی غلط بولا۔۔۔ہو تو۔۔۔یہیں۔۔

جان لے لوں گا۔۔تمہاری۔۔۔داور بے انتہا غصے میں آگیا۔

کرن نے اسے بازو سے پکڑا۔اور کچھ بھی مزید کرنے سے روکا۔

ڈونٹ وری برو۔۔۔!پولیس بس آتی ہو گی۔۔باقی کا کام وہ خود کرلیں گے۔سمیر نے بھی

اپنا غصہ ضبط کرتے کہا۔

پولیس۔۔۔۔؟علیزہ گھبرائی۔

چھوڑو۔۔مجھے۔۔۔۔!وہ ایکبار پھر سے تڑپی۔

حازق بھائی ی کو فون کرو۔۔ کدھر رہ گ ئے ہیں۔۔؟؟

کرن نے سمیر سے کہا۔تو وہ فون کرنے لگا۔

اتنے میں باہر شور ہوا۔وہ تینوں چونکے۔

لگتاہے۔۔اسکی باقی کی چلیاں آگ ئی یں۔۔۔ ! سمیر نے خوش ہوتے کہا۔

ٹھیک ہے۔۔کرن۔۔تم۔یہیں رکو۔۔ہم باقیوں کو بھی یہیں لے کے آتے ہیں۔۔داور

کرن سے کہتا سمیر کے ساتھ باہر نکلا۔

مجھے۔۔۔کھولو۔۔۔لڑکی۔۔ورنہ۔۔۔تم سب پچھتاؤ گے۔۔۔! علیزہ نے کرن کو

دھمکایا۔ لیکن اس نے بھی ناک پے سے مکھی اڑائی۔

کون۔۔ ہو۔۔؟اور کیسے اندر گھستی چلی آرہی ہو۔۔۔؟؟سویرا بیگم۔ کو یوں کسی عورت کو اندر آتا دیکھ سخت غصہ آیا۔

مالکن ہوں۔۔اس گھر کی۔۔۔! حیات سکندر کی بیوی ہوں۔۔اور یہ۔۔ حیات سکندر کی بیٹی۔۔۔! فریدہ نے۔ اپنا تعارف کروایا۔ ساتھ ہی اپنی بیٹی مدیحہ کا۔

بکواس۔۔ بند کرو۔۔۔! جھوٹ بول رہی ہے یہ۔۔۔!

اچانک حیات صاحب کی آمد نے وہاں موجود سبھی لوگوں کو چونکا دیا۔

بڑے بابا۔۔۔؟؟ سمیر چلایا۔

بابا۔۔۔؟؟ داور بھی بھاگتا ہوا آیا۔

بابا۔۔۔ یہ سب کیسے۔۔۔؟ حیات صاحب کو زخمی حالت میں دیکھ داور تڑپ ہی تو گیا۔

میں ٹھیک ہوں۔۔بیٹا۔۔! اس عورت کو پکڑو۔۔ یہ چالباز عورت ہے۔۔۔! انہوں نے فریدہ کی طرف اشارہ کرتے کہا

جبکہ فریدہ اور مدیحہ حیات صاحب کو دیکھ دنگ رہ گئی تیں انہیں یقین نہ آرہا تھا۔ کہ ان کا پلان یوں فیل ہوجائے گا۔

بس۔۔ بہت ہو گیا۔۔ اب تو جھوٹ بولنا بند کر دو۔ اور بتادو سب کو۔۔ کہ ممیں ہی تمہاری بیوی ہوں۔۔ ! فریدہ نے ایک اور چال چلی۔ اور اپنی بات پے قائی م رہی۔

سویرا بیگم کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گ ئی یں۔

حیات صاحب نے ایک نظر سویرا کو دیکھا۔ اور پلٹ کے فریدہ کو۔۔۔

ہاں۔۔ کی تھی تم سے شادی۔۔۔ بھول تھی وہ میری۔۔ زندگی کی سب سے بڑی۔۔ ایک بے عزت ک عزت دینی چاہی تھی میں نے۔۔ لیکن۔۔ عزت کہاں راس آتی ہے۔۔۔ ؟ ایک طوائ ف کو۔۔۔ ؟؟ حیات صاحب کے سخت الفاظ وہاں موجود سبھی کو گنگ کر گ ئی ے۔ اور اپنی اس بے عزتی پے فریدہ آپے سے باہر ہو گ ئی۔

اپنی زبان کو لگام دو۔۔ حیات۔۔ ورنہ۔۔۔ !

ورنہ کیا۔۔۔ ؟؟ کیا کر لو گی۔۔۔ تم۔۔۔۔ ؟ بولو۔۔۔ ؟؟ حیات صاحب غصہ سے آگے بڑھے۔

تم۔۔۔ میری بیوی تھی۔۔ طلاق ہو چکی ہے۔۔ ہماری۔۔ اور۔۔ حق مہر کی رقم سے کہیں

زیادہمیں دے چکاہوں۔۔باقی رہ گ ئی اس لڑکی کی بات۔۔۔ تو اسکا باپ کون ہے۔۔ یہ تم بھی جانتیھو اور میں بھی۔۔۔ ! حیات صاحب کو آج تک اتنا غصے میں کینے نہیں دیکھا تھا۔انکی بات پے فریدہ پیچ و تاب کھا کے رہ گ ئی۔ مدد کے لیے نظریں ادھرادھر دوڑائی یں کہ شاید۔۔علیزہ نظر آجائی ے۔

مما۔۔۔!اس سے پہلے کہ یہاں ہم۔۔۔دھر لیے جائی یں۔ نکلیں یہاں سے۔۔۔ مدیحھنے سرگوشی کی۔

دونوں ماں بیٹی باہر یکجانب بھاگیں لیکن سامنے سے آتے حازق سے ٹکرائی یں۔ حازق کے ساتھ پولیس بھی تھی۔

ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔ مما۔۔۔۔جان۔۔۔آپ کو لے جانے کے لیے شاہی سواری آگ ئی ہے۔۔۔ ! لے جائی یں انہیں۔۔۔ فریدہ کو پولیس کے حوالے کرتے اچھا خاصا طنز بھی کیا۔

بیٹا۔۔۔اسے یںنہی مت جانے دینا۔۔۔اس نے علیزہ کے ساتھ مل کے۔۔ تمہارے داداجی کوکڈنیپ کیاہے۔۔۔پوچھو۔۔۔اس سے کہاں ہیں۔۔وہ۔۔۔؟؟

حیات صاحب نے روکا۔ تو حازق نے حیرانی سے فریدہ کو دیکھا۔

کتنا گر گ ئی یں ہیں۔۔ آپ۔۔۔! چھی۔۔۔۔ ! حازق کو جان کے دکھ ہوا۔

ڈونٹ وری بابا۔۔۔! داداجی مل۔جائی یں گے۔۔ یامین بھائی گ ئی ے ہیں۔

انہیں لینے۔۔۔۔! داور نے انکی تسلی کروائی۔

کب۔۔ کب۔۔ گ ئی ے۔وہ۔۔۔؟؟ حیات صاحب کادل دھڑ کا۔

رات کو ہی پتہ چلی تھی انکیلو کیشن تو رات کو ہی نکل گ ئی ے۔۔۔ تھے۔۔ سمیر

نے بھی تسلی کروانا چاہی۔

اب تک تو واپس آجانا چاہیے تھا۔ کہیں۔۔ وہ خود۔۔ کی مشکل۔ میں تو نہیں۔۔۔؟؟

حازق کو یامین کی ٹینشن ہوئی۔

حازق نے یامین کو کال ملائی ۔

نمبر بند ہے۔۔۔! حازق پریشانی سے بولا۔۔

پولیس فریدہ اور مدیحہکو پکڑ لے کے جاچکی تھی۔ لیکن انسپکٹر علی شیر وہیں تھا۔

ڈونٹ وری۔۔ ہم انہیں ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔انسپکٹر نے تسلی کروائی۔

حازق نے اسفند کو بھیکال۔ملائی لیکن بے سود۔ اسے یامین کو لے کے بہت

پرشانی ہو رہی تھی۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

اب تھوڑاسا پیچھے جائیں رات کے اس پہر جہاں کشش یامین اور عادل کے بیچ دیوار بن کے کھڑی تھی۔

ڈیل۔۔۔؟کیا ڈیل کروگے تم ہاں۔۔۔؟؟اب کی بار روتے غصے سے پوچھا۔عادل ایک لمحے کو اس کی آنکھوں کے ڈوروں میں کھو ہی گیا۔

تم جیسے لوگ ڈیل ہی کرنا جانتے ہیں۔۔ محبت کرنا نہیں۔۔ کشش نے دانت پیستے کہا۔

عادل خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔

یونوڈیٹ۔۔۔۔!مجھے بھی کہیں نہ کہیں لگا۔۔کہ میں نے تمہارے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔جو بھی تھا۔۔تمہارادل نہیں توڑنا چاہیے تھا۔اسلیے سوچا تھا۔تم سے مل کے تم سے معافی مانگوگی۔۔لیکن۔۔۔۔میں غلط تھی۔۔۔تم تو بات کرنے کے لائق بھی نہیں۔۔اور جو بھی ہوا۔۔تمہارے ساتھ بہت۔۔۔ اچھا ہوا۔۔

You deserve it.

کشش بنا کی لحاظ کے اسے اچھا خاصا لتاڑ کے رکھ چکی تھی۔ جبکہ اسکی آنکھوں کے لال ڈوروں میں عادل۔ کو اپنا آپ ڈوبتا محسوس ہوا۔ یامین جو اپنے پاؤں پے کھڑا ہو چکا تھا۔ عادل کی آنکھوں کا مفہوم اس سے چھپا نہ رہ سکا۔ دھیرے دھیرے چلتا کشش کے بپاس آیا۔

عادل جو بے اختیار وتا ہاتھ بڑھا کے کشش کے گال پے بہتے آنسو کو چھونا چاہا۔ اس ہاتھ پے یامین کی مضبوط گرفت پے وہ سٹپٹایا۔ کشش نے بھی روئی آنکھوں سے اپنے یامین کو دیکھا۔

جسکی غصیلی آنکھیں عادل پے ٹکیں تھیں

خبردار۔۔۔! یہ غلطی بھول کے بھی نہ کرنا۔ یامین شیر کی طرح غرایا۔

عادل نے لب بھینچے۔ اور اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑایا۔

ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھتا وہ دل پے بوجھ سا محسوس کر رہا تھا۔

کشش نے یامین کا ہاتھ تھاما۔ ایک مان تھا۔ اس کے انداز میں عادل ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ اور یامین عادل کو بنا پلک جھپکے دیکھ رہ تھا۔ جبکہ کشش کی نظریں صرف اور صرف اپنے عشق کا طواف کر رہی تھیں۔

جاری ہے۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️💌❤️❤️❤️

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

ابھی مکمل کی ہے اور ساتھ ہی پوسٹ۔ٹائی پنگ مسٹیک نظر انداز کیجے گا۔ اور انتظار کے لیے معذرت۔

آپ سب ناول پسند کرتے ہیں۔اسلیے انتظار آپ کو برا لگتا ہے۔آئی ی نو۔۔۔

کوشش کروں گی کل۔ بھی چھوٹی موٹی قسط دے دوں۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اگلی قسط یا مین اینڈ کشش

حازق اینڈ عنائشہ اسپیشل ہو گی۔

جزاک اللہُ 😊😊😊😊😊

#ضدی_عشق_میرا

#منتہا چوہان

#قسط_نمبر33

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

چھوڑدوانہیں۔۔۔جانے دو۔۔۔!عادل کی اچانک آواز پے وہ سبھی اسے حیرت سے دیکھنے لگے۔خاص طور پے اسکے اپنے آدمی۔

جاؤ۔۔ میر یامین سکندر۔۔۔! آج یہ لڑائی یہیں ختم کر تا ہوں۔۔۔ میں نہیں جانتا تھا کہ۔۔ محبت کیا ہے۔۔۔؟؟شاید۔ اسی لیے۔۔۔آج تک۔۔۔۔محبت ملی بھی نہیں۔۔ ایک حسرت بھری نظر کشش پے ڈالی۔ اور سر جھٹکا۔

تم۔۔دونوں جاؤ۔۔۔! کشش اور یامین نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ کشش کے چہرے پے مسکراہٹ تھی۔

اس نے یامین کا ہاتھ اور مضبوطی سے تھاما۔

میری دعا ہے۔۔۔آپ کو۔۔ بھی جلد ہی کسی سے محبت ہو جائے۔ اور ۔۔اگر کبھی۔۔۔ میری ضرورت پڑی۔۔۔ تو مجھے ضرور بتانا۔

بنا عادل کے دل کی حالت کو سمجھے کشش نے اپنی پیشکش کی۔اس بات پے یامین نے ایک

گھوری سے کشش کو نوازا۔ تو اسکی مسکراہٹ کو بریک لگی۔

کچھ۔۔۔ غلط۔۔ کہہ دیا کیا۔۔ میرو۔۔۔؟؟؟ کان میں گھستی وہ یامین کو پھر سے اپنی محبت کے حصار میں باندھنے لگی۔

کہ اتنے میں اسفند اسکی جانب بڑھا۔

سر۔۔۔! جلیل کا فون ہے۔۔۔ ایمرجنسی ہے۔۔۔! فوراً سے کہا۔ جبکہ یامین نے ایک لمحہ ھی ضائع کیے بنا فون کان سے لگایا۔

سر۔۔! دادا جی۔۔۔ مل گئے ہیں۔۔ لیکن۔۔۔ انکی کنڈیشن صحیح نہیں۔۔۔ ان پے۔۔۔ تشدد کیا گیا ہے۔۔ ہم۔۔۔ انہیں ہاسپٹل لے کے جا رہے ہیں۔ آپ بھی وہیں۔۔۔

کون سے ہاسپٹل میں۔۔؟ یامین نے بات کاٹی۔

کشش بھی اسی کی طرف متوجہ ہوئی۔

دادا۔۔۔ جی۔۔ ٹھیک۔۔۔؟؟ اسے اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا۔

ہمیں جانا ہو گا۔۔۔ کشش۔۔! چلو۔۔۔! یامین نے اسکا ہاتھ تھاما اور گاڑی کی جانب بڑھا۔ جبکہ دور عادل ان کو جاتا فھکھ رہا تھا۔

یہ کیا کیا آپ نے سر۔۔۔؟؟انہیں چھوڑ دیا۔۔۔؟؟عادل کے ایک خاص آدمی نے پاس آتے بے بسی سے کہا۔

ہاں۔۔جانے دیا۔۔۔یار۔۔۔! میں کون ہوتا ہوں۔۔دو محبت کرنے والوں کو دور کرنے والا۔۔۔؟؟وہ تو ازل سے ابد تک ایک دوسرے کے ساتھ رہیں گے۔۔اللہ نے۔۔۔ان کا جوڑ بنایا ہے۔۔۔اور میں۔۔۔؟گناہ گار کیسے بنوں۔۔۔؟؟عال کا دل بدل گیا تھا۔۔۔

اور وہ ایک لمحہ

ہاں آگاہی کا ایک لمحہ۔۔اسکی زندگی میں آیا۔۔جہاں اسے احساس جاگا کہ وہ غلط کر رہا ہے۔۔۔اللہ نے اسے ہدایت دے دی۔اور اسکا دل گمراہی سے ہٹ گیا۔

وہ ایک لمحہ بے شک کشش کی صورت میں ہی سامنے آیا۔۔۔لیکن گاڑی میں بیٹھا۔وہ مسکرایا تھا۔۔آج دل سے۔۔۔! ہاں اس نے دو۔محبت کرنے والوں کو الگ نہیں کیا تھا۔۔انہیں درد نہیں دیا تھا۔۔آج پہلی بار وہ بھی محبت سے آشنا ہوا تھا۔اور اس نے سوچ لیا تھا۔اب۔۔گھر والوں کو کیسے منانا ہے۔۔ہاں۔۔محبت ہی ایک ایسا تالا ہے۔۔جو زنگ لگے۔۔دل کے ہر دروازے کو کھول دیتا ہے۔۔آج تک ہر چیز پے اپنی برتری اور حکمرانی جتائی ۔۔اور دل پے ہمیشہ بوجھ پایا۔۔لیکن آج پہلی بار۔۔ اپنا آپ۔۔۔

ہلکا محسوس ہو رہا تھا۔ لب خود بخود مسکرا رہے تھے۔۔

ہاں۔۔اب یہ بوجھ سرک جائیے گا۔۔۔

ہر اندھیرے کے بعد ایک سویرا آتا ہے۔۔

اور شکر ہے خدا کا وہ سویرا۔۔میری زندگی۔۔میں بھی آگیا۔۔۔

عادل نے مطمین ہوتے مسکراتے سیٹ کی پشت کے ساتھ ٹیک لگا کے آنکھیں موندیں۔

میری دعا ہے۔۔۔آپ کو۔۔ بھی جلد ہی کسی سے محبت ہو جائیے۔ اور ۔۔اگر کبھی۔۔۔ میری ضرورت پڑی۔۔۔ تو مجھے ضرور بتانا۔

کشش کے الفاظ نے ایک دلفریب مسکراہٹ نے عادل کے چہرے پے احاطہ کیا۔اور ونڈو سے باہر دیکھنے لگا۔

💚💚💚💚💚💚💚💚💚💚💚💚💚💚

وہ دونوں جلیل کے بتائیے گ ئیے ہاسپٹل پہنچ چکے تھے۔

سر۔۔!آئی سی یو میں ہیں۔۔۔! جلیل نے بنا کسی تاخیر کے یامین کے بے چین حالت کے پیشِ نظر فوراً بتایا۔

کیسے۔۔۔؟؟جب۔۔وہاں۔۔پہنچے۔۔؟تو۔۔دادا۔۔۔جی۔۔۔؟؟یامین نے بمشکل دل

مضبوط کرتے پوچھا۔

تو جلیل نے یامین کو ساری بات بتادی۔ان کڈنیپرز کو تو وہ جہنم واصل کر آیا

تھا۔لیک ایک بھاگ گیا تھا۔ جس نے جاتے جاتے دادا جی کے سر پے وار کیا تھا۔اور وہ

زخمی ہوتے بے ہوش ہو گئے ۔۔۔

یامین نے لب بھینچے۔

اور آئی سی یو کینجانب بڑھا۔ جہاں دادا جی کو آکسیجن ماسک لگا تھا۔

ایک بار پھر وہ دادا جی کو کھونے سے ڈر رہا تھا۔کشش بھی وہیں باہر کھڑی روئے جا

رہی تھی۔

سر۔۔۔آپ کو تو چوٹیں آئی ہیں۔۔ ہیں۔۔؟؟ جلیل نے اسکے چہرے پے

خراشیں دیکھتے کہا۔ اسکے منہ اور ناک سے خون بہتا اب خشک ہو چکا تھا۔

ٹھیک ہوں۔۔میں۔۔۔! یامین نے نظر انداز کیا۔

سر۔۔۔ کہیں۔۔یہ سب عادل۔۔۔؟؟ جلیل کو غصہ آیا۔

ہممممم۔۔۔۔یامین بس اتنا ہی کہہ پایا۔

سر۔۔! میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔۔ جلیل کو سخت غصہ آیا۔

نہیں جلیل۔۔۔! لڑائی اب ختم ہو گ ئی ہے۔۔۔ اور اب مزید۔۔اسے نہیں بڑھانا چاہتا۔۔وہ۔۔ برا انسان نہیں ہے۔۔۔!

ایکسکیوز می۔۔۔! پیشنٹ کے ساتھ۔۔؟؟ڈاکٹر نے پکارا تو وہ فوراً آگے بڑھے۔

جی۔۔۔ میرے دادا جی ہیں۔۔!

اوہ۔۔۔ڈونٹ وری۔۔۔ مسٹر۔۔یامین۔۔! ہی از او کے ناؤ۔ بٹ۔۔۔؟؟ وہ رکے۔

کیا۔۔۔؟ یامین کا دل ڈوبا۔

ان کے سر کے بیظک سائیڈ پے چوٹ آئی ہے۔۔ صبح تک انہیں ہوش آجائے گا۔ تو ہی پتہ چل سکے گا۔۔۔ بحر حال ان کے لے دعا کریں۔۔۔!

کاندھا تھپتھپا کے وہ چلے گ ئے۔

یامین اور کشش دادا جی کے پاس اندر آگ ئے۔ دونوں ہی خاموش تھے۔ کشش کے آنسو بہے رہے تھے۔ اپنے دادا جی کی ایسی حالت دیکھ وہ بری طرح ٹوٹ گ ئی تھی۔

ان کے پاس ہی انکا ہاتھ تھام کے بیٹھ گ ئی۔

اس تمام دوران داور اور سمیر کی کافی کالز آچکی تھی۔ س جسے یامین نے فی الحال اٹینڈ کرنا

ضروری نہ سمجھا تھا۔

وہ موبائی ل۔ لیے باہر نکلا۔ ٠

ایکسکیز می۔۔! آپ کو۔۔ چوٹ آئی ہے۔۔۔ آئی تھنک آپ کو بینڈ تج کروانی چاہیے۔ آواز پے وہ پلٹا۔ ایک خوبصورت لڑکی کو ڈاکٹر کے لباس میں دیکھا تو اسکی بات پے چونکا۔ لیکن اگلے ہی لمحے سر جھٹکتا آگے بڑھا۔

اف اتنا ایٹی ٹیوڈ۔۔۔؟؟ وہ لڑکی سامنے آگ ئی۔ تو یامین کو رکنا پڑا۔ جبکہ ماتھے کے بل بھی نمایاں ہوئ ے۔

ایسے غصے سے نہ دیکھیں۔۔ بہت قابل ڈاکٹر ہوں میں۔۔! یقین کیجے۔۔ بینڈ تج بہت اچھے سے کر لیتی ہوں۔ مسکراہٹ چہرے پے سجائ ے وہ یامین کے قریب ہوئی۔

یامین ایک قدم پیچھے ہٹا۔

آپ کو سمجھ نہیں آتی ایک بات۔۔۔؟؟ اب کے تھوڑا روڈ ہوا۔

کروالیں بینڈ تج۔۔۔! بہن اتنے پیار سے کہہ رہی ہے۔۔۔ تو نہ نہیں کرتے۔۔۔ مان جاتے ہیں۔۔۔ کشش کی اچانک آمد پے وہ بری طرح چونکے۔

مجھے۔ ضرورت نہیں۔۔ جب ہوئی تو۔۔۔

یامین منہ بناتا آگے بڑھا۔

لاحولا و قوتہ۔۔۔۔۔۔! بہن کیوں ہونے لگی۔۔۔؟؟وہ بھی اتنے ہینڈ سم کی۔۔۔؟وہ

ڈاکٹر مسکراتی یامین کے پاس ہوئی۔

اور کشش کی برداشت بس یہیں تک تھی۔

آگے ہوتے یامین کا ہاتھ تھاما۔اور ایک سخت گھوری سے اس لڑکی کو نوازا۔

اور بنا کچھ کہے وہ یمین کو لیے باہر کی جانب بڑھی۔

ایک منٹ۔۔۔! کہاں لے کے جا رہی ہو۔۔۔؟؟اس ڈاکٹر نے بھی راستہ روکا۔

کیوں اپنی شامت بلوانا چاہتی ہو۔۔۔؟ جاؤ۔۔۔ کام کرو اپنا۔۔۔! ۔ کشش نے

اسے وہاں سے بھگانا چاہا۔۔

فی الحال تو۔ تم۔۔ نکلو۔۔۔اور سائیڈ پے ہو۔

ترکی باترکی جواب آیا۔

بکواس بند کرو۔۔۔! شوہر ہیں یہ میرے۔۔! خبر دار جو میلی اکھ سے تکنے کی بھی ناکام

کوشش کی ہو تو۔۔۔! کشش نے اچھا خاصا لتاڑ کے رکھ دیا۔یامین کو اسکا یوں حق جتانا بہت

بھایا جبکہ اس ڈاکٹر کا تو منہ ہی کھلا کا کھلا رہ گیا۔

چلیں۔۔۔؟؟؟ کشش نے مڑ کے بہت پیار سے یامین سے پوچھا۔ تو اس نے اثبات میں سر ہلایا وہ بھلا اسے ناں کر سکتا تھا۔

کشش کا ہاتھ تھامے وہ وارڈ بوائے کے پاس پہنچی۔ اور اسے یامین کی بینڈیج کرنے کا بولا۔ اور خود وہیں پاس بیٹھ گئی۔

کشش۔۔ ڈونٹ لک لائیک می ڈیٹ۔۔۔! امین نے اسے کے مسلسل دیکھنے پے اورڈ بوائے کے اٹھ کے جانے پے فوراً اسے ٹوکا۔

آپ ناں۔۔ آرام سے بیٹھیں جائیں اب۔۔ اور ۔۔۔ کہیں بھی جانے کی ضرورت نہیں۔۔۔! کشش نے فیصلہ سنایا۔

جبتک دادا جی کو ہوش نہیں آجاتا۔۔۔ تب تک۔۔ کہیں نہیں جا سکتا میں۔ یامین نے یقین سے کہا۔

اور۔۔ اس۔۔ چیپکو۔۔ لڑکی سے بھی دور رہیں۔۔ نظریں ادھر ادھر پھیرتی وہ یامین کو بہت اپنی سی لگی۔

Are you jeallus...????

یامین نے برجستہ کہا۔

میں ۔۔اور جیلس ۔۔۔۔اپنی طرف اشارہ کیا۔ کہیں ہو ہی نہ جاؤ ں ۔۔۔۔

کہتی وہ باہر نکلی۔

یامین بھی اسی کے پیچھے باہر تک آیا۔

وہ رات دونوں نے داداجی کے پاس ہی بسر کی۔

صبح تک داداجی کو ہوش آگیا تھا۔دونوں نے شکر کا کلمہ پڑھا۔

داداجی نے آنکھیں کھولتے ہی انکو انجان نظروں سے

دیکھا۔

کون ۔۔۔ہو تم۔لوگ۔۔۔؟؟ داداجی کے چہرے پے پریشانی تھی۔

دادا۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔! میں آپ کی کشش۔۔۔! کشش داداجی کے الفاظ سن مرنے والی حالت ہوگئی تھی۔دادا جی کی نظروں میں اجنبی پن تھا۔ڈاکٹر کی آمد پے ان دونوں کو آئی سی یو سے باہر۔نکالا۔

دادا۔۔۔۔! کشش کے آنسو پھر بہنے لگے۔

وہ ٹھیک ہیں کشش ڈونٹ وری۔یامین نے اسے حوصلہ دیا تو پلٹتی اسکے کشادہ سینے سے

جا لگی۔

یامین نے بھی اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لیا۔

جبکہ دور کھڑی وہ ڈاکٹر اپنی آنکھ سے ایک آنسو گرتا محسوس کر چکی تھی۔

💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔💔

آپی۔۔! بھائی کو فون کریں ابھی تک نہیں آئے۔۔؟؟ کب آئیں گے۔۔۔؟؟

دانی کو کوفت ہوئی انتظار کرتے کرتے۔

آجائیں گے۔۔ بزی ہوں گے۔۔! عنائشہ نے ٹالنا چاہا۔

بندہ فون کر ہی لے۔۔۔! دانی نے منہ بنایا۔

عنائشہ نے مسکراتے حازق کو کال کی۔ لیکن کال۔کٹ گ ئی۔ دل کو جیسے کسی نے چیر دیا ہو۔

کیا ہوا۔۔؟؟ ہانیہ نے پاس آتے پوچھا۔

شاید بزی ہوں گے۔۔۔! دھیمے لہجے میں کہا۔

تبھی میسج ٹون بجی۔حازق کا میسج تھا۔

کیا لکھا ہے۔۔جو اتنی پیاری سمائی ل آگ ئی۔۔۔؟؟

ہانی نے چھیڑا۔

کہہ رہے ہیں کہ نہیں آ سکتے۔۔تو ہم۔۔اپنا پر و گرام پوسٹ پون نہ کریں۔۔۔وہ پھر کبھی جوائی ن کر لیں گے۔۔۔

عنائی شہ نے تفصیل دی۔

پھر کیا خیال ہے۔۔۔؟؟ کہاں چلیں؟

ہانی نے دانی کو دیکھتے پوچھا۔

جوائے لینڈ چلتے ہیں۔۔۔ واپسی پے۔۔۔ التاج ہوٹل۔۔۔۔ حازق بھائی کو سرپرائی ز دیں گے۔۔۔ کیا خیال ہے۔۔؟ دانی نے مشورہ دیا۔

گڈ آئی یڈیا۔۔۔! ہانی نے بھی اتفاق کیا۔ تو عنائی شہ نے مسکراتے ہوئے ان کا ساتھ دیا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥✨✨✨

اس وقت دادا جی مسکرا رہے تھے۔ جبکہ کشش منہ بسورے بیٹھی انکو سوپ پلا رہی تھی۔

یامین ڈاکٹر کے پاس تھا۔ دادا جی کو ڈسچارج کر کے گھر لے کے جانا تھا۔

میری شہزادی کیوں منہ بنا کے بیٹھی ہے۔۔۔؟

دادا جی نے اسے چھیڑا۔

دادا جی ایک لمحے کے لیے تو آپ نے ڈرا ہی دیا تھا۔۔۔ جب آپ نے کہا آپ پہچانتے ہی نہیں؟

کشش نے منہ بنایا۔

میں نے سوچا چھوٹی سی شرارت ہی کی جائے۔۔۔ دادا جی نے مسکراتے کہا۔

میرا دل۔۔۔ کتنا ڈر گیا تھا۔۔ پتہ ہے آپ کو۔۔۔؟؟؟

کیسے ہیں اب آپ۔۔۔؟ یامین نے اندر آتے پھر سے وہی سوال دہرایا جو وہ صبح سے بس بولے جا رہا تھا۔

ارے بیٹا۔۔ ٹھیک ہوں۔۔ اتنی جلدی نہیں پیچھا چھوڑنے والا جب تک اپنے پڑپوتے نہیں دیکھ لیتا۔۔۔۔۔

ہنستے ہوئے کہا۔

کشش کا تو دل ہی دھڑکنا شروع ہو گیا۔ پلٹ کے دادا جیکو دیکھا۔

اللہ آپ کو میری عمر بھی لگا دے دادا جی۔۔۔ایسا نہ کہیں۔۔یامین پاس بیٹھتے رنجیدہ ہوا۔

اللہ میرے بچوں کو ہمیشہ خوش و سلامت رکھے۔۔انہوں نے بہت پیار سے ان دونوں کو دیکھتے کہا۔

آپ بہت بہادر ہیں۔۔دادا جی۔۔۔! کشش بھی دوسری طرف بیٹھتے بولی۔

میرے بچے بھی بہادر ہیں۔۔۔ناں۔۔۔

دادا جی نے اسے بھی پیار سے کہا۔

اب۔۔گھر جانا ہے۔۔ڈسچارج مل۔گیا ہے۔۔

یاہو۔۔۔۔! کشش خوشی سے دادا جی کے ساتھ گلے لگی۔

کیا ہوا۔۔؟؟ یامین بھائی نے فون اٹھایا۔۔۔؟؟ داور پریشانی سے بولا۔

ہاں۔۔ہو گئی ہے بات۔۔۔! وہ آرہے ہیں۔۔ اینڈ۔۔ دادا جی۔۔۔ محفوظ ہیں۔۔۔ حازق نے خوشی سے کہا۔ تو ان سب نے شکر کا کلمہ پڑھا۔

یہ سب۔۔۔میری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔وہ۔۔۔فریدہ۔۔۔میرے ہی وجہ سے۔۔یاں۔۔آئی۔۔ اور یہ علیزہ۔۔۔ اسے بھی۔۔ میں نے۔۔۔ ہی۔۔یامین

کی زندگی میں شامل کیا۔۔سب میری۔۔ غلطی ہے۔۔۔حیات صاحب افسردہ ہوتے بولے۔

بڑے بابا۔۔۔! جو ہونا تھا ہو گیا۔۔۔اب آپ پلیز۔۔۔ ٹینشن نہ لیں۔۔۔فریدہ اور اسکی بیٹی اپنے انجام کو پہنچ گئی ہیں۔۔ اب۔۔ علیزہ۔۔ کو بھی جہنم واصل کرنے والا آرہا ہے۔۔۔ سمیر نے حیات صاحب کا ہاتھ تھامتے کہا۔انہوں نے ایک نظر سب کو دیکھا یہ انکی فیملی تھی۔۔۔جو انکو سپورٹ کر رہی تھی۔وہ آج خود کو خوش قسمت تصور کر رہے تھے۔

پلیز۔۔اندر آجاؤ۔۔۔ کوئی۔۔ اس چڑیل نے دماغ کھا لیا ہے۔۔میرا۔۔۔! کرن نے باہر آتے سر پکڑتے کہا۔

سمیر مسکراتا ہوا اسکے ساتھ اس روم کیجانب بڑھا جہاں علیزہ کو بند کیا ہوا تھا۔

چھوڑوں گی نہیں میں کسی۔۔۔کو۔۔۔! تم سب کو۔۔مار ڈالوں گی۔۔۔بہت پچھتاؤ گے تم سب۔۔۔! علیزہ ہیزیانی انداز میں چلائی۔

منہ پہ ٹیپ لگاتے ہیں۔۔ تبھی چپ ہو گی۔۔! سمیر نے اسکا منہ ٹیپ سے بند کر دیا وہ بہت جھٹپٹا رہی تھی۔

کیا ہوا۔۔؟؟ داور اندر آیا۔

اب۔۔۔سب۔۔انڈر۔کنڑول ہے۔۔۔! سمیر نے ہاتھ جھاڑتے کہا۔

یہ۔۔یہ کیا کیا ہے۔۔۔؟؟ اسکا۔منہ ناک دونوں بند کردی ئی ے۔۔۔؟؟ وہ ۔۔۔مر جائی ے گی۔۔۔! داور علیزہ کو جھٹپٹاتا یکھ پریشان ہوا۔

ہس کم جہاں پاک۔۔۔! سمہیر مطمین سا بولا۔

دوار نے آگے بڑھ کے اسکی ناک سے ٹیپ ہٹائی۔

پاگل ہو گ ئی ے ہو۔۔ مر گ ئی تو پولیس کیس بن جائی ے گا۔۔۔ یہ۔۔ قانون ی مجرم ے

ہے۔۔۔ سارے ثبوت۔۔ ہیں اس کے خلاف۔۔۔اور کڑی سے کڑی سزا بھی ملے گی۔۔ لیکن۔۔ تم کیوں اپنا ہاتھ گندے کرتے ہو۔۔۔؟؟ داور نے سمجھایا۔

یہ۔۔پھر۔۔سے آزاد ہو جائی ے گی۔۔ اور سازشیں کرے گی۔اور۔۔پھر سے ہمیں۔۔تکلیف پہنچانے آئی ے گی۔ سمیر نے غصے سے کہا۔

داوت بھی اسکی بات پے چپ ہو گیا۔کیونکہ وہ صحیح کہہ رہا تھا۔

ڈونٹ وری۔۔اسکا مستقل علاج کریں گے۔۔۔بھائی یو۔۔۔!

یامین کی آواز پے وہ تینوں چونکے۔۔اور مڑے۔

بھائی ی۔۔۔؟ دونوں بھاگتے یامین کے گلے لگے۔

آپ۔۔ٹھیک ہیں۔۔ناں۔۔بھائی؟ اور دادا جی۔۔۔؟؟ داور نے چھوٹتے ہی پوچھا۔

ہمممم۔۔۔یامین کہتا علیزہ کی جانب بڑھا۔کشش بھی یامین کی پیچھے اندر آئی۔ کرن نے بڑھ کے اسے گلے سے لگایا۔

یامین نے ایک چی ئی ر کھینچی اور علیزہ کے سامنے بیٹھا۔

صرف ایک رات۔۔۔ایک رات تمہیں۔۔میر ولا میں بھاری پڑگ ئی۔۔۔ اور تم۔۔پوری۔۔ زندگی۔۔ یہ رہنے کے خواب دکھتی آئی۔۔۔۔؟؟

یامین نے دھیمے لیکن سخت لہجے میں کہا۔علیزہ کی نظروں میں نفرت تھی۔

منع کیا تھا۔۔۔کہ میری فیملی سے دور رہنا۔۔۔لیکن۔۔ تمہیں۔۔ سمجھ نہیں آیا۔۔۔؟؟

آپ۔۔سب سے پہلے اسے طلاق دیں۔۔ کشش نے دانت پیستے کہا۔

یامین نے ایک نظر کشش کو دیکھا اور حقرت سے علیزہ کو دیکھا۔

تین سال پہلے ہی دے چکا ہوں۔۔۔۔بیوی نہیں ہے یہ میری۔۔۔! یامین نے ان سب

پے بم پھوڑا۔ جبکہ کشش کے من میں تو لڈو پھوٹے۔۔

مطلب۔۔ میر یامین سکندر۔۔ میرا ہے۔۔۔ پورے کا پورا۔۔ میرا ہے۔۔۔! وہ خوشی میں کیا بولی اسے خود بھی اندازہ نہ ہوا جبکہ سب کی نظریں اسی کی جانب اٹھیں۔۔ تو وہ سٹپٹا گئی۔۔

اور نظریں پھیر لیں۔

یامین نے سمیر کو اشارہ کیا کہ وہ علیزہ کے منہ سے ٹیپ ہٹادے۔

جاری ہے۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

کیا لگتا ہے۔۔ اگلی قسط آخری ہو گی۔۔۔؟ یا۔۔۔؟؟

ہیپی اینڈنگ ہو گی۔۔ یا پھر سے کوئی ٹریجڈی۔۔۔؟؟

ایک دن چھوڑ کے قسط آجائے گی۔۔

اپنا خیال رکھیں۔۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جزاک اللہُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر34سیکنڈلاسٹ۔

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

سمیر نے آگے بڑھ کے علیزہ کے منہ سے ٹیپ اتار دی۔

بہت پچھتاؤ گے تم۔سب۔۔۔۔! میں کسی کو نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ کسی کو بھی نہیں۔ ٹیپ ہٹتے ہی وہ ہزیانی انداز میں چلائی۔

اس سے تو منہ پے ٹیپ لگی ہی ٹھیک تھی۔اس چڑیل۔کے۔۔! سمیر نے منہ بگاڑ کے کہا۔

منہ بند کرو اپنا۔۔۔۔! یامین نے اونچی آواز میں اسے ڈانٹا تو وہ یکدم چپ ہو گ ئی۔کچھ پل کے لیے وہاں ایک دم ہی خاموشی چھا گ ئی۔

منع کیا تھا میری فیملی کی طرف آنکھ اٹھا کے بھی نہ دیکھنا۔۔۔لیکن۔۔تم باز نہیں۔۔ آئی۔۔۔

سمیر اسے لے کے باہر آؤ۔

یامین نے اٹھتے ہوئے غصے سے کہا۔

تو سمیر فوراً حکم بجالایا اور کھینچنے والے انداز میں اسے باہر لے جانے لگا۔

کچھ ہی دیر میں سبھی ہال میں جمع ہو گئے۔۔

یہ۔۔یہاں۔۔۔؟؟ حیات صاحب کو علیزہ کو یہاں دیکھ سخت حیرانی ہوئی۔

میر ولا کی مالکن بننے کے خواب دیکھتی یہاں۔۔آئی تھی یہ کل۔۔۔! یامین نے اطلاع پہنچائی۔

اور اپنے بچھائے جال میں خود ہی پھس گئی۔

اسے۔۔۔بھی پولیس کے حوالے کر دو۔۔۔

حیات صاحب سخت غصہ ہوئے۔

ہاں۔۔کر دو۔۔۔۔تم۔لوگوں کو کیا لگتا ہے۔۔۔؟ مجھے پولیس کے حوالے کر کے مجھ سے بچ جاؤ گے۔۔۔؟؟ کبھی نہیں۔۔۔ ایک ایک کو مار ڈالوں گی۔۔۔ سب کو۔۔۔! علیزہ کے ہاتھ بندھے تھے لیکن زبان کے جوہر وہ دکھائے جا رہی تھی۔

سویرا بی بی نے آگے بڑھ کے ایک زوردار طمنچہ اسکے منہ پے مارا۔

تم۔ جیسی اولاد سے تو اچھا ہوتا۔۔ میرا بھائی بے اولاد ہی رہتا۔۔۔ وہ بہت دکھی

ہو رہی تھیں۔

کم آپ بھی نہیں۔۔ جسطرح آپ کرتی ہیں ناں۔۔ سازشیں۔۔۔۔ وہی کروں گی میں

بھی۔۔ بھتیجی تو آپ ہی کی ہوں۔ اثر تو ہو گا ناں۔۔

علیزہ نے بھی بنا لحاظ کے جواب دیا۔

حازق۔۔! وہ لوگ ابھی تک پہنچے کیوں نہیں۔۔؟؟ اس لڑکی ک مزید یہاں برداشت

کرنا میرے بس سے باہر ہو گیا ہے۔

یامین نے دانت پیستے علیزہ کو دیکھتے کہا۔

بس آنے والے ہیں اسکے رشتہ دار اسے لینے۔ حازق نے بھی دوبارہ کال ملاتے کہا۔

جہاں چاہے مرضی بھیج دو۔ لوٹ کے آؤں گی۔ اور تب۔۔ کوئی نہیں بچے گا۔

علیزہ نے بھی دانت پیستے کہا۔

میں انتظار کروں گا۔ یامین نے بھی اسے چیلنجنگ انداز میں کہا۔

اتنے میں باہر گاڑی کے رکنے کی آواز آئی۔

لو جی آگ ئی ے۔ حازق نے کہا۔ اسی اثنا میں دو خواتین اور دو مرد اندر

داخل ہوئے۔ اور ان میں سے ایک حازق کیجانب بڑھا۔

کہاں ہے۔۔وہ پاگل لڑکی۔۔۔؟

وہ رہی۔ حازق نے اشارہ کیا۔ علیزہ گھبرائی۔

کیا۔۔کیا مطلب۔۔۔؟؟وہ سخت گڑبڑائی۔

چلو۔۔۔!ایک موٹی اور سخت جسامت کی عورت نے علیزہ کو پکڑ کے آگے کیا۔

کون۔۔۔کون۔۔۔ہو تم۔۔۔؟؟علیزہ ان کو دیکھتے گھبرا کے بولی۔

تمہارے سسرال والے۔۔۔!وہ عورت بھی منہ بگاڑ کے بولی۔

علیزو نے یامین کی طرف دیکھا۔

بہت۔۔پرسکون جگہ بھیج رہا ہوں تمہیں۔۔۔!وہاں رہو گی۔تو دعائیں دو گی۔ تم جیسے بہت ملیں گے وہاں تمہیں۔ یامین نے پراسرار انداز میں کہا۔ علیزہ کا دل بری طرح دھڑکا۔

پاگل خانے بھیج رہا ہوں تمہیں۔۔امید ہے۔۔وہاں سے نکلو گی تو سیدھی ادھر ہی آؤ گی۔ انتظار رہے گا۔

کہتے یامین پیچھے ہٹا۔اور ان کو علیزہ کو لے جانے کا اشارہ کیا۔

ننن۔نہیں۔۔۔میں۔۔نہیں۔۔جاؤں گی۔۔۔ میں۔۔ پاگل نہیں۔۔

میری بات سنو۔۔۔یہ۔۔سب ایک سازش ہے۔۔۔پلیز۔۔۔میری بات

سنو۔۔۔میں پاگل نہیں۔۔۔وہ روتے ہوئے چلائی۔

ہر پاگل۔یہی کہتا ہے۔کہ وہ پاگل نہیں۔اب ڈرامے بند کرو۔اور چلو۔اس عورت نے

علیزہ کی کمر پے ایک دھموکا دیا۔علیزہ کا تو مانو سانس ہی رک گیا ہو۔

سچ۔۔۔سچ۔۔میں میں۔۔پاگل۔نہیں۔۔۔۔!علیزہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

ایک حسرت بھری نظر دادا جی پے ڈالی۔وہ ابھی ببر کے سہارے وہاں آئے

تھے۔ اور سب جان گئے۔

پلیز۔۔۔!دادا جی۔۔۔!میں۔۔میں پاگل نہیں۔۔!!وہ روتے ہوئے انکے

پیروں میں بیٹھ گئی۔

مجھے۔۔۔نہ۔۔نہ۔۔۔بھیجیں وہاں۔۔۔پلیز۔۔۔!وہ بے تحاشا رو رہی تھی۔

دادا جی کا دل پسیج گیا۔انہیں علیزہ کے آنسو دل پے لگ رہے تھے۔اور جو بات انہیں علیزہ

کو بچانے پے مجبور کر رہی تھی۔وہ اس کے بارے میں ابھی کسی سے کہہ نہیں سکتے تھے۔

یامین۔۔۔!اسے معاف کر دو۔دادا جی کے الفاظ۔۔ سبھی دم بخود رہ گئے۔ اور

حیرت سے دادا جی کو دیکھا۔

نہیں۔۔دادا جی۔۔۔!اسے معاف کرنا مطلب اسے دوبارہ موقع دینا۔۔کہ یہ میری فیملی کو تکلیف پہنچائے ۔۔ یہ غلطی۔۔۔ میں ایک بار کر چکا ہوں۔۔ دوبارہ۔۔نہیں دہراؤں گا۔ یامین کا لہجہ مضبوط تھا۔

سبھی نے اب کی بار سوالیہ نظروں سے یامین کو دیکھا۔

تین سال پہلے۔۔۔یہ۔۔۔طلاق لے کے جاچکی تھی۔کسی اور سے۔۔نکاح بھی کر لیا اس نے۔۔لیکن۔۔۔بہت کم عرصہ ہی خوشیاں نصیب ہوئی یں اسے۔ وہ شخص اس سے سب کچھ لے کے۔۔ اسے پاگل خانے چھوڑ گیا۔ ۔۔۔ یامین نے علیزہ کو نفرت سے دیکھتے بتایا علیزہ کا سر جھک گیا۔

ایک سال تک یہ۔۔۔پاگل خانے رہی۔اور۔۔۔ایک دن مجھے۔۔پتہ چلا۔۔۔اور میں انسانیت کے ناطے۔۔اسے وہاں سے نکالنے کی غلطی کر بیٹھا۔جو۔۔میرے لیے وبال جان بن گ ئی۔ میں نے اسکی جان بچائی اور اس نے الٹا میری فیملی ک تکیف پہنچائی۔ یامین اب طیش میں آگیا۔

اس نے آپ پر جان لیوا حملہ کیا۔ بابا کا بزنس میں لاس کروایا۔اس۔۔فریدہ نامی عورت

کے ساتھ مل کے بابا کو بلیک میل کیا۔ کشش کو۔۔۔ کڈنیپ کیا۔ بابا کو تکلیف پہنچائی۔ آپ کو۔۔۔ سب کو۔۔۔۔! صرف۔۔ اس ایک وجہ سے۔۔ کہ میں اسے۔۔۔۔دوبارہ اپناؤں۔۔۔ ! یہ۔۔محبت کرتی ہے مجھ سے۔۔۔۔! یامین کا لہجہ دھیما ہو گیا۔

کشش نے آنکھیں چھوٹی کر کے علیزہ کو دیکھا۔ جیسے کچا چبا جائے گی۔

اور اس کے پاس صرف یہی ایک پلس پوائنٹ تھا کہ میں نے ہمارے طلاق کا کسی کو نہیں بتایا تھا۔ اس ا فائدہ اٹھانا چاہا اس نے۔۔۔ لیکن اب بس۔۔۔ ! میں اسے اب معاف نہیں کر سکتا۔۔۔

آپ لے جائیں اسے یہاں سے۔ یامین نے اس آدمی کو دیکھتے کہا۔

نہیں۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔نہیں۔۔۔آپ مجھے۔۔۔ قانون کے حوالے کر دیں۔ لیکن۔۔۔۔ پاگل خانے مت بھجیں۔۔۔وہ۔۔۔۔بہت ٹارچر کرتے ہیں۔ علیزہ بہت زیادہ رونے لگی۔

ڈرامے کر رہی ہے۔۔۔۔ سمیر نے دھیرے سے کشش کے کان میں کہا۔

یامین۔۔۔۔! چھوڑ دو اسے۔۔۔۔یہ۔۔۔ میرا حکم ہے۔۔۔! دادا جی نے یامین کو سختی سے کہا۔

یہ۔۔۔۔دادا جی کو باہر کون لایا۔۔۔؟؟ کشش نے دانت پیسے۔

ببر۔۔۔! داور کو بھی غصہ آیا۔ سب کیے کرائے پے پانی پھیر دیا۔

اس۔۔۔ سلو۔ موشن ببر کی تو آج خیر نہیں۔۔ کشش نے دانت کچکچاتے ببر کو سخت گھوری سے نوازا۔ ببر نے پہلو بدلہ۔

یہ ہمیں یوں گھور رہے ہیں۔۔؟ ہمنے کیا کیا۔۔۔؟؟ دل ہی دلمیں ان سے گھبرایا۔

دادا جی۔۔۔ نہیں۔۔۔! یامین نے نفی میں سر ہلایا۔

اب۔۔ تم اپنے دادا جی کو انکار کرو گے۔۔؟؟ دادا جی کے ماتھے پے بل پڑے۔

ایک منٹ۔۔۔! میری بات سنیں۔۔۔ کشش بیچ میں بول پڑی اور یامین کا ہاتھ تھاما۔

آپ دادا جی کی بات کیوں نہیں سمجھ رہے۔۔؟؟ جو وہ کہہ رہے ہیں۔ وہی صحیح ہے۔۔ ہمیں۔۔ علیزہ۔۔۔ چبا کے کہا۔

ایک موقع اور دینا چاہئیے۔۔۔ کیوں دادا جی۔۔۔؟ یامین کے ہاتھ پے دباؤ ڈالتے معصومیت سے دادا جی کو دیکھتے اس نے کہا۔

یامین کو لگا اب پھر سے اس کے دماغ میں کوئی کہانی پل رہی ہے۔

ٹھیک ہے۔۔۔! لیکن۔۔ یہ یہاں نہیں رہے گی۔۔ اسے پاکستان سے باہر جانا ہو گا۔۔۔

یامین نے بھی فیصلہ لیا۔

مجھے منظور ہے۔علیزہ کی جان میں جان آئی۔

پاگل خانے سے آئے لوگ واپس جانے لگے۔ کہ نکشش نظر بچا کے انکے پیچھے گ ئی۔ اور انہیں سب سمجھا کے واپس آگ ئی۔

یامین وہاں سے جاچکا تھا۔داداجی کو ببر اندر لے جارہا تھا۔ سبھی وہاں سے اپنے اپنے روم میں چلے گ ئی ے تھے۔ رلیہ کو واپس وہیں بند کر دیا تھا۔ جہاں وہ پہلے تھی۔ اسے کھول کے آزاد کر کے رسک نہیں لے سکتے تھے۔باقی کا گنگ وہیں براجمان تھا۔ اور اب گول۔میز انفرنس شروع ہو چکی تھی۔ سربراہی قیادت کشش نے سنبھال رکھی تھی۔

اور پھر وہ ایک پلاننگ کرنے میں کامیاب ہوگ ئی ے۔ اور علیزہکو نیند کی دوا دے کے خود بھیاپنے اپنے روم کی جانب بڑھے۔

کشش روم کی جانب آئی۔تو یامین کو روم میں نہ پایا۔ خاموش قدموں سے وہ بستر کی جانب بڑ۔ھی۔

کیاپلاننگ کرکے آئی ہو۔۔۔؟ یامین کی آواز پے وہ آنکھیں بندکیے وہیں اپنی جگہ

تھمی۔اور گہرا سانس خارج کرتی یامین کی طرف مڑی جو بہت اطمینان سے سینے پے ہاتھ باندھے کھڑا اس کی بات سننے کا منتظر تھا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

اوہ۔گاڈ۔۔۔! یہ سب کیا ہو گیا۔۔۔؟؟ حازق نے عنائشہ کو آج کی ہوئی ساری بات بتائی تو وہ حیرت میں پڑ گئی۔

یقین نہیں آتا۔۔لوگ اپنے فائدے کے لیے کس حد تک خود کو گرا لیتے ہیں۔۔۔عنائشہ کو حقیقتاً علیزہ سے نفرت سی محسوس ہوئی۔

دادا جی کو نہیں چاہیے تھا کہ اسے معاف کرتے۔

عنا۔۔۔! دادا جی کے خلاف کوئی نہیں جا سکتا۔۔۔ وہ جو کہہ دیتے ہیں وہ پتھر پے لکیر ہوتا ہے۔ اور یقیناً اس کے پیچھے بھی کوئی نہ کوئی وجہ رہی ہو گی۔

حازق کو ابھی بھی کچھ گڑبڑ لگ رہی تھی۔

عنائشہ نے بھی سوچتے اثبات میں سر ہلایا۔

اب وہ اسی گھر میں ہے نجانے اب وہ آگے کیا کرے گی۔۔۔؟ عنائشہ کو فکر ہوئی۔

کشش ہے ناں۔۔۔! وہ سب سنبھال لے گی۔۔۔حازق مسکرایا۔

ہاں۔۔ضرور وہ کچھ نہ کچھ کر ہی لے گی۔۔۔عنائی شہ کے چہرے پے بھی کشش کے ذکر پے سمائی ل آگ ئی۔

اس کا احسان جو اس نے مجھ پے کیا۔۔بنا کسی غرض کے۔۔وہ میں ساری زندگی نہیں بھلا پاؤں گا۔

حازق دھیمے لہجے میں بولا۔تو عنائی شہ کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی۔ اور نظریں جھک سی گ ئی یں۔

ہمممم۔۔۔!وہ دلکی بہت اچھی ہے۔عنائی شہ نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔

اور اٹھتے ہوئی ے کہا۔ کہ حازق نے ہاتھ آگے بڑھا کے اسے واپس بٹھا لیا۔

کہاں جا رہی ہو۔۔؟؟حازق کی آنکھوں میں دیکھنے کی سعی وہ نہ کر سکی۔کتنے جذبے ہلکورے لے رہے تھے۔وہ کہاں تاب لا سکتی تھی۔

وہ۔۔۔کا۔۔۔کافی۔۔پی ئی ں گے۔۔۔؟؟ آپ کے لیے۔۔۔؟؟ لینے۔۔۔؟؟ عنائی شہ سے بات نہ بن پا رہی تھی۔

مجھے۔۔کافیکی طلب نہیں۔۔عنا۔۔۔!گھمبیر لہجے میں کہتے اس نے عنائی شہ کے ہاتھ پے دباؤ بڑھایا۔

عنائی شہ کی پلکیں جھک گ ئی یں۔

کیاہوا۔۔؟تم رو رہی ہو۔۔؟؟اپنے ہاتھ کی پشت پے عنائی شہ کی آنکھ سے گرنے والا آنسو حازق کو بے چین کر گیا۔

حازق۔۔!آپ۔۔واقعی میں بہت۔۔اچھے ہیں۔۔میں نے۔۔اتنا کچھ کہا آپ کو۔۔بنا کسی وجہ کے۔۔آپ سے دور بھی ہو گ ئی۔۔ ! آپ کو محبت میں اتنا تڑپایا۔۔ اور آپ نے۔۔مجھے۔۔معاف کر دیا۔۔! عنائی شہ نے سچے دل سے کہا۔

کس نے کہا معاف کر دیا۔۔؟؟حازق نے اسکی آنکھوں کے آنسو دیکھتے سنجید گی سے کہا۔

مطلب۔۔۔؟؟عنائی شہ کو دل کو کچھ ہوا۔

حازق شمریز نام ہے میرا۔۔۔بدلہ تو میں نہیں چھوڑتا ہوتا۔۔۔!عنائی شہ کو تو چپ ہی لگ گ ئی۔

حرت سے حازق ک دیکھے گ ئی۔

اب اگر رونا بند ہو گیا ہو تو۔۔کافی پلا دو۔۔۔!حازق نے مکراہٹ ضبط کرتے کہا۔تو عنائی شہ فوراً اٹھی۔

حازق نے بیڈ کے ساتھ پشت لگا کے آنکھیں موندلیں۔

اسکے چہرے پے ایک بہت دلفریب مسکراہٹ تھی۔

@*****************************

آپ۔۔۔ابھی تک۔۔۔۔سوئی ے نہیں۔۔۔؟؟ کشش نے اپنا اعتماد بحال کرتے پوچھا۔

کشش جو پوچھا ہے اسکا جواب دو۔یامین نے اسکے پاس آتے تنبیہہ لہجے میں پوچھا۔

کشش نے لمبی سانس خارج کی۔

کوئی پلاننگ نہیں کی۔ بس اب شکر ہے اللہ کا سب ٹھیک ہو گیا ہے۔۔تو کوں پلاننگز کرنے لگی میں۔۔خواہ مخاہ شک نہ کیا کریں۔ کشش نے ٹالا۔۔

لیکن سامنے بھی یامین سکندر تھا۔

کھینچ کے اپنے مقابل کیا۔

کشش مجھے سختی کرنے پے مجبور نہ کرو۔میں علیزہ کو کسی صورت معاف کرنے والا نہیں۔

اور تم۔۔نے بیچ میں آکے۔۔۔؟؟

میں بیچ میں آئی۔۔۔؟کیا مطلب آپ کا۔۔؟ کشش نے یامین کی بات ٹوکی۔

میں آخری بار پوچھ رہا ہوں

Answer me.

یامینے لمبا سانس خارج کرتے سخت سنجیدگی سے پوچھا۔ اسے کشش کی فکر ہو رہی تھی۔ وہ کیا کرنے والی تھی۔ اس سب کے برعکس۔ وہ جانتا تھا۔ علیزہ کتنی خطرناک ہے۔ اور وہ کشش کی کوئی بھی حماقت افوڈ نہیں کر سکتا تھا۔

میر یامین سکندر۔۔۔ آپ کے نادر شک کا مادہ۔۔ کچھ زیادہ ہی ہے۔۔۔ اسکے سینے پے شہادت کی انگلی رکھے کہتی وہ اسے تپا گ ئی۔

تو ٹھیک ہے۔۔۔ اب تمہیں رہو گی۔ اسی روم میں بند۔۔ باہر نہیں نکلو۔ گی۔ جب تک علیزہ کا باہر ملک جانے کا بندوبست ہو نہیں جاتا۔ تم۔۔ اس روم سے باہر۔ نہیں آؤ گی۔ یامین کے لہجے میں بہت سختی تھی۔

اوکے۔۔۔! نیورمائی نڈ۔ مسکراتے ہوئے کشش نے کہا او باتر کی جانب بڑھ گ ئی۔ ابھی وہ یامین کو کچھ نہیں بتا سکتی تھی۔ وہ جانتی تھی۔ جو اس نے کرنے کا سوچا ہے یامین اس میں کبھی ان کا ساتھ نہیں دے گا۔ وہ سارا پلان ہی الٹ دے گا۔ خاموشی سے بستر پے جا کے کمفرٹر منہ تک لپیٹے سونے کی تیاری

کرنے لگی۔ یامین وہیں کھڑا غصہ ضبط کرتا رہ گیا۔ کشش کے منہ سے کچھ بھی نکلوانا۔۔ آسان نہ تھا۔ لیکن یامین نے بھی اسے قابو رکھنے کا سوچ لیا تھا۔ رات کافی ہو گئی تھی۔ وہ اس سے صبح بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ ابھی خود بھی تھکا تھا تو سونے کی ہی ترجیح دی۔

یامین کو بستر پے لیٹتے ہی سوچوں نے گھیر ڈال لیا م اور وہ نیند کی وادی میں کھونے لگا۔ کشش نے رخ اسکی جانب کیا۔ اور اسکا ہاتھ اٹھا کے اسکے سینے پے اپنا سر رکھا۔ اسے اب اسکے سینے پے سر رکھ کے سونے کی عادت سی ہونے لگی تھی۔ یامین نے اسکا اپنے قریب ہونا محسوس کیا تو اس کے گرد اپنی بانہوں کا حصار بناتا مزید قریب کر گیا۔ ایک مسکراہٹ نے کشش کے لبوں کا احاطہ کیا۔

میرو۔۔۔! دل سے اسے دھیمے لہجے میں کہتی وہ آنکھیں موندتی سونے کی کوشش کرنے لگی۔

کشش سو جاؤ۔۔۔! یامین کی آواز پے اسکی آنکھیں وا ہوئی یں۔۔ کیا۔۔۔ یہ۔۔۔ جاگ رہے ہیں۔۔؟ کشش کو اپنی جلد بازی پے غصہ آیا۔ اتنی بھی کیا جلدی تھی۔ سونے تو دیتی۔۔۔ کیا سوچتے ہوں گے میرے بارے

میں۔۔۔؟؟دل ہی دل میں وہ خود سے مخاطب ہوئی۔

آپ۔۔جاگ رہے ہیں۔۔؟؟دھیرے سے اسکے کان میں کہتی وہ اسے اکسا رہی تھی۔

یامین نے آنکھیں نم وا کیں۔اور اسے گھورا۔

سوتی ہو۔۔۔یا۔۔؟؟دھمکی دی۔جو کارگر ثابت ہوئی اور کشش نے فوراً آنکھیں بند کیں۔

کھڑوس۔!زبان پھر بھی اسکی چپ نہ ہوئی۔

یامین نے اسے زور سے کھینچ کے اپنے ساتھ لگایا کہ اسکا سانس ہی رکنے لگا۔

گردن اٹھا کے اسے دیکھا۔

مارنے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔؟؟ناراضگی سے کہا۔

ارادے تو تم۔۔میرے۔۔ابھی جانتی ہی نہیں۔۔جب جان جاؤ گی۔۔۔ تو جان سے جاؤ۔گی لہجے کا گھمبیر پن ۔ کان کی لو کو چھوتے اسکے لب کشش کی تو بولتی بند کر گ ئے۔

اس نے اب کی بار خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا۔اور آنکھیں بند کرتی دل کو سنبھالتے سونے کی کوشش کرنے لگی۔یامین نے مسکراتے ہوئے۔ ۔۔ اسکے ماتھے پے پیار

کی مہر ثبت کی اور مطمئن ہوتے خود بھی آنکھیں موند لیں۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

حازق۔۔۔!ایک بات مجھے سمجھ نہیں آئی۔۔۔ مدیحہ کی مما ۔۔ مجھ سے آپ کی مما کے روپ میں کیوں ملیں۔؟ کافی کا خالی مگ اٹھاتے وہ سوچتے ہوئے بولی۔

پیسہ۔۔۔۔!سب پیسے کا کھیل۔ہے۔

وہ تمہیں مجھ سے دور کر کے مدیحہکے قریب کرنا چاہتی تھیں۔تاکہ میں مدیحہ کو اپنالوں۔ اور تمہیں بھول۔جاؤں۔ حازق نے عنائشہ کے چہرے پے نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔

آپ کو۔۔تو۔۔۔اچھا خاصا سنبھال لیتی ناں۔۔؟؟عنائشہ نے منہ بنایا۔

ہاں۔۔ سنبھالنے والی تو بہت مل رہی تھیں۔لیکن۔۔اس دل کا کیا کرتا جو۔۔ تمہارے پیچھے ہی خوار ہوئے جا رہا تھا۔۔۔؟ حازق نے اسکا ہاتھتھام۔اپنے دل کے مقام پے رکھا۔

کچھ زیادہ ہی نہیں رومینٹک ہو رہے آج۔۔۔؟؟ عنائی شہ نے میٹھی نگاہوں سے شوہر کو دیکھا۔

آپ موقع دیں محترمہ۔۔ پھر آپ کو پتہ چلے گا۔۔ کہ رومینٹک ہونا کیا ہوتا ہے۔۔۔!

عنائی شہ کو اپنے قریب کرتا وہ مسکرایا۔ جبکہ نائی شہ کے چہرے پے بھی آسودہ مسکراہٹ تھی۔

وہ واقعی خوش نصیب تھی۔ مشکلات تو آئی یں تھیں۔ لیکن آزمائی ش تو محبت کے لیے شرطِ لازم ہے۔

اور وہ دونوں ہی اپنی اپنی آزمائی ش میں پورا اترے تھے۔اور ایک دوسرے کو پا لیا تھا۔

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔اور وہاں سے مدد بھیجتا ہے جہاں انسان تصور بھی نہیں کر پاتا۔بس انسان کا اللہ پے توکل۔ مضبوط ہونا چاہیے۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

وہ ہاتھ جوڑے کھڑی تھیں۔ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

دادا جی کے چہرے پے پریشانی رقم تھی۔۔

آپ نے آج۔۔ مجھ پے جو احسان کیا ہے۔۔ وہ میں۔۔۔؟

آپ پے نہیں۔۔ خود پے کیا ہے۔۔ عالیہ بہو۔۔۔ عزیز۔۔ میرا بیٹا ہے۔ کسینکا دھیان۔ انکی طرف نہیں گیا۔ وہ مشکل۔ میں ہے۔۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں۔۔ اس علیزہ نے ہی کوئی ی نہ کوئی ی چال چلی ہو گی۔ فکر۔ نہ کریں۔۔ وہ ہماری نظروں کے سامنے ہے۔۔ اور جلد ہی پتہ چل جائی ے گا۔۔ مں کل۔ ہی یامین سے بات کرتا ہوں۔۔ آپ فی الحال۔ کسی سے زکر نہ کرنا اس بات کا۔۔

عالیہ بیگم کو سمجھاتے وہ انہیں تو مطمین کر گ ئی ے لیکن خود کی بے چین طبعیت کو سمجھ نہ پائی ے۔ دل اپنے بیٹے عزیز کے لیے بے انتہا پریشان ہوا۔ اور اللہ سے اسکی سلامتی کے لے دعا گو ہوئی ے۔

عالیہ بیگم کے مرے سے نکلنے کے بعد وہاں کھڑے داور کے تو مانو قدمھی جم گ ئی ے ۔ وہ جاسوسی کرنے آیا تھا۔ اور عزیز صاحب کے غائی ب ہونے کا سن کے وہ تو ایک دم ماؤف ہو گیا تھا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

لمبا انتظار۔۔ معذرت۔۔ یہ بھی آپ سب کا پیار ہے۔

اگلی قسط آخری ہو گی۔ کیا خیال ہے۔۔؟ عزیز صاحب واپس آجائی یں گے۔۔۔؟؟

یا۔۔۔؟؟

اور علیزہ کا کیا انجام۔ ہونا چاہیے آپ کے خیال میں۔۔؟

کشش اور یامین کو اسٹوری آگے بڑھے گی۔ 😜

اور اگلیقسط میں آپ کو الوداع کر دیں گے۔

اچھا سا رسپانس دیں۔ ویسا ایسا مھے کہنے کی ضرورت تو نہیں پڑتی کبھی۔ بنا کہے ہی آپ کا رسپانس مجھے بہہہہہہتتتتتت زیادہ اچھا مل جاتا ہے۔ جزاک اللہ دل سے۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

۔#ضدی_عشق_میرا

#منتہا چوہان

#قسط_نمبر 35 آخری قسط (پارٹ ون)

کشش۔۔۔! یامین آنکھیں ملتا اٹھا۔ لیکن کشش کو وہاں نہ پایا۔ تو اٹھ بیٹھا۔ یہ۔۔۔

یہ۔۔ کہاں چلی گ ئی۔۔؟؟ پورا روم چیک کیا لیکن وہ کہیں نہ ملی۔ فریش

ہوتا وہ باہر۔ نکلا۔ تو سامنے ہی وہ سب ایک ساتھ سر جوڑے نظر آئے۔

ہمیں فوراً کچھ کرنا ہو گا۔ ورنہ دیر ہو گ ئی تو۔۔ ان کے ساتھ کچھ۔۔ برا۔۔؟؟

داور پریشانی سے بولا۔

کس کو۔۔۔ کچھ ہو نہ جائے۔۔؟ کس کی بات کر رہے ہو۔۔؟؟

یامین نے پاس آتے ان سب کو چونکا دیا۔

بھائی ی۔۔! سمیر یامین کے گلے لگا۔ اور آنکھوں نا چاہتے بھی آسوؤں

سے بھر گ ئی یں۔

ہوا کیا ہے۔۔؟؟ کوئی بتائی ے گا مجھے۔۔؟ یامین کا دل دھڑکا۔ داور نے

رات والی ساری بات یامین کے گوش گذار دی۔

یہ۔۔۔ یہ بات۔۔۔ مجھے پہلے کیوں نہ بتائی۔۔؟؟ اور۔۔۔ میں کیسے۔۔ ان سے

لاپرواہ ہو سکتا ہوں۔۔؟؟ یامین کو خود پے غصہ آیا۔ اور موبائی ل پے

جلیل کو کال کی۔

سر۔۔! جلیل بھی جیسے انتظار میں تھا فوراً کال اٹھائی۔

جلیل مجھے چھوٹے بابا چاہیے۔ ہر حال میں۔۔ صحیح سلامت۔۔۔

جلیل کو ساری بات بتا کے آرڈر بھی جاری کیا۔

سر۔۔! بس کچھ دیر میں ہی ان کا پتہ لگا کے بتاتا ہوں۔۔ ان کا فون نمبر سینڈ کر دیں۔

جلیل نے پھرتی دکھائی۔

اب تم سب منہ کیوں لٹکا کے کھڑے ہو۔؟ یامین کو وہ سب چپ چپ سے اچھے نہ لگے۔

بابا کو۔۔ کچھ۔۔۔؟؟ سمیر دھیمے سے بولا۔

کچھ نہیں ہو گا یار۔۔۔! میں ہوں ناں۔۔ کیوں ٹنشن لیتے ہو؟ یامین نے اسے حوصلہ دیا۔ تو سبھی کچھ حد تک مطمین ہوئے۔

اللہ بہتر کرے گا۔ فکر نہ کرو۔۔ اور تم۔۔۔! ان سے کہتے وہ کشش سے مخاطب ہوا۔ تو اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

روم میں آؤ۔۔ کہتے وہ وہاں سے اپنے روم کی جانب بڑھا۔ تو وہ ان سب کو آتی ہوں کہہ کے یامین کے پیچھے گئی۔

اس کے اندر آتے ہی یامین نے دروازہ لاک کیا۔

کس سے پوچھ کے صبح صبح آپ اٹھ کے باہر گ ئی یں۔۔؟ یامین کو غصے میں دیکھ کشش تھوڑا گڑبڑائی۔

میں۔۔۔۔ سمجھی نہیں آپ کی بات۔۔؟؟

آئی ندہ۔۔۔ میرے اٹھنے سے پہلے آپ روم کے اندر رہیں گیں۔ سمجھیں آپ۔۔! یامین غصہ میں تو تھا ہی۔ آج آپ کہہ کے مخاطب کر رہا تھا۔ کشش کو اچھنبا ہوا۔

اس میں کیا لاجک ہے۔۔۔؟؟ کشش کے ماتھے پے بل پڑے۔

کشش۔۔۔! اگر میں کچھ کہت نہیں تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ تم کچھ بھی کرو۔۔اب ہمارے بیچ رشتہ بدل چکا ہے۔اسے سمجھو۔اور۔۔۔۔

کیا رشتہ بدلنے سے انسان بھی بدل جاتا ہے؟ کشش نے بات کاٹی۔ جو یامین کو برا لگا۔

انسان بدلے یا نہ بدلے۔۔۔اس کے جذبات بدلتے ہیں۔۔احساسات بدلتے ہیں۔ ہر رشتے کی طرح اس رشتے کو بھی اہمیت دینی پڑتی ہے۔اور۔۔ مجھے نہیں لگتا۔۔ کہ تم اتنی

بے وقوف ہو کہ ۔۔سب میں تمہیں سمجھاؤں ۔۔ یامین نے اینڈ پے اسے ڈپٹا۔ تو وہ منہ بگاڑ کے اسے دیکھنے لگی۔

آپ مجھے ۔۔ڈانٹ رہے ہیں ۔۔۔!

تو اور کیا کروں ۔۔؟بیوی ہو تم میری ۔۔میں چاہتا ہوں ۔۔ صبح اٹھوں تو تم میرے پاس ہو ۔۔۔مجھے پتہ ہو کہ تم کہاں ہو ۔۔نہ کہ مجھے تمہیں ۔۔ڈھونڈنا پڑے ۔۔۔پرواہ کرتا ہوں ۔۔ تمہاری ۔۔اور چاہتا ہوں ۔۔ کہ تم بھی کرو۔

اس کے پاس ہوتا ۔۔وہ اب ک بار دھیمے لیکن مضبوط لہجے میں بولا۔ وہ اسے بنا پلک جھپکے دیکھے گ ئی۔

ہر شوہر کی طرح ۔۔میری بھی یہی خواہش ہے ۔۔کہ میری بیوی کے لیے میں فرسٹ Piority ہوں ۔۔سب سے اوپر ۔۔۔! وہ اسے صاف لفظوں میں سمجھانے لگا۔

آپ سے کہا تھا ۔۔۔ابھی رخصتی نہ کریں ۔۔ شاید ۔۔میں آپ کی توقعات پے پورا نہیں اترتی ۔۔۔! کشش کی آنکھیں نم ہوئ یں۔

یامین نے اسے سخت گھوری سے نوازا۔اور سر جھٹکتا باہر نکلنے لگا۔ کہ کشش نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔

میں۔۔کوشش کروں گی۔آپ کو۔۔۔شکایت۔۔۔؟؟؟وہ دھیمے لہجے میں کہتی یامین کو مسکرانے پے مجبور کر گئی۔

یامین نے شہادت کی انگلی سے اسکا چہرہ اوپر کیا۔

اس میں رونے کی کیا بات ہے؟کیا میرا کوئی حق نہیں تم پر۔۔؟ اس کے قریب ہوتے پیار سے پوچھا۔

میں نے ایسا کب کہا۔۔؟؟نروٹھے پن سے بولی۔

کشش۔۔!مجھے تم۔میں کوئی بدلاؤ نہیں چاہیے۔۔ تم۔جیسی ہو۔۔ ویسی رہو۔۔۔ لیکن۔۔ بس اتنا چاہتا ہوں۔۔ ۔۔!! یامین نے گہرا سانس لیا۔ اسے سمجھ نہ آیا کہ کسطرح اس پاگل لڑکی کو اپنی فیلنگز سمجھائے۔

خیر چھوڑو۔۔۔اداس مت ہو۔۔۔شاید میں کچھ زیادہ ہی پوزیسو ہو رہا ہوں۔۔۔یامین نے اپنی ہی غلطی مان لی۔

یہ تو اچھی بات ہے ناں۔۔۔!کشش نے مسکراتے کہا۔

رئیلی۔۔۔؟؟؟ یامین کو اسکی بات پے خوشگوار حیرت ہوئی۔

کشش۔۔!میری پوزیسنیس ابھی تم نے دیکھی کہاں ہے۔۔۔؟؟اسے اپنی بازوؤں

کے گھیرے میں لیتے گھمبیر لہجے میں کہا۔تو وہ بری طرح سٹپٹائی۔

آپ۔۔۔وہ۔۔۔آپ۔۔۔۔؟؟آپ کو جانا نہیں۔۔۔؟؟کشش نے آنکھیں چمکاتے

پوچھا۔

اسی وقت موبائل پے جلیل کی کال آتے دیکھتے وہ اسے رسیو کرتا اک لمحے

کو چپ سا ہو گیا۔

ٹھیک ہے۔میں آتا ہوں۔۔۔!یامین کے لہجے میں پریشانی تھی۔

مجھے ابھی جانا ہو گا۔اپنا موبائیل اور والٹ اٹھاتے عجلت میں وہ باہر نکلا۔

سب۔۔۔۔ٹھیک ہے ناں۔۔؟؟میں بھی۔۔۔آپ کے۔۔؟؟

کشش۔۔!میں جلدی آجاؤں گا۔اور ہاں۔۔ علیزہ پے کڑی نظر رکھنا۔ اس بار

میں اسے ایسی سزا دوں گا۔ کہ وہ۔۔۔! یامین سخت غصے میں بنا بات مکمل

کیے باہر نکلتا چلا گیا۔کشش نے اسکی سلامتی اور کامیابی کی دعا کی۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

میری زندگی کے مالک

میرے دل پے ہاتھ رکھ دے۔۔۔

تیرے آنے کی خوشی میں۔۔۔

میرا دم نکل نہ جائے۔۔۔

****

حازق نے عنائی شہ کو دیکھتے پیار سے کہا۔

وہ جو دانی اور ہانی کے ساتھ محو گفتگو تھی۔حازق کے گنگنا کے کہنے پے سٹپٹا کے اسے دیکھا۔اور آنکھوں ہی آنکھوں میں چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

ہمیں لفظوں کی بات سمجھ آتی ہے اشاروں کی نہیں۔بہت معصومیت سے اور پیار بھری نظریں عنائی شہ پے ٹکاتے وہ اسے اچھا خاصا زچ کر گیا۔

آج اس نے آفس سے چھٹی کی تھی۔ان تینوں کے ساتھ مل کے آج گھومنے کا پلان بنایا تھا۔

دانی اور ہانی دونوں نے ہوٹنگ کی تو عنائی شہ نے وہاں سے اٹھ جانا ہی مناسب سمجھا۔

کیا۔بھائی! آپ نے آپی کو بھگا ہی دیا۔ ہانی نے منہ بنایا۔

یار میں نے کچھ نہیں کیا۔وہ خود ہی بھاگ گ ئی ہے۔ حازق نے ہاتھ کھڑے کیے۔

چلو۔۔!تم۔لوگ ریڈی ہو جاؤ۔ میں آپ کی آپی جان کو منا کے لاتا ہوں۔

حازق نے انہیں کہا۔ اور خود اٹھتا عنائ شہ کے پیچھے روم۔میں آیا۔

جو موبائ ل۔کے ساتھ لگی تھی۔

حازق نے پاس آتے موبائ ل۔لے لیا۔ عنائ شہ کو اسکا یوں موبائ ل۔لینا برا لگا۔

کیا حازق۔۔۔؟؟آپ۔۔۔بھی ناں۔۔۔؟؟منہ بنایا۔

کیا ہوا۔۔۔؟کوئی خاص بات کر رہی تھی کسی سے۔۔؟؟ حازق کو بھی اسکا انداز کچھ بھایا نہ۔

کیا۔۔۔کہنا کسی سے۔۔۔؟کشش کا۔میسج آیا تھا۔حال۔وغیرہ پوچھ رہی تھی۔

اور۔۔۔؟؟عنائ شہ نے جان بوجھ کے بات ادھوری چھوڑ دی۔

اور کیا۔۔۔؟؟حازق متجسس ہوا۔

اور یہ کہ۔۔آپ یامین سر کے ساتھ ہیں یا۔۔۔ نہیں۔۔یہی پوچھ رہی تھی۔عنائ شہ نے

اٹھتے ہوئے کہا۔

یامین۔۔۔؟؟مطلب۔۔یامین گھر نہیں۔۔۔؟حازق یامین کے لیے بے چین ہوا۔

اوراسے کال کرنے لگاکہ عنائی شہ نے موبائل لے لیا۔حازق نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

ایسے نہ دیکھیں آج آپ چھٹی پے ہیں اور آپ کا سارادن میرے ساتھ گزارنے کا پلان ہے۔عنائی شہ نے حق جتایا

آئی نو۔۔ عنا۔! لیکن یامین سے بات تو کرنے دو۔وہ کسی پرابلم میں نہ ہو۔ حازق نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

نو۔۔۔۔نہ۔۔۔۔ نہیں۔۔۔! بالکل نہیں۔۔۔ہم ابھی جارہے ہیں۔۔اور آپ کا آج بالکل کوئی اور کام نہیں۔ سوائے ہمیں ٹائم دینے کے۔ عنائی شہ کہتے اسکے قریب ہوئی۔ اور بہت میٹھی نظروں سے دیکھتے شیریں انداز میں کہا

حازق کے چہرے پے بھی سمائل۔آگئی۔ اور ہاتھ بڑھا کے اسے اپنی بانہوں میں بھرا۔

اب آپ اتنا مجبور کر رہی ہیں تو۔۔۔بندہ حاضرِ خدمت ہے۔ سر تسلیم خم۔کیا۔

چلیں پھر۔۔۔؟ عنا کی آنکھیں چمکیں۔ تو حازق نے اثبات میں سر ہلایا۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

موقع واردات پے پولیس بھی پہنچ چکی تھی۔ ٹریلے کے نیچے ایک آدمی آ گیا تھا۔ اور شک تھا۔ کہ وہ میر فیملی میں سے کوئی نہ ہو۔ یامین دل تھام۔ کے وہاں پہنچا۔ لاش کا چہرہ مس ہو گیا تھا۔ پہچاننے کے قابل تک نہ تھی۔ یامین کا دل نہما نا کہ وہ عزیز صاحب ہ سکتے ہیں۔

یہ۔۔۔ یہ نہیں۔۔۔ عزیز انکل۔۔۔! انسپکٹر کو لڑکھڑاتے لہجے میں کہا۔

ہو سکتا ہے۔۔۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے جا رہے ہیں

دیکھتے ہیں۔۔۔ انسپکٹر نے پیشہ ورانہ انداز میں کہا۔

اس لاش کے پاس سے ایسا کچھ بھی برآمد نہ ہوا تھا۔ کہ یقین سے کہا جا سکتا کہ وہ عزیز صاحب ہیں۔

یامین نے جلیل کو کال ملائی۔ لیکن وہ اٹھا نہیں رہا تھا۔ یامین حیران تھا اسے یہاں کا کہہ کے وہ خود کیوں نہیں آیا۔۔۔؟؟

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

میرے ہاتھ کھولو۔۔۔؟علیزہ نے دانت پیستے کہا۔

کشش نے گھوری سے نوازا۔

مجھے۔۔۔واش روم جانا ہے۔۔۔!گہرا سانس خارج کرتے علیزہ نے اپنی مشکل۔بیان کی۔

روک نہیں سکتی۔۔۔؟کشش نے برجستہ کہا۔

کرن نے اسے ٹہوکا مارا۔کہا سے جانے دے۔

ناں۔۔یہ وہاں سے رفو چکر ہو گ ئی تو۔۔۔؟ کشش کو اس پے اعتبار نہ تھا۔

یار۔۔۔!مجھے جانے دو۔۔۔آئی کانٹ کنٹرول۔۔۔۔!علیزہ نے منہ بناتے کہا۔

پلیز کشش اسے بھیج دو۔۔نہیں تو۔۔۔۔!کرننے ڈرایا۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔۔۔۔!لیکن صرف پانچ منٹ۔۔۔!شہزادیوں کی طرح کہتے کشش نے اس کے ہاتھ کھولے اور وہ فوراًان دونوں کو گھورتی واش روم گھسی۔

جبکہ کشش نے گھڑی پے ٹائی م دیکھا۔

اتنے میں سمیر کیکال آ ئی کہ وہ التاج ہوٹل۔جا رہا ہے۔ دادا جی نے کچھ فائی لز منگوائی یں ہیں۔

اور کشش وہی سننے لگی۔

علیزہ باہر آئی تو کرن کو اپنا منتظر پایا۔

پاس پڑا اواس زور سے کرن کے سر پے مارا۔تو اسکی چینخ بلند ہوئی۔ کشش واپس پلٹی۔

اتنے میں علیزہ نے اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا۔اور خود باہر کی طرف بھاگی۔

کشش نے خود کو سنبھالا۔لیکن علیزہ کے پیچھے جانے کی بجائی ے اس نے کرن کی طرف بڑھی۔

اس کے سر سے خون کا فوارہ چھوٹا تھا۔

علیزہبہت آرام سے چھپتی چھپاتی گیٹ تک پہنچ چکی تھی۔او بہت آرام سے وہ گیٹ کیپر کے بھی پیچھے سے سر پے وار کرتے اسے بے ہوش کر چکی تھی۔اب وہ مزے سے کھڑی مڑتی ایک نفرت بھری نظر میر ولا پے ڈالی۔

یامین سکندر۔۔۔میر ولا کی سیکیورٹی۔۔۔؟؟ہوں۔۔۔مائی فٹ۔۔۔! نفرت سے کہتی وہ گیٹ سے باہر نکلتی چلی گ ئی۔

✨✨✨✨✨✨✨

کرن۔۔۔کرن۔۔۔؟؟آنکھیں کھولو۔۔۔؟؟؟چھوٹی مما۔۔۔۔سیرا۔مما۔۔۔پلیز

کوئی جلدی آئو۔۔۔ کشش نے روتے ہوئے پکارا۔ اور کن کو سنبھالنے لگی۔ وہ نیچے گرتی بے ہوش ہو چکی تھی۔

داور جو وہیں آرہا تھا۔

کشش کی آواز سنتا فوراً بھاگا۔اندر آتے کرن کو زخمی حالت میں دیکھتا اسکا دل دہل گیا۔

کیا۔۔۔کیا ہوا۔۔۔؟؟وہ بھی کرن کو دیکھتا کچھ بول نہیں پایا

داور۔۔جلدی کرو۔۔۔ہاسپٹل۔۔۔۔؟؟کشش نے روتے ہوئے کہا۔

داور دل سنبھالتا کرن کو اٹھائے باہر بھاگا۔ کشش بھی اسی کے پیچھے بھاگی۔

****

جلیل۔کو مسلسل کال۔کر رہا تھا لیکن وہ کال۔نہیں اٹھا رہا تھا اتنے میں یامین کے موبائی ل پے اسفند کی کال۔آئی۔

سر۔۔!وہ میر ولا سے نکل گ ئی ہے۔۔۔! اسفند نے گاڑی میں بیٹھے علیزہ کو میر ولا سے نکلتے دیکھا تو یامین کو کال کی۔

ڈیم۔۔۔!اسفند اسکا پیچھا کرو۔۔۔آئی ہوپ کہ اس نے کسی کو نقصان نہ پہنچایا ہو۔۔۔یامین نے فوراً سے کہا۔ اور خو گاڑی میں بیٹھتا گاڑی گھر کیجانب

موڑ چکا تھا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

وہ گھوم۔پھر کے اس وقت التاج ہوٹل پہنچ چکے تھے۔

سر۔۔۔!مینیو۔۔۔!ویٹر مسکراتا حازق کے پاس آیا۔

انہیں دو۔۔۔جو یہ۔۔۔پسند کریں۔۔۔!حازق نے عنا کی طرف محبت پاش نظروں سے دیکھتے کہا۔

وہ تینوں مل کے آرڈر کرنے لگے۔کہ تبھی حازق کو سمیر دکھائی دیا۔

ایکسکیوزمی۔۔۔!حازق اٹھتا اس کے پاس پہنچا۔وہ جو عجلت میں جارہا تھا۔حازق کو دیکھتا رکا۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟سب ٹھیک ہے ناں۔۔سمیر۔۔۔؟؟سلام دعا کے بعد حازق نے الجھتے ہوئے اسے دیکھتے پوچھا۔

سمیر کا دل کیا اسے سب بتادے۔لیکن یامین نے منع کیا تھا۔آج شادی کے بعد پہلی دفعہ وہ اپنی فیملی کے ساتھ ٹائم۔سپینڈ کر رہا تھا۔ایسے میں یامین نے منع کیا تھا کہ اسے کچھ نہ بتایا جائے۔

ہاں۔۔۔ہاں۔۔بھائی سب ٹھیک ہے۔۔۔! یہ۔۔ فائل۔لینے آیا۔۔ تھا۔ دادا جی نے منگوائی یں ہیں۔ سمیر نے تفصیل۔دی۔

ہممم۔۔۔! یامین کہاں ہے۔۔؟؟ حازق نے سمیر کو جانے کے لیے پر تولتے دیکھا تو پوچھ بیٹھا۔جی وہ۔۔۔ معلوم۔نہیں۔۔۔! سمیر جھوٹ بولتے نظریں چرا گیا تھا۔حازق نے اسے ایسا کرتے بھانپ لیا۔اسی اثنا میں سمیر کے نمبر پے داور کی کال آئی ۔

کیا۔۔۔کونسے۔۔۔ہاسپٹل۔۔؟؟ سمیر سخت پریشان ہوا۔میں ابھی آیا۔۔۔کال بند کرتے وہ باہر نکلنے لگا۔

کیا ہوا۔۔؟ سمیر۔۔کون ہے ہاسپٹل۔میں۔۔؟؟ حازق نے اسے ہاتھ پکڑ کے روک لیا۔

بھائی وہ۔۔ کرن۔۔۔؟ وہ زخمی۔۔۔! علیزہ۔۔۔ بھاگ گئی ہے۔۔۔! سمیر نے ضبط کرتے کہا۔ اتنی دیر میں عنا کینظر بھی سمیر پے پڑی۔جبکہ ہانی کن اکھیں سے اسے واچ کر رہی تھی۔

رکو۔۔۔! میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔حازق نے اسے روکا۔

نہیں۔۔بھائی۔۔! آج نہیں۔۔۔! آپ۔۔ فیملی۔۔۔؟؟ سمیر نے منع کرنا

چاہا۔

سمیر۔۔! تم۔سب بھی میری فیملی ہو۔۔۔! سمجھے۔۔! جسٹ ویٹ۔۔! میں ابھی آیا۔

اسے پیار سے ڈپٹتے وہ رنا کی جانب بڑھا۔

آپ سب۔۔ لنچ کے بعد گھر چلے جانا۔۔۔! مجھے ضروری کام ہے۔۔میں لیٹ ہو جاؤ ں گا۔ انہیں عجلت میں کہتا وہ واپس مڑا۔

اٹس ناٹ فئیر۔۔۔! عنا نے دکھ سے اسے دیکھتے کہا۔

حازق نے مڑ کے ایک شکوہ کناں نظر اس پہ ڈالی اور آگے بڑھ گیا۔ سمیر کو لیے وہ ہاسپٹل کی جانب گاڑی میں بیٹھتا موڑ چکا تھا۔✨✨✨✨✨✨

کیسی ہے اب کرن؟ سمیر نے داور کو دیکھتے ہی پوچھا۔

ڈاکٹر۔۔۔ دیکھ رہے ہیں۔داورس بات کرنا ہی مشکل ہو رہا تھا۔کشش بھی پاس ہی تھی۔ آتے سے صرف سویرا بیگم کو ہی پتہ چل سکا۔داور اور کشش دونوں کرن کو ہاسپٹل۔لائے تھے۔

فکر نہیں کرو۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔

حازق نے تسلی دی۔

کیسے ہوا یہ سب ؟ سمیر نے کشش کو دیکھتے پوچھا۔

کشش نے مختصراً سمیر کو بتایا۔

حد ہوگ ئی یار۔۔۔! اتنی لاپراہی۔۔۔؟؟ جانتے بوجھتے۔۔۔؟م سمیر کو کشش کی لاپراہی پے غصہ آیا۔وہ بھی حیرت سے اس دیکھنے لگی۔

ٹھیک ہو جائے گی وہ۔۔۔ داور نے سمیر کے کندھے پے تھپکی دی۔

لیکن۔۔اسے چوٹ تو لگی ناں۔۔۔؟؟ کیا ضرورت تھی اسے کھولنے کی؟ اتنی ہمدردی کی کیا ضرورت تھی بھائی؟ سمیر کو ضبط کرنا مشکل لگ رہا تھا۔

داور نے ایک نظر کشش کو دیکھا۔جس کے چہرے پے واضح دکھ رقم تھا۔وہ خاموشی سے باہر کی جانب بڑھ گ ئی۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

ابھی یامین راستے میں ہی تھا کہ افند کا میسج آیا اس نے لوکشین سینڈ کی تھی۔اور وہاں پہنچنے کو کہا تھا۔کچھ ہی دیر میں وہ مطلوبہ جگہ پہنچ چکا تھا۔

کیا ہوا؟؟ کدھر ہے وہ۔۔۔؟؟ یامین نے سامنے ہی اسفند کی گاڑی کو دیکھتے موبائل۔پے کال۔کرتے پوچھا۔

سر۔۔۔! وہ اس سامنے والی بلڈ نگ میں داخل۔ ہوئی ہے۔

یامین نے بلڈ نگ پے نظر دوڑائی ۔

یہ تو کافی بڑی ہے۔۔۔۔! کہاں ڈھونڈیں اسے۔۔۔؟ یامین کے ماتھے پے بل۔ پڑے۔ لیکن وہ ہمت ہارنے والوں میں سے نہ تھا۔ دونوں ہی آگے پیچھے احتیاط سے بلڈ نگ میں داخل ہوئے۔

✨✨✨✨✨✨✨

فلیٹ کے اندر آتے ہی علیزہ نے سب سے پہلے شاور لیا کپڑے چینج کیے۔ اور آگے کی پلاننگ کرنے لگی۔ اب

اسے اس جگہ جانا تھا۔ جہاں۔ اس نے عزیز صاحب کقید کرر کھ تھا۔ یامین اور افند اسکا باہر ہی ویٹ کرر ہے تھے۔ کچھ ی دیر میں وہ باہر آتی دیکھائی دی۔ بہت فریش حلیے میں۔ یامین تھوڑا ٹھٹھکا۔

یہ کہاں۔۔۔؟ جا رہی ہے۔۔۔؟؟ اسفند نے اسے گاڑی میں بیٹھے دیکھ کر کہا۔

گاڑی اسکے پیچھے لو۔ یامین نے فوراً کہا اور کچھ ہی دیر میں وہ علیزہ کا پیچھا کرتے ایک پرانی بلڈ نگ تک پہنچ چکے تھے۔

کہاں ہے وہ۔۔۔؟؟علیزہ کی کرخت آواز سنائی دی۔

عزیز صاحب کو بہت بری حالت میں وہاں باندھ رکھا تھا۔یامین کا دل کیا ابھی انہیں آزاد کرا لے۔لیکن۔اسے صبر سے کام۔لینا تھا۔

گڈ۔۔۔!انہیں لگا علیزہ کو پکڑ لیا۔۔۔؟ہاہاہاہاہا۔۔۔یامین سکندر!۔۔۔علیزہ کو پکڑنا مشکل نہیں ناممکن ہے۔۔۔ہاہاہ۔۔۔!وہ قہقہے لگاتی خوش ہوئی۔

جبکہ یامین مٹھیاں بھینچتا رہ گیا۔اسفند کو پولیس کو انفارم۔کرنے کا کہا۔اور خود چپکے چپکے اندر کیجنب موو آن کرنے لگا۔وہاں تقریباً چار سے پانچ لوگ تھے ان سب کے پاس اسلحہ تھا یامین کوئی ی بھی کو تاہی کر کے رسک نہیں لے سکتا تھا۔ جبکہ عزیز صاحب اس کے قبضے میں تھے۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

کرن اب ٹھیک تھی۔اسے سر پے چوٹ لگی تھی گھر سے عالیہ کا فون آیا تھا۔انہیں بھی مطمین کر دیا تھا

سمیر۔۔۔!تم۔گھر جاؤ۔۔۔ دادا جیکو یہ پیپرز ضرورت ہوں گے وہ ویٹ کر رہے ہوں گے۔یہاں میں ہوں۔دیکھ لوں گا۔داور نے سمیر کو کہا۔

کرن۔۔۔؟؟ سمیر کو کرن کی فکر ستائی۔

یار مت گھبراؤ وہ ٹھیک ہے۔۔! حازق نے بھی اسکی تسلی کرائی۔

تو وہ اثبات میں سر ہلاتا باہر آیا۔ایک طرف اسے کشش بیٹھی دکھائی دی۔ سمیر کا جی چاہا اس سے جا کے بات کرے۔ لیکن فی الحال دادا جی کے پاس جانا زیادہ ضروری تھا۔

وہ اسے اگنور کرتا آگے بڑھ گیا۔کشش کی سمیر کی پیٹھ پے نظر پڑی تو اس کا یوں چلے جانا اسے زیادہ دکھ دے گیا۔خاموش آنسو پھر سے بہہ نکلے۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

دادا جی نے زمینوں کے پیپرز منگوائے تھے۔

عزیز صاحب کو کڈنیپ کیا گیا تھا۔اور انکو چھڑانے کے لیے ان سے پچاس کروڑ مانگے تھے۔وہ اپنی زمینیں بیچ رہے تھے۔انہوں نے وکیل کو بھی بلوا۔لیا تھا۔

وہ اپنی اولاد کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر رہے تھے۔

بنا کسی کو بتائے۔۔۔

زمینوں کو پیپرز یامین کے لاکر میں تھے۔جو اسکے پرسنل کیبن میں تھا۔اسکی ڈبلیکیٹ چابی دادا جی کے پاس بھی تھی۔وکیل سے ساری بات ہو گئی تھی۔ اس سب میں ان

کی بہو عالیہ بھی ان کے ساتھ تھیں۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

خبردار خود کو قانون کے حوالے کردو۔پولیس نے تمہیں چاروں طرف اے گھیر لیا ہے۔۔۔

علیزہ جو داداجی کو کال کررہی تھی پولیس کے آنے سے سخت گھبرا گ ئی۔ اس کے آدمی پکڑے جا چکے تھے۔ اور ہ بھی اب قانون کی گرفت میں تھی۔یامین نے عزیز صاحب کو اسفند کی مدد سے ہاسپٹل۔پہنچایا۔

علیزہ کا چیپٹر بعد میں کلوز کرنے کا سوچتا وہ عزیز صاحب کو لیے ہاسپٹل۔پہنچا جہاں کرن آئی سییو میں تھی۔ وہیں کشش ودیکھ وہ اسکی جانب بڑھا۔

کشش۔۔۔! یامین کے پکارنے پے وہجو اندر ہی اندر خود سے لڑ رہی تھی۔فوراًاسکی جانب پلٹی۔اسے نم آنکھوں سے دیکھتے وہ اسکے سینے سے جالگی۔

اوررودی۔یامین نے اسکی یہ حات دیکھی ے توپریشان ہوا۔

سب۔۔۔ٹھیک ہے ناں۔۔کشش۔۔؟؟اسکا دلکسی بھی انہونی کے لیے اب مزید تیار نہ تھا۔

کشش نے نی میں سر ہلا یا۔۔

وہ۔۔ کرن۔۔۔ وہاں۔۔۔؟؟ علیزہ نے۔۔۔؟؟ میں نے۔۔ نہی ں کیا کچھ۔۔۔

بھی۔۔۔! روتے ہوئے وہاپنیصفائی دے رہی تھی۔ اور یہی بات یامین کو کھٹک رہی تھی۔ وہ رلانے ولوں میں سے ۔ تھی ۔ رونے والوں میں سے نہیں۔

شیبی۔۔۔۔! چپ ہو جاؤ۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا کرن کو۔۔۔! یامین نے اسے تسلی دی تو اسے لگا جیسے اسکا اپنا اسے مل گیا ہو۔۔ بنا کچھ بھی پوچھے وہ اس پے کتنا اعتبار کرتا تھا۔ واقعی وہ عشق بے حساب کرتا تھا۔

کشش نے اپنے آنسو صاف کیے۔ یامین کشش کو۔ لیے اندر کی جانب بڑھا۔ جہاں حازق اور داور بھی موجود تھے۔

جاری ہے

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

قسط لمبی ہے اسکا پارٹ ٹو دو دن بعد آئی ے گا۔

اسکول میں پیپرز اینڈ رزلٹ ہے جسکی وجہ سے آخری قسط لکھنے میں کافی وقت لگ رہا ہے۔۔

امید ہے۔ کوئی ی برا بھلا۔ نہیں کہے گا۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جزاک اللہُ

#ضدی_عشق_میرا

#منتہاچوہان

#قسط_نمبر35آخری قسط(پارٹ ٹو)

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

کرن ہوش میں آگ ئی تھی۔ داور کواس نے اپنے پاس ہی پایا۔

کیسی ہواب۔۔؟؟داور کے لہجے میں فکراور درد نمایاں تھا۔

ٹھیک۔۔۔۔ہوں۔۔۔!سرپے بینڈیج لگی تھی۔لیکن اب کافی بہتر محسوس کررہی تھی۔

جانتی ہو۔۔۔تمنے ڈرادیا تھاآج۔۔۔!داوراس کے پاس آتاپیار سے بولا۔اور ماتھے پے لب رکھے۔کرننے ایک لمحے کوآنکھیں موندتے اسکالمس اپنے دل پے محسوس کیا۔

داور کے پیچھے ہوتے ہی اس نے آنکھیں کھولیں۔ انآنکھوں کی چمک داور سے چھپی نہ رہ سکی۔

love u lots.....

کرن دھیرے سے زیرِلب بولی۔ لیکن داور اسکے لبوں سے ادا ہوئے الفاظ سمجھ گیا تھا۔ ایک پیاری سی مسکان نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا۔

دروازے پہ ہوتی دستک پہ دونوں چونکے

یامین کشش کے ساتھ اندر آتا دکھائی دیا۔

کیسی ہو پاٹنر۔۔۔؟؟ کشش نے اسکے پاس بیٹھتے فوراً پوچھا۔

بہتر ہوں۔۔۔! اور۔۔۔ یہ۔۔ تم۔۔ رو رہی ہو۔۔۔؟؟ کرن نے ہاتھ بڑھا کے کشش کے آنسو صاف کیے۔

تم نے۔۔ رلایا۔۔۔! اگر تمہیں کچھ۔۔ ہو جاتا تو۔۔۔ میں خود کو کبھی معاف نہ کر پاتی۔۔۔! کشش نے سر جھکائے دھیرے لیکن نم لہجے میں کہا۔

اس میں تمہاری کیا غلطی۔۔۔؟ پاگل۔۔۔! پلیز رونا بند کرو۔۔۔ تمہارے آنسو مجھے ایریٹیٹ کر رہے ہیں۔۔۔! کرن نے منہ بناتے کہا تو کشش مسکرا دی۔

علیزہ آخر کار فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی۔! داور نے یامین کو بتایا۔

یامین نے گہرا سانس خارج کیا۔۔

وہ وہیں ہے۔۔جہاں اسے اس وقت ہونا چاہیئے۔

یامین نے ہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

مطلب؟تینوں ہی چونکے۔

وہ جیل۔کی سلاخوں کے پیچھے ہے۔۔۔! مضبوط لہجہ تھا۔ان سب کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

لیکن۔۔بابا۔۔۔؟؟وہ تو۔۔علیزہ کے قبضے میں۔۔۔؟کرن نے پریشان ہوتے کہا۔

فکر نہیں کرو۔۔وہ بھی اب سیو ہیں۔یامین نے کرن کے پاس آتے شفقت سے اسکے سر پے ہاتھ پھیرتے کہا۔

یہ سب۔۔۔۔؟کیسے۔۔۔؟داور ابھی بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

یامین نے مختصراً انہیں ساری بات بتادی۔

بابا کہاں ہیں۔۔؟؟کرن کو بے چینی ہوئی۔ اور اٹھ بیٹھی۔

ڈونٹ وری اسی ہاسپٹل میں ہیں۔لیکن خطرے والای کوئی بات نہیں تم۔۔ اپنی کئیر کرو۔ یامین نے بڑے پن سے کہا۔

یہ علیہ کا فنڈ اب بند ہی کرنا پڑے گا۔ہمیشہ کے لیے۔۔۔وبالِ جان بن گئی ہے۔۔۔

! داور نے سختی سے کہا۔

اسکا بھی اب پکا بندوبست کر دوں گا۔ یامین نے اسے حوصلہ دیا۔اس سب کے دوران کشش کی خاموشی یامین نے بری طرح محسوس کی۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

دادا جی۔۔! ایک بار پھر سوچ لیں۔سب کچھ بیچنا۔۔۔۔؟؟م ئ سلے کا حل نہیں۔۔۔! سمیر نے دادا جی کی وکیل سے ساری بات سنتے پریشانی سے کہا۔

بیٹا۔۔۔! مجھے اپنے بچوں سے بڑھ کے یہ دولت جائیداد کچھ بھی نہیں ۔۔یہاں تک کہ اپنی جان دے کے بھی اگر اپنے بچوں کی جان بچانی پڑے تو میں تب بھی پیچھے نہ ہٹوں۔دادا جی کے لہجے میں ایک عزم تھا۔سمیر خاموش سا ہو گیا۔

سر۔۔! یہاں سائی ن کر دیں۔

وکیل صاحب نے دادا جی کے آگے پیپر زر کھے۔عالیہ بھی وہیں تھیں۔ان کا دل بھی اس سب سے خوش نہ تھا۔لیکن بات مجازی خدا کو بچانے کی تھی۔اس لیے خاموش تھیں۔

سمیر کے نمبر پے داور کی کال نے سمیر کے اندر ایک ن ئی روح پھونک دی۔

اس سے پہلے کے دادا جی نیلامی کے پیپر ز پے سائی ن کرتے۔۔

رکیں دادا جی۔۔۔! سمیر نے فوراً ان کے پاس آتے انہیں روکا۔

دادا جی نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔

بابا۔۔۔مل گ ئ ے ہیں۔ خوشی دیدنی تھی۔

اور۔۔۔اور۔۔۔عالیہ کی طرف دیکھا جو یہ خبر سنتے دل ہی دل میں اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوئی ہیں تھیں۔

علیزہ۔۔۔بھی اب۔۔ قانون کی گرفت میں ہے۔۔وہ بھی پکڑی گ ئ ی ہے۔۔۔!

سمیر سے خوشی کا اظہار ہی نہی ں ہو پا رہا تھا۔ آنکھیں بھیگ گ ئ ی ں۔

یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔!

دادا جی کی جان میں جان آئی۔

کہاں۔۔ہے عزیز۔۔۔؟؟اور۔۔کیسے ہوا یہ سب۔۔۔؟؟دادا جی کا اگلا سوال تھا۔

سمیر نے انہیں بھی داور سے ہوئی بات بتا دی۔

دادا جی آج سچ میں یامین پے دل سے فخر کر رہے تھے۔

باقی تفصیلات ان کے گھر آتے ہی پتہ چلیں گیں۔وہ۔۔گھر آ رہے ہیں۔۔۔! سمیر نے خوش ہوتے ماں کو بھی دیکھا اور دادا جی کو بھی۔

بہو۔۔۔! جلدی سے تیاری کرو۔۔۔ میرے بچے گھر لوٹ رہے ہیں۔ صدقہ دینا ہے۔۔۔!

جی ابا حضور۔۔۔! عالیہ آج دل سے سسر کے جواب پے ہامی بھرت سمیر کی طرف مڑیں۔ سمیر۔۔۔

کالے بکرے منگواؤ۔۔۔ اپنے سب بچوں کا آج صدقہ دوں گی۔ اللہ نے سب کو اپنی امان میں رکھا۔

عالیہ بی بی بہت خوش ہوئی یں۔

سمیر نے بھی عالیہ بی بی کو گلے سے لگا یا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

کیا بات ہے۔۔۔؟؟ اتنا اٹیٹیوڈ کس بات پے دکھا رہی ہو۔۔؟؟ حازق جب سے گھر لوٹا تھا عنا نے اس سے بات کرنا تو دور اسکی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کیا۔ جو بھی بات کرتا اگنور کرتی رہی۔ ڈنر کے بعد جلدی اٹھ کے روم میں آگ ئی۔ حازق نے بھی دل مار کے چند نوالے لیے اور روم میں آیا۔ جہاں وہ منہ پے سنجیدگی طاری کیے موبائ ل کے ساتھ لگی تھی۔

عنا۔۔۔؟؟عنا۔۔۔؟؟حازق نے اسے پکارا لیکن اس نے پھر بھی اگنور کر دیا۔اور آخر زچ آتے وہ غصہ کر ہی گیا۔عنائی شہ نے ایک نظر اسے دیکھا۔ جو غصے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ عنا کی نظریں جھک گئیں۔ موبائیل۔سائیڈ پے رکھا۔ اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔

جس بات پے حازق کو مزید غصہ آگیا۔آگے بڑھ کے اسے بازو سے پکڑ کے جھٹکے سے کھڑا کیا۔وہ بوکھلا ہی گئی۔

تم۔۔۔یہ سب کر کے کیا ثابت کرنا چاہتی ہو۔۔۔؟؟ہاں۔۔۔؟؟حازق کا سخت لہجہ عنا کو چپ ہی کرا گیا۔

میرا۔۔۔بازو۔۔چھوڑیں۔۔۔۔وہ اسکی گرفت میں جھٹپٹائی۔ آنسو بھی آنکھوں میں بہنے کو بے تاب ہوئے۔حازق نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا۔اور بالوں میں ہاتھ پھیرتا پیچھے ہوتا اپنا غصہ کنڑول کرنے لگا۔

جبکہ عنا اپنا بازو پکڑ کے بیٹھ گئی۔ اسے حازق سے اس قسم کے شدید ردعمل کی توقع نہ تھی۔

آئندہ ۔۔۔مت آنا میرے پاس۔۔۔ سمجھی۔۔۔! حازق نے انگلی اٹھا کے

غصے سے وارن کیااور منہ پھیرتا باتھ روم میں گھس گیا۔

عنااپنے آنسو صاف کرتی غصے سے بستر پے لیٹی اور کمفرٹر منہ تک ڈھانپ لیا۔حازق باہر نکلاتو یہ سب دیکھ اسکا غصہ مزید بڑھا۔لیکن وہ ضبط کر گیا۔اور لائیٹ آف کرتا خاموشی سے صوفے پر لیٹ گیا۔ ۔

دونوں کے بیچ میں ہی انا کی دیوار کھڑی ہوگ ئی۔

انا۔۔۔

جو رشتوں کو دیمک کی طرح کھا جاتی ہے۔اور جب تک سمجھ آتی ہے۔۔تب تک سب ختم ہو جاتا ہے۔پر کچھ نہیں بچتا۔۔۔

اب دیکھنا تھاانا کے بت پہلے کون گراتا ہے۔۔؟ ✨✨✨✨✨✨✨✨

آپ کے آنے سے۔۔۔گھر میں کتنی رونق ہے۔۔۔

آپ کو دیکھیں کبھی۔۔۔

اپنے گھر کو دیکھیں ہم۔۔۔

ہم خوش ہوئے ہم خوش ہوئے۔۔۔

ہم خوش ہوئے۔۔۔

میر ولا میں اس وقت جشن کا سماں تھا۔

خوشیاں ایک بار پھر لوٹ آئی یں تھیں۔ سب کے چہرے اندرونی خوشی سے جگمگا رہے تھے۔

دادا جی نے پورے دس بکروں کا صدقہ دیا۔ وہیں

سمیر نے آتش بازی کا بھی پورا پورا انتظام کیا ہوا تھا۔

میر ولا میں وہیں مسکراہٹیں خوشیاں پھر سے چھا گ ئی یں تھی۔ سبھی نے ایک دوسرے کو معاف کرتے خوشی سے گلے لگا لیا۔ وہ جان گ ئی ے تھے۔

ایک دوسرے کے ساتھ میں ہہ انکی جیت ہے۔۔۔

اور وہ جیت گ ئی ے تھے۔

ظلم کتنا ہی بڑھ جائے ایک دن اسکا انت ہو ہی جاتا ہے ار وہ کہتے ہیں

ناں۔۔۔ انت بھلا سو۔ سب بھلا۔۔۔۔!

سب نے مل کے کیک کٹ کیا۔

حیا تصاحب اور دادا جی نے باری باری یامین کو گلے لگا یا۔ وہ بہت خوش تھے۔

جبکہ یامین کشش کی خاموشی کو مسلسل محسوس کرتا اسی پے نظر رکھی ہوئی تھی۔ جو بظاہر تو مسکرا رہی تھی۔ لیکن آنکھیں اداس تھیں۔

سب نے مل کے کتنے دنوں بعد ڈنر ایک ساتھ کیا۔

سمیر نے کوئی ی بات کی تو کشش مسکرا بھی نہ سکی۔ اور اسی ایک لمحے یامین کو محسوس ہوا کہ ان کے بیچ کوئی ی بات ہوئی ہے۔ کیونکہ سمیر بھی کشش کو کم ہی مخاطب کر رہا تھا۔ اور اگر ۔۔۔ دونوں کے بیچ کچھ ہوا نہ ہوتا تو اس وقت دونوں نے مل کے مہر ولا کو سر پے اٹھایا ہوتا۔

کرن کو کشش اسکے روم میں چھوڑ کے خود بھی اپنے روم کی جانب بڑھ گ ئی۔

گھر کے بڑے اب داور اور کرن کی شادی کے ارے میں ڈسکس کر رہے تھے۔

یامین بھی دادا جی اور باقی سب کے ساتھ وہیں موجود تھا۔ لیکن اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایک لمحے میں وہ اپنی کشش کے پاس پہنچ جائے۔

محفل برخاست ہوئی تو وہ فوراً روم کیجانب بڑھا۔

دروازہ کھلا۔ تو وہ سامنے ہی صوفے پے بیٹھی گم صم سی تھی۔ یامین کے آنے پے بھی وہ نہ چونکی۔

دھیرے سے اسکے پاس صوفے پے جا بیٹھا۔ اور اسکی جانب دیکھا۔ وہ پھر بھیپ سامنے

کارپٹ پے نظریں گاڑھے بیٹھی تھی

کشش۔۔۔۔! دھیمے سے اسکے کان میں پکارا تو وہ بری طرح ڈر کے پیچھے ہٹی۔۔

آپ۔۔۔! آپ کب۔۔ آئی ے۔۔۔؟ گہرا سانس خارج کیا۔

جب تم۔ اپنے خیالوں میں گم تھی۔ یامین نے اسکا چہرہ ٹٹولنا چاہا۔ کہ آیا وہ کس بات سے

پریشان ہے۔؟

نہیں۔۔۔ وہ تو بس ایسے ہی۔۔۔! کشش کی نظریں جھکیں لہجہ بھی دھیما ہوا۔

کوئی بات ہے کشش۔۔۔؟؟ مجھے بتاؤ۔۔؟ یامین نے اسکا ہاتھ

تھامتے کہا۔ کشش نے اسکی طرف دیکھا۔ اور نفی میں سر ہلاتے وہ مسکرائی۔

سوچ رہی تھی۔۔۔ سب کتنے خوش ہیں ناں۔۔۔ شکر ہے اللہ کا سب ٹھیک ہوگیا۔ کشش

نے خوشی سے کہا

ہممم بالکل آزمائی ش کی گھڑی تھی۔۔۔ سو گزر گ ئی۔

یامین بھی مسکرایا۔ لیکن کشش کا ہاتھ نہ چھوڑا۔

اوہ علیزہ۔۔۔؟؟ اسکا کیا بنا۔۔۔؟؟ اچانک سے یاد آیا۔

وہ۔۔۔وہ اس وقت وہیں ہے جہاں اسے ہونا چاہیے۔۔۔

یامین کے لہجے میں نفرت صاف محسوس کی۔

کہاں۔۔؟؟اگلا سوال داغا۔

یامین نے اسے گہری نظروں سے دیکھا۔کشش کی سوالیہ نظریں ابھی بھی اسی پے تھیں۔ وہ مزید کچھ کہتی کہ یامین نے اسکے لبوں پے انگلی رکھتے اسے چپ کرادیا۔

شہیییی۔۔۔۔

Leave the topic...

Just think about me..

Close your eyeS...

And feel the moment....

یامین نے ہاتھ سے اسکی آنکھیں بند کرتے سرگوشی کی۔تو اسکا دل اچھل کے حلق میں آگیا۔

یاااااا۔۔۔مین۔۔۔۔۔!!!!!

کشش کچھ مت۔ کہو۔۔۔ صرف محسوس کرو۔۔۔

یامین نے اسے ٹوکا۔اس کے کان کے پاس سرگوشی کرتے اسکے کان پے اپنا لمس چھوڑا۔

وہ جی جان سے کانپ گ ئی۔

کیا ہوا۔۔؟؟ تم۔۔۔اتنا پینک کیوں ہو رہی ہو۔۔؟؟ اسکا لرزنا یامین سے چھپا نہ رہ سکا۔

کشش نے نفی میں سر ہلایا جبکہ آواز تو جیسے ساتھ ہی چھوڑ گ ئی۔

یامین نے گہرا سانس خارج کیا۔اور مسکراتا پیچھے ہٹا۔

اتنی سے قربت پے یہ حال ہے۔۔۔ جب ضدی اور جنونی عشق دیکھو گی۔۔ تو کیا ہو گا۔۔۔

؟ تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے اس نے آنکھیں بند کیے بیٹھی کشش کو نہارا۔

اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول دیں۔

آپ۔۔بہت بدل گ ئ ے ہیں۔۔۔۔! بنا پلک جھپکے اس نے ایسے ہی بیٹھے معصومیت سے کہا۔

ااچھا وہ کیسے،،،؟ یامین کا دل چاہا اسے سنے۔

پہلے آپ۔۔۔بہت۔۔۔غصے اور نک چڑھے تھے۔ بات بات پے غصے سے گھورتے تھے۔۔۔بہت ہی زیادہ۔۔۔چڑتے تھے۔۔ ہاتھ پھیلا کے کہا۔

اور۔۔اب۔۔۔!!پلکیں جھکیں اور پھر دھیرے سے اٹھیں۔یامین انکا اٹھنا او گرنا ہی دیکھتا رہ گیا۔وہ خود بھی نہیں جانتا تھا یہ لڑکی کب اسکو اتنی عزیز ہو گئی۔ بس ۔۔ اسکی ہے۔۔یہی بات وہ سمجھتا تھا۔

اب آپ۔۔بہت۔۔کئی رنگ ہو گئے ہیں۔۔

تھوڑے تھوڑے۔۔پوزیسو سے۔۔۔ تھوڑے۔۔ تھوڑے۔۔۔پیارے۔۔۔اور۔۔ بہت زیادہ۔۔۔فلرٹی۔۔۔آخر میں کہتے زبان دانتوں تلے دبائی وہ جو بہت دل دے کے سن رہا تھا۔ فلرٹی کہنے پے آنکھیں چھوٹی کرتا اسے دیکھنے لگا.

کچھ زیادہ ہی نہیں چلنے لگی آپ کی زبان۔۔۔؟؟یامین کو اسکا ہر انداز ہی بھاتا تھا۔

اچھا۔۔۔!چپ بیٹھوں تو بھی آپ کو اچھا نہیں لگتا۔۔۔بولوں۔۔تو بھی۔۔۔ہائے میر جی۔۔۔ کس حالمیں خوش ہوں گے آپ۔۔؟؟ مصنوعی انداز سے سر پے ہاتھ مارا۔

صرف ایک انداز۔۔۔۔!محبت کا۔۔۔ جنون کا۔۔۔ عشق۔۔کا۔۔۔اسکی طرف بڑھے قدموں سے کہتا وہ اسکی سانس ساکن کر گیا۔

منہ دوسری طرف کرتی وہ کن اکھیوں سے یامین کو دیکھنے لگی۔جو اسکے پاس پہنچ چکا تھا۔

میرے پاس۔۔۔ تمہارے لیے ایک سرپرائی ز ہے وائی فی۔۔۔! اسے کان کے پاس ہو کے کہتا وہ اسکے دل کی دھڑکنوں میں ہلچل مچا گیا۔

یہ لو۔۔۔! ایک اینولپ اسکی جانب بڑھایا۔ کشش ے چہرے پے مسکان آگ ئی۔ فوراً سے اسے کھولا۔ اور اگلے ہی لمحے مسکان غائی ب ھی ہو گ ئی۔ منہ بنا کے یامین کو دیکھا۔

یہ۔۔۔ یہ کیا ہے۔۔۔؟؟ ماتھے پے بل پڑے۔

کیا ہوا۔۔؟ نظر کمزور ہو گ ئی ہے کیا۔۔؟؟ یامین نے اسے اچھا خاصا تنگ کیا۔

حد ہے بھ ئی۔۔۔! شوہر شادی کے بعد بیوی کو کوئ ی گولڈ وغیرہ گفٹ کرتے ہیں۔۔ کہیں۔۔ گھومانے پھرانے لے کے جاتے ہیں۔۔ وہ کیا کہتے ہیں۔۔ ہاں۔۔ ہنی مون۔۔۔! اور ایک آپ ہیں۔۔ مجھے۔۔۔ ڈیٹ شیٹ اور رولنمبر سلپ دے رہے ہیں۔۔ ؟؟ سامنے کرتے وہ اچھا خاصا تپی تھی۔

کشش۔۔۔! نیکسٹ ویک پیپرز ہیں۔ اور اچھے سے تیاری کرو۔۔ مجے تم اچھے گریڈز میں کامیاب ہوتی نظر آؤ۔ سمجھی۔

بیڈ پے بیٹھتا وہ ریسٹ واچ اتارتا اب کی بار بہت سنجیدہ لگا۔

ناٹ۔۔۔ سیریسلی۔؟؟ برا سا منہ بناتی وہ پاس ہی بیٹھی۔

ہنڈریٹ پرسنٹ۔۔۔! یامین نے اسکی بھوری آنکھوں میں دیکھتے یقین سے کہا۔

کشش نے منہ بناتے پھیر لیا۔

کشش۔۔۔! پیپرز میں سٹڈیز میں کوئی بھی ہیلپ چاہیے ہوئی تو۔۔ سمیر سے۔۔۔

نو۔۔۔آپ کریں گے ہیلپ۔۔۔! بات کاٹتے ضدی انداز میں کہا۔

کشش۔۔۔! میں ن دنوں بہت بزی ہوں گا۔۔اور میر کے تو سبجیکٹس بھی یہ ہی تھے۔تو۔۔۔

فیصلہ ہو گیا ہے۔۔۔ میر جی! آپ ہی کریں گے ہیلپ۔۔۔! اںکی بار مزید ضد سے کہا۔

یامین نے گہرا سانس خارج کیا۔

حازق یہاں نہیں ہو گا۔۔۔ وہ دب ئی جا رہا ہے۔۔۔۔! تو کام۔کا برڈ نبڑھ جائے گا۔۔ ٹرائی ٹو انڈرسٹینڈ یار۔۔۔۔! یامین نے بے چارگی سے کہا۔

کس کی خواہش ہے کہ میں ڈھیر سارا پڑھوں۔۔۔؟؟ کشش نے منہ بناتے بلکھچڑاتے

ہوئے کہا۔۔یامین اسے چپ دیکھتا رہا۔

بس اب بھگتو۔۔۔!مزے سے ہاتھ جھاڑتی وہ اٹھی۔

بہت ضدی ہوگئی ہو تم۔۔۔۔! یامین نے دانت کچکچائے۔

ابھی آپ نے میری ضد دیکھی ہی کہاں۔ہے۔؟؟ بھنوئیں اچکا کے کہتے ہباتھ روم میں گھس گئی۔

یامین نفی میں سر ہلاتارہ گیا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

صبح آنکھ کھلی تو سر بھای بھاری سا محسوس ہو رہا تھا۔صوفے پے نظر گئی۔ تو حازق کا نام۔و ناشان نہ پایا۔ فوراً اٹھی۔ فریش ہوتی وہ باہر نکلی۔ تو اندازہ ہوا۔ وہ بہت لیٹ اٹھی ہے۔مما اور ڈیڈ ہاسپٹل گئے تھے۔ ہادی اور ہانی کالج حازق آفس۔ وہ بریک فاسٹ کرتی لاؤنج میں آگئی۔

کیا کلرات۔۔۔۔حازق۔۔کے ساتھ بہت برا برتاؤ کیا تھا میں نے۔۔۔۔؟

گارڈنمیں بیٹھتے وہخود سے سوال۔کرنے لگی ۔ پھر کشش کو کال۔ملا دی۔

اور اس سے اپنی پریشانی شئیر کی۔ تو اچھے خاصے مشوروں سے نوازا۔ خوش

ہوتی وہ اٹھی۔اور حازق کی فیورٹ ڈش بریانی تیار کی۔اور اسکے آفس کا رخ کیا۔

ریسپشن پے پوچھنے پے پتہ چلا کہ کسیحاص میٹنگ میں مصروف ہیں۔

میم۔۔میں انہیں آپ کے آنے کے بارے میں انفارم۔۔۔!

ارے نہیں۔۔۔! میں ویٹ کرلوں گی۔۔مے بی نیٹنگ اہم۔ہو۔۔۔! ٹس اوکے۔

سمائی ل دیتی وہ مہزب انداز سے کہتی وہیں بیٹھ گ ئی۔ اور نکریں حازق کے کیبن کی جانب تھیں۔ اور نظر سامنے لگی وال۔کلاک پے۔ اسے آئی ے آدھا گھنٹہ سے بھی اوپر ہوگیا تھا۔ لک میٹنگ ابھی تک جاری تھی۔ کہاسی اٹنا میں کبن کا دروازہ کھلا۔

حازق کے ساتھ ایک خوب صورت لڑک باہر نکلی دکھائی دی۔عنا کی نظر پڑی۔۔

اوہ تھینکیو سوچ۔۔مسٹر حازق۔۔۔! الڑکی نے آگے بڑھتے حازق کو گلے لگایا۔اور گال۔پے اپنے لب رکھے۔یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ حازق کو بھی سمجھ نہ آیا۔

عنا اپنیجگہ سے میکانکی انداز میں کھڑی ہوئی۔ حازق کچھ کہتا کہ نظر سیدھی عنا پے جا ٹھہری۔کیا کچھ نہ تھا اسکی آنکھوں میں۔۔حازق کا دل زور سے دھڑکا۔

اوپس سوری۔۔۔! مسٹر حازق۔۔۔ایکسائی ٹمنٹ میں ایسا ہو گیا۔ وہ منہپے ہاتھ

رکھے مسکراتے ہوئے بولی جبکہ حازق کینظریں عنا سے نہیں ہٹ رہی تھیں۔

عنا نے رخ پھیرا۔آنکھیں نم ہوئی یں۔
سختی سے بھینچیں۔

عنائی شہ ایک بات یاد رکھنا۔۔جو تمہارا ہے وہ صرف تمہارا ہے۔ اور اسے تم سے کوئی چھین نہیں سکتا۔۔۔لیکن۔۔اگر کوئی چھیننے کی کوشش کرے تو اسکا منہ توڑ دو۔۔۔ منہ توڑ دو۔۔ منہ توڑدو۔۔۔۔کشش کے الفاظ کی بازگشت اس کے ارد گرد ہونے لگی۔ تو وہ آنکھیں کھولتی وہ حازق کی جانب بڑھی۔اوراس لڑکی اور حازق کے بیچ میں جا کھڑی ہوئی۔ رخ اسکا حازق کی جانب تھا۔

خالی نظروں سے حازق کو ایک نظر دیکھا اور اپنے دوپٹے سے اسکا گال پے لگی لپ اسٹک کے نشان کو صاف کیا۔اور اسلڑکی کی جانب مڑتی ایک زور کا طمانچہ اس کے منہ پے جڑ دیا۔وہاں موجود سبھی ایک پل کو رک کے اپنا کام چھوڑے انہیں دیکھنے لگے۔حازق کی تو آنکھیں ہی کھلی کی کھلی رہ گ ئی یں۔

شرم ہے تم۔۔۔میں۔۔؟؟ایک نامحرم کے گلے لگتے۔۔اسکے گال پے۔۔۔۔؟؟ تمہیں زرا شرم نہیں آئی؟ عنا نے اسے آڑے ہاتوں لیا۔ وہ جو منہ پے ہاتھ اکھے اسے حیرانی سے دیکھ رہی تھی۔ شکوہکناں انداز میں حازق کو دیکھا۔جوابیتک شاک تھا۔

ہاؤ ڈئیر یو۔۔۔ ؟ یو۔۔۔۔

خبردار جو ایک لفظ بھی بولا تو۔۔۔دھکے دے کے یہاں سے باہر نکلواؤں گی۔ انگلی اٹھا کے وارن کرتی وہ حازق کو اچھا خاصا دھچکا دے گئی۔

ناؤ گٹ آؤٹ۔۔ انگلی کے اشارہ سے ہی اسے باہر کا راستہ دکھایا۔وہ منہ پے ہاتھ رکھے باہر کی جانب غصے سے بڑھی۔ اسکے جانے کے بعد وہ حازق کی مڑی۔ غصے سے کھانے کا ٹفن اسکے ہاتھ میں تھمایا اور خود باہر نکتی چلی گئی۔

حازق ریسپشنسٹ کے پاس آیا۔

کتنی دیر ہوئی؟ عنا کے جاتے اسی کے راستے کو دیکتے پوچھا۔

سر۔۔۔ہارڈلی۔۔۔35 منٹسن۔۔۔ فوراً جواب آیا۔

حازق نے تنبیہہ نظروں سے اسے دیکھا۔

سوری سر۔۔۔۔! بوقت اطلاع نہ دینے پے وہ جاب سے بھی جاسکتی تھی۔

رکو۔۔۔یار۔۔۔۔! پارکنگ ایریا کی جانب بڑھتا عنا تک پہنچا۔

عنا کا رنگ غصے کی وجہ سے لال ہو گیا. لیکن وہ رکی نہ۔

حازق نے اسکا بازو پکڑا اسے اپنی طرف کیا۔

کیوں جا رہی ہو ایسے۔۔۔؟؟ حازق کا حق جتاتا انداز بھی عنا کا غصہ کم نہ کر سکا۔منہ پھیر لیا۔

عنا۔۔۔۔! حازق اسکی طرف دیکھتا اسکا ہاتھ تھامے ایک سائیڈ پے لے آیا۔

اتنا غصہ کس وجہ سے ہے۔۔۔؟؟ حازق نے پرسکون انداز سے پوچھا۔

یہ۔۔آپ۔۔پوچھ رہے ہیں۔۔۔؟؟اتنے معصوم آپ۔۔۔۔؟ عنا نے دانت پیستے کہا۔

یار۔۔۔معصوم ہی ہوں۔۔۔! حازق نے زبان دانتوں تلے دبائی ی۔

ناک پھلاتی وہ حازق کو بہت دل کے قریب لگی وہ بھول ہی گیا کہ وہ اس سے نادراض تھا۔

یار۔۔! تم۔مجھے سے کیوں خفا ہو رہی ہو۔۔؟؟ میرا کیا قصور۔۔۔۔؟؟؟ حازق نے بے چارگی سے پوچھا۔

آپ کا قصور۔۔۔؟؟آپ نے اس سے بہت محبت سے بات کی ہو گی ناں۔۔ تبھی آپ کے گلے پڑی وہ۔۔۔ورنہ جرات ہوتی ہے کسی کی۔۔ کہ اسطرح سب کے سامنے گلے لگے۔۔ اور پھر کس۔۔۔توبہ۔۔۔!حازق۔۔۔!میں کہہ رہی ہوں۔۔ ہٹ جائی ٔیں آگے سے۔۔۔ میں بہت سخت غصہ ہوں۔۔ عنائی شہ نے وارننگ والے انداز میں کہا۔ تو حازق نے ایک آئی برو اچکائی۔

رئی یلی۔۔۔؟؟ حازق نے اسکا ہاتھ تھاما اور گاڑی کی جانب بڑھا ۔ وہ ہاتھ چھڑاتی رہ گ ئی۔۔

ساحل سمندر کے قریب پہنچ کے گاڑی روکتا وہ عنا کو لیے باہر نکلا۔اسکا غصہ ابھی بھی ختم نہیں ہوا تھا۔

ساحل سمندر پے اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھامے ہ چلتا جا رہا تھا۔دونوں کے بیچ بہت گہری خاموشی تھی۔عنا نے مزاحمت کرنا بند کر دیا تھا۔ساحل سمندر کی ہوا اسکی کمزوری تھی۔ یہاں آتے ہی وہ سب بھول جاتی تھی۔اپنا آپ بھی۔حازق نے اسے پر سکون فیکھا تو اسکا رخ اپنی جانب کیا۔

عنا۔۔۔!یہاں دیکھو میری طرف۔۔۔!لہجہ بہت گھمبیر تھا۔عنائی شہ نے نظریں نہ

اٹھائی یں۔

کیا۔۔؟؟میری محبت میں کمی محسوس کی۔جواسطرح سے ان سیکیور ہورہی ہو۔۔؟؟

بہت مان سے پوچھا۔

بات کمی کی نہیں۔۔حازق۔۔۔!جو میرا ہے وہ بس میرا ہے۔۔۔آپ میرے ہیں۔۔

مکمل میرے ہیں۔۔!

کوئی آپ کو چھوئے برا لگتا ہے۔۔۔

کوئی ی آپ کو دیکھے برا لگتا ہے۔۔

کوئی آپ کو سوچے۔۔۔ برا لگتا ہے۔۔

وہ ایک جذب کے عالم میں کہتی حازق کے دل کی دنیا ہلا گ ئی۔ حازق نے اسکا ہاتھ

تھامے اسکی آنکھوں میں دیکھتے اسکا ہاتھ چوما۔

حازق شمریز۔۔مکمل اپنی عنائی شہ کا ہے۔۔

جسے سوچے گی بھی عنائی شہ ۔۔۔

چاہے گی بھی عنائی شہ۔۔۔

دیکھے گی بھی عنائی شہ۔۔۔

چھوئے گی بھی عنائی شہ۔۔

سراہے گی بھی عنائی شہ۔۔۔۔

کہتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا۔ آنکھیں موندے وہ دونوں یکجان دو قالب لگ رہے تھے۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

شی۔۔شی۔۔ پیچھے ہٹو۔۔۔وہ ایک بڑے سے لوہے کے اوپر کھڑی چوہوں کو دور کر رہی تھی۔بہت موٹے موٹے چوہے اسکے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔اسکے پاؤں پے بار بار چڑھ رہے تھے۔ وہ ہزاروں موت مر رہی تھی۔

ہاں۔۔یہ اسکے کیے کی سزا تھی۔

یہ جیل نہیں۔۔پاگل خانہ تھا۔۔۔ہاں وہی جگہ۔۔جہاں سے یامین نے اسے اٹھایا تھا۔۔

اور واپس زندگی کی طرف موڑا تھا۔

لیکن یہ احسان فراموش نکلی۔آنسو بہتے جا رہے تھے۔ار کوئی سننے والا نہ تھا۔

درد۔۔۔بڑھ گیا تھا۔

اور معافی کی گنجائ ش نکل گ ئی تھی اب۔۔

ایک۔۔۔لالچ نے اسے برباد کر دیا۔۔

اب صرف پچھتاوے تھے۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

کشش کے پیپرز کے اگلے دن ہی داور اور کرن کا ولیمہ رکھا گیا تھا۔

سمیر نے کشش سے معزرت کی تھی۔اپنے الفاظ کی۔اور کشش معصوم دل۔۔۔فوراً در گذر کر دیا۔کیونکہ داداجی کہتے ہیں بدلہ لینے والے سے معاف کر دیے والا افضل ہے۔اور شاید ایک دن۔۔علیزہ کو بھی معافی مل جائے۔۔۔۔؟

داور اور کرن کے ریسپشن پے سبھی کے چہرے اندرونی خوشی سے جگمگا رہے تھے۔

سمیر کی نظریں بھٹک بھٹک کے ہانی پے ہی جا رہی تھیں۔اور ہانی کا دل دھڑکا رہی تھیں۔

اوہ۔۔ہیلو۔۔۔۔! مسٹر دیور۔۔۔زرا نظروں کو لگام دیں۔ کشش کی زیر کی نظروں سے سمیر چھپ نہ سکا۔

بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ مسکرا کے گردن جھکا گیا۔

لگتا ہے۔۔۔میر جیسے بات کرنی پڑے گی۔۔۔! باوا نھتی وہ سمیر کو آڑے ہاتھوں لے رہی تھی۔

حاق اور عنائی شہ یہاں نہیں تھے۔ وہکچھ دن پہلے ہی ہنیمون کے لیے دب ئی جا چکے تھے۔ لیکن ہانیہ اور دانیال اپنے ممی بابا کے ساتھ ولیمہ پے موجود تھے۔ دو دن سے یامین بھی یہاں نہ تھا۔ وہ اسلام آباد والی برانچ میں تھا۔ وہاں کوئی ایشو ہو گیا تھا۔ وہی سالو کرنے گیا تھا۔ ار آج ولیمہ پے لوٹنا تھا۔ لیکن ابھی تکپہنچا نہیں تھا۔

کیا کہو گی؟ سمیر نے دل دے کے سنا۔

یہی کہ۔۔۔اب میری دیورانی لے آئیں۔۔۔ لڑکا ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔۔۔! اسکے بالخراب کرتی وہ اسے تپا گ ئی۔ سنیر کو غصہ آیا۔ لیکن کشش کہاں اس کے ہاتھ آنے والی تھی۔ فوراً بھا گی وہاں سے۔اور اندر آتے یامین ک سینے سے جا ٹکرائی۔

ٹکر کافی زور کی تھی۔ کہ وہ واپس پیچھے کی طرف گرتے گرتے بچی۔اور یامین کی بانہوں میں سما گ ئی۔

یامین کو یوں اچانک سامنے دیکھ وہ ساکن ہو گ ئی۔

جیسے پل یہیں رک گ ئی ے ہوں۔۔

وقت ٹھہر گیا ہو۔۔۔

دھڑکن رک گ ئی ہو۔۔۔ دونوں ہی بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھے چلے گ ئی ے۔

dear bro... it publc place...

پاس ہوتے سمیر نے کان میں سرگوشی کی تو دونوں ہی چونکے اور پیچھے ہٹے۔

آپ یوں۔۔اچانک۔۔۔؟؟ کشش کو وہ پہلے س بھی زیادہ کیوٹ لگ رہا تھا۔اسے دو دن دو سال کے برابر لگے تھے۔ سبھی کو پتہ تھا۔آج آنا ہے میں نے۔۔۔! یامین نے آگے ہو کے کہا۔تو اسکی ہرنی آنکھیں اس پے ٹک سی گ ئی یں۔

یامن کے ایک گال پے مسکراہٹ نے بسیرا کیا تو گڑا واضح ہوا۔

جسے دیکھتے کشش ہمیشہ کی طرح میمرائی ز ہو گ ئی۔

چلو۔۔۔! دلہا دلہن سے ملتے ہیں اور انہیں گفٹ دیتے ہیں

پیار سے کشش کا ہاتھ تھامے وہ آگے بڑھا۔ جبکہ کشش اسے ہی دیکھتی رہی۔ اسٹیج پے

جاتے وہ داور کے ساتھ بغل۔گیر ہوا۔

کرن کے سر پے ہاتھ پھیرا۔اور ایک انولپ کرن کو تھمایا۔تو کشش کے دماغ کی گھنٹی بجی۔

نن۔۔۔نہیں۔۔۔کرن۔۔۔مت کھولنا۔۔۔فوراً سے ٹوکا۔۔

سبھی حیران ہوتے اسے دیکھنے لگے۔

یقیناً۔۔۔کوئی ڈیٹ شیٹ یا رولنمبر سلپ ہو گی۔۔۔! منہ بناتے وہ بے چارگی سے بولی۔بھی جہاں منہ نیچے کیے مسکرائی ے یامین نے سر پکڑا۔

ایسے کیوں۔۔دیکھ رہے ہیں۔۔؟؟میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔ میرے ساتھ۔۔۔؟؟ کشش نے یقین دلانا چاہا۔

کشش۔۔۔!اپنی باتیں بعد میں۔۔ آج کرن اور داور کا دن ہے۔۔۔اس لیے صرف انہی کی باتیں۔

یامین نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے چپ رہنے کی تنبیہ کہ۔

اب یہ۔۔۔آپ اشارے کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟کمر پے ہاتھ رکھتے وہ لڑاکا عورتوں کی طرح لڑنے مرنے کو تیار ہو گ ئی۔

جہاں سب نے اسکی بات پے ہوٹنگ کی۔وہیں یامین کشش کو لے اسٹیج سے نیچے اترا۔

بہت خطرناک لڑکی ہو یار۔۔۔! نیچے آتے ہی یامین نے توبہ کرتے کہا۔

جیسی بھی ہوں۔۔آپ کی ہوں۔ایک مان دعوے سے کہتے وہ یامین کے دل کو گونا سکون عطا کر گئی۔

اور ایک آسودہ مسکراہٹ اس ضدی عشق کی ہمنوا بن گئی۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

وقت کا کام ہے گزرنا۔۔۔اور گذر جاتا ہے۔

کچھ نئی خوشیوں کے ہمراہ اور کچھ دکھوں کی نظر۔

لیکن ہمت والا ہے وہ جو مشکلات بھی ہنس کے سہہ لیتا ہے۔اور شکوہِ خدا نہیں کرتا۔

وہی تو اللہ کے محبوب لوگوں میں شامل۔ہو جاتے ہیں۔اللہ تو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔۔۔ تم سوچو۔۔ اللہ اسے کس قدر پیار کے دعوے دار ہو۔۔۔؟؟اور کتنا پیار کرتے ہو۔۔۔؟؟بے شک وہ سب جاننے والا ہے۔دلوں کے راز سے بخوبی واقف ہے۔۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

پانچ سال بعد۔

یس۔۔۔ریس۔۔۔میر ہادی۔۔۔ گو۔۔۔ گو۔۔۔فاسٹ۔۔۔یس۔۔مائی سن۔۔گو۔۔۔!

کشش مسلسل شور مچا رہی تھی۔ جو اپنے تین سالہ بیٹے میر ہادی کی ریسنگ کروا رہی تھی۔ حازق اور عنائی شہ کی دو سالہ بیٹی پر یزا کے ساتھ۔

جبکہ دوسری طرف حازق تھا۔ جو اپنی بیٹی کے بہ آہیستہ بھاگنے پے اسے اٹھاتا خود بھاگا۔ یہ دیکھتے کشش کے تو دماغ میں آگ لگ گ ئی ۔ فوراً سے میر ہادی کو اپنی گود میں اٹھاتی وہ بھی بھاگی۔ اب دونوں ہی بھاگے جا رہے تھے۔ اور دور کھڑے یامین اور پاس بیٹھی عنا انہیں دیکھ رہے تھے۔ اور ہنسے جا رہے تھے۔

عنا کا پہلا بیٹا تھا۔ چار سال کا۔۔۔ابو بکر۔۔۔۔وہ تھوڑا رو ڈ ٹائی پ تھا۔ اور اپنی ایج سے بڑا بھی لگتا تھا۔

عنا اسکا بہت خیال۔ رکھتی تھی۔ وہ عنا سے بہت اٹیچڈ تھا۔ جبکہ پری حازق کی جان تھی۔

یاہو۔۔۔۔! ہم جیت گ ئی ے۔۔۔ حازق کی آواز پے یامین چونکا۔ جو موبائی ل۔پے بزی تھا۔

بہت بڑے چیٹر ہیں۔۔آپ۔۔۔! ناں۔۔حد ہی ہو گ ئی۔۔۔ ایسے کون کرتا

ہے۔۔۔؟؟ پھولے سانسوں کے ساتھ وہ دانت پیستی بولی۔

ارمیر ہادی کو گود میں اٹھایا۔

پری زاحازق کے گالوں پے پیار دے رہی تھی۔

حازق دی گریٹ۔۔۔!اور کون۔۔؟کیوں میری جان۔۔۔؟پری کے گالپے پیار کرتے وہسر شاری سے بولا۔

حازق داچیٹر۔۔۔۔چیٹر نمبرون۔۔۔!کشش نے تپ کے کہا۔اور مر ہادی کو لیے یامین کی طرف بڑھی۔

اور جاتے ہی میر ہادی کو باپ کی گود میں دیااور خود عنا کے ساتھ بیٹھی۔

بہت بڑاچیٹر ہے بھ ئی تمہارا ہز بینڈ۔۔۔! ہارنے لگتا ہے تو۔۔ چیٹنگ کرنے لگتا ہے۔۔۔! لیز کا پیکٹ کھولتے منہ بناتے تبصرہ کیا۔

آپ جانتیہیں وہ چیٹنگ کرتے ہیں۔اس ک باوجود آپ پھر بھی ریس لگاتی ہیں۔۔۔! ابو بکر کی زبان چلی۔

تم تو۔۔چپ ہی رہو۔۔۔میسنے۔۔۔!کشش نے جل کے کہا۔

کشش کیبات پے ابو بکر چپ ہی ہو گیا۔

حازق بھی وہاں پہنچا۔

بالٹی لے آؤں۔؟ مجھے وہاں تک رونے کی آوازیں آرہی تھیں۔ حازق نے

آتے ہی مزاق بنایا۔

جبکہ یامین میرہادی میں کھو چکا تھا۔اور میرہادی کشش کی طرح یامین کا دیوانہ تھا۔بس

اسے یامین نظر آجائے وہ سب کو بھول جاتا تھا۔

اچھا۔۔۔ چھوڑو۔۔ ساری باتیں۔۔ میری سنو۔۔۔۔! حازق نے فوراً بولا۔

کیا۔۔۔؟؟ سبھی متوجہ ہوئے۔

میں نے سوچا ہے ایک ساتھ گھومنے جاتے ہیں۔۔ پیرس۔۔۔ کیا

خیال۔ہے۔۔۔۔؟؟ کہتے ساتھ رائے بھی لی۔

عنا اور کشش سوچ نیں پڑ گئی یں۔

خیالسے میں متفق نہیں۔۔۔ پیچھے کھڑے یامین نے اپنی بات رکھی تو کشش نے منہ بنایا۔

ہم سب کا۔ میں نے پلان کیا۔۔۔ تین دن بعد اللہ کے فضل۔ و کرم سے ہم سب۔۔

بچوں کے ہمراہ عمرہ کی سعادت حاصل۔ کریں گے ان شاءاللہ

یامین کی مکمل بات پے وہ تینوں کتنی دیر اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکے۔

کشش ایک دم سے کھڑی ہوئی۔

اس نے حرم شریف کا خواب دیکھا تھا۔ جو اس کے شوہر نے مکمل۔ کر دیا۔ اسکی آنکھوں
میں خوشیکے آنسو جھلملا گئے۔

آپ۔۔۔ بہت۔۔۔۔ اچھے ہیں۔۔ کشش نے دل۔ سے کہا۔

تم سے کم۔۔۔! یامین نے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔

تو وہ اس بات پہ زیرِ لب مسکرائی۔

دونوں ہی کی توجہ کا مرکز میر ہادی تھا۔ جو ان دونوں کی دنیا تھا۔ ان کا سب کچھ تھا۔

ختم شد

💗💗💗💗💗💗💗💗💗💗💗💗💗💗💗

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

الحمدُ للہ ایک اور سفر اختتام کو پہنچا۔

پہلے تو آپ سب سے معزرت۔ جو میں قسط وقت پہ نہ دے پائی۔ 🙏

آپ کو انتظار کی سولی پہ چڑھا دیا۔

لیکن فائی نلی آج میرے پیارے ریڈرز خوش ہوں گے بہت۔ اور اچھ اچھ

کومنٹ بھی کریں گے۔ 😊

زیادہ نہیں۔۔۔ لیکن تھوڑا سا گیا۔۔لوں گی نیو ناول حق مہر کے لیے۔۔اسکی زیادہ ساری قسطیں لکھنے کے بعد روزانہ کی بنیاد پے پوسٹ کروں گی۔تاکہ آپ کو کوئی شکوہ نہ ہو۔

امید کرتی ہوں۔۔انتظار کریں گے۔اور یاد رکھیں گے۔

سوچوں میں۔

یادوں میں۔

باتوں میں۔

جزاک اللہُ

فی أمان اللہ

💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞💞

ختم شد